

کتابخانه مصنف سید کاظمی احمد آبادی

۱۹۰۲۵

نمبر دہشتہ

تاریخ دہشتہ

نام کتاب رسالات بنو یہ مترجم اردو

فصل کتاب

نمبر کتاب بنو یہ مذکور

۳۰۴

2512



قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أَرْسَلْنَا لَكَ

از تالیفات جناب سقا صاحب جوارہ محمد عبد الرحیم خان صاحب

تاریخ تمام  
عَلَى التَّحْقِيقِ  
رِسَالَتِ نَبِيِّهِ  
۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵  
ہجری النبوی  
جناب جوارہ حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خان صاحب زلفرنگ مہم مدبر بارگاہ

تبرکات فی آخر نظر عامہ سے رضا الرحمن دہلوی  
وَلَا يَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ  
وَلَا يَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ







## ب

چند جمع کردہ مکاتیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ کے لیے مجھے دیئے گئے تھے اسی سبب کو اپنے لیے غیبی امداد تصور کر کے مصمم ارادہ کر لیا کہ یہی ذریعہ تالیف مناقب کے لیے سب سے عمدہ ہے اور گوشش کی کہ ان کے علاوہ اور جس قدر مکاتیب فراہم ہو سکیں کروں۔ لہذا بعد صبح معبر کتابوں سے جنکا ذکر آگے آئیگا تلاش کر کے وہ کل مبارک نامے جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف و جوانب میں بنام اکابرین وقت تحریر و تفسیر فرمائے ہیں جمع کیئے اور اولں کا ترجمہ عام فہم سلیس زبان میں لکھا ہے۔ تاکہ عام مسلمان اوس کے مطالعہ سے اخلاق و عادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مسائل شریعت کے صحیح اصول اور یہ کہ اسلام دین حق ہونے کے سبب سے بذریعہ اخلاق حسنہ کی قدر جلد پھیلا۔ اور ہمارے مقتدا نے جسکے ہم پیرو ہیں کن کن چیزوں کی طرف دلالت فرمائی ہے اور کن طریقوں سے خداوند عالم کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ بتایا ہے اور توحید کے کیا اصول ہیں معلوم کر سکیں۔ لہذا کچھ میری بہت اور کچھ استاد ہی مولانا نے موصوفہ مظاہرہ کی پشت گرمی سے یہ ذخیرہ دنیا و آخرت کے لئے بڑی ہی مرتب ہو کر لائق مطالعہ ناظرین بن گیا سنا الحمد للہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس نام تاریخی (رسالات بنو یہ علیہ السلام) رکھا میرے احباب میں حافظ محمد عبید اللہ جوٹا نے بہت تاریخی نام لکھے جو انکی فضیلت کے شاہد ہیں انہیں اذکو ذیل میں درج کرتا ہوں:-

فصل کا م رسول ابلغ اسیر قسطنطنیہ بخطوط بنوی باخبار و احادیث۔ غلامی اشاعہ و سرائے اشاعہ

تقویم المذہب۔ ان مکاتیب کو جن نام سے تعبیر کیا جائے یاں ہو اللہ تعالیٰ اس خیرہ کے مطالعہ سے مسلمانوں کو توفیق اعمال حسنہ عنایت فرماو اور اس نابینا کو بین بین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں پاک کر

اللهم انصر محمدًا و آلہ و اهل بيته و اجمعين و انصر عليًا و آلہ و اهل بيته و اجمعين و انصر عليًا و آلہ و اهل بيته و اجمعين +

## فہرست الکتاب وما فیہا من المسائل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	کتاب کا نام	۱	خطبۃ الکتاب
۳	تایید کتاب کا باعث	۳	اسباب التالیف
۵	تایید کتاب کے ذخیرہ	۵	مواد التالیف
۹	ان فراموشی کی فہرست جن کے الفاظ	۹	فہرست کتبہ لینی علیہ السلام توجہ الیہ الفاظ
۴۲	فرمان ابو بکرؓ کا زکوٰۃ کے بارے میں	۴۲	کتاب لابی بکر رضی اللہ عنہ فی الصدقات
۴۴	اموال زکوٰۃ کا جوہر و نچا امام کی طرف	۴۴	دفع الاموال الی الامام
۴۴	امام من حق کا حکم	۴۴	حکم الامام الفاسق
۴۴	کا فرما احکام کا مخاطب نہیں ہے	۴۴	الکافر لا یخاطب بالاحکام
۴۴	بعض احکام نصاب فقہ کے	۴۴	بعض احکام نصاب الغنم
۴۸	او قاص کا حکم	۴۸	حکم الاوقاص
۴۸	اختلاف علماء اور کتب کی زکوٰۃ میں جب زائد ہو کر کیے ہیں	۴۸	اختلاف فی زکوٰۃ اذ علی عشر مائۃ فی صدقۃ الابل
۴۸	نصاب فقہ اور اس کا اختلاف	۴۸	نصاب الغنم وما زاد وما اختلفوا فیہ
۴۹	اختلاف علماء اور شرط زکوٰۃ میں	۴۹	اختلاف فی شرط الزکوٰۃ
۵۰	چاندی کا نصاب	۵۰	نصاب الفضة
۵۰	فرمان ابی عمر رضی اللہ عنہ کے لئے	۵۰	کتاب لابی عمر رضی اللہ عنہ
۵۱	ذکر فقہ کی جادو سے بیان والدہ اور کس کے لئے	۵۱	معنی لا یفرق بین والدۃ وولداھا
۵۲	حکم متفق کا زائد شدہ	۵۲	حکم المعتق
۵۲	اختلاف علماء اور کتب حیران باہر میں	۵۲	اختلاف فیہ فی بیع الحيوان بالحيوان
۵۲	فضل عوب	۵۲	فضل العرب
۵۳	حقوق عہد میں ہر شے میں	۵۳	الحقوق یعمد کل شی
۵۳	فرمان ابو شاہ کے لئے	۵۳	کتاب لابی شاہ
۵۴	چمکا نا شکار کو کہیں اور اس کا اختلاف	۵۴	لا ینغر صیدھا وما اختلفوا فیہ
۵۵	کد میں درخت کا شے کا حکم	۵۵	حکم قطع الاشجار بمکۃ
۵۶	کد میں گری ہوئی چیز کا حکم	۵۶	حکم اللقطۃ بمکۃ
۵۶	فرمان ابو سعیدؓ کے لئے	۵۶	کتاب ابی سعید رضی اللہ عنہ
۵۷	حکم معدن کا	۵۷	حکم المعدن
۵۸	حکم رکاز کا	۵۸	حکم الرکاز
۵۸	فرمان ابو اشرار زوی کے ہم اور تمام اہل اذول کی طرف	۵۸	کتاب لابی راشد لاذوی الی جمیع الازد
۵۹	فسدان امر بن معویہ کے لئے	۵۹	کتاب لاحمر بن معویۃ
۵۹	امان مشط کے ساتھ جائز ہے	۵۹	الامان یجوز علی الشرط
۵۹	فرمان اسفند کے لئے	۵۹	کتاب لا سیفند
۶۰	فرمان اسفند اہل بخران کے لئے	۶۰	کتاب لا سیفند اہل بخران
۶۱	بیان اس امر کا کہ کھانا چاہیے بجائے بسم اللہ باسم اللہ	۶۱	بیان انہ یجوز ان تکتب باسم اللہ اسحق ابو اہیم
۶۱	اسحق ابو اہیم	۶۱	واسحق بدل بسم اللہ الرحمن الرحیم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۱	وہ احکام جن سے کفار مخاطب ہیں دعوت اسلام میں	۶۱	مکاتیب طیبہ الکفار فی دعوت الاسلام
۶۱	قرآن اسلافہ بخیران لئے	۶۱	کتاب لاساقفة بخیران
۶۵	کافروں کے قصصوں کی امانت	۶۵	امانة رسول الکفار
۶۵	میسالہ	۶۵	المباهلة
۶۵	صلح اوس و حبیبہ زبیر جس کا انکار ارادہ کئے	۶۵	الصلح ما یریداء الامام
۶۶	شرطہ کفارہ پر جس میں مصلحت ہو مسلمانوں کے لئے	۶۶	الاشترط علی الکفار بما یشاء من المصالح
۶۶	حکم ربوا کا اہل کتاب کے نزدیک	۶۶	حکم الربوا عند اهل الکتاب
۶۶	حکم جہنم	۶۶	حکم الجہنم
۶۶	قرآن اسقوت ابراہیم کے لئے	۶۶	کتاب للاسقف ابوالخارث
۶۶	قرآن اقبال حضرت کے لئے	۶۶	کتاب لاقبال حضرموت
۷۰	کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام سے اور اختلاف اس میں	۷۰	الکفار مخاطبون باعمال الاسلام ولاختلاف فی ذلک
۷۱	صدقہ اموال تجددت میں	۷۱	الصدقة فی اموال التجارة
۷۱	قاعدہ کلیہ کہیں تکی ذکر ہے	۷۱	الاصل فی ذکوة الزروع
۷۲	قرآن لاطلاط ولا راط معنی اور اس کا حکم	۷۲	معنی قوله لاخلاط ولا راط وحکمہ
۷۲	نکاح الشغار وما اختلفوا فیہ	۷۲	نکاح الشغار وما اختلفوا فیہ
۷۳	مسابقة وگھوڑ دوڑ	۷۳	المسابقة
۷۳	جلب جنس کا حکم	۷۳	حکم الجلب والجنب
۷۳	فضل مسابقة اور اس میں شرطہ کے حکم میں اور	۷۳	الفصل فی حکم السبق والرهان وصورته للتفقة
۷۳	اور مسابقہ علیہ اور مختلف فیہ صورتیں	۷۳	والمتختلف فیہا
۷۳	فضل مسابقہ کے فروغ کے بیان میں	۷۳	فضل فی فروع مسئلة السباق
۸۱	نمر کا بیان اور اس کا اختلاف	۸۱	فی بیان النمر والاختلاف فیہ
۸۲	قرآن اکید رحاکم دوستہ الجندل کے نام	۸۲	کتاب لاکید صاحب دومة الجندل
۸۵	ارض تزلزل یعنی وہ زمین جو علیہ میں کسی کی ملک نہیں	۸۵	ارض التزلزل (ایرض التزلزل تكون ملکاً لاهل الرعیة)
۸۶	لامر کو جائز ہے کہ اپنی حیثیت سے بہتیار خیر و نیکی فرمادے	۸۶	لاامان یاخذ من رعیته یا من غیرہ من الخلق والسلاح
۸۶	دوسرا دین کے بیچ کہے کا حکم	۸۶	حکم جمع صلواتین
۸۶	حق ذکوة کا بیان	۸۶	بیان حق الزکوة
۸۷	امد کا شہادت کے معنی اور اس شہادت وغیرہ کی شہادت	۸۷	معنی شہادة الله الفرق بینہا بین شہادة غیرہ
۸۸	قرآن اکتم برحمتی کے لئے	۸۸	کتاب لاکتم بر صیغی
۸۹	قرآن ابل قبیلہ حوا وادس کے لئے	۸۹	کتاب لاهل قبیلہ حوا وادس
۹۰	قرآن اہل دومتہ الجندل کے لئے	۹۰	کتاب لاهل دومة الجندل
۹۱	قرآن اہل طائف کے لئے	۹۱	کتاب لاهل الطائف
۹۱	خیر اہل کے معنی اور اس کا حکم	۹۱	معنی الخیراء وحکمہ
۹۱	یہ بھی مسلمان ہے اہل طائف کے لئے	۹۱	کتاب ایضاً لاهل الطائف
۹۲	قرآن اہل عمان کے لئے	۹۲	کتاب لاهل عمان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۳	نہیں ہے عرب پر جزیہ	۹۳	لیس علی العرب الجزیہ
۹۳	قرآن باذان حاکم بن کے لئے	۹۳	کتاب الی باذان ملک الیمن پ
۹۴	تارکسری شاہ قارس کا طرف باذان کے	۹۴	کتاب کسری ملک الفارس الی باذان
۹۴	نامہ مرز شاہ قارس کا باذان کی طرف	۹۴	کتاب الشیرازیہ ملک فارس الی باذان
۹۵	فرمان بدیل بن ورقاء کے لئے	۹۵	کتاب بدیل بن ورقاء پ
۹۸	خلفہ شریک بن عبد میں	۹۸	الحلفاء یشرکون فی العهد
۹۸	معتی ہجرت کے اور کوس کا اختلاف	۹۸	معنی الحجرة وما اختلفت فیہ
۱۰۰	معتی قولہ ولما جریا رعد کے	۱۰۰	معنی قولہ ولما جریا رعدہ -
۱۰۰	واجب ہے رعایت خلفہ کے عہد میں	۱۰۰	یحجب مراعاة الحلفاء فی العهد
۱۰۰	فرمان بکر بن وائل کی طرف	۱۰۰	کتاب الی بکر بن وائل پ
۱۰۱	فرمان بلال بن حارث بن زکی کی طرف	۱۰۱	کتاب لبلا بن جارت المزی
۱۰۲	فرمان بن زبیر کی طرف	۱۰۲	کتاب الی بنی زبیر
۱۰۳	حاکم معنی کا امام کے لئے	۱۰۳	حکم الصفی للامام
۱۰۵	فرمان بنی تہذ کی طرف	۱۰۵	کتاب الی بنی تہذ
۱۰۷	اسی کا نسخہ دوسری روایت سے	۱۰۷	نسختہ بروایۃ اخرى
۱۱۳	گھوڑی میں رکھتا ہے	۱۱۳	فی الخیل صدقة
۱۱۳	رسول الصلی علیہ وسلم کی فصاحت کی بیان	۱۱۳	بیان فصاحتہ وبلغتہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۵	فرمان بنی حنیہ کے نام جو یہود و عیسویں	۱۱۵	کتاب بنی حنیہ وھرمیں د عقبہ
۱۱۶	فرمان بنی باریق کے لئے	۱۱۶	کتاب لبنی باریق
۱۱۷	مہان کے لئے حق ہے ہر شہر میں	۱۱۷	للضعیف حق علی کل بلد
۱۱۸	حاکم گوسہ جوئے پھلوں کا ساقر کے لئے	۱۱۸	حکم لقطۃ الثمار للساقر
۱۱۸	فرمان بنی ضمروہ کے لئے	۱۱۸	کتاب بنی ضمروہ
۱۱۹	نامہ مسیح اول کا نام رسول الصلی علیہ وسلم	۱۱۹	کتاب مسیح الاول الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
۱۲۲	ایمان لانا جمعوں تہذ سے اقل	۱۲۲	ایمان قبل البعثۃ
۱۲۳	فرمان قیس بن اوس داری کے لئے	۱۲۳	کتاب لقیس بن اوس الداری
۱۲۵	اوس کا نسخہ شیخ دحلان کی روایت سے	۱۲۵	نسختہ بروایۃ الشیخ دحلان
۱۲۶	تہذید فرمان بعد ہجرت	۱۲۶	تہذید نسخۃ الکتاب بعد الحجرة
۱۲۷	نامہ ابو بکر کا تمام ابو عبیدہ بن قیس کے پاس میں	۱۲۷	کتاب ابی بکر بن ابی عبیدہ رضی بنی قیس
۱۲۷	خبر سے مسلمان کی شیعہ نہیں رہا تھا سکتا	۱۲۷	الخبر لا ینتفع بہ عند المسلمین
۱۲۸	بیچنا اوس شے کو جس کا بیعتا جائز نہیں ہے	۱۲۸	بیع ما یحرم لبسہ
۱۲۹	استنباط قریب خلافت کا جس طرح کو واقع ہوا	۱۲۹	استنباط قریب الخلافۃ کما وقع
۱۲۹	فرمان شامہ بن اثال کے نام	۱۲۹	کتاب لثامۃ بن اثال
۱۲۹	فرمان جرید بن عمرو غزی کے لئے	۱۲۹	کتاب لجرید بن عمرو والعداری
۱۳۰	فرمان قبیل بن ردام غزی کے لئے	۱۳۰	کتاب لجمیل بن ردام والعداری

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۰	فرمان جناب غازی کے لئے	۱۳۰	کتاب لختا ذی الازدی
۱۳۱	فرمان جناب غازی کے لئے	۱۳۱	کتاب لختا ذی غیر منسوب
۱۳۱	کتاب بنام حنی بن جعفر بن حسن بن ابی وہبان کے نام سے	۱۳۱	کتاب لبحقی المعروف بحوزابی دجائنة
۱۳۳	فرمان جعفر و عید کی جانب جہاد شاہ بن عثمان کے	۱۳۳	کتاب ابی جعفر و عبد ملکی عمان
۱۳۳	فرمان اولاد و نوکیلت اور جرادان کے سوا جی ہادشاہ بن	۱۳۴	کتاب الیہا وغیرہا من ملوک عمان
۱۳۵	غیر ذہب اسلام کے اوقات کا حکم	۱۳۵	حکما و قات غیر ملہ الاسلام
۱۳۵	فرمان عارث بن ابی شمر غسانی کے لئے	۱۳۵	کتاب لعارث بن ابی شمر الغسانی
۱۳۵	فرمان عارث بن کلل اہل معاویہ و مہران کے لئے	۱۳۵	کتاب لعارث بن کلل اہل معاویہ و مہران
۱۳۶	صیغہ بیان حدیث کے اور اولاد کا اختلاف	۱۳۶	صیغہ اداء الحدیث و ما اختلافوا فیہ
۱۳۶	یہ بھی سنیں ہجرات و مسکن و شہر بن عبد کلال کیلئے	۱۳۶	ایضا کتاب لعارث و مسروم و نعیم بنی عبد کلال
۱۳۸	فرمان عارث بن زہیر بن اثین شکی کے لئے	۱۳۸	کتاب لعارث بن زہیر بن اثین العکلی
۱۳۹	فرمان عارث و حسن بن قطن کے لئے	۱۳۹	کتاب لعارث و حسن بن قطن
۱۳۹	فرمان حبیب بن عمرو طائی کے لئے	۱۳۹	کتاب لحبیب بن عمرو الطائی
۱۴۰	فرمان حسین بن فضلہ اسدی کے لئے	۱۴۰	کتاب لحسین بن فضلہ الاسدی
۱۴۰	فرمان خالد بن ولید کے لئے	۱۴۰	کتاب لخالد بن الولید
۱۴۱	عربیہ خالد بن ولید اسدی کی خدمت میں	۱۴۱	کتاب خالد رضی اللہ عنہ فی رسول اللہ صلعم
۱۴۲	فرمان خالد بن ولید غازی کے لئے	۱۴۲	کتاب لخالد بن ولید غازی
۱۴۳	پناہ دینا بدعتی کو	۱۴۳	ایواء المحدث
۱۴۳	فرمان حذیفہ بن مہم عکلی کے لئے	۱۴۳	کتاب لحذیفہ بن مہم العکلی
۱۴۴	فرمان ذہیر بن بیعت کے لئے	۱۴۴	کتاب لذہیر بن بیعت
۱۴۵	صدقہ نہیں جائز ہے عثمانیہ اہل بیت کے لئے	۱۴۵	الصدقة لا تحل لکلم ولا لاهل بیتہ
۱۴۶	فرمان زہیر بن ذی جرب حضری کے لئے	۱۴۶	کتاب لزہیر بن ذی جرب الحضری
۱۴۸	مترجم شہرہ سے نسخہ حاصل نہیں کر سکا اور اس کا نسخہ	۱۴۸	المترجم لا ینتفع بمنا فی المہون ما اختلافوا فیہ
۱۴۸	فرمان یحییٰ بن عروہ و طرف بن عبد اسد انس بن	۱۴۸	کتاب یحییٰ بن عروہ و طرف بن عبد اللہ انس
۱۴۸	مشتق کے نام	۱۴۸	ابن المشتق
۱۴۹	فرمان زہیر بن انس سلمی کے نام	۱۴۹	کتاب لزہیر بن انس سلمی
۱۵۰	فرمان رقاہ بن زید غازی کے نام	۱۵۰	کتاب لرقاہ بن زید الجذامی
۱۵۱	امان مفید بلان ہو سکتی ہے	۱۵۱	الامان مفید بالان ہو سکتی ہے
۱۵۱	فرمان زہیر بن عمرو غازی کے لئے	۱۵۱	کتاب لزہیر بن عمرو الغازی
۱۵۲	فرمان زیادہ بن جہور غازی کے لئے	۱۵۲	کتاب لزیادہ بن جہور الغازی
۱۵۲	فرمان حید بن شیمان غازی کے لئے	۱۵۲	کتاب لحید بن شیمان الغازی
۱۵۳	فرمان سلمہ بن مالک سلمی کے لئے	۱۵۳	کتاب لسلمہ بن مالک السلمی
۱۵۴	فرمان زہیر بن عمرو کے لئے	۱۵۴	کتاب لزہیر بن عمرو
۱۵۴	فرمان سلمان غازی کے لئے	۱۵۴	کتاب لسلمان الغازی
۱۵۵	فرمان شریح و عارث و نعیم بن عبد کلال کی طرف	۱۵۵	کتاب لشریح و عارث و نعیم بن عبد کلال

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۰	عالم کو تہذیب کا علم سکھانے کے لئے دینی اور دنیاوی امور میں شریعت کا	۱۶۰	الساعة اذا ظلم على احد الشريكين بالزيادة لا يرجع على المتكلم
۱۶۱	میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا	۱۶۱	محیفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عند علی بن
۱۶۰	تحریر صلی اللہ علیہ وسلم	۱۶۰	تحریر صلی اللہ علیہ وسلم
۱۶۸	بین رسالہ کا نسخہ اور اس کے اقسام صحیح بلکہ اور بعض تفصیل	۱۶۸	بیان الراى بالقسم العظیم الباطل تفصیل الکلائیہ
۱۶۸	اختلاف روایات کا تحریر میں	۱۶۸	اختلاف الروایات فی الصلح
۱۶۹	بیان اختلاف کاتب کا صلح حدیبیہ میں	۱۶۹	بیان الاختلاف فی کاتب کتاب صلح الحدیبیہ
۱۶۹	بیان اختلاف بسم اللہ صحیح بلکہ اور بعض تفصیل	۱۶۹	بیان الاختلاف فی کتاب التسمیة فی هذا الصلح
۱۶۹	تحریر صلی اللہ علیہ وسلم کا تحریر میں	۱۶۹	نسخة کتاب الصلح بروایة ابن جریر
۱۸۱	یہ نسخہ صلح کا ہے جو ابن سعد نے کتابہ میں مذکور ہے	۱۸۱	نسخة کتاب الصلح بروایة ابن سعد فی الطبقات
۱۸۴	شرکت و عیسائی اور اس کا اختلاف	۱۸۴	الاشترک فی الہدی وما اختلفوا فیہ
۱۸۶	تعلیم شخص اس طرح	۱۸۶	تعلیم لشعأ قرأہ
۱۸۶	طواف قدم اور اس کے وجہ کا اختلاف	۱۸۶	طواف القدم وما اختلفوا فی وجوبہ
۱۸۸	جانبہ میں ملے کر اور شرح کلمات کن جملہ میں کنیٰ شریعت	۱۸۸	بحوالہ المسلم خلاف الشریع اذا المرکن فیہ حج شعوی
۱۸۸	فرمان عیسیٰ بن ماریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام	۱۸۸	کتاب لعیسیٰ بن ماریہ سید بنی ثعلبہ
۱۸۹	فرمان عیسیٰ بن ماریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے	۱۸۹	کتاب لعیسیٰ بن ماریہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۹۰	فرمان ماریہ بن اسود طائی کے لئے	۱۹۰	کتاب لعیسیٰ بن اسود الطائی
۱۹۰	فرمان ماریہ بن اسود طائی کے لئے	۱۹۰	کتاب الی ماریہ الملقب صنین
۱۹۱	منع کیا گیا ہے اور اس چیز کے بیچنے سے تحریر کے پاس	۱۹۱	منع عن بیع ماریہ عندک
۱۹۱	جاء حاملہ سے	۱۹۱	وطی الحبالی
۱۹۱	فرمان عبد اللہ بن عمر حاضی کے لئے	۱۹۱	کتاب لعبد اللہ بن عمر الحاضی
۱۹۲	فرمان عبادہ بن اشیب عنزی کے لئے	۱۹۲	کتاب لعبادہ بن الاشیب عنزی
۱۹۲	تحریر امام کی اطاعت چاہیے	۱۹۲	کتاب الامام مطاع
۱۹۳	فرمان عبد اللہ بن عمر کے لئے	۱۹۳	کتاب لعبد اللہ بن عمر
۱۹۳	مروار کی کہال اور بعضوں کے لئے ماریہ بن اسود	۱۹۳	الاستمتاع من اہاب المہتہ وعصبہا
۱۹۵	فرمان عباس بن عبد المطلب کے لئے	۱۹۵	کتاب لعباس بن عبد المطلب
۱۹۵	یہ بھی نسخہ میں ہے حضرت عباس کے نام	۱۹۵	نسخة کتاب لعباس بروایة ابن سعد فی الطبقات
۱۹۶	ہجرت اور مستضعفین کا حکم	۱۹۶	الہجرة وحکم المستضعفین
۱۹۶	یہ بھی نسخہ میں ہے عباس بن عبد المطلب کے لئے	۱۹۶	ایضا کتاب لعباس بن عبد المطلب
۱۹۶	قبضہ شرط ہے صحت میں	۱۹۶	القبض شرط فی صحة الہبہ
۱۹۸	فرمان عثمان بن عفان کے لئے	۱۹۸	کتاب لعثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۱۹۸	فرمان عثمان بن عفان کے لئے	۱۹۸	کتاب لعثمان بن عفان
۱۹۹	بیعت کا عیب خریدار پر قائم کر دینا چاہئے	۱۹۹	تبیین عیب المبیع او عدہ علی المشتري
۲۰۰	جواز تحریر پر کاتب حاضر میں	۲۰۰	جواز الکتاب فی بیع الحاضر
۲۰۰	فرمان ملک و خیران عبد اللہ کے لئے	۲۰۰	کتاب لعن ذو خیران الہدی
۲۰۰	عقد دامن تعلق کے ساتھ جائز ہے	۲۰۱	عقد الامان یصح بالتعلیق



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۲	فرمان حمیدی مرتب کی طرف	۲۰۷	کتاب الی عبدالرزاقی مران
۲۰۳	خبر واحد اور اس کا احتکاف	۲۰۸	خبر الواحد وما اختلف فيه
۲۰۳	صدقہ نہیں جائز ہے محمد کے لئے اور کسی کی طرف سے	۲۰۹	الصدقة لا تلحق الميراث والتبديل فيه معنى في معنى
۲۰۴	فرمان مہرین حرم کے لئے جبکہ اوکھن میں بیچا ہوتا	۲۰۹	کتاب لعروہ بن حزمین بعث الی الیمن
۲۰۴	یہ مسلمان ہیں حرم کے نام ہے	۲۱۰	کتاب لعروہ بن حزم ایضاً
۲۱۱	نہیں خیال ہے مجلس یکم میں اور اس کا احتکاف	۲۱۱	لاخیار فی مجلس البیوع والاختلاف فيه
۲۱۲	حلال کیے گئے تھیں بچے چاہے جانور	۲۱۲	أحللت لکرمعومة الانعام
۲۱۲	مکافہ حرم کے لئے نکاحات احرام	۲۱۲	الاصطیاء للکرمعومہ ما دام محرمات
۲۱۳	معنی واطلم کے اور یہ کہ وارج سے کیا ہوا ہے	۲۱۳	وما ملکم من الجوارح و بیان اذہا المراد بالجوارح
۲۱۳		۲۱۳	وینہی ان یحیی
۲۱۳	ہاں کہ جو کچھ بائزہ تانہ میں	۲۱۳	عقص الشعر فی الصلوة
۲۱۴	وضو کا اکیل	۲۱۴	اسباع الوضوء
۲۱۴	کھینچوں کا دھونا وضو میں	۲۱۴	غسل المرافق فی الوضوء
۲۱۵	احتکاف ملک کا مسح ماس میں	۲۱۵	اختلاف العلماء فی مسح الرأس
۲۱۶	عس میں پڑھنا مسجد کی تلاکھ افضل یا اسفار	۲۱۶	التغایس بصلوة الصبح افضل او الاسفار
۲۱۶	افضل وقت نماز پھر	۲۱۶	افضل وقت صلوۃ الظهر
۲۱۸	وقت نماز عصر کا	۲۱۸	وقت صلوۃ العصر
۲۱۸	احتکاف ملک اور اول وقت مغرب میں	۲۱۸	اختلاف العلماء فی اول وقت المغرب
۲۱۸	اختکاف ملک کا آخر وقت مغرب میں	۲۱۹	اختلاف فقہاء فی آخر وقت
۲۱۹	وقت صلوۃ مشاء اس پر کہہ کہ تک ہے	۲۱۹	وقت صلوۃ العشاء ومدۃ امتدادھا
۲۲۰	جس کا کتب لکھ جائے کا فضل	۲۲۰	الفصل عند الرواح الی الجمعة
۲۲۰	فرمان صدقات کے بار میں عرفہ کے پاس تھانہ کے نام ہے	۲۲۰	کتاب فی الصدقات وکان عندہم وہ واشہر ہا
۲۲۲	فرمان قبائل کلب کے لئے خطن بن حادہ کے ساتھ	۲۲۲	کتاب لہما توکل مع قطن بن حارثہ
۲۲۵	یہ فرمان عمر ابن مرہ کے نام ہے	۲۲۵	کتاب لعروہ بن مرة البیہنی ولقومہ
۲۳۰	تقریر عبد کے درمیان مہاجرین و انصار کے	۲۳۰	کتاب العهد بین المهاجرین والانصار
۲۳۶	شریک کن اٹھا کہ مسلم کے آپس کے جہیز	۲۳۶	اشترک الکفار فی صلح المسلمین بینہم
۲۳۶	فرمان فتح بن عبد اسد بن عقی کے لئے	۲۳۶	کتاب لعجیب بن عبد اللہ البکائی
۲۳۸	فرمان فروہ بن عمرو ضای کے لئے	۲۳۸	کتاب لغزوہ بن عمرو والجداحی
۲۳۹	فرمان قیس بن الکسب بنی کی طرف	۲۳۹	کتاب الی قیس بن مالک الارحبی
۲۴۱	فرمان فیہ بن خزیمہ کے جانب	۲۴۱	کتاب بقیلہ بنت الحارث مینہ التمیمیہ
۲۴۶	کتاب اشدر بن جنت اور ابن کے قیس بن ابی	۲۴۶	کتاب اللہ فی تسمیۃ اهل الجنة و اهل النار
۲۴۸	اس کا تھانہ لہا بنی قریح سے	۲۴۸	ایضاً نسخہ بن قریح الطبرانی
۲۴۸	اس کا تھانہ لہا بنی قریح سے	۲۴۸	ایضاً نسخہ بن قریح الطبرانی
۲۴۹	اشدر کے تھانہ ابن جنت کے نام ہے	۲۴۹	ایضاً کتاب من اللہ فی زور محقق
۲۴۹	اشدر کا فرمان جرات بن قریح سے	۲۴۹	ایضاً کتاب من اللہ فی زور محقق

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۵۰	فرمان کسریٰ شاہ فارس کی طرف	۲۵۰	کتاب الی کسریٰ ملک الفارس
۲۵۱	امید کا شعر وایت خلیب	۲۵۱	ایضاً نسخۃ بروایۃ الخطیب
۲۵۲	ماہر کے ہم پرستان	۲۵۲	ساعز بن ساعز الہکافی
۲۵۳	فرمان ملک بن احمد کے لئے	۲۵۳	کتاب لما لک بن احمد
۲۵۵	وی عاوین فرزند اعرس میں سے	۲۵۵	یعلیٰ الفارمون من الخمس
۲۵۶	فرمان ملک بن عبد الحماس کے لئے	۲۵۶	کتاب لما لک بن عبید الخثعمی
۲۵۷	فرمان جامع بن مرداس سلمیٰ کے لئے	۲۵۷	کتاب لجامۃ بن مرارة السلسی
۲۵۸	جگر وادیاں ہرگز معلوم ہو کر نہ کچھ لکھیں گے	۲۵۸	یعلیٰ الدیۃ من الخس المال کن الواقۃ ما تحمل للدیۃ
۲۵۸	یہ ہم پرستان ہے جامع بن مرداس سلمیٰ کے لئے	۲۵۸	کتاب ایضاً لجامۃ بن مرارة السلسی
۲۵۹	فرمان سید کا کتاب کے لئے	۲۵۹	کتاب لمسیۃ الکتاب
۲۵۹	تتمہ کتاب جامع بن مرارة سلمیٰ کا	۲۵۹	تتمہ کتاب لجامۃ بن مرارة السلسی
۲۵۹	جامعہ کے ہم پرستری کتاب	۲۵۹	کتاب لجامۃ ایضاً
۲۶۰	تتمہ سلسلہ کا رسول امید کا خدمت میں	۲۶۰	کتاب مسیلۃ الی رسول اللہ
۲۶۰	نسخہ فرمان رسول اللہ کا سلمیٰ کی طرف بروایت جامع	۲۶۰	نسخۃ کتاب رسول اللہ الیہ بروایۃ ابن سعد
۲۶۱	فرمان مصعب بن عمیر کے لئے	۲۶۱	کتاب لمصعب بن زبیر
۲۶۲	فرمان طرف بن کاهن ابی کے لئے	۲۶۲	کتاب لمطرف بن کاهن الیہ اہلی
۲۶۳	پرست زمین کا ناکارہ	۲۶۳	احیاء ارض موتی
۲۶۳	بکری کے نصاب کا اختلاف	۲۶۳	اختلاف نصاب البقر
۲۶۵	فرمان طرف بن ہبیل کے لئے	۲۶۵	کتاب لمطرف بن ہبیل
۲۶۸	فرمان عبد بن ابیہم کے لئے	۲۶۸	کتاب لمعادی بن ابیہم
۲۶۸	امام کریمؑ کی زمین میں مقبروں کن جائز ہے	۲۶۸	لا سامان یتصرف فی ارض الہوی
۲۶۸	فرمان مسعود بن جہل کے لئے	۲۶۸	کتاب لمعاذ بن جہل دم
۲۶۹	امیر کو یہ بیت چل کے حکم	۲۶۹	قبول الہدیۃ للامیر
۲۷۰	فرمان بنام مازن بن حکم کے لئے کی وفات ہوئی	۲۷۰	کتاب لمعاذ بن جہل حین توفی ولدا
۲۷۱	اوس کا نسخہ بنام شہداء بنی نیرم	۲۷۱	ایضاً نسخۃ بنام شہداء بنی نیرم فی الحلیۃ
۲۷۴	اوس کا نسخہ بنام خلیب	۲۷۴	ایضاً نسخۃ بنام خلیب
۲۷۷	فرمان بنام مقوقس ماکر قبط	۲۷۷	کتاب لمقوقس عظیم القبط
۲۸۰	نامہ مقوقس کا بنام حضرت رسول اللہ صلی علیہ وسلم	۲۸۰	کتاب لمقوقس الیہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۸۰	یہ بنام ہے اوس فرمان کا جو مقوقس کو لکھا ہوا ہے	۲۸۰	ایضاً نسخۃ کتاب رسول اللہ لمقوقس بن ابیہم الواقۃ
۲۸۱	قبیلہ بنام لا شہدہ حکم	۲۸۱	قبول ہدیۃ الکافر
۲۸۲	فرمان بنام شہداء بن سادی بادشاہ بحرین	۲۸۲	کتاب لمنذر بن سادی ملک بحرین
۲۸۳	نامہ منذر کا بنام حضرت رسول اللہ	۲۸۳	کتاب منذر الی رسول اللہ صلعم
۲۸۴	یہ بنام شہداء ہے بنام منذر	۲۸۴	ایضاً کتاب لمنذر
۲۸۵	یہ بنام شہداء ہے بنام منذر بن سادی بحرین	۲۸۵	ایضاً کتاب لمنذر فی بحریں بحر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۸۶	یہ بھی مسلمان ہے بنام منذر	۲۸۶	ایضاً کتاب الی المنذر
۲۸۶	یہ بھی مسلمان ہے بنام منذر	۲۸۶	ایضاً کتاب الی المنذر
۲۸۶	فرمان بنام ہاجرہ و داہل بن حجر کے بارے میں	۲۸۶	کتاب لمہری بن الامیہ فی وائل بن حجر
۲۸۶	فرمان ہری بن امیہ کے لئے	۲۸۶	کتاب لمہری بن الامیہ
۲۸۹	فرمان نجاشی بن جشک طرف	۲۸۹	کتاب الی النجاشی عظیم الحبشہ
۲۹۰	نامہ نجاشی کا پختہ دست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۹۰	کتاب النجاشی الیہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۹۱	فرمان نجاشی کی طرف اور غزوہ حارث بن نجاشی کا جو وہ گزینا	۲۹۱	کتاب الی النجاشی الی غیہ السابین
۲۹۳	فرمانہ بن مالک و انکی کے لئے	۲۹۳	کتاب لہشل بن مالک الوائلی
۲۹۳	فرمان وائل بن حجر کے لئے	۲۹۳	کتاب لوائیل بن جردہ
۲۹۵	یہ بھی مسلمان ہے وائل بن حجر کے لئے	۲۹۵	کتاب ایضاً لوائیل بن جردہ
۲۹۹	احکام الزانی کے	۲۹۹	احکام الزانی
۳۰۳	فرمان کوفہ قادم کے لئے	۳۰۳	کتاب لوفد قادم
۳۰۵	فرمان دہر ثقیف کے لئے	۳۰۵	کتاب لوفد ثقیف
۳۰۸	آثار مشرک کا مجموعہ	۳۰۸	انزال المشرک فی المجد
۳۰۸	قوم پر امیر بنے کا بیان و حق و دہر حران کا کتب خانہ بننے کا بیان	۳۰۸	المستحق لامارۃ القوم افعہم و اعلمہم کتاب اللہ
۳۰۹	مستندوں کے گزرنے کا حکم	۳۰۹	ہدم مواضع الشوک التي تقخذ بیوتاً الطولانیة
۳۰۹	وادی ورج کا حکم کریمہ حرم ہے	۳۰۹	حکم وادی ورج هل هو حرم
۳۱۰	وصیت حضرت آدم کی جانب سے	۳۱۰	وصیۃ من آدم ما بوا البشر
۳۱۱	فرمان ہرقل شاہ روم کی جانب	۳۱۱	کتاب الی ہرقل ملک الروم
۳۱۳	یہ بھی مسلمان ہے ہرقل کی جانب بروایت ابو عبیدہ	۳۱۳	کتاب ایضاً الی ہرقل کا رواہ ابو عبیدہ
۳۱۳	فرمان ہرقل وادشاہ فارس کے لئے	۳۱۳	کتاب ہرمزان ملک الفارس
۳۱۴	فرمان بنام ہلال سالک بحرین	۳۱۴	کتاب الی ہلال صاحب بحرین
۳۱۴	فرمان ہودہ بن علی کے لئے	۳۱۴	کتاب لہوڈہ بن علی
۳۱۴	جواب ہودہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں	۳۱۴	جواب من ہوڈہ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۱۶	فرمان یزید بن عقیل حادثی کے لئے	۳۱۶	کتاب لیزید بن الطفیل الحارثی
۳۱۶	یزید بن عجل حادثی کے لئے فرمان	۳۱۶	کتاب لیزید بن محمد الحارثی
۳۱۶	یزید بن رعبہ کے لئے فرمان	۳۱۶	کتاب لیعنہ بن رعبہ
۳۱۶	یہ بھی مسلمان ہے یزید بن رعبہ کے لئے	۳۱۶	ایضاً کتاب لیعنہ بن رعبہ
۳۱۹	فرمان ہرودیس کے لئے	۳۱۹	کتاب لہرمودیس
۳۲۰	یہ مسلمان ہے ہرودیس کے لئے ہے	۳۲۰	ایضاً کتاب لہرمودیس
	فہرست مسائل بہ ترتیب فقہ		فہرست المسائل بہ ترتیب الفقہ
	طہارت کی کتاب		کتاب لطہارۃ
۲۱۴	کمال و ضرور	۲۱۴	اسبغ الوضوء

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۳	وضو میں کبھیوں کو دھونا	۲۱۳	غسل المرافق فی الوضوء
۲۳۰	جمہ کر جائے وقت غسل کرنا	۲۲۰	الفصل عند الروح الی الجمعة
	منار کی کتاب	۲۱۵	اختلاف العلماء فی مسح الرأس
۸۶	دو نہ غسل کا بھی کرنا	۸۶	کتاب الصلوٰۃ
۳۱۳	منار میں بالوں کا جڑا یا نہ جڑا	۳۱۳	جمع بین صلوٰۃین
	منار نمبر کا فہمیل وقت		علقص الشعر فی الصلوٰۃ
۲۱۴	عصر کا وقت	۲۱۴	ابواب وقات الصلوٰۃ
۲۱۸	مغرب کے اقل و فرب میں علما کا اختلاف	۲۱۸	افضل وقت صلوٰۃ الظهر
۳۱۸	اختلاف علما کا آخر وقت مغرب میں	۲۱۸	وقت العصر
۲۱۹	وقت مشہد اور یہ کہ وہ کب تک رہتا ہے	۲۱۸	اختلاف العلماء فی اول وقت المغرب
۲۱۹	صبح کا نماز اخیر سے پہلے نماز افضل ہے یا بعد	۲۱۹	اختلاف فہم فی آخر وقتہ
	صبح کی کتاب	۲۱۹	وقت العشاء و عداۃ امتدادھا
۱۸۳	قرانی میں شرکت اور اس کا حکم	۲۱۹	التغلب علی صلیح الصبر افضل ام لا سفار
۱۸۴	طواف قدوم اور اس کے وجوب کیلئے اختلاف	۲۱۹	کتاب الحج
۱۸۴	تعلیم شمس اسد		الاشرار الذی الہادی وما اختلفوا فیہ
۲۱۲	حکام عسکر کے لئے بحالی مسلم	۱۸۴	طواف القدوم وما اختلفوا فی وجوبہ
	اختلاف فہم فی شرط الزکوٰۃ	۱۸۴	تغظیر لشعائر اللہ
۸۶	بیان حق الزکوٰۃ	۲۱۲	الاصل فی الحدیث محرر ما دام محمداً
۳۸	حکم الاوقاص		ابواب فضائل مکہ
۵۴	حکم المعادن	۵۵	حکم قطع الاشجار بمکہ
۵۸	حکم الرکاز	۵۴	تغظیر الصید بمکہ وما اختلفوا فیہ
۴۲	معنی قولہ لا غلاط ولا وراط وحکمہ	۵۴	حکم لقطۃ مکہ
۴۴	دفع الاموال الی الامام		کتاب الزکوٰۃ
۳۳۹	الصدقة لا تلحق لہذا للاحل بیتہ	۴۸	اختلاف فہم فی اذی عشرین ومائۃ فی صدقۃ الایام
	کتاب النکاح	۴۸	نصاب القنوم وما زاد وما اختلفوا فیہ
۸۶	نکاح الشغار وما اختلفوا فیہ	۴۴	بعض احکام نصاب الغنم
۱۹۱	وطی الحمالی	۴۳	اختلاف نصاب البقر
	کتاب البیوع	۵۰	نصاب الفضة
۲۱۱	لاخیار فی مجلس البیع والاختلاف فیہ	۴۱	الاصول فی زکوٰۃ الزروع
۱۹۹	بیتیین عیب المبیع او عدمہ للمشتری	۴۱	الصدقة فی اموال التجارۃ
		۱۱۳	فی الخیل صدقۃ

صفحة	مضمون	صفحة	مضمون	صفحة	مضمون
٤٣	الفصل في حكم السبق والرقا	٩٨	الخلفاء يشكون في العهد	٥٢	انقلا فهو في بيع الحيوان
٥٣	وصوله المتنعة المختلفة فيها	١٠٠	يجب مراعاة الخلفاء في العهد	٥٢	والحيوان
٤٣	فصل في فروع مسألة السابق	٥٩	الامان يجوز بالشرط	٢٠٠	جواز الكتاب في بيع الحاضر
	مسائل مثني	١٥١	الامان يقيد بالزمان	١٩١	فهي عن بيع ما ليس عندك
١٣٢	الامان قبل البيع	٢٠١	عقد الامان يصح بالتعليق	١٢٨	بيع ما يجره ليس
١٣٨	المؤمن لا يمنع من دفع المهر	٢٦	الاشتراط على الكفار	٢٦	حكم الربوا عند اهل الكتاب
٥	وما اختلفوا فيه	٥	بما يشاء من المصالح	٥١	معنى لا يفرق بين والدها
١٣٥	حكم اوقاف غير ملة الاسلام	٢٥	الصلم على ما يريد الامام	٥	وولدها
١٩٤	القبض شرط في صحة الهبة	٢٣٤	اشتراك الكفار في صلح		كتاب الحضور والاباحة
٥٢	فضل العرب	٥	المسلمين بينهم	٢٠٢	غير الواحد وما اختلف فيه
٩٣	ليس على العرب الجزية	٨٦	للامان ياخذ من رعيته	١١٨	حكم لقطه الثمار للمسافر
٢٤	حكم الامام الفاسق	٥	من الحلقه في السلا ما يرى في السلم	١٢٣	ايوان المحدث
٨٤	معنى شهادة الله والقرينين	١٠٢	حكم الصفي للامام	١٢٨	بيان الراي بالقسمه الصحيح
٥	وبين شهادة غيرهما تعالى	٨٥	ارض الزول	٥	والباطل تفصيل الكلام فيه
٢٥٨	يعطى الداية من النكاح اذا	٢٣٣	من اجب ارضا مواتا	١١٤	للضعيف حق على كل بلد
٥	لم تكن الواقعة	٢٦٨	للامان ان يتصرف في	١٨٨	يجوز للمسافر خلاف للشروع
١٤٣	ما تحمل الداية	٥	المحرفي	٥	اذا لم يكن فيه حرج
١٣٤	صحيح اذا احدثوا اختلفوا	٩٨	معنى المجرة وما اختلف فيه	١٩٣	الاستمساخ من اهاب
٢٩٩	احكام الزاني	١٠٠	معنى قوله ولو هاجر يرضه	٥	الميتة وعصبتها
٣١٣	ومما تلزم الجوز وبيان	١٩٦	المجزة وحكم المستضعفين	٢١٧	احلت لكم نكحة الانعام
٥	انه فالمراد بالجواز	١٢٩	استنباط ترتيب الخلافة	٢٨١	قبول هداية الكافر
١٤٠	الساعي اذا ظلم على احد الشريكين	٣٠٩	حكم وادى دج هل هو حرم	٣٠٨	انوال المشرك في المجهد
٥	بالزيادة لا يرجع بشئ منها على	٢٥٥	يعطى العارمون من النفس		كتاب الاشربة
٥	شريكه	٢٦١	قبول الهدية للاخير	١٢٤	الخمر لا يتفقع به عند المسلمين
٢١	هل يجوز ان يكتبه باسم	٣٠٩	هذه مواضع الشرك التي يثمن	٨١	في بيان الخمر اختلفوا فيه
٥	الله اسحق وابراهيم	٥	بيوتنا الطواغيت	٩١	معنى الفيلاء وحكمه
٢١٣	فهي ان يحتجب	٢٥	المباهلة		كتاب الجهاد والسير
٣٠٨	المستحق لتمامه القوم افعالهم	٥٢	الحقوق تعم كل شي	٤٠٦	ما يطالب به الكفار في
		٥٢	حكم المعتق	٥	دعوة الاسلام
			كتاب المسابقة	٢٤	الكافر لا يطالب بالاحكام
		٤٣	بيان المسابقة	٢٥	اهانة ورسول الكفار
		٤٣	حكم الجلب والجنب	١٩٢	كتاب الامام مطاع
				٢٦	حكم العهد



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تقریرت تمام اللہ ہی کو ہے جو سب جانوں کا پروردگار ہے  
 نہایت مہربان بہت بخشش والا قیامت کے دن کا مالک ہے  
 ہکوارہ راست پر قائم رہ کہہ اولن لوگوں کی راہ چہر تر خضر نیجا  
 نہ و گراہ جوئے لے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد  
 ابراہیم اور آل ابراہیم پر تو نے رحمت نازل کی ہے تو ستودہ و ستائش  
 ہے ہر مملکت والا۔ پروردگار و برکت نازل کر محمد پر اور ان کی  
 آل اصحاب پر خاص کر اہل بیت کے بعد سب کے سرور ابو بکر صدیق پر  
 جن کے حق میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا  
 کہ اگر امت کے کسی کو میں اپنا خلیل بنانا تو ابو بکر کو خلیل بنانا اور  
 تو ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کہ اور مومن کو خلیل  
 ہے ابو بکر کے حق میں اختلاف کریں رضی اللہ عنہ اور نبی و صحابہ کی  
 زیارت میرا مومنین عرب کا خطاب ہے جن کے حق میں حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ عمر کی زبان پر  
 اور عمر کے قلب پر حق بات نازل فرما پسے رضی اللہ عنہ،  
 اور امیر المومنین علی امین بن ابی طالب و عثمان بن عفان پر خیر

المحمد لله رب العالمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک  
 یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔  
 اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت  
 علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔  
 اللہ وصل علی محمد و علی آل محمد کا صلیت  
 علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔  
 تو صل و سلم و بارک علی محمد و علی آلہ اصحابہ  
 خصوصاً علی خیر البشر بعد الانبیاء ابی بکر  
 الصدیق الذی قال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فی حقہ لو کنت تختلج امن امتی  
 خلیل لا تختلج ابابکر خلیل و قال صلی اللہ  
 علیہ وسلم ای اللہ و المؤمنون ان یختلف  
 علیک یا ابابکر رضی اللہ عنہ و خط علی مزین  
 المنبر و الخطاب امین المؤمنین عمر بن  
 الخطاب الذی قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فی حقہ ان اللہ جعل الحق علی  
 لسان عمر و قلبہ رضی اللہ عنہ و علی  
 ذی النورین امیر المؤمنین ابی عمر و عثمان  
 ابن عفان الذی قال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فی حقہ ان اشد هذا الاقتداء  
 نبیہ عثمان رضی اللہ عنہ و علی صاحب لایة  
 المؤمنین و امیر مدینہ علی بن ابی طالب الذی  
 قال فی حقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عنوان صحیفۃ المؤمن حب علی بن ابی طالب  
 و من کنت ولیہ فلی علی ولیہ رضی اللہ عنہ  
 سیدی شباب اهل الجنة الحسن و الحسین  
 الذین قال فی حقہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم الحسن و الحسین سید شباب  
 اهل الجنة و ان احب الی بنی الحسن و الحسین  
 رضی اللہ عنہما و علی اھما سیدۃ النساء التی قال  
 فی حقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما فاطمہ  
 بضعة متی من اغضبا فقد اغضبتنی رضی اللہ  
 عنہا و علی ابی عمارۃ حمزہ بن عبد المطلب الذی  
 قال فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید  
 الشہداء عند اللہ یوم القیامۃ حمزہ بن عبد  
 اللہ لکتاب عند اللہ فی السماء السابعة حمزہ  
 اسد اللہ و اسد سواہ رضی اللہ عنہ و علی  
 ابی الفضل عباس بن عبد المطلب الذی قال  
 فی حقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العباس  
 منی انا منہ رضی اللہ عنہ و علی المستنیر الیاقیۃ  
 من العشرۃ المبشرۃ بالجنة و سائر اھل الجہن  
 و الانصار و التابعین الابرار رضوان اللہ

حق میں حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعد بنی کے نسبت  
 کا زیادہ بچہ کار مرو عثمان ہے رضی اللہ عنہ۔ امیر المؤمنین عثمان  
 ولایت علی بن ابی طالب پر جن کے حق میں حضرت علی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے صحیفہ کا عنوان علی ابن ابی طالب کی  
 محبت اور میں جس کا ولی ہوں اس کا ولی علی ہے رضی اللہ عنہ  
 اور جنس کے جو افراد کے ہر دوسرے جن میں جن کے حق میں  
 حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت کے  
 زیادہ تر مجھ کو محبوب جن میں رضی اللہ عنہما اسد انکی والدہ  
 فاطمہ پر جو ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں جن کے حق میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ میری نیت  
 ہے جیسے اس کا خلیفہ ہے اوسے میرا خلیفہ ہے رضی اللہ عنہما  
 اور حضرت ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب پر جن کے حق میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام شہداء کے سردار بر وقت  
 اللہ سب جہان کے نزدیک حضرت حمزہ ہیں اور اللہ شہداء کے  
 ساتویں آسمان پر انکو اللہ کا شیر اور اس کے رسول کا شیر  
 رکھ رکھا ہے اور حضرت ابوالفضل عباس بن عبد المطلب پر جن کے  
 حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے عباس مجھ سے ہے  
 اور میں عباس کے ہوں رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ کے باقی  
 ہر حضرت پر جن سب کو جنت کی بشارت ہو چکی ہے اور تمام  
 مہاجرین اور انصار اور تابعین ابراہیم پر اللہ کا جہان ان سب کے  
 راضی ہو۔ اے اللہ مجھے اور میرے بزرگوں کو اور مجھ کو  
 و مومنات کو بخش دے تو بندوں کی دھابیں سن کر قبول کرتے  
 والا ہے اور کھو اوس گروہ میں کرے جو بختیار ایمان لائے  
 اور میرے رسول کی پیروی کی اور اپنی مرضی اور مجھ کو  
 کی ہم کو توفیق عطا فرما اور عادل امام سے ہماری تائید فرما  
 جو ہم پر رحم کرے اور ظالم کو ہم پر مسلط نہ کر تو غفور الرحیم ہے۔  
 اے اللہ کے بند و اللہ تم پر رحم فرما۔ اللہ جماعے تہذیب

عليه واجمعين۔

اللهم اغفر لي ذللا سلافي ولجميع المؤمنين  
والمؤمنات انك سميع مجيب الدعوات  
واجعلنا ممن آمن بك واتبع رسولا وفقنا  
لمحبب وترضاها وايدنا بالافعال العادل الرحم  
بنا ولا تسلط علينا ممن لا يؤمننا انك انت  
العفو الرحيم ربنا الله سبحانه الله لقدر  
الله عليك اذ بعث فيكم وملككم الانبياء و  
الرسول انزل عليه مصفيا مطهرا في اكتب  
قيمة وامر فيها ان تعبدوا الله مخلصين له  
الدين خفدا وتقيموا الصلوة وتؤتوا الزكاة  
فقد جاءكم البينة فمنكم من آمن بالرسول  
وصداقوا ما انزل عليه وامتثالوا بما جاءوا به  
من الامور والنواهي والحلال والحرام وملككم  
من كفر بجهود ما انزل عليه ومن اهل الكتاب  
والمشركين الذين خالفوا دين الاسلام وما  
الدين عند الله الا الاسلام

اصابعه۔ فان الله عز وجل انزل الكتاب  
على نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كما انزل على  
الانبياء من قبل قال تعالى فيه يا ايها الرسول  
بلغ ما انزل اليك فلو لم ير صلى الله عليه وسلم  
رسالات ربه وامرنا بان يبلغ الشاهد الغائب  
فمن تبليغ صلى الله عليه وسلم ما كتب الى ملوك  
الارض من العرب والعجم انا كنت بعثته  
عاما عممت الجن والانس من الاسود والاحمر  
فدا عاهل الى الاسلام ومنه ما كتب الى المشركين  
والقبائل في ذلك منه ما كتب الى عماله وكافوا

احسان خلد اسے جہنم میں سے ہے تپ رہی اور رسول بھیجے اور  
اون پر پاک ورق نازل فرماتے جن میں مضبوط کتاب لکھی گئی  
اور اہل میں یہ حکم دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اپنے دین کو  
شرک سے خالص کر کے یکسو دین ابرہیم کا سا اور غارت پر ہو  
اور زکوٰۃ دو کیونکہ رکوشن حکم تپہ آچکا سو تم میں سے کوئی  
رسول نہ پراپان لایا اور جو کچھ رسولوں نے امر دہنی فرمائی۔  
اون کی نسرانہ داری کی تسلیم و حلال کے بارے میں اور  
بعض تم میں سے منکر تھے کہ جن مشرکین و اہل کتاب نے دین  
اسلام کی مخالفت کی اور انہوں نے رسولوں کو اور اہل ان کے  
احکام کو نہ مانا حالانکہ اللہ سبحانہ کے نزدیک دین ایک سلام  
ہے اور میں اس کے بعد معلوم ہوا کہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی جیسے اگلے رسولوں پر اور اس پر  
صاف حکم دیا کہ اے رسول جو کچھ تجھ پر نازل ہوا ہے بند کر  
پہنچا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے تمام  
پیغام پہنچائے اور ہم کو یہ حکم دیا کہ سننے والا ان احکام کا  
نہ سننے والے کو پہنچا کر ہے سوائے تبلیغ کے سلسلہ میں سے  
ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلامین عربیہ حکم کو فرما  
ارسال فرمائے ہیں۔ کیونکہ رسالت آپ کی تمام روئے زمین  
کے نبی آدم و قریات جن کو شامل ہے اور ان سوا نہیں جو  
اسلام تحسیر ہے اور بعض فرمان قبائل کو کہے ہیں وہ نبی حوت  
کے بارے میں ہیں اور بعض فن ملان نبی عمال اور ملکا  
کو تحریر فرمائے ہیں جن میں احکام و مصلح اسلام وغیرہ  
ثبت ہیں۔

اور علماء معنی میں نے اکثر ائمہ اسلام کے رسائل و مکتوبات  
جمع کئے اور اسلامی پیشواؤں کے ملفوظات تصنیف  
فرمائے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات  
و مکتوبات کچھ جانب بہت کم توجہ کی ہاں جو کچھ متصرف



الاحکام وغیرہ انک من مصلح الاسلام وقلک  
 العلماء قد اعتمدوہ وجمع رسالات الامم وکتبہم  
 وودونو مقالات اہل الارشاد والہدایۃ المحدثین  
 وقد قل من اعتمدوہ وجمع کتب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ورسالاتہ الاماروی فی الاشتات  
 من دواوین الحدیث وکتب لیسو وقلیل ماہو  
 وقد کان صاحب کتاب المصباح المصنوع  
 وهو الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن احمد الملقب  
 ثور المصری المعروف بابن حدیدۃ الانصاری  
 من اہل المقدس نزیل مصر قد دون کتابہ  
 وکتب صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلد فی القرن  
 الثامن فیبلغ عدد کتبہ الی احدى اربعین  
 کتباً ثم کان جدی غفر لہ لہ ولاسلاتہ ہارک  
 فی عقبہ قد استدل علیہ فی کتابہ الحلیہ فی  
 مجلد کبیر فیبلغت العدۃ الی اربعۃ وخمسين  
 کتباً ثم ان الذی رتب فی ادبی فاحسن تادیب  
 اعفی الذی بلغ اللہ الی ما یتناہ فی دینہ ودنیاہ  
 قد اعمی بان التوجہ واجمع جدی من کتب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العربیۃ الی لغتنا الفنیۃ  
 کو مستفید بہ اہل لغتنا فان فی بلادنا قل من  
 یعرف اللسان العربی وقد کان هذا الباب  
 اعنی مراسلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم عایتبارک بہ  
 عامۃ اہل الاسلام فبادرت الی مثال العولانیہ  
 من السعادیۃ الابدیۃ ویاشرت الترجمة ثلثی  
 قد کنت راجعت الی الاصول فی انشاء الترجمة  
 فوافقت مراسلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاصل و  
 المستلک انما یضاعفا فلذلک استعملنا ان اصنف

کتب حدیث وسمی فی مختلف طبع پر مرہیں ہے وہ بھی  
 قلیل الوجود ہے صاحب کتاب مصلح معنی نے اپنے  
 شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن احمد المقدسی ثم المصبری  
 المعروف بابن حدیدۃ الانصاری نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے کتب ورسالات اور مشنیوں کو انہوں صدی میں نقل  
 ایک کتاب میں جمع کیا جس میں تعداد کتب ورسالات کی اکثر  
 ناموں تک پہنچی ہے پھر جدا جدا کتب ورسالات کو  
 وبارک فی عقبہ نے اپنی کتاب طبع میں اکسیر نامہ لکھے  
 مبارک اضافہ فرمائے جن کی تعداد ایک بڑی جلد میں پچاس  
 کتب تک ہوئے ہیں اس وقت میرے مرنے میرے  
 مرنے سے والد ماجد نے اللہ تعالیٰ ما یتناہ فی دینہ  
 ودنیاہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جو میرے جدا  
 نے کتاب طبع میں نامہ ہمارے مبارک جمع فرمائے  
 اس میں ادون کام اور زبان میں ترجمہ کروں کہ اور دو خاں  
 ہی اس سے مستفید ہوں کیونکہ ہمارے ملک میں  
 عربی زبان جاننے والے بہت کم ہیں۔ اسیباب سہل  
 یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کتب عام اہل  
 اسلام کے لیے بکثرت کی چیز ہے اس لیے میں نے  
 حضرت والد ماجد کے ارشاد کی تعمیل میں جلدی کی کہ  
 معادۃ ابدی کا باعث ہے۔ پس میں نے ترجمہ  
 شروع کیا۔ آثار ترجمہ میں اہل کتاب سے ہر ایک نامہ  
 بلکہ کہ متبادل کرتا تھا یعنی ادون کتابوں کو بھیجتا  
 تھا جن سے جدا جدا کرنے نقل کیا اس سے معلوم  
 ہوا کہ کتب نبویہ اس میں اہل سے بہت کچھ زیادہ ہیں  
 اس لیے مجھے خیال ہوا کہ ایک کتاب مستقل تالیف  
 کروں جس میں اہل مصلح معنی سے اور حضرت جدی  
 معذور کے طبع سے لکھ کر جو کتب ورسالات مجھ کو کتب حدیث

وسیر میں زیادہ دستیاب مجھے ہیں جمع کروں دینے ایسا ہی کیا  
 احمد رشک پوری ایک جلد ہوئی جس میں ایک سو چوبیس قرآن  
 آئے اور بصورت اختلاف روایت ایک سو تین قرآن تک  
 پہنچتے ہیں جیسا آئندہ انتشار اور اختلاف کچھ ہوگا۔ اور عربیوں  
 سے کہ نامہ مبارک اخذ کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

کتاب صحیح امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری کی دو کتاب  
 صحیح امام مسلم بن الحجاج قشیری کی اور کتاب سنن حافظ ابو داؤد  
 سلیمان ابن شعث جہتانی کی اور کتاب جامع امام فقط  
 ابو یوسف محمد بن یوسف ترمذی کی اور سند امام حافظ ابو داؤد  
 سلیمان بن داؤد طرابلسی کی اور کتاب طبقات ابو عبد اللہ  
 محمد بن سعد بن شیع کی اور کتاب استناد امام احمد ابو عبد اللہ  
 احمد بن حنبل کی اور کتاب المستدرک علی الصحیحین حاکم المستدرک  
 امام عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری اور کتاب حلیۃ  
 الاولیاء امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصہبانی  
 کی اور کتاب استیعاب امام ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ  
 طبرانی کی جو ابن عبد البر کے نام سے مشہور ہیں اور کتاب  
 مجمع البحار اور اوس کی قسم ثانی جامع کبیر فی التوحید  
 حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی  
 کی اور اپنی کی کتاب خصائص کبریٰ اور کتاب جامع اثر  
 شیخ عبد الرزاق مناوی کی اور کتاب اسد الغابہ  
 شیخ غفر الدین علی بن محمد حسینی کی جو ابن اثیر کے  
 نام سے مشہور ہیں اور کتاب الاصابہ شیخ  
 شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی  
 کی اور کتاب سیرۃ حافظ ابو محمد عبد الملک بن ہشام  
 عمیری کی اور کتاب سیرۃ شامیہ جس کا نام سبل الہدی  
 والرشاد ہے شیخ محمد بن علی بن یوسف اشامی کی  
 اور کتاب انسان العیون جو سیرۃ حلبیہ کے نام سے

سفر استقلال فی البیان و دفعہ ثانی مصباح  
 المفی حلیۃ جدی من الاستدلال علیہ ما صا  
 فی کتاب الحدیث والسیر فی اثنا عشر فیما یرجع الیہ  
 سفر کبیر یعمل فی ثلث وستا و عشرين کتاب من مواضع  
 صلی اللہ علیہ وسلم علی اختلاف الروایۃ تزیید علی  
 الی تسع و ثلاثین و مائۃ کما تراء فیما یاتی بعد  
 انشاء اللہ تعالیٰ۔

فاما الکتاب لابی احمد علیہا فی تصنیف  
 ہذا الکتاب و اخذنا منها فکتاب الایمان  
 الحافظین ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری  
 و مسلم بن حجاج القشیری یعنی صحیحہما و کتاب  
 السنن لحافظ السنن ابی داؤد سلیمان بن  
 اشعث السجستانی و کتاب الجامع للامام الحافظ  
 ابی یوسف محمد بن یوسف بن سورۃ الترمذی و  
 المستند لحافظ الامام ابی داؤد سلیمان بن داؤد  
 الطیالسی و کتاب طبقات الامام ابی عبد اللہ  
 محمد بن سعد بن منیع و کتاب المستدرک لاف  
 ابی عبد اللہ محمد بن حنبل و کتاب المستدرک علی  
 الصحیحین لاف امام حاکم السنن ابی عبد اللہ محمد بن  
 عبد اللہ الیساہوری و کتاب حلیۃ الاولیاء  
 الامام الحافظ ابی نعیم محمد بن عبد اللہ اصہبانی  
 و کتاب الاستیعاب لاف امام ابو عمرو یوسف بن  
 عبد اللہ القرطبی المعروف بابن عبد اللہ و کتاب  
 جمع البحار و رقمہ الثانی الجامع الکبیر فی الحدیث  
 الحافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی  
 و کتاب الخصائص لکبریٰ ماہ ایضا و کتاب الجامع  
 الاثر للشیخ عبد الرزاق المناوی و کتاب سبل الہدی

للشيع: عز الدين علي بن محمد المعروف بابن الاثير  
الجزري وكتاب الاصابة للشيع شهاب الدين  
ابن الفضل حمد بن علي بن جواد الصقلاني وكتاب  
السيرة للفاضل ابی محمد عبد الملك بن هشام  
المحمدي وكتاب السيرة المسمیة بنسب لهما  
والرشاد للشيع محمد بن علي بن يوسف الشافعي  
وكتاب لسان العيون المعروف بالسيرة الحلبية  
للشيع نور الدين علي الحلبي وكتاب السيرة المحمدي  
للشيع سيد احمد بن زريق حلاق المكي وكتاب  
الدنية للشيع شهاب الدين ابی العباس احمد بن  
محمد الفسطاطي وشيخ الشيع محمد بن عبد الله  
الزرقاني وكتاب ادم المعاد للفاضل محمد بن ابی بكر  
المعروف بابن القيم الجبلي وكتاب السيرة ل محمد  
كرامت علي الداهلوي في غير ذلك من كتب السيرة  
والحديث = ثم لما وضعت هذا الكتاب كان  
وضعه يقتضي ان يرتب المكتاتيب على الزمان  
اعني الشهور والسنين لطابق الوضع الواقعة  
رايت ان هذا الترتيب عسير فانه قلما ورد  
الاخبار عن تواريخ المكتاتيب ولم يتعين وقت  
الكتاب في وادين السيرة فلم يتيسر لنا هذا  
الترتيب فلهذا العلة وضعنا المراسلات المكتاتيب  
على ترتيبها لاسامي من اسامي الذين ارسل اليهم  
وكتب لهم واشتهر الكتاب باسمه على حروف  
الحجاء بترتيب ابنت المعرف فيما بين علماء  
الفن ثم انه كان كثير من الكتب يشتمل على  
لغات غريبة لم يعرفها القراء في العلوم فلذلك  
فسرنا تلك اللغات عند كل كتاب في كتاب كانت

مشهوره شيخ نور الدين علي الحلبي في كتاب سيرة  
محمد شيخ احمد بن زيني وطلان في اور كتاب  
مواهب لدنية شيخ شهاب الدين ابو العباس احمد  
بن محمد ططاني في اور مواهب في شرح محمد بن عبد  
زرت في اور كتاب نوا والمعاد محمد بن ابی بكر في جوا  
قيم کے نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب سيرة محمدية  
محمد كرامت علي داهلوي في غير ذلك من الكتب  
في اسير والحديث:

پہر جب میں نے اس کتاب کو ترتیب دیا تو خیال کیا  
کہ اس کی اصل ترتیب کا متفقہ یہ ہے کہ مشہور کو سین  
کی تاریخ پر مرتب ہوتا کہ تواریخ واقعات سے مرتب  
ہو جائے لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اصل ترتیب اس طرح  
وینا سخت دشوار ہے اس لیے کہ اجاروا حادیث  
میں تواریخ مکتوبات وارو نہیں اور کتب سيرة  
میں اوقات کتاب مکتوبات کے متعین نہیں ہیں  
اس اشکال کی وجہ سے اس کتاب کی ترتیب  
مکتوب ایہم کے نام پر رکھی گئی۔ یعنی جن لوگوں  
کو مکتوبات و مراسلات سمجھ گئے ہیں یا اون کے  
نام سے مشہور ہوئے ہیں اون لوگوں کے ناموں  
کو صرف ابتدا پر ترتیب دے کر مکتوبات  
مرتب ہوئے کہ یہ ترتیب علماء فنون میں مروج  
ہے۔ پہر کتب مکتوبات لغات عنبر یہ پر شامل  
ہیں جن کا استعمال محامدات علوم میں مروج نہیں  
ہے۔ اس لیے ان لغات کے معانی مستعمل الفاظ  
سے بیان کیے گئے۔ اور بیشتر مکتوبات سے  
ایسے احکام اسلام مستفاد ہوتے ہیں جن میں  
مقدمین و متاخرین علمائے امت نے اختلاف

الکتب ربما افادت المسائل دلالت علیها ومن الاحکام ما اختلفت فیہ سلف الامة وخلقیها لاختلاف الادلة والمآخذ وکونها محل اجتہاد فصارت الکتب ما یقع علیہا نظر العلماء فی هذا الباب فلذلک ذکرنا جملة من یجک المسائل مما دلّت علیہ الکتب ذلک تحت کل کتاب ولم نستوعب الکلام فیہ لثلا یطلب البحث فی طول بلاطائل فان هذا الکتاب لم یوضع لذلک الباب واخلدنا یجک المسائل من کتاب فقہ الباری والعینی شرحی البخاری الموطأ للإمام مالک ونبیل الاوطار للقاضی شوکانی وکتاب الصیdam والرحی للإمام ابن القیام وکتاب الادلمعادیضالہ ثعان الکتاب کان قد طال بابہ الذی وضع فیہ ومثله یجک لکثیر عالم یوضع له وقد کان کتاب تبع الاول بن حسان المحیدری اورده صاحب کتاب المصی فی الکتاب نظر الذلک فان هذا الکتاب لم یجک من فائده غریبة وانکان عالم یوضع له الکتاب وانا قد تبعنا الاصول فی کتاب تبع وزدنا ایضا مثلها کتاب من الله الذی ستاره بعد انشاء الله وتبا کتابہ ومن هذا التعمیل وصیة ابونا آدم علیہ السلام فوضعتا علیہ عدد المراسلات الالوی سبق منا ذکرہ -

واما ما سوی ذلک من المراسلات التوقی الناس من الملوك والصحابة الی رسول الله صلی الله علیہ وسلم وکونها فی مصب کتابہ صلی الله علیہ وسلم فانما قصصنا ہا عند الکثیر

کیا ہے جو یہ مسئلات اور دلائل کے کو حکم عمل اجتہاد میں ہوا پس یہ موقع ہوا علما کی نظر کے لیے کو مسئلہ بھی کیا جاوے اس لیے میں نے اجمال و مختصر کے ساتھ ان مسائل کی بحث کو بھی لکھ دیا جس پر مکتوب دلالت کرتا ہے ہر مکتوب کے تحت میں اور زیادہ تفصیل اس بحث میں کلام کو طول دے کر نہیں گئی اس لیے کہ یہ کتاب مسائل کے لیے موضوع نہیں ہے اور مسائل کی بحث کو میں نے کتاب فتح الباری و کتاب عینی کہ ہر شرح بخاری ہیں اور موطا امام مالک و نبیل الاوطار قاضی شوکانی کی و کتاب الصیdam امام ابن قیام اور انہی کی کتاب زاد المعاد وغیرہ سے لکھی ہے۔ پر جس باب میں کتاب لکھی گئی ہے مطبوعہ و طول ہو گیا اور ایسے طویل بیان میں بحث پیش ہوتی ہے کہ غیر موضوع کو بھی مختصر کے طور پر بیان کیا جائے اور مکتوب تبع بن حسان حمیری کا مصباح مضمی والا اس لیے اپنی کتاب میں لایا ہے۔ اگرچہ یہ مکتوب موضوع کتاب سے خارج لیکن فوائد غریبہ سے خالی نہیں ہے نظر برآں میں مصباح کی اتباع کی اور مکتوب تبع کو بیع کیا اور اسی سلسلہ میں ایک دو مکتوب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے شامل کیے اور اسی قبیل سے وصیت حضرت والدنا الاول آدم علیہ السلام کے بھی شمار میں آتے ان کے سوا دوسرے مسائل جو صحابہ وغیرہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدمت میں لکھے ہیں اور ہم نے اون کو سبب کتابت مکتوبات میں بطور قصہ کے بیان کر دیے ہیں استظرادہ مکتوبات کی شمار سے باہر ہیں اور ہر قسم شمار میں

من کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم استطردا ولم  
 نضع علیہ اعدا المرسلات ثم انما فی واجعتنا  
 الی الاصول قد وجدنا فی المکتب من  
 مکتبہ صلی اللہ علیہ وسلم من ان النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی فلان مثلاً  
 ولم نجد لفظة فی شی من الروایات حتی دخل  
 فی الامداد مع اننا قد افرغنا جہدنا فی طلبہ  
 فلذلک اوردنا ذکرہ فی فہرست علیہ  
 مستقلة ویبلغ عدده الی ست وثمانین۔

وهو هذا



لکھی گئی ہے پہلے نشانے تالیف کتاب میں گمشدہ  
 روایات سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص کو مثلاً قرآن لکھا  
 گیا ایسی کن تلاش کے بعد بھی عبارت اوس نامہ مبارک  
 کی نہیں ملی اسلئے اون ناموں کا ذکر علیہ فہرست  
 میں مستقل طور پر کرویا جن کی تعداد چھیالیس مکتوب  
 تک پہنچی ہے۔ وہ فہرست یہ ہے۔



الطحاوی

ارطاة بن کعب بن شریحیل بن کعب بن یحییٰ بن عمار بن حارثہ  
 بن سعد بن مالک بن النخعی۔ یعنی بنسکرتی رسول اللہ کو خدمت میں  
 پس آپ کے دعوت اسلام کی تو مسلمان ہو گئی پس لکھا اور ان کے لیے  
 ایک قرآن اور دو کو ایک جہنمیتا کر دیا۔ تھوڑے کی لڑائی میں وہ کسی  
 پاس تھا۔ پیش قتل کی گئی۔  
 تخریج۔ کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے شاہین نے ضعیف ہے  
 کے ساتھ عبد الرحمن بن عابس نخعی کے طریق سے وہ روایت  
 کرتے ہیں قیس بن کعب نخعی سے کہ وہ اور ان کے بیٹے ارطاة بن  
 اللہ کو خدمت میں حاضر ہوئے اور دو کو ایک جہنمیتا کر دیا۔ تھوڑے  
 کی لڑائی میں وہ کسی پاس تھا۔ پیش قتل کی گئی۔  
 ارطاة بن کعب بن شریحیل بن کعب بن یحییٰ بن عمار بن حارثہ  
 بن سعد بن مالک بن النخعی۔ یعنی بنسکرتی رسول اللہ کو خدمت میں  
 پس آپ کے دعوت اسلام کی تو مسلمان ہو گئی پس لکھا اور ان کے لیے  
 ایک قرآن اور دو کو ایک جہنمیتا کر دیا۔ تھوڑے کی لڑائی میں وہ کسی  
 پاس تھا۔ پیش قتل کی گئی۔  
 تخریج۔ کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے شاہین نے ضعیف ہے  
 کے ساتھ عبد الرحمن بن عابس نخعی کے طریق سے وہ روایت  
 کرتے ہیں قیس بن کعب نخعی سے کہ وہ اور ان کے بیٹے ارطاة بن  
 اللہ کو خدمت میں حاضر ہوئے اور دو کو ایک جہنمیتا کر دیا۔ تھوڑے  
 کی لڑائی میں وہ کسی پاس تھا۔ پیش قتل کی گئی۔

الطحاوی

ابو موسیٰ واختلف فی نسبت فقيل العنبري  
يتقدم العنبري على الموحد والراء المهمله  
والعنبري بالغين المحجه والموحدة والمهملة  
والغندري بالعين المهمله والتون والنزاع  
المحجه والصحيح انه العنبري لان هذا الحد  
مروى عن اوف بن مولى فهو عنبري وساعد  
له ذكر في الحديث ايضا العنبري لعادتهم في  
الوفادة ان يفد من كل قبيلة جماعة (اسد  
الغابة) - **ال كيد** - كتب ما ناله من الظلم  
**الخریج** - قال لحافظ اخبر ابن هندة  
من طريق سعد بن الصلت عن ابراهيم  
ابن محمد الاسلمي عن يحيى بن هب الكلبي عن ابي  
عن جده قال كتب جده الى الله عليه السلام  
اكيد كتابا ولم يكن له يومئذ خاتمة فكتبه  
بظفر وذكروا الواقدي عن اسحق بن جابر  
يحيى بن هب وكذا ذكره ابن الاثير (اصابه  
اسد الغابة) **ابو بصير** و ابو جندل -

لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم للمداينة بعد  
الحديبية واطمان للناس قدم عليه ابو بصير  
فارس لقرش كتاب يريد عليهم فقال  
صلى الله عليه وسلم يا ابو بصير ان هؤلاء قد  
صلحوا فانا لا نعتذر فالحق بقومك فخرج  
وقتل في الطريق احداهما لصاحبين بالحيلة  
وماد فقال صلى الله عليه وسلم في ابى بصير  
ويل من مفسد حرب لو كان مع احد فظن  
ابو بصير انه يروى فهدى واتفق مع جماعة  
المؤمنين منهم ابو جندل يغيرون على

ابو موسیٰ نے اختلاف کی نسبت میں اس کی کجی کیا ہے کہ عنبری۔  
اول تون پہر بار موحده اور مله مملو اور کجی کیا ہے خبری غیر  
محمده اور بار موحده اور مله مملو اور کجی کیا ہے عنبری عین مملو  
تونی اور لاء محجه اس محجه ہی عنبری ہے عین مملو و تون پہر بار مملو  
اور لاء محجه کو کہ یہ حدیث مروی ہے اوف بن مولى سے اور جندل  
میں ساعدہ جندل کو کہ یہ حدیث میں بھی عنبری میں اعلیٰ و عتب  
کی لکھی گئی ہے یہ بھی کہ آتے تھے ہر قبیلے سے ایک جماعت  
ایک مرتبہ (اسد الغابہ) آل اکید رکھا اور نکو قرآن میں کجی کیا  
تخریج کیا - کہا حافظ نے کہ تخریج کی اس کی ابن مندہ نے حد  
بن صلت کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی بصیر بن محمد  
اسلمی سے وہ بھی بن و ہب کلبی سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے  
کہا کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرآن اور اس زمانہ میں  
آپ کی ہر تین بھی میں ہر لکائی اپنے انکو ٹھسے اور ذکر کیا  
اور کو واقدی نے اسحق بن جابر سے روایت کر کے وہ روایت  
کرتے ہیں بھی بن و ہب کلبی سے ذکر کیا اسکا بن اثیر نے  
(اصابه اسد الغابہ) ابو بصیر و ابو جندل جبکہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدینہ تشریف لائے اور قرآن ہو گئے لوگ تو اس  
اون کے پاس ابو بصیر (قرش سے یہاں کر) پس لکھا قرش  
نے کہ وہ اور نکو واپس لے جائیں (حسب قرار و صلح) پس فرمایا  
رسول اللہ نے اسے ابو بصیر کہ میں نے تم سے صلح کر لی ہے اور  
ہم یہ عہد نہیں کرتے ہیں تو واپس ہو جاؤ اپنی قوم میں پس  
گئے وہ اور قتل کیا کہ رستم میں اپنے ہمراہیوں میں سے (جو قرش  
خفاقت ہوا تھے) ایک اور لوٹ آئے پس فرمایا رسول اللہ  
نے ابو بصیر کے بارہ میں سہل بن ہولان بنی بکر کو کہ لاؤ انکو  
ساتھ کوئی ہو جائے پس ابو بصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہ پر انکو  
واپس کر دینگے پس یہاں گئے اور پرتش ہو گئی اودن کے ساتھ  
ایک مسلمان بھی جماعت نہیں سے ابو جندل بھی وٹا کرتے تھے

قریش فکلتوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 ان یاؤھما لیه فکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 الیہما ان تقدما علیہ - **الفصل** - قال ابن  
 الاثیر خیرنا ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بائنا  
 عن یونس عن ابن اسحاق عن الزھر عن عمرو  
 عن المسعودی عن وافیة قال کتب الیہما لیکتبا  
 علیہ فبین معہما فقر ابو جندل کتاب علیہ اللہ  
 علیہ وسلم وابو بصیر مریض فمات ذقنہ  
 ابو جندل علیہ علیہ وبنی علی قبرہ مسجد  
 (اسناد الخ) اختلعت فی اسماء ابی بصیر فقیل  
 اسمہ عتبہ بن اسید بن حارثہ بن اسید بن  
 عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن عبد  
 غوث بن ثقیف قال ابو مسعود وقال ابن اسحاق  
 اسمہ عتبہ بن اسید بن نجارہ وقیل جمید  
 ابن اسید اختار الحافظ ان اسمہ عتبہ قال  
 من زعم انہ عبید فقد محض - **قولہ بنی**  
 علی قبرہ مسجد - فیہ اباحۃ بناء المسجد علی  
 القبولانہ فعل صحابی فی جہد النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم لم ینہہ صلی اللہ علیہ وسلم عن فکان  
 حجة لتقریرہ صلی اللہ علیہ وسلم ولكن قد ثبت  
 فی ما أخرجه الشیخان عن عائشہ رضی اللہ عنہا  
 ان امر حبیبیہ وام سلمہ رضی اللہ عنہما ذکر تا  
 کنبسہ رثینہما بالحشبۃ فیہا تصاویر ذن کون ذلک  
 للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اولئک اذا  
 کان فیہم رجل صلم فمات بنوا علی قبرہ مسجد  
 وصوروا فیہ تیک الصور فاوئلک شوا الخلق  
 عند اللہ یوم القیامۃ - قال لعینی فیہ منع بناء

قریش پر پس لکھا انہوں نے رسول اللہ کو کہ انکھا اپنے پاس لکھ  
 دو کیا یہ شرط محمد سے خارج کر دی آپ لکھا رسول اللہ نے ان  
 دونوں کو کہ آؤ میں رسول اللہ کے پاس تشریح کجاں  
 اشر نے کہ خبری ہوگا ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے  
 وہ روایت کرتے ہیں یونس سے وہ ابن اسحاق سے وہ زہری سے  
 وہ مسعودی وہ صفار و مروان سے اور اس سے کہ کہا کہ کہاں  
 دونوں کی طرف رسول اللہ نے کہ آج میں ہ اپنے ساتھ اہل کو  
 لیکر پس پڑھا قرآن رسول اللہ کا ابو جندل نے اور ابو بصیر  
 تھے پھر ہر گئے تو ان کو دفن کیا ابو جندل نے اور نماز جنازہ  
 پڑھی اور بنائی اون کی قبر پر مسجد (اسناد الخ) اختلاف کیا گیا  
 ہے ابو بصیر کے نام میں کہا گیا ہے کہ ان کا نام عتبہ بن اسید  
 بن حارثہ بن اسید بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن عبد  
 بن عوف بن ثقیف ہے بیان کیا اسکو ابو مسعود نے اور کہا  
 ابن اسحاق نے ان کا نام عتبہ بن اسید بن جاریہ اور بعض  
 کہا کہ جمید بن اسید اور عتبہ کیا ہے حافظ نے کہ ان کا  
 نام عتبہ ہے اور کہا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ جمید نہیں تو ہر  
 کہا ہے علی کتابت کے قولہ بنی علی قبرہ مسجد اس قول سے  
 قبر پر مسجد بنانا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ کر فیل ہے صحابی کا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ نے اس سے  
 منع نہیں فرمایا پس ہوئی یہ حجت بوجہ خاموشی رسول اللہ کے  
 لیکن تشریح کی ہے بعض مفسرین نے عائشہ سے کہام حبیبہ اور  
 ام سلمہ نے تو کر کیا ایک کنبسہ کا جسکو دیکھا تھا حبش میں اور  
 تصدیق میں ہیں ذکر کیا یہ انہوں نے رسول اللہ سے اپنے  
 فرمایا کہ یہ لوگ جبکہ کوئی ان کا نیک آدمی مرنے والا کسی قبر پر  
 مسجد بناتے تھے اور اس میں یہ تصویریں بناتے ہیں یہ بدعتوں  
 مخلوق میں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن کہا جاتی  
 تھے کہ اس میں منافقت ہے قبروں پر مسجدیں بنانیکی



المساجد على القبور ومقتضاها التحريم كيف  
وقد ثبت اللعن عليه ما الشافعي واهل به  
فصل ح بالكرهات وقال البند يلج والمراد  
يسمى القبر سجلا ويصل فوقه وقال تميم  
ان يعني عنده مسجد فيصل فيه الى القبر ما  
المقبرة الدامسة اذا بنى فيها مسجد ليصل فيه  
فلما رقبها بالان المقابر ونفع لك الساجد  
فمنها ما واحد قلت وحديث الكتاب  
منسوخ لانه كان في ابتداء الاسلام حديث  
الشيخين متأخر عنه ابو يوسف  
يتهد به ادماع عمرو بن امية - **التحريم**  
قال الحافظ في الاماميه رواه ابن سعد باسناد  
صحيح عن عكرمة اقرع بن حابس سئله  
فاخرى اسئل امر موية فكتب له كتابا -  
**التحريم** - اخرجه ابوداود عن سهل بن  
الحظيرة في باب من روى نصف صلح من  
قيم الى اهل الذمة عن علي قال كنا عند  
النبي صلى الله عليه وسلم حين جاءه اهل الذمة  
فقال والاه الكتب لنا كتابا من الانسأل فيه  
من بعدك فقال نعم الكتب لكم ما شئتم  
الامعة الجيش وسف الغوغاء فانهم قتلوا  
الانبياء - **التحريم** - اورد في كتاب العمال  
وقال اخوجه العسكري - بني حارثة بن  
عمرو بن قريظ - يدعوه الى الاسلام فسلموا  
انصيفة ورقعوا اهاد لوهم - اذهب الله  
بعقولهم فهم اهل سفج وعجلة ولا يخطط -  
**التحريم** - قال الحافظ ذكره ابو موسى

ابو يوسف روى

عنه ابن حبان

عنه كتاب اهل الذمة

له بني حارثة بن عمرو بن قريظ

المتن في اس حديث كاهنك، اوكيسه فهو جيك ثابت موني  
اسمك لمام شافعي اور اصحاب شافعي بن صريح كيه اتنوں نے  
كرهت كى اور كها نديجى لے اور روى ہے كدام كها جائے  
قبر كاسجد اور نماز پڑھى جائے اوپر اور كها كمره ہے كى بنائى جا  
اوس كے نزديك مسجد پس نماز پڑھى جائے اويس قبر كيرت كين  
پورا ماتمقبره جيك بنائى جائے اويس مسجد نماز پڑھنے كو قويس اويس  
كوفى كچھ نيس خيال كرا كيونكه مقبره يى وقت ميں اوكيس طح  
مساجد پس مئى دونوں كے واسطه كها هوں ميں حديث  
كتاب كى فروع ہے كيونكه ابتداء اسلام كى ہے اور حديث  
شيخين كے متاخر ہے اس - ابو سيفان - ديه چا پى تى او  
او بولنى عمرو بن امية كے ساتھ تحريم كها حافظ نے اصابه ميں ك  
روايت كيله ہے اسكو ابن سعد نے اسنو صحيح سے روايت ك  
اقرع بن حابس اس كچھ كها تها پس كها ليا اوج كمره اسو  
كو پس كها اون كيه فرمان - تحريم - تحريم كى كيه اسكى  
ابو داود نے سهل بن حظيرة سے روايت كركيه باب من روى  
صلح من كچھ ميں فرمان اهل ذمة كيرت حضرت على سے  
روى ہے كهم رسول الله صلى الله عليه وسلم كے پاس تھے جيكه  
اسكے پاس اهل ذمة آئے اور كها كهم كو  
آپ ايكسا سا قولن كهم بن كاپ كهم ميں كسى سے روايت  
كرنى ضرورت نرس ہے كيه قولما هت تهر جو كچھ كها هون مگر  
نكلا كيونكه شور و غل ميں كها كيونكه يواصل بيسار كها كها كركيه  
تحريم بيان كيا ہے اسكو كثر العمال ميں اور كها ك تحريم كى كيه  
اسكى عكرى نے بنى حارثة بن عمرو بن قريظ كها ياتها او كوا سنا  
كيرت ميں هو دلا او نول نے فرمان اور پوند لگاليا اسكا  
اسنے دول ميں - كها ديا الله نے اوكى قتل كويس هو ميون  
سوكئے اور انكى بايتس ديواون كى يى هو كئس -  
تحريم كها حافظ نے كذكر كيا اسكو ابو موسى نے

فی الذیل هكذا یغیر اسناد کا نہ نقلہ من  
مغازی لوقادی فانہ كذلك ذکرہ بغیر  
اسنادہ - وتبعہ ابن حبان والطبرکی (اصابہ)  
بنی کعب بن اوس - قدم شداد بن ثمامہ  
علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلل ن یکتب لہ  
کعب کتبا با فکتب لہم وبعث شداد علی  
الصملوۃ - **التخريج** - قال ابن الاثیر ذکرہ  
ابن الدباغ الاثرانی قال لحافظ انخرجه  
ابن السکن من طریق القاسم بن معین عن  
حمید بن النس - (اصابہ اسد الغابہ) بنی  
فرازہ - کتبہم کتبا با فی عسب ہوا سمع  
**التخريج** - قال فی الاصابہ انخرجه ابن الکثیر  
بنی کلاب - کتب الیہ مالرق فلم یفقدوا  
**التخريج** - ذکر فی السیرۃ الطیبۃ بحوالۃ السیرۃ  
المحبی فی ذکر سیرۃ الفحاک سنہ تسع - قولہ  
الترق یقال ففرق منشور ہو لکتاب فیہ  
کذا فی مجمع البحار - تمییز بن جریرۃ الثقفی -  
روی عن تمییزانہ قال قدم علی النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم فی وفد ثقیف فاسلمنا  
وبایعنا وسانا ان ینکب لنا کتبا با فی شرو  
فقال لکتابا ہذا لکم فطعتونی بہ فسانا  
فی کتابہ ان یحل المرء والوفاء غای علی ان  
ینکب لنا فسانا خالدا بن سعید فقال  
علی اندلی ما تکتب ال کتب ما قالوا ورو  
اولی بالامر فذہبنا بالکتاب الیہ صلی اللہ  
علیہ وسلم فقال للفقاری قرا فاما انتہی الی  
المرء قال ضعیفی فی الکتاب علیا فوضع

ذیل میں اس طرح ہے بعد شاید اوس نے نقل کیا ہے اوس کو  
مغازی واقدی سے کیونکہ اسی طرح ہے سند اوہوں نے بھی ذکر  
کیا ہے - اور تاجت کی ہے اس کی ابن حبان او طبرکی جتنا  
بنی کعب بن اوس آئے شداد بن ثمامہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں پس خواہش کی کہ کہیں آپ بنی کعب کو  
فرمان ہیں لکھا ہوں کہ یہ رسول اللہ نے اور امام بنی شداد  
کو نذر کیلئے - **تخریج** - کہا ابن الاثیر نے ذکر کیا ہے کہ  
ابن دباغ اندلی نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسی ابن  
سکن نے قاسم بن معین کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں  
حمید سے وہ اس سے - (اصابہ و اسد الغابہ)  
بنی فرازہ - لکھا او ذکر فرمان موضع عسب کے بارہ میں - **تخریج**  
کہا حافظ نے کہ تخریج کی اوس کی ابن کلبی نے بنی کلاب  
آپے او ذکر فرمان لکھا آپ نہیں اطاعت کی تخریج - ذکر کیا  
سیرۃ محمدی میں شیخ جلی کے حوالہ سے سرہ ضحاک کے ذکر کیا  
بول جاتا ہے وہ ایک کہاں ہے نہیں لکھا جاتا ہے مجمع البحار  
تمییز بن جریرۃ ثقفی روایت ہے کہ تمییز نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ  
کی خدمت میں وفد ثقیف میں پس اسلام لائے ہم وصیت کی تھی اور  
خواہش کی کہ ہم کو ایک فرمان لکھ دیا جائے جس کچھ شرطیں ہوں  
فرمایا کہ لا جو چاہوں خواہش کی تھی ہم نے اوس تحریر میں آپ  
کو حلال کردیں چاہیے با اور نہ آپس انکار کیا حضرت علی نے  
یہ کہ کچھ لکھیں سکھیں سوال کیا ہم نے خالد بن سعید سے میں کہا  
اوس حضرت علی نے جانتے ہی ہو کہ کیا کہتے ہو کہہ کر جو یہ  
کہتے ہیں وہ کہتا ہوں اور کہہ کر اختیار رسول اللہ کو ہے  
پس نے گئے ہم یہ تحریر رسول اللہ کے پاس نہ دیا ایک پڑھنے  
وائے سے کہ پڑھیں بوا کا ذکر آیا تو فرمایا کہ اس جگہ  
میرا ہاتھ رکھ دے میں اں ہاتھ رکھ دیا تو فرمایا کہ لے  
مومنو ذوالقعد سے اور چوڑو جو کچھ کہ باقی ہے ربوا -

علاء بن کعب بن اوس

علاء بن کلاب

علاء بن کلاب

علاء بن کلاب

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ  
وَذُرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الزُّبُرِ - ثُمَّ جَاءَهُوا الْقِتْلَةَ  
عَلَيْنَا السَّكِينَةَ فَأَرْجَحْنَاهُ حَتَّى بَلَغَ الزُّنَا  
فَوَضِعَ يَدَهُ وَقَالَ لَانْفَرُوا الزُّنَا إِنَّهُ كَانَ  
فَاحِشَةً - ثُمَّ جَاءَهُوا وَهُمْ يَكْتَابُنَا أَنْ يَنْسَخَ لَنَا  
التَّحْرِيمَ - قَالَ ابْنُ الْأَثِيرِ ذَكَرَهُ ابْنُ مَكُولٍ  
وَأَخْرَجَهُ أَبُو مُوسَى قَالَ لِحَافِظِهِ دُرُومٌ  
فِي الصَّحَابَةِ وَرَوَى مِنْ طَرِيقِ أَبِي اسْمَعِيلَ بْنِ  
سَمْعَانَ الْأَسْلَمِيَّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْحُسَيْنِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ تَيْمِ بْنِ جَرَّاشَةَ النَّخَعِيِّ  
أَنَّهُ قَالَ تَقَدَّمتُ الْحَدِيثَ وَاسْتَدَاهُ ضَبْعُ  
وَأَبُو اسْمَعِيلَ هُوَ أَبُو هَيْدَمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَجْجِي الْأَنْصَارِيُّ  
هُوَ سَمْعَانُ - (أَصَابُهُ - اسد الغابہ) فَوَقَّرَ  
ابْنُ غُرْرَةَ أَبُو الْعَلِيقَةَ الْقَشِيرِيَّ - أَقْلَعَهُ جَاءَهُ  
وَالسَّادَةُ مَوْضِعَانِ وَكُتِبَ لَهُ بِذَلِكَ كِتَابًا  
التَّحْرِيمِ - قَالَ لِحَافِظِهِ أَخْرَجَهُ ابْنُ شَالَمِينَ  
مِنْ طَرِيقِ أَبِي الْحَسَنِ لِلدَّائِمِيِّ (أَصَابُهُ) وَرَوَاهُ  
ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَجْجَانَ الْقُرَشِيِّ هَكَذَا ذَكَرَهُ  
فِي السَّيَرَةِ الشَّامِيَّةِ فِي ذِكْرِ فُؤَادِ بْنِ قَتَادَةَ  
جَابِرُ بْنُ ظَالِمٍ مِنْ حَارِثَةِ الطَّلَاقِ - وَذَكَرَهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُتِبَ لَهُ كِتَابًا - التَّحْرِيمِ  
ذَكَرَهُ الطَّبْرِيُّ - اسْتَدْرَكَ ابْنُ فَخْرٍ الرَّوَّاسِيَّ  
كَذَا قَالَ لِحَافِظِي الْأَصَابَةِ وَابْنُ الْأَثِيرِ  
الْأَسَدُ - جَدُّهُ مِنْ قَبْضَةِ الْجَمِينِي - إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُتِبَ لَهُ كِتَابًا -  
التَّحْرِيمِ - قَالَ لِحَافِظِهِ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَعْنَدَةَ  
مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَنْ فُؤَادِ بْنِ قَتَادَةَ الْقَشِيرِيِّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ ظَالِمٍ مِنْ حَارِثَةِ الطَّلَاقِ - جَدُّهُ مِنْ قَبْضَةِ الْجَمِينِي

پہر لگا دیا اوسکو اور نازل کئی اور پھر رحمت جو چپکوں ہے  
پس نہیں جنت کی ہم نے آپس میں تک کہ نہ کا فکرا یا پس  
رکھا اوسپر اپنا ہاتھ اور فرمایا کہ نہ قریب جاؤ نہ تارے کیونکہ وہ  
فحش ہے۔ پھر لگا دیا اوسکو اور حکم دیا اوسکی تیسیر کے لئے  
جائز کیا۔ تخریج۔ کہا ابن اشیر نے کہ ذکر کیا اسکو ابن ماکول نے  
اور تیسیر کی اس کی ابو موسیٰ نے اور کہا حافظ نے ذکر کیا  
مطین نے اوسکو صحابی میں اور روایت کی ابی اسحق بن سمعان  
اسلمی کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الغفر بن ہشیم  
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپک وہ اپنے دوا سے و قیرم بن اشیر  
ثقفی سے کہ کہا آیا میں ان حدیث اور اسکی اسامیہ سے کہ اور  
ابو اسحق وہ ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ ہیں اور یحییٰ سمعان ہیں  
(أَصَابُهُ اسد الغابہ)

ثَوْرُ بْنُ غُرْرَةَ أَبُو الْعَلِيقَةَ الْقَشِيرِيَّ جَابِرُ بْنُ ظَالِمٍ  
وَدُرُومٌ مَعْنًى ابْنُ مَكُولٍ اسکی باقیہ قرآن (سند) تخریج۔ کہا  
حافظ نے تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام نے ابن ابی اسلمی  
کے طریق سے (أَصَابُهُ) اور روایت کیا اوسکو ابن سعد نے  
علی بن محمد القرشی سے اس طرح ذکر کیا اوسکو میرت شامی  
میں بنی قشیر کے فوؤد کے بیان میں۔

جَابِرُ بْنُ ظَالِمٍ مِنْ حَارِثَةِ الطَّلَاقِ - آئے رسول اللہ کی خدمت  
میں پس لکھا آپ ان کے لئے قرآن تخریج۔ ذکر کیا اسکو  
طبری نے اور زاد کیا ہے اسکو ابن فخر بن اور شاطی نے  
اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں ابی اسحق بن اشیر نے اسکو ابن  
محمد بن فضالہ جینی آئے رسول اللہ کی خدمت میں  
پس لکھا ان کے لئے قرآن۔ تخریج۔ کہا حافظ نے کہ  
تخریج کی ہے اسکی ابن معنہ نے محمد بن عمرو بن  
عبد اللہ بن محمد بن اسلمی کے طریق سے کہا کہ حدیث بیان  
اسکی مجاہد سے میرے باپک اپنے باپک راویت کے وہ روایت

محمد قال حدثني ابي عن ابيه عن جداه  
انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو صلي  
غريب وفيه نصوين سلمة وهو متروك  
الحديث - (اصابيه) جشيش الدليعي -  
كاتبه صلى الله عليه وسلم في قتل الاسود  
العنسي - **التخريج** - ذكره الطبري في نقل  
الحافظ عن كتابه لرواة لسيف قال يفت  
صلى الله عليه وسلم اليه والي فيروز داد  
يا مرمه عمارية الاسود اخبره ابو جهم  
عن ابن عباس - وكذا ذكره الواقدي من  
رواية همام بن منبه - (اصابيه) **بحفينة**  
البحثي وقيل لهندى يقال الغسالي - كتب  
صلى الله عليه وسلم لكتابه افرقع به دلوه  
قالت له اذنت سمعت الى كتاب سيد العرب  
فرقت به دلوك فاخذ كل قليل وكثير  
هوله فجاء بعد مسلمانا - **التخريج** - قال  
الحافظ اخبره البغوي والطبراني عن ابي بكر  
الزاهري عن سفيان عن ابي اسحق عن عتيبة  
عن **بحفينة** - قال لبغوي منكرو من حديث  
الثوري وابو بكر الزاهري ضعيف الحديث  
(اصابيه) **جنادة** بن زيد الحارثي قال  
ابن الاثير **اخبره** ابو نعيم وابن مندة  
وقال الحافظ حرمي ابن السكن والباوردی  
من طريق عبد الرحمن بن عمرو عن سوادة  
بنت المتلمس عن جدتها ام المتلمس بنت جنادة  
ابن زيد بن ابيها - (اصابيه) **جورجي** بن عمرو  
العداري - روى عنه انه اتى النبي صلى الله

كرتے ہیں اپنے دادا سے کہ وہ اے رسول اللہ کی خدمت میں  
الحديث اور وہ حديث غریب ہے اور ان میں ضرر ہے  
وہ مسترک الحدیث ہے - (اصابيه اسد الغابہ)  
**جشيش** الدليعي - مكاتبه کی اون سے رسول اللہ سے  
اسرو عمنی کے قتل کے بارہ میں - **تخريج** - ذکر کیا اسکو  
طبري نے او قیل کیا حافظ نے کتاب الرواة میں جو سیف  
کی ہے کہا یہاں رسول اللہ کی اور غیر ذیل میں اور دادیہ کی طرف  
حکم کرتے تھے آپ اور انکو اسکو لڑائی کا **تخريج** کی ہے اس کی  
وہ طریقوں سے روایت ابن عباس - اسکی طرح ذکر کیا اسکو  
واقدي نے ہام بن منبه کے طریقہ سے (اصابيه)  
**بحفينة** البحتي اور بعض نے کہا کہ ہندی اور بعض نے کہا اوسنی  
لکھا رسول اللہ نے ان کو فرمان پس بیوند لگایا اس کا اپنے  
ڈول میں کہا اوسکی بیٹی نے کہ قصید کی التیہ سے مدح کی کہ  
کا اور اس کا اپنے ڈول میں بیوند لگایا پس ایسا ہی ہوتا ہے  
بل پس آیا بعد میں مسلمان جو **تخريج** - کہا حافظ نے کہ یہ  
کی ہے اس کی بخوی نے اور طبرانی نے ابی بکر زاہری سے  
بروایت سفيان وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ  
سے وہ **بحفينة** کہا بخوی نے شکر ہے حدیث بروایت ثوري  
اور ابو بکر زاہری ضعیف الحدیث ہے - (اصابيه)  
**جنادة** بن زيد حارثی - کہا ابن اثیر نے کہ **تخريج** کی ہے  
ابو حیر اور ابن مندہ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی  
ہے ابن سکین اور باوردی نے **جنادة** بن عمرو کے  
سے وہ روایت کرتے ہیں **جنادة** بنت طلح سے وہ اپنی دادی  
یعنی متلمس کی ماں سے جو بیٹی ہیں **جنادة** بن زید کی وہ اپنی  
باپ کے الحدیث (اصابيه)  
**جورجي** بن عمرو - وہ عذری روایت کی گئی اون کی  
کہ وہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

علاء جشيش الدليعي

علاء جشيش الدليعي

علاء جنادة بن زيد حارثي

علاء جورجي بن عمرو

علیہ وسلم فکتب لہ - ان یلیس علیک عشاء  
 ولا حشر - التخریج - اخرجه ابو نعیم - کذا  
 ذکرہ صاحب السیرۃ المجلد فی بیان الوقوف  
 حارث بن عبد شمس - خروج الی النبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم ولقد جمیع اصحابہ الا ان  
 علیاً ما تھے اموالہم فکتب صلی اللہ علیہ وسلم  
 لہ کتاباً و اباحہم من بالادھم کذا لکنذا -  
 التخریج - اخرجه ابو نعیم وروی ابن حنیفہ  
 باسناد غریب عن الجہری بن الحارث بن  
 عبد شمس عن ابیہ انہ خرج الی الحدیث  
 (اصحابہ واسلما الذلہ) حدیث یقہ بن الیمان  
 اخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمہ  
 ابو صفرة العتکی قال کان ابو صفرة من زید  
 و بلاء و بداء فیما بین عمان و یحوین و قد کانوا  
 اسلموا و قد قدم و قد ہو علی رسول اللہ صلعم  
 مقربین بالاسلام فبعت علیہم مہد قامنہم  
 یقال لہ حدیث یقہ بن الیمان الا زید من اهل  
 وہو و کتب لہ فوائض لمہد قات نکاز یخلف  
 صدقات اموالہم و یردھا علی فقری تھم -  
 حضرمی بن عامر - وقد علیہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم قومه فکتب لہم کتاباً - التخریج  
 اخرجه ابو موسی کذا قالہ ابن الاثیر و قال  
 الحافظ وروی ابن شامہ عن طریق المدائنی  
 عن ابی ہشام عن یزید بن رومان و محمد بن  
 کعب عن معبد المقبری عن ابی ہریرہ و عن  
 سلمہ بن عمار عن داؤد عن الشیبی و  
 اسأید اخر فدکر الحدیث حوشب

عن حارث بن عبد شمس

عن حارث بن عبد شمس

عن حضرمی بن عامر

عن حارث بن عبد شمس

پس کہا اون کے لیے قرآن یہ کہ میں تم پر مشرور نہ تم جمع کیے  
 جائے گے فکتب لہم کتاباً - التخریج - اخرجه ابو نعیم - کذا  
 اسی طرح ذکر کیا ہے اسکا صاحب سیرۃ محمدیہ نے وفو کے بیان  
 حارث بن عبد شمس سے یہ رسول اللہ کی خدمت میں اور اس  
 کی اپنے سب سے والوں کے لیے اس کی جانوں اور ان کے مالوں  
 پر اس کا رسول اللہ نے انکو قرآن اور صلح کیا یعنی دیدیا انکے  
 لیے اور ان کے شہر میں فلاں فلاں تخریج - تخریج کی ہے  
 اسکی ابو نعیم نے اور روایت کی ہے ابن مندہ نے نو بیس سے  
 حمیری بن حارث بن عبد شمس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے  
 باپ سے کہ وہ گوی وحدیث ۱۱ اصحابہ اسدا نقاب - اخذ فیہ بن  
 الیمان - تخریج کی ہے محمد بن سعد ابو صفرة العتکی کے ترجمہ میں ابی  
 قتیبہ جہات میں اور کہا کہ ابو صفرة اور دوبار کے رہنما  
 تھے اور وہ عمان اور بحرین کے درمیان میں ماور وہاں وہ  
 اسلام لے گئے تھے اور اون کے ابی رسول اللہ کی خدمت  
 میں حاضر ہوئے تھے اسلام کا اقرار کر کے پس رسول نے اونپر  
 اونس ہی سے ایک شخص حدیفہ بن یمان ازوی کو عامل نکو  
 بنایا اور اون کو ایک فرمان بکھرا جس میں حرکۃ کے فرائض  
 کا بیان تھا پس وہ اون کے مالوں کا صدقہ لیتے تھے اور  
 اون کے ہی فقرار پر عتیم کر دیتے تھے حضرمی بن عامر  
 رسول اللہ کی خدمت میں اپنی قوم کے ہمراہ پس لکھا آپ انکو  
 فرمان - تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابو موسی نے اس طرح  
 بیان کیا ہے ابن شامہ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی راہ میں  
 نے دانتی کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہشام سے  
 وہ یزید بن رومان اور محمد بن کعب اور سعید مقبری سے وہ روایت  
 کرتے ہیں ابی ہریرہ اور سلمہ بن عمار سے وہ داؤد سے وہ  
 شیبی سے - اور مختلف اسنادیں - پس ذکر کیا حدیث کہ  
 حوشب ذو ظلم اور وہ ابن عمر ہیں اور بعض نے کہا کہ

ذو ظلیم ہو ابن ظنمہ  
 وقیل بن ظنمہ و یقال بن السامی وغیر  
 ذلک قالہ الحافظ وقال ابن الاثیر ہو ابن  
 ظنمہ۔ یعت صلے اللہ علیہ وسلم علیہ عبد اللہ  
 ابن جریر البعلی و کتب معہ کتابا لیلظا ہر ہو  
 وذو الکلاع وغیر ذلک بالی من اطاہم علی  
 قتل الاسود العنسی۔ التخریج۔ قال الحافظ  
 روی بن السکن من طریق محمد بن عثمان بن  
 حوشب عن ابیہ عن حماد وقال بن الاثیر  
 انخرجه ابن مندہ وابو نعیم وابن عبد البر۔  
 الی خراۃ۔ یبشر ہمدان سلامہ خالہ حمولہ  
 ابن اھوذہ۔ التخریج۔ قال بن الاثیر انخرجه  
 ابو عمرو وابو موسی وقال الحافظ ذکروہ ابن  
 شاکھین وابن الکیلہ انخرش بن جیش بن  
 عمرو العنسی۔ کتب صلے اللہ علیہ وسلم علیہ  
 فخرق کتابہ۔ التخریج۔ قال الحافظ ذکروہ ابن  
 بشکال ذکروہ ہکذا ابن الکیلہ یضا وکذا ذکروہ  
 محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ ربیع بن  
 خراش خذو الکلاع الجیری اسمہ سمیعہ  
 کتب صلے اللہ علیہ وسلم فی التعاون علی قتل  
 الاسود العنسی۔ التخریج۔ قال بن الاثیر  
 روی بن لہیعۃ عن کعب بن علقمۃ عن حنا  
 ابن کلبہ الجیری قال سمعت من ذی الکلاع  
 ذھین بن القزحہ۔ اختلاف فی اسمہ قال الحافظ  
 قیل مصغرہ و جزم علیہ ابن حبیب وقیل المعجۃ  
 والیاء التختانیۃ بعد لما جزم علیہ الدارقطنی  
 فقال بن ماکولانی بابہ بن حوف لذلک

کہ ابن مخمر اور کہا جاتا ہے ابن اسامی وغیرہ۔ بیان کیا اسکو  
 حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ وہ ابن ظنمہ ہیں بھیجا  
 ہوئی طست عبد اللہ بن جریر کو اور کہا اوس کے ساتھ  
 فرمان تاکہ وہ مرا کرے اور ذوالکلاع اور فیروز دہلی اور جرج  
 اودن کی اطاعت کریں اسو موسی کے قتل پر۔  
 تخریج۔ کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکین نے  
 محمد بن حوشب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں کہ  
 باپ سے وہ اپنے دادا سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج  
 کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عبد البر نے  
 قبیلہ خراۃ کہا کجا نبی شامت وی اپنے اودن کو خالہ حمولہ  
 بن ہو وہ کے اسلام کی تخریج۔ کہا ابن اثیر نے کہ  
 تخریج کی اسکی ابو عمرو وابو موسی نے اور کہا حافظ نے  
 کہ ذکر کیا اسکو ابن شاکھین اور ابن الکیلہ نے۔  
 خراش۔ بن جیش بن عمرو عسی۔ فرمان کیا اودن کو کہا  
 رسول اللہ نے پس جلادیا اوس نے آپ کے فرمان پر  
 تخریج۔ کہا حافظ نے ذکر کیا اسکو ابن بشکال نے اور ذکر  
 کیا اسکو علی بن کلبی نے ہی۔ اور یہ طرح ذکر کیا ہے محمد بن  
 سعد نے طبقات میں بھی بن خراش کے ترجمہ میں۔  
 ذوالکلاع الجیری جگہ نام سمیعہ تھا۔ کھا رسول اللہ نے  
 انکو اسو موسی کے قتل میں مارنے کی بات تخریج۔ کہا ابن  
 اثیر نے روایت کی ہے ابن ابی شیبہ کہ وہ بن کعب بن لہیعۃ  
 روایت کرتے ہیں حسن بن الکیلہ جری سے کہا کہ سنائی  
 ذوالکلاع سے۔ و قہ بن ابی شیبہ۔ اختلاف کیا الکیلہ  
 اودن کے نام میں کہا حافظ کہ بیان کیا گیا ابونعیم تصنیف جزم کیا  
 ابن حبیب اور بعض نے کہا ہے ذال مجر کے ساتھ اور یا تختانی  
 بعد اہم ہوز کے جزم کیا ہے اسپر دارقطنی نے۔ کہا ابن ماکولانی  
 ذہین حرف ذال مجر کے باب میں کہ ذہین بفتح ذال جزم

ذهین بفتح الذال الحجة وسكون الهاء فهو هاتین  
ابن القرضم بن الجحیل بن قنات بن موسی بن  
تقلد بن الجندی لواء علی النبی صلی اللہ علیہ  
وکان یکرمه لبعده اذ ذکر ذلک ابن الکلبی و  
ذکرہ الدارقطنی القرضم العاق و هو بالفاء و  
قال ابن قنات بفتح القاف و هو بکسر الفاء -  
التخویم - روی ابن شامہ من طریق ابن الکلبی  
قال اخبرنا معمر بن عمران المہری قال وقد منا  
رجل یقال له ذھین الحدیث قال الحافظ فی  
الاصابة - رافع القزطی - کتبہ انا لا یجوز  
علیہ الایدة - التخویم - أخرجه ابو موسی  
و ذکرہ ابن شامہ من طریق فروش بن اسمیل  
عن عبد الملك بن عبد عن رافع واسنادہ  
ضعیف قالہ الحافظ - ربیعہ بن لمیعة  
المخضومی - قال کتب بسم اللہ الرحمن الرحیم  
لربیعہ بن لمیعة الحدیث - التخویم - أخرجه  
ابن منذر و ابو نعیم و ابن عبد البر نقلہ ابن الاثیر  
و قال الحافظ روی یعقوب بن محمد الزھری  
عن زید بن مغلس عن ابیہ عن محمد بن  
ربیعہ عن ابیہ ربیعہ بن لمیعة قال حدثت  
علی رسول اللہ الحدیث - رعیة السحیجی  
کتب الیہ فرقہ بہ لدوہ - التخویم - قال ابن  
الاثیر أخرجه التلافة و قال الحافظ روی احمد  
و ابن ابی شیبہ من طریق اسرئیل عن ابی  
اسحق عن الشعبي عن رعیة السحیجی -  
راشد بن عبداریہ - ذکر ابن عساکر ان  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب لہ کتابا قال الحافظ

رافع القزطی

ربیعہ بن لمیعة

رعیة السحیجی

راشد بن عبداریہ

اور سکون ہائیں وہ ذہین بن القرضم بن جحیل بن قنات بن  
موسے بن تقلد بن جعدی ہیں جو آئے تھے رسول اللہ  
کی خدمت میں اور رسول اللہ ان کا اکرام کرتے تھے جو  
دوری مسافت کے ذکر کیا اس کو ابن الکلبی نے اور ذکر  
کیا دارقطنی نے تو معمر قنات سے اور وہ فار کے ساتھ آو  
کہا ابن قنات نے فتح قنات کے ساتھ اور وہ کس فاء کیست  
ہے - تخویم - روایت کی ہے ابن شامہ بن الکلبی  
طریقہ سے کہ بغیر ہی ہم کو معمر نے عمر مہری سے روایت  
کر کے کہا گیا ہم میں سے ایک شخص جس کو ذہین کہتے تھے  
الحدیث کہا اس کو حافظ نے اس بار میں رفع القزطی لکھا  
اون کے لیے کہ میں نے لکھا اور پھر گردن کا تائید ہے وہ  
ہی تصویر میں پڑے جاویں گے - تخویم - تخویم کی ہے ابی  
ابو موسی نے اور ذکر کیا اس کو ابن شامہ نے فروش بن اسمیل کے  
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملك بن عمیر سے وہ  
رافع سے اور اسناد اس کی ضعیف ہے بیان کیا اس کو حافظ نے  
ربیعہ بن لمیعة حضری کہا کہ لکھا اس کے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم  
ربیعہ بن لمیعة کیلئے الحدیث - تخویم - تخویم کی ہے ابن  
اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نقل اس کو ابن شامہ نے اور کل حافظی  
روایت کی یعقوب بن محمد زہری نے روایت زید بن مغلس سے روایت  
کرتے ہیں ابیہ وہ ابیہ باب مہدی بن ربیعہ وہ ابیہ ابیہ  
بن لمیعة کہا کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کو تیس ایش رعیہ بنی  
فرمان لکھا او کی جانب پر تہ لکھا لکھا او کی او ڈول میں تخویم  
کہا ابن الاثیر نے کہ تخویم کی ہے اس کی تائید ہے ابیہ بن زید  
و ابن عبد البر نے اور کہا حافظ نے روایت کی ہے احمد و ابن  
ابی شیبہ اس طرح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہشام  
سے وہ عی و وہ عی عی و راشد بن عبداریہ - ذکر ابن عساکر  
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا ان کو بیان کیا اس کو حافظ

۱ ابی بن عامر بن حسن الطائی - اخرجه الطبری و ذکرہ ابو عمرو - (اصابہ اسد الغابہ) رجل من قهر - احدثی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم العسل فقبلها - وقال حملى فجاء وكتب له - التخریج - اخرجه البخاری و مطین وابن مندة من طریق ابی العاصم ابی عبد الله بن عیاض عن ابیه قال شهدت الحدیث قاله الحافظ وقال ابن الاثیر ابو نعیم یضاه - زرارة بن قیس الغنوی - وقد فاسلم فكتب له کتابا - التخریج - اخر ابو موسی و ذکرہ ابن شاکین فقال حدثنا المنذر بن محمد قال حدثنا الحسن بن محمد قال حدثني یحیی بن زکریا الفتح عن الحسن بن المحکم عن عبد الرحمن بن عابس عن ابیه عن زرارة وقد اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث - (اصابہ اسد الغابہ) و یأد بن الحارث الصمدانی - ارسل صلی اللہ علیہ وسلم حیث الی ثوبه فقال ردوا الجیش و انا لک باسلامهم فردد وكتب لیهم کتابا - التخریج - قال ابن الاثیر اخرجه ابو نعیم و ابن مندة و ابن عبد البر - زید الخبزی عن مہملہ الطائی و یقال زید الخیل - اقطعہ فیدا فكتب له بذلك کتابا - التخریج - قال الحافظ ذکرہ هشام بن الکلبی و روی ابن سعد عن ابی عمیر الطائی عن عباد الطائی عن اشیاخهم کذا فی السیرة الشامیة فی و فوطی - زید ابن رفاعہ الجذامی - ذکرہ ابن سعد الطیقات

ابن عامر بن حسن طائی تخریج کی اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے (اصابہ اسد الغابہ) رجل من قهر و یضاه و یأد بن الحارث الصمدانی - ارسل صلی اللہ علیہ وسلم حیث الی ثوبه فقال ردوا الجیش و انا لک باسلامهم فردد وكتب لیهم کتابا - التخریج - قال ابن الاثیر اخرجه ابو نعیم و ابن مندة و ابن عبد البر - زید الخبزی عن مہملہ الطائی و یقال زید الخیل - اقطعہ فیدا فكتب له بذلك کتابا - التخریج - قال الحافظ ذکرہ هشام بن الکلبی و روی ابن سعد عن ابی عمیر الطائی عن عباد الطائی عن اشیاخهم کذا فی السیرة الشامیة فی و فوطی - زید ابن رفاعہ الجذامی - ذکرہ ابن سعد الطیقات

بن حسن الطائی  
بن عامر بن حسن طائی تخریج کی اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے (اصابہ اسد الغابہ) رجل من قهر و یضاه و یأد بن الحارث الصمدانی - ارسل صلی اللہ علیہ وسلم حیث الی ثوبه فقال ردوا الجیش و انا لک باسلامهم فردد وكتب لیهم کتابا - التخریج - قال ابن الاثیر اخرجه ابو نعیم و ابن مندة و ابن عبد البر - زید الخبزی عن مہملہ الطائی و یقال زید الخیل - اقطعہ فیدا فكتب له بذلك کتابا - التخریج - قال الحافظ ذکرہ هشام بن الکلبی و روی ابن سعد عن ابی عمیر الطائی عن عباد الطائی عن اشیاخهم کذا فی السیرة الشامیة فی و فوطی - زید ابن رفاعہ الجذامی - ذکرہ ابن سعد الطیقات



فی بیان السرایا فقال ثم سرية زید بن حارثة  
 الی حمصی وھی راء وادی القری فی جمادی  
 الاخرة سنة ست من هاجر رسول الله  
 صلی الله علیه وسلم قالوا اقبل فحیة بن خلیفة  
 الکلبی من عندا قیسر وقد اجازہ وکساه  
 فلقیہ هنیید بن عارض فابنه عارض بن  
 هنیید فی فاس من جذام لجمسی فقطعوا  
 علیه الطریق فلم یترکوا علیه الا سمل ثوب  
 فسمع بذلك نفر من بنی الضبیب نفر و  
 الیهم فاستنقذوا الدحیة متاعه وقد مر  
 وجیة علی النبی صلی الله علیه وسلم فاخذوا  
 بذلك فبحث زید بن حارثة فی خمسائة رجل  
 ورد معه وجیة فكان زید یسیر اللیل لیکتم  
 النهار ومعه لیل له من بنی عذرة فاقبل  
 یجد حتی یجد یجمع الصیغ علی المقوم فاخذوا  
 علیهم فقتلوا فیهم فاجعوا وقتلوا  
 الحنیید وابنه وانشاءوا علی ما یختمهم فنهزم  
 ونسأهم وخذوا من النعم الف بعیر ومن  
 النساء خمسة آلاف شاة ومن السبی مائة من  
 النساء والصبیان فوحل زید بن رفاعة لحداد  
 فی نفر من قومه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم  
 فدفع الی رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابه  
 الذی کان کتب له ولقومه لیل الی قدم علیه  
 فاسلم وقال یا رسول الله لا تحرم علینا حلالکم  
 ولا تحلل لنا حراما فقال کیف اصنع بالقتل  
 قال بوزید بن عمرو واخلق لنا یا رسول الله  
 من کان حیاً ومن قتل فهو تحت قدحی هاتین

کہا وامت کو واپس کئے تھے وصید بن خلیفہ کلبی قیسر کے پاس  
 سے اور اس نے اس کا غلام اور غلامت عیا تھا پس طاہر  
 بنید بن حارض اور اس کا بیٹا حارض بن ہنید قبیلہ جذ  
 کے چند آدمیوں کے ہمراہ حمص میں اور انپر دوا اٹا ملا پس غیر  
 چوڑا اونپر گر ایک بچہ لے کر اور حاضر ہوئے وحید رسول  
 صلی الله علیه وسلم کھجڑت میں اور آپ کو اس اقد کی خبر  
 دی آپ نے زید بن حارثہ کو پانچ سو آدمیوں کے ہمراہ بھیجا اور  
 اون کے ساتھ وہ چیکوبی واپس کیا پس عیدرات کو چلتے  
 اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے اور اون کے ہمراہ بنی  
 عذرة میں کا ایک لگا تھا پس صبح کیوقت وہاں پہونچے  
 اور لوٹ مار شروع کر دی۔ پس قتل کیا اور کو اور تکلیف بنی  
 پہنچائی اور قتل کیا ہنید اور اس کے بیٹے کو اور لوٹ  
 لیا اون کے جانوروں اور عورتوں کو اور یہی اون کے  
 اونٹوں میں سے ہزار اونٹ اور بکریوں میں سے پانچ ہزار  
 بکریاں اور سو عورتوں اور بچوں کو قید کیا پس آئے  
 رفاعہ بن زید بن حارثہ اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجڑت میں اور آپ کو وہ  
 فرمان یا جو رسول اللہ نے اون کے اور ان کی قوم کے  
 لیے لکھا تھا جبکہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور اس سلام لگا  
 تھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ حرام  
 کچھ ہم پر حلال کو اور نہ حلال کچھ ہمارے واسطے حرام  
 کو تو آپ نے فرمایا کہ میں قتل شدہ لوگوں کا کیا کروں کہا  
 ابو زید بن عمر نے رہا کر دیجئے ہمارے زندہ قیدیوں کو۔  
 اور جو مقتول ہو گئے ہیں وہ میرے قدم کے نیچے ہیں  
 یعنی معاف فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 سچ کہا پس بھیجا اپنے اون کے ساتھ علی بن حویرید بن  
 حارثہ کی طرف حکم دیا اون کو کہ چوڑ دیں اون کے حرم

فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَبِيحٌ مَعَهُ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يَدِ بْنِ حَارِثَةَ يَا مَرْءُ ابْنِ خَيْلٍ يَبِينُهُ  
 دُبَيْنَ حَرَمٍ وَمَا وَلَهُمُ فَتَوَجَّهَ عَلَى وَلَقِيَ  
 زَيْدَ ابْنَ الْفُحْلَتَيْنِ وَهُوَ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَدَوَى  
 الْمَرْوَةِ فَأَبْلَغَهُ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَرَدَّ إِلَى النَّاسِ كُلِّهَا كَانَ اخْتِلاَفُهُ -  
 اِقُولُ - اِنِّي وَجَدْتُ كِتَابَ الْوَفَاعَةِ بِنِ زَيْدِ  
 الْجَذَامِيِّ وَسَادُّ كُورَةٍ فِي الْكُتُبِ فِي حُرُوفِ الرَّاءِ  
 لَعَلَّ هَذَا هُوَ الشَّكُّ فِي اسْمِهِ - سِرَاقَةُ  
 ابْنِ مَالِكٍ يَكْتُمُ ابْنِ أَبِي سَفْيَانَ - سَلَّمَ هَاجِرٌ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَقَّبَهُ قُرَيْشٌ اِدْرَاكَهُ سِرَاقَةُ  
 فِي الطَّرِيقِ فَذَمَّاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ  
 حَتَّى سَاحَتْ رِجْلَاؤُهُ فَطَلَبَ مِنْ لَحْدٍ لِيَكْفِيَهُ  
 عِلْمَانِ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَعَمِلَ فِي كُتُبِ لَهُ اَمَانًا  
 بِسُؤَالِهِ لَدُنْكَ وَاسْلَمَ بِوَجْهِ الْفَتْحِ - التَّخْوِيمُ  
 اخْرَجَهُ ابْنُ خَالِدٍ فِي غَيْرِهِ مِنْ اَثْمَةِ الْحَدِيثِ  
 وَالسَّيْرُ كُلُّهُ فِي قِصَّةِ الْهَجْرَةِ وَاخْرَجَ ابْنُ  
 الْاَثِيرِ بِسَنَدِهِ إِلَى بَرْوَانَ عَادِي - وَرَأَيْتُ  
 فِي كَثَرِ كُتُبِ الْحَدِيثِ وَالسَّيْرُ كُلُّهُ رَوَدَا  
 هَذِهِ الْقِصَّةُ فِي بَيَانِ الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ  
 أَحَدٌ مِنْهُمْ لَفْظَ الْكِتَابِ الْاَنَ قَالَ وَاِنَّ  
 كُتُبَ لَهُ اَمَانًا - سِرَاقَةُ الْهَنْدِيُّ -  
 زَعَمَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُلَ الْيَمِ  
 حَذَائِقَهُ وَاسْمُهُ وَصَحْبُهُ وَغَيْرُهُمْ يَدْعُوْنَ  
 إِلَى الْاِسْلَامِ فَاسْلَمَ وَقَبْلَ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - التَّخْوِيمُ - اخْرَجَهُ ابْنُ مَوْسَى  
 مِنْ طَرِيقِ مَيْسَرِينَ اَحَدَ الْاِسْفَرَاءِ ثَنِي صُنَاجٍ

اور واپس کر دیں اور ان کے مال پس گئے حضرت علی اور نے  
 زید سے فلتین میں اور وہ مدینہ اور دوا اور کے درمیان  
 میں ہے پس یہو بنیا اور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم  
 پس جو کچھ ان کے مال لے گئے تھے وہ سب واپس کر دیئے  
 کہتا ہوں کہ پائی ہے بیٹے ایک کتب رفیع بن زید کے  
 نام سے اور ذکر کر دوں گا اس کو حروف مار رفیع بن زید کے  
 نام میں شاید کہ یہ نام دوسری ہوا اور ان کے نام میں مشبہ  
 ہو گیا ہو۔ سراقہ بن مالک جکی کنیت ابو سفیان ہے جبکہ  
 ہجرت کی رسول اللہ نے اور تعاقب کیا آپ کا قریش نے  
 تو پایا آپ کو سراقہ نے لہ میں پس بدو کا آپ نے ہاتھ لگا  
 کہ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں ڈبھس گئے پس  
 چاہی سراقہ نے اس سے خلاصی اس شرم دار پر کہ آپ کے  
 تعرض نہیں کرے گا پس خلاصی دی ہوئے اور کہا قرآن  
 میں اس کے خواہش کے موافق اور اسلام لائے فتح کر کے  
 دن تخریج کی ہے اسکی بخاری اور اول کے سوا سب  
 ائمہ حدیث اور ائمہ سیر نے ہجرت کے قصہ میں تخریج کی  
 ہے ابن ابی نعیم نے اپنی سند جو پہنچتی ہے برابر بن عازب تک  
 اور دیکھا میں نے اکثر کتب حدیث و سیر میں سب سے بیان  
 کیا ہے اس قصہ کو ہجرت کے ذکر میں اور نہیں کیا کسی نے  
 لفظ سراقہ بن سوا اس کے کہ کہا کہ کہا ان کے یو فرقی  
 سراقہ ہندی یا سیاہیان کو تاہا کہ بیجا او کی طرف  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ اور اسامہ اور  
 صہیب وغیرہ کو کہ وہ اس کو دعوت اسلام کرتے  
 تھے پس اسلام لایا اور قبول کیا قرآن رسالت کو۔  
 تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابو موسی نے میسر بن اہم  
 اسفرائی - یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری کے شاگرد کے طریقہ  
 سے کہا کہ حدیث بیان کی ہے کہ بنی بن احمد بروعی نے کہا

یحییٰ بن یحییٰ النیسابوری قال حدثنا مکی  
ابن احمد البردوسی قال سمعت اسحق بن ابراہیم  
الطوسی یقول ھو ابن سبیح وتسعین سنة  
قال لایث سوباتک ملک الھند ذکرو القصۃ  
قالہ الحافظ سبیح بن الحکمہ - قدم فی قذیحہ  
فکتب لہ کتابا - التخریج - اخرجه ابن مندہ  
وابو نعیم قالہ ابن الاثیر - سعید بن عداء  
الفرجی یقال لیکافی - وقد فکتب لہ کتابا  
وزاد ابن مندہ لفظ الکتاب - انی احضرتک  
الزیج - (اصابہ) التخریج ذکرہ المدائنی فی  
کتابہ لسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی  
من طریق عبد اللہ بن یحییٰ قال رانی ابن  
سعید بن عداء لکتابا من محمد رسول اللہ -  
الہ - ورواہ الباءوردی قالہ الحافظ وقال ابن  
الاثیر اخرجه ابن مندہ وابو نعیم - سمعان  
ابن عمرو الکلابی - بحث الیہ کتابا مع عبد اللہ  
ابن عوفیۃ فوقع بہ دلوۃ فقیل لھم ینزلو فوقع  
ثم اسلم و قد ام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم - التخریج - ذکرہ ابو الحسن المدائنی  
فی کتابہ لسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالہ  
الحافظ فی الاصابہ - سباز الاراشی ووقع  
عند ابن فحون سباز بدال سباز لعلہ تعصیف  
اناک عمرو بن حسان وقال لہ یلو رسول اللہ  
اقطع حلیفہ فقطع لہ وکتب فی عرجوان -  
التخریج - قال الحافظ رأیت ہذا الخطبہ الخلیفہ  
والہ ذکر فی حدیث ابن شاہین ابن السکن  
اخرجه من طریق زید بن ابراہیم بن عاصم

دستبرد از ابن سباز

نکات سمعان ابن عمرو والکلابی

نکات سباز الاراشی

سند میں نے اسحق بن ابراہیم طوسی کہتے تھے وہ اوران کی  
سنتا نوے برس کی تھی کہ دیکھا میں نے سرباکہ بادشاہ ہند  
کو - اور ذکر کیا قصہ - بیان کیا ہے اسکو حافظ نے  
میراج حج حکم آئے وہ قدیم کے ہمراہ پس کہا ان کے لیے  
فرمان تخریق - تخریق کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے  
بیان کیا اسکو ابن الاثیر نے سعید بن عداء فرمائی اھان کو  
بکا ہی بھی کہا جاتا ہے حاضر خدمت تھے پس کہا ان کے  
لیے فرمان اور زاد نے کہنے میں ابن مندہ نے فقط کتاب کی  
کہ میں نے دیا تھو کو تیج - (اصابہ) تخریق - ذکر کیا اسکو  
مدائنی نے کتاب دل النبی معلوم میں اور روایت کی ہے عبد شمس  
بن یحییٰ کے طریقہ سے کہا کہ کہانی جھکوسیرین عدا کی بیو نے  
ایک تخریر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جسے بتی اور  
روایت کیا اسکو باوردی نے بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا  
ابن شمس ذکر تخریق کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے  
سمعان بن عمرو الکلابی پر کہا کہ کو فرمان عبد بن عمرو سے کہہ  
پس پیوند لگایا اوس کا اپنے ڈول میں پس خطاب پر گیا  
اول کا نور قرعہ اسلام لائے اور رسول اللہ کی خدمت میں  
حاضر ہوئے تخریق - ذکر کیا ابو حسن مدائنی نے کتاب دل النبی  
میں - بیان کیا اسکو حافظ نے ابراہیم بن سباز الاراشی اور ابن  
فحون کے نزدیک سباز کے یہاں ثابت ہوا ہے شاید غلطی  
تھا بت ہوئی ہے - آئے رسول اللہ کے پاس عمر حسان  
اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو گایہ تیجے پس جاگیر  
دی آپ نے اور کہا فرمان موحل کی گزری تھی پر تخریق  
کہا حافظ نے کہ دیکھ میں نے یہ خطبہ کے خط سے ابراہیم کا ذکر  
ہے ابن شاہین اور ابن سکین کا حدیث میں تسبیح کی ہے  
دولوں نے زید بن ابراہیم بن عاصم بن مالک بن عوفی  
کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے دادا

ابن مالک بن عمر والبلوی قال حدثنی  
جدی عن ابيه مالک قال عقلت رسول  
الله صلى الله عليه وسلم واتاه عمر بن حنظل  
بوادی القرى رجل من بني اراش - الحديث  
(اصابه) سنن الحج مع ابی یزید - اخروجه  
البیهقی فی الدلائل عن عروة قال بعث  
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابابکر امیرا  
على الناس سنة تسع وكتب معه سنن الحج -  
کن اذکوة فی السیرة الحمیدية ضما من زید  
الحمدا فی - وقد فاسلم وكتب له کتابا واذک  
بعد مرجعه من تبوک - الخویر - قال  
ابن الاثیر اخروجه الطبری فی ذکوة ابو عمرو فی  
نقط - (اسد الغابہ) علاء الخصمی -  
استعمله علی مجوین فکتب له عمدا الخویر  
قال الحافظ فی ترجمة صحابہ العباس وی  
ابن شاکھین من طریق حسین بن محمد قال  
حدثنا ابی قال حدثنا جعفر بن الحکم العبدی  
عن حمی بن العباس عن محمد بن مالک فی قصر  
من عید قیس قال واذکرو القصص مطولة  
وفیه استعمال العلاء علی المجوین وکتب له -  
وقال فی ترجمة عبد الله بن عوف العبدی  
ذکوة الطبری عن الواقدی ان النبی صلی الله  
علیه وسلم کتب الی العلاء وقال ابن الاثیر  
فی ترجمة شیبب اخروجه ابو موسی فی ذکر  
فی طبقات محمد بن سعد قال خبرنا محمد بن  
عمر قال حدثنی ابو یزید عبد الله بن ابی  
سبرة عن محمد بن یوسف عن السائب بن

النجباء مالک کی روایت سے کہا کہ وہ کہا میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے پاس عمرو بن حنظل نے  
قرے میں بنی اراش کے ایک شخص کے ہمراہ - الحديث  
سنن الحج مع امیر ابو یزید عن جعفر بن ابی  
عروہ سے روایت کر کے کہا کہ یہاں رسول اللہ نے ابو یزید  
کو سترہ مجوس لوگوں پر امیر بنا کر اور کچھ آپ کے ساتھ  
سنن الحج - اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو سترہ مجوس میں -  
ضمما من زید الحمدا فی حاضرت حکیم پس اسلام لائے  
اور کہا ان کے لیے فزان اور یہ آپ کے تبوک سے واپسی  
کے بعد کا قصہ ہے - تخریج - کہا ابن الاثیر نے کو تخریج  
کی ہے اسی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے نطیس  
علاء الخصمی - عامل بنیا النکوح بن پرپس لکھا اولن کے  
یہ عہد ہدایت نامہ تخریج - کہا حافظ نے صحابہ بن  
عباس کے ترجمہ میں کہ روایت کی ہے ابن شاکھین نے  
حسین بن محمد کے طریقہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن حکم علی  
نے صحابہ بن عباس اور محمد بن مالک سے روایت کی کہ بن  
جوفیس کے شخص کے جلسہ میں کہا انہل نے میں ذکر  
کیا قصہ طویل اور او میں ہے کہ - عامل بنیا اعلا کو کہنا  
پرا اور کہا اولن کے لیے فزان - اور کہا عبد اللہ بن  
عوف حمدی کے ترجمہ میں کہ - ذکر کیا اسکو طبری نے  
بروایت واقدی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا فزان علا  
کیطوت اور کہا ابن الاثیر نے شیبب کے ترجمہ میں کہ  
تخریج کی ہے اسکی ابو موسی نے اس کا ذکر ہے بطا  
محمد بن سعد میں کہا کہ خبری حکم محمد بن عمرو نے  
کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو یزید عبد اللہ بن ابی  
سبرہ نے محمد بن یوسف روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں

سنن الحج مع ابی یزید  
سنن الحج مع ابی یزید  
سنن الحج مع ابی یزید

يزيد عن العلامة بن الحنفی ان رسول الله  
صلی اللہ علیہ وسلم یحیثہ - فذکر وفیہ - وکتب  
صلی اللہ علیہ وسلم للعلامة کتاباً فیہ فرائض  
الصدقة فی الابل - البقر والغنم والثمار  
والاموال یصدقہم علی ذلک وامرہ ان یخذ  
الصدقة من اغنیائہم فیردہا علی فقرائہم  
عمر بن خطاب یکنی ابی ساریۃ المتنبی - کتب  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتاباً فیہ عند بنی  
عمر المتعبین - الخویریم - اختلفت فی اسمہ  
وہذا الاسم سماہ ابو اسحاق الصکری فیہ  
اسمہ الحارث وھذا الخرجہ ابن مندۃ و  
ابو عامر وھذا الخرجہ ابو موسیٰ ابو عمرو  
فی الکفی الخرجہ ابو نعیم وابن مندۃ وابن  
عبدالبر قالہ ابن الانبار عامر بن الطفیل  
ذکر ابن سعد فی الطبقات فی غزوۃ مندر  
ابن عمرو فقال ثمرۃ مندر بن عمرو الی  
بیر معونۃ فی صفر علی ابن سبتہ وثلاثین شہراً  
من محاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا  
وقدام عامر بن مالک بن جعفر ابواء لعبد  
الاستیة الکلابی علیہ صلعم فاھدی لہ  
فلہم یقبل منہ وعرض علیہ الاسلام فلیسلم  
ولہم یجدہ قال لوبعثت معی نفر من اصحابک  
الی قومی لرجوت ان یحببوا دعوتک فقال  
انی اخاف علیہم اھل نجد فقال انا لھم  
جار ان یرض لھم احد فبعث صلی اللہ علیہ  
وسلم معہ سبعین رجلاً من الانصار  
شبیہ لیسمون القرآن وامر علیہم المنذر

نہی سے وہ علامہ بن الحنفی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا  
پس ذکر کیا حدیث کو اور آپ سے کہ اور کہا رسول اللہ صلی  
نے علامہ کے لیے ایک فرمان میں زکوٰۃ کے فرائض کا بیان  
تھا اونٹوں اور بقر وغنم اور بیہلین اور بالوں کی زکوٰۃ کی بات  
کہ صدقہ کرے گا انکو اس طرح پراور سکدے تھا اون کو کہ لیں کو  
غنیوں سے اور دیں فقرا کو - عامر بن خطاب علی کینت  
سیارۃ اتھی ہے - کہا انکو رسول اللہ نے فرمان میں وہ اون کے  
نبی کے متبعین کے پاس تھا - تخریج - اخلاص کیا گیا ہے  
اون کے نام میں اور اسی نام سے نامزد کیا ہے انکو ابوا محمد  
عسکری نے اور کہا گیا ہے کہ اون کا نام حارث ہے اور  
اس متبع پر تخریج کی ہے ابی ابن مندہ اور ابو عامر نے اور  
مقام پر تخریج کی ہے ابی ابو موسیٰ اور ابو عمرو نے اور کینت میں  
تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبدالبر نے بیان کیا  
ہے اسکو ابن اثیر نے - عامر بن الطفیل - ذکر کیا ہے ابن سبتہ  
بطقات میں مندر بن عمرو کے غزوہ میں پس کہا کہ یہ باغیوں میں  
دولت کی بہت ہے چھتیس تین ہینہ بعد مندر بن عمرو کا سوت  
گیا بے معونہ کی طرف کہ دو اوتھ کو آئے عامر بن مالک بن جعفر  
برابر صاحب الاستیہ کلابی رسول اللہ کو خدمت میں پس  
آپ کو کہہ دیا آپ نے قبل نہیں کیا اور پیش کیا اور پھر سلام  
پس اسلام نہیں لایا اور نہ زائد وری ظاہر کی اور کہا اگر آپ  
بہمیں میرے ہمراہ میری قوم کی طرف اپنے اصحاب میں سے  
تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی دعوت قبل کریں گے  
آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد سے انکو نہ پہنچانے کا  
اندیشہ ہو تو اس نے کہا کہ میں اس بات کا دوسرا پہل  
اگر ان سے کوئی تعرض کرے تو آپ نے یہ بھیجے اس کے ہمراہ  
شترانصاری جوان اور حافظ قرآن اور امیر ثنیاء امیر مندر  
بن عمرو ساعدی کو - پس جب وہ پہنچے بئر معونہ تک

ابن عمر الساعدي فلما وصلوا بصرى وعونه وهو  
 مائة من مائة بنى سليمة وهو بن ارض بنى  
 عامر بنى سليمة نزلوا عليها وعسكروا بها  
 وقد مولحوا من علي بن ابي طالب رسول  
 الله الى عامر بن الطفيل فوثب على حرام  
 وقتله واستمرخ عليهم بنى عامر فابوا و  
 قالوا لا يخرجهم من ابي براء فاستمرخ عليهم  
 فبنا ثل من سليمة عصية ورجال وذكوان  
 فنفر اربعة وراسوة واستبطل المسلمون  
 حراما فابلقوا في اثره فليقهم القوم فلاحظوا  
 فكاثروهم فقتلوا قتل ابي حرام رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم وفيهم سليمة بن علي بن  
 والحكم بن كيسان في سبعين رجلا قالوا  
 اجمعوا فالاخذ من يبلغ رسولك السلام  
 غيرك فاقرءوا من السلام فاخبره جابر بن  
 بذاق فقال عليه السلام وبقي المنذر  
 ابن عمر وبقوا وان شئت امكنك فاني اتي  
 مصيغ حرام فقاتلهم حتى قتل فقال رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم اعق ليوت يعني انه  
 تقدم على الموت وكان معه عمر بن امية  
 الضمري فقتلوا جميعا غيره فقال عامر بن  
 الطفيل قد كان علي ابي نسيمة فانت حميها  
 وجزاها صبيحة عبد الله بن قدامة يكتي  
 ابا حنبل قال ابن الاثير اخرجه  
 الثلاثة وابوعبيد جعلة من عامر جعلة  
 ابن منداة وابو نعيم سليما وسمي ابن  
 منداة ابوقدامة بدل قدامة ونذكره

جو ایک کہو اس ہے بنی سلیم کے کوئل میں سے اور وہ ارض بنی  
 عامر ابن بنی سلیم کے درمیان پہنچا تو اسے وہاں اور بنی قیام کو  
 اور آگے بڑھا حرام بن لمان کو رسول اللہ کا قرآن لیکر حاضر بن  
 کی طرف پس جھپٹا تو سلم پر اور مدغم الاا سے اور برانجیت  
 کیا اور بنی عامر کو انہیں نے انکار کیا اور کہا کہ توڑا جاوے گا  
 و سبیل کا پس برانجیت کیا اور بنی قیام سلیم صید رعل اور  
 ذکوان کو تو وہ اس کے ساتھ ہو گئے اور اس کو سوار بنا لیا  
 اور عیب حرام کی واپسی میں یہ پہنچی تو سب لمان اس کے  
 پیچھے گئے تو وہ لوگ ان سے لے آئے انکو گریہ لیا پس اڑ گئے  
 قتل کئے گئے اہل بیت رسول اللہ وسلم اور ان میں سلیم بن لمان  
 اور حکم بن کيسان جسے مع شتر دیوں کے کب صحابہ نے کہ  
 لے اللہ تیرے سوا ہم کیسے نہیں پاتے جہل اسلام تیرے رسول  
 کو پہنچائے پس کوہی لڑی تک ہمارا اسلام پہنچے پس خبر دی  
 حضرت جبریل نے اس کی بات رسول اللہ کو اپنے فرمایا و  
 علیہم السلام اور باقی رہ گیا مسند بن عمرو ان سے کہا کہ اگر  
 تو چاہے تو ہم تجھے اس میں لے آئے تو انکار کیا اور حرام کی طرف  
 ہونے کی جگہ پر پہنچ کر لڑے یہاں تک کہ قتل کئے گئے تو  
 فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ خود موت کے موت میں گیا اور  
 تھے اونہی کے ہمراہ عمرو بن امیہ غمری پس مار ڈالے گئے  
 سب ان کے اور کہا ان سے عامر بن الطفیل نے کہ تیری  
 ماں بھلا میں تو آؤ اسے اس کی جانب سے اور ان کی  
 پیشانی کے بال کاٹ لئے۔

عبد اللہ بن قدامة بنی کینت ابا حنبل ہے۔ کہا ابن اشیر  
 نے کہ مخمر بنی کی ہے۔ کہی ثلثا فیئہ ابو نعیم بن مندہ  
 اور ابن عبد الباقی نے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اسکو بنی  
 عامر میں سے اور بن مندہ اور ابی نعیم نے اسکو بنی وادنا  
 بتایا ہے ان کا ابن مندہ نے ابو قدامة بن قدامة کے عوف راہی ذکر

الآن فی موضعہ فقاموا واحدا والله اعلم۔  
 عبد اللہ بن قدامہ السلمي۔ اخرجہ ابن  
 منداة و تقدم تفصيلہ فی عبد اللہ بن  
 قدامہ۔ عبد بن عمر۔ و اختلف فی  
 اسمہ فزعموا الصم عبد الرحمن کتب لہ  
 کتابا بما آتاه الذی اسلم علیہ۔ التخریج۔  
 رواہ ابن سعد ذکرہ صاحب سیرۃ الشافعیۃ  
 عربیہ بن عبد کلال۔ کتب لہ الخیجہ  
 حارث و کان الیہ امر حمیر۔ التخریج۔ ذکر  
 ابن الاثیر قالہ ابن الکلبی عدلی بن  
 شراحیل من بنی عامر۔ وفدا لہ صلے اللہ علیہ  
 وسلم یا سلامہ و اسلام اهل بیتہ تسالہ  
 الامان من مخافة خاتم اکتب لہ رسول اللہ  
 صلے اللہ علیہ وسلم۔ التخریج۔ قال الحافظ  
 روی بن شامین من طریق ابراهيم بن يوسف  
 عن زياد قال حدثني بعض اصحابنا عن سالم  
 ابن حرب قال کان رجل من بنی عامر یقال لہ  
 عدای فمر بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم بالحلیث  
 و فی اسنادہ من لا یعرف و قال ابن الاثیر  
 اخرجہ ابو موسی۔ العداء بن خالد بن  
 هوذة۔ اخرج محمد بن سعد فی الطبقات  
 فی ترجمة العداء قال غیرنا النہال بن حجر  
 ابو سلمة القشیری قال حدثنا عبد المجید  
 ابن ابی یزید قال لما کان زمن یزید بن  
 المهلب خرجت انا و حجر بن ابی المنصور الی مکة  
 فمورنا بماء یقال لہ الرجح فقاوا لنا هاتنا  
 لرجل قد اى رسول الله صلے اللہ علیہ وسلم

کریں گے ہم ابوقدامہ کو اس موقع پر پہنچ دو تو ایک شخص ابوقدامہ  
 عبد اللہ بن قدامہ السلمي۔ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ نے  
 اور گزشتہ گئی اسکی تفصیل عبد اللہ بن قدامہ کے نام میں  
 عبد بن عمر۔ یہ جو اختلاف ہے ان کے نام میں پس وہ ہم  
 عبد الرحمن ہیں اور کہا ان کے لیے فرمان اس یانی دراد ہر  
 و غیرہ کی باتہ جیلر سلام لائے تخریج۔ روایت کیا اسکو  
 ابن سعد نے۔ بیان کیا ہے صاحب سیرۃ شافعی نے۔  
 عربیہ بن عبد کلال۔ فرمان لکھا انکو ادا ان کے  
 بہائی حارث کو جو دو نو حاکم تھے حمیر کے تخریج۔ ذکر کیا  
 اشیر نے کیا بیان کیا ہے اسکو ابن کلبی نے عدلی بن شراحیل  
 قبیلہ بنی عامر سے ہیں۔ بنی ادبانی اہل بیت کے سلام کی  
 خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے اور خوف کی وجہ سے آپس میں چپا  
 پس لکھا رسول اللہ نے ان کے لیے فرمان۔ تخریج۔ کہا  
 حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شامین نے ابراہیم  
 بن سین کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں زیادہ سے  
 کہا کہ حدیث بیان کی چھ سے بعض اصحاب نے بروایت کہا  
 بن حرب کہا کہ ایک شخص بنی عامر کو جسکو عدی کہتے تھے  
 پس گیا وہ رسول اللہ کے پاس سالیث اور اسکی سند  
 ایک حجر معروف شخص ہے اور کہا ابن اشیر نے کہ تخریج کی  
 ہے اس کی ابو موسی نے عبد ابن خالد بن ہوذة۔ محمد بن  
 سعد نے طاقت میں عداء کے ترجمہ میں تخریج کی ہے کہ  
 خبر دی ہم کو نہال بن حجر ابو سلمہ قشیری نے کہا کہ حد  
 بیان کی ہم سے عبد المجید بن ابی یزید نے کہا کہ یزید  
 بن مہلب کے زمانہ میں اور حجر بن ابی المنصور کو جاتے تھے  
 پس ہم ایک چشمہ پہنچے جس کا نام رخیج تھا ہم سے لوگوں  
 نے کہا کہ یہاں ایک آدمی رہتا ہے جس نے رسول اللہ کو  
 دیکھا ہو پس پہنچے ہم ایک بوڑھے آدمی کے پاس

فاتینا الشیخ اکبر اقلنا ارایت رسول الله  
صلی الله علیه وسلم قال نعم وکتب لی بهذا  
الماء قال فاحرقه لنا جلد فیها کتاب رسول  
الله صلی الله علیه وسلم قلنا ما الیک قال  
الحداء بن خالد - عی بن اقصی الاصلح  
روی انه قد ام بنا لله ورسوله واتبعنا ما نال  
فاجعل لنا عبدک منزلة تعرف العرب فیضیلتنا  
فانا اخوة الانصار واک علینا الوفاء والنصر  
فی الشدة والرخاء فقال صلی الله علیه وسلم  
سالمنا لله وغفرا غفرها الله وکتب کتابا الیهم  
ومن اسلم من قبائل العرب لمن سکر السیف  
والسهل - فیدکر فیہ الصدقة والغنائم  
فی الموائش وکتب الصمیفة ثابت بن قیس  
ابن شماس - شهد ابو عبیدہ بن الجراح و عمر  
ابن الخطاب - الخویر - ذکر هذه القصة  
فی السیرة الشامیة بروایة ابن سعد و  
قال ابن الاثیر خرج ابو موسی قال ترکنا  
ذکره لان رواة نقلوه بالقاطر غریبة و  
بدلوا و صحفوها عبد الرحمن  
ابن عوف - بعثه صلی الله علیه وسلم الی  
دومة الجندل فدعا هم ثلثة ایام فیم  
الثالث اسلم الاصم بن عمرو والکلی ۱ کتب  
عبد الرحمن الی النبی صلی الله علیه وسلم  
یحبره بذلک فکتب لیه - ان تزوج ابنة  
الاصم - الخویر - اخرجه الدارقطنی  
فی الافراد من طریق محمد بن الحسن صاحب

اور پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور انہوں نے  
کہا کہ ہاں اور پوچھا کہ آپ میرے واسطے یہ چٹہ کہا عبد اللہ بن  
میں نکالا ہمارے لیے ایک چٹہ کا ٹکڑا جس میں فرمان تھا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے پوچھا تھا کہ کیا ہے کہا عبد  
بن خالد عمیر بن اقصی سلمی سعد بن مسعود کہ اسے عیسوی کہی  
ایک گروہ کے ہمراہ میں کہا کہ ایمان لائے ہم اللہ اور اس کے  
رسول پر اور اختیار کیا ہم نے آپ کا طریقہ پس آپ کے پاس ہی  
مرتبہ بڑھانے کا کہ عرب ہمارے فضیلت معلوم کریں پس ہم  
بہائی زمین انصار کے اور ضروری آپ کو ہماری مدد مئی اور اگر  
میں پس فرمایا رسول اللہ کہ قبیلہ اسلم سلامت رکھے اور جو  
اللہ اور قبیلہ غفرا غفر اللہ اس کو اللہ اور کہا ایک قرآن قبیلہ  
اسلم کے لیے اور جو اسلام لائے قتال عرب میں سے جو مرتد  
پس سینہ کوبل میں پس ذکر کیا اوس حدادہ اور جاورہ کی  
ذکوۃ کا اور کہا صحیفہ ثابت بن قیس بن شماس نے اور گویا  
دی ابو عبیدہ بن الجراح اور عمر بن الخطاب نے تحریر کیج  
ذکر کیا اس قصہ کو سیرۃ شامی میں ابن سعد کی روایت سے  
اور کہا ابن اثیر نے کہ تحریر کی ہے اسکی ابو موسی نے اور  
کہا کہ چوڑیا ہم نے اس قبیلہ کا ذکر کیا کہ اوس کے لڑکوں  
نے بیان کیا ہے اوس کو عرب اتفاق سے اور صحیفہ کرکھی  
ہے اوس اور بدل دیا ہے اوس کو عبد الرحمن بن عوف  
بہجا اور ان کو رسول اللہ نے دومتہ الجندل محیط - پس  
دومتہ اسلام کی اوکو تین بن پس میرے روز اسلام  
لائے اصم بن عمرو وہی پس کہا عبد الرحمن نے نامہ لکھ  
کی خدمت میں جسویٹے ہے آپ کاس امر کی جواب لکھا  
رسول اللہ نے شادی کر لے اصم بن عیسی سے  
تحریر کیج - تحریر کی ہے اس کی دارقطنی نے افراد  
محمد بن شاگرد امام ابو حنیفہ کے طریقہ سے

عبد بن اقصی سلمی

۱۱۱

دومتہ الجندل بن عوف



ابی حنیفہ رحمہ عن سعید بن مسعود بن زید قال  
عن عطاء بن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم الحدیث قال الحافظ قال قرات  
بتامہ علی احمد بن الحسن الزبیری ان محمد بن  
احمد بن خالد البارقی (البارقی) اخبرہ  
قال خبرنا ابو اہیمن محمد بن مناقب قال  
اخبرنا ابو الیمن الکندی قال خبرنا ابو منصور  
القدور قال خبرنا ابو الحسن بن الیمن قال  
اخبرنا ابو سعید لاسماعیلی بانقاء اللہ  
قال حدثنا محمد بن الحسن الخباز قال حدثنا  
عمرو بن تیمر قال حدثنا ابو سلیمان موسی  
ابن سلیمان موسی ابن سلیمان الجوزجانی  
قال حدثنا محمد بن الحسن صاحب حنیفہ  
فذكرہ مطولاً قال الدارقطنی فی الافراد  
نقدہ محمد بن الحسن عن سعید لم یروہ  
عند غیر ابی سلیمان قلنا رواہ الواقدی  
لہ عن سعید تو علی هذا الاطلاق - ذکرہ  
الحافظ فی ترجمۃ الاصبغ بن عمرو - عبد اللہ  
ابن الحارث ابو ظبیان الاخری القامدی -  
کان اسمہ عبد شمس فاسلم وغیر النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ عبد اللہ وکتب لہ  
کتاباً التخریج - قال ابن الاثیر والحافظ  
انہ اخرجه ابن الجلی - عبد راضی  
الخولانی یکنی ابانکف - وقد کتب لہ کتاباً  
التخریج - قال الحافظ فی الاصابۃ اخرجه  
ابن مندۃ - عبد العزیز بن سیف بن  
ذی یزن الجبیری - ذکرہ ابن مندۃ فقال

روایت کرے میں سعید بن زید بن زید بن زید  
عمر سے کہا کہ بلا بارسلان اللہ نے - الحدیث بیان کیا اس کو  
حافظ نے اٹھا کہ پڑھائیے اس کو تبار احمد بن حسن زبیری کے  
ساتھ کہ محمد بن احمد قالد قارقی (البارقی) نے خبر دی اور محمد  
کہا کہ خبر دی ہیکو ابیہم بن محمد بن مناقب نے کہا کہ خبر دی  
ہیکو ابو الیمن الکندی نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو منصور قدور نے  
ابو حیدر اسماعیلی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد  
بن حسن مبارز نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو  
بن تیمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان  
بن سلیمان جوزجانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے  
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ نے پس ذکر کیا مطولاً  
کہا واقطبی نے افراد میں کو منقول ہوئے ہیں اس کے  
ساتھ محمد بن حسن بردایت سعید اور نہیں روایت کی  
اور اسے سوار ابی سلیمان کے کتاب میں اسے ثابت واقعہ  
کی سعید سے روکر تی ہے اس اطلاق کو - ذکر کیا  
اس کو حافظ نے اصغ بن عمرو کے ترجمہ میں -

عبد اللہ بن عاصم البلیان اسے قادی - ابن کانام  
محمد شمس تھا پس اسلام لائے اور بدلا رسول اللہ نے  
اور کانام عبد اللہ اور لکھا اور ان کے لیے فرمان  
تخریج - کہا ابن ابی شری نے اور حافظ نے کو تخریج کی کہ  
ابن علی نے عبد راضی الخولانی جن کی کنیت ابانکف  
ہے حاضر خدمت ہوئے اور کہا اور ان کے لیے فرمان -  
تخریج - کہا حافظ نے اصباہ میں کہ تخریج کی ہے اس کی  
ابن مندہ نے -

عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن حمیری - ذکر کیا ہے  
اس کی ابن مندہ نے پس کہا کہ کہا ابن

محمد بن علی بن محمد بن عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن

کتب صلی اللہ علیہ وسلم الیہ قال یومئذ  
فی الذیل انکر علیہ ابو نعیم وقال ان الذی  
کتب الیہ ہواخوہ ذرعه۔ اور وہ الحافظ  
عمر و بن الخفافی شعری و بن المحجوب۔  
صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب لہ  
کتا باً۔ التخریج۔ قال الرشاطی صاحب  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ و اور ذلک  
الطبری قال السیف ان الرسول الیہ  
بذلک کان زیاد بن حنظلہ ذکرہ ابن  
مجدری الامابۃ عیینہ بن حصن سأل  
فامولہ باسئل ام معویہ فکتب لہ بما سئل  
التخریج۔ اخرجه ابو داؤد فی باب من  
روی نصف صاع من قمح من سهل بن  
الحنظلیۃ۔ عبد اللہ بن جحش۔ بعث  
عبد اللہ بن جحش فکتب لہ کتابا و امہ ان  
لایۃ حق یتبلغ مکان کذا و قال انکون  
احدا من اغواء فی علی السیر و معک فلما  
قراہ استرجع و قال سمعوا طاعة لرسول  
اللہ فخرہم الخبر و قرا علیہم الکتاب فوج  
وجلان و مضی بقیۃ ہر فلقوا ابن الحضرمی  
و قتلوہ و لم یدر ان ذلک الیوم و رجب  
او جمادی فقال لشکرون اللہ و منین قتلہم  
فی الشہر الحرام فانزل اللہ و یسئلونک عن  
الشہر الحرام الایہ۔ التخریج۔ اخرجہ  
القصة ابن جریر و ابن المنذر و ابن الجاحظ  
و الطبری فی البیہقی فی سننہ یسند صحیح  
عن جنداب بن عبد اللہ۔ کذا فی السیرۃ

ابو کور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
انکار کیا ہے اس کا ابو نعیم نے انکار کیا کہ جب ان کے فرزند نے  
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ذرعیہ میں۔ بیان کیا  
اسکو ماقبلہ عمر و بن خطاب جی و مسعود بن محبوب سمعت  
یانی ہے رطل اشکی اور کہا ان کے یہ فرمان تھو بکر  
کہا رشاطی نے سمعت یانی تہی صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکھ  
اور بیان کیا ہے اسکو طبری نے اور کہا سیف نے کو قاتل  
اولیٰ کیرت اس کے زیاد بن حنظلہ تہ ذکر کیا اسکو  
ابن مجسکے اصحاب میں عیینہ بن حصن۔ اپنے کو بکر  
یس حکم دیا اس جیسے کہ کے عرب کو سوال کیا تھا اور حکم  
معویہ کو پس کہا ان کے شے مسد کی با تہ تخریج صحیح  
کی ہے اس کی ابو داؤد نے باب من روی نصف  
صلح من قمح میں بروایت سهل بن حنظلیہ عبد اللہ  
بن جحش۔ یہاں جلد میں جحش کو اور کہا ان کے یہ فرمان  
اور حکم دیا ان کو کہ نہ نہیں اسکو یہاں کہے فلاں جبکہ پہنچے  
جاوے کہ کہ گشت مجرور کر دیکھا تو یہاں نہیں پہنچے ہوا جانے  
پہنچ جب اسکو پڑھا تو اللہ تعالیٰ الیہ امین پڑھا اور کہا  
ہو رسول اللہ کا پس خبری لادنا اس کے مضمون کے اور  
پڑا و نیز فرمان پس لے دو شخص اس کے پانی کے پس لے ان  
حضری سے اور مار ڈالا اس سے اور میں جانتی تھو کہ میں جحش  
ہے یا جاد کا پس کہا اشکر لکرم لمانزل سے کہ قتل کیا انہوں  
نے شہر سلم میں پس ہماری لکھنے یہ اہمیت کہ یہ سننے لکھنے  
عن الشہر الحرام الایہ تخریج صحیح  
قصہ کی ابن جبر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبری  
اور جریری نے اپنی سنن میں صحیح سند سے بروایت  
جنداب بن عبد اللہ اسی طرح سیرۃ محمد بن

تاریخ طبرانی

التحریر بن حصن

تاریخ طبرانی

الحمد لله واخوجه محمد بن سعد في الطبقات  
قال عمار بن محمد بن عمار قال حدثني خارجة  
ابن عبد الله عن داود بن الحصين عن نافع  
ابن جبير قال بعث رسول الله صلى الله  
عليه وسلم عبد الله بن جحش في رجب  
على رأس سبع عشرة شهرا سيرة الى  
الخلة وخرج مع نفر من المهاجرين ليس  
فيهم انصار في امره عليه السلام فكتب اليه كتابا  
وقال ذا سرت يومين فالتفتوه فانظروا فيه  
ثم امض الامر لي الذي امرت اليه يحون  
ابن فلان - روى ان طلحة خرج في عهد  
النبي صلى الله عليه وسلم فاذل بسيراء  
ودعى للناس الى امره وارسل الى النبي صلى  
الله عليه وسلم يودعه فارسل رسول  
الله حزار بن الازهر فقدم على سنان بن  
ابي سنان وعلى قضاعة ثم اتى بني قريظة  
من بني حنيفة بكتاب النبي صلى الله عليه  
وسلم الى عون بن فلان فاجابه - التخرم  
اخوجه ابن عساكر عن سيف بن عميرة عن  
عثمان بن قطبة عن نفر من اساقفة الشام  
ان طلحة خرج - ذكره صاحب السيرة الطحاوي  
غالب بن عبد الله الليثي - ذكره ابن  
سعد في الطبقات في ذكر السرايا فقال  
اخبرنا عبد الله بن عمرو وابو معمر قال حدثنا  
عبد الوارث بن سعيد قال حدثنا محمد  
ابن اسحق عن يعقوب بن عتبة عن مسلم  
ابن عبد الله الجهمي عن جنداب بن مكث

عن ابن جبير

عن غالب بن عبد الله الليثي

اور تخرج في كى ہے اسكى محمد بن سعد نے طبقات میں کہا کہ خبر  
دی کہ محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے خارجہ بن  
عبد اللہ نے بردار داود بن حصین جو روایت کرتے ہیں  
نافع بن جبر سے کہا کہ میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن  
جحش کو ہجرت کے ستروں مہینہ کے شروع رجب کے  
مہینہ میں ایک لیکر خلیہ کی طرف اور گئے اون کے ہمراہ  
مجاہدین جن میں انصاری کوئی نہیں تھا اور کچھ آپ نے  
اون کے لیے ایک فرمان - اور سیرایا کہ نبی و دروز  
میل چکوتے اسے کہو تا اور دیکھتا اور جس امکا میں کی  
کلید ہے وہ کہتا - عون بن فلان - روایت ہے کہ  
طلحہ نے تخریم کیا رسول اللہ کے عہد میں پس اتنا سیراء  
میں اور بلایا لوگوں کو اپنے دین کی طرف اور میرا آدمی  
رسول اللہ کی طرف عہد پاتا تھا آپ کے پس میرا رسول  
اللہ نے خازن اور دروز پس گئے وہ سنان بن سنان  
اور سیراء حضارہ کپاس پر آئے بنی وقار کے پاس  
جہنی حیدر میں سے ہیں رسول اللہ کا فرمان لیکن تمام  
عون بن سنان پس قبول کیا اس نے فرمان رسول اللہ  
تخریم - تخریم کی ہے اسکی ابن عساکر نے روایت  
اپنی سعد سے روایت عثمان بن قلیہ جو روایت کرتے ہیں  
قبیلہ اسد کے آدمیوں سے بیان کیا انیس سے ایک کے طلحہ  
نے تخریم کیا نہ کر کیا اسکو صاحب سیرۃ محمد نے -  
خالد بن عبد اللہ الليثی - ذکر کیا ہے اسکا بن سعد نے  
طبقات میں سیرایا کے ذکر میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو عبد اللہ  
بن عمرو ابو عمر نے کہا کہ - حدیث بیان کی ہم سے  
عبد الوارث بن سعید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم کو محمد بن  
اسحق نے یعقوب بن عتبة سے روایت کی کہ حدیث بیان کی ہم کو محمد بن  
جہنی سے وہ جنداب بن مکث جہنی سے کہا کہ میرا

الجبہنی قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم غالب بن عبد الله الليثي في سرية فكتب فيهم واهرمهم ان يثبنوا الغارة على بني الملوح بالكديد وهم من بني ليث فذاكر القصة مطولا فيروز الدليلى روى عنه ان اول ردة كانت في الاسلام كانت باليمن على عهداه صلى الله عليه وسلم على يدى ذوالحمار عزيمة بن كعب وهو الاسود خورج بعد حجة الوداع في ثياب كعباب النبي صلى الله عليه وسلم يامونا فيها بهت الرجال لمجادلته - التخریج - اخرجه ابن عساکر والسیف عن الضحاک بن قیروز الدلیلی عن ابیه ان اول ردة للحدیث كان فی السیرة الحمیریة - قیس بن کعب النخعی وقد علی النبی صلی الله علیه وسلم فكتب له کتابا التخریج - قال ابن عابس حدیثی ابی عن فزارة عن قیس بن عمرو انه وفد فاسلم کتب له کتابا ذکر ابو موسی فیما قال ابن منداة ونسب ابن حبیب عن ابن الکلبی - قال ابن الاثیر فی الاسدی فی ترجمة الارقم النخعی - قتادة ابن الاعرج القیمی صحاب النبی صلی الله علیه وسلم وكتب له کتابا بالشبکه وهو موضع بالهنا - التخریج - قال ابن الاثیر ذکره البغوی فی الوحدان وقال قال محمد بن سعد صحاب النبی صلی الله علیه وسلم - واخرجه ابو موسی وهذا ذکره محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة قتادة - قیس بن سلمة

رسول الله صلی الله علیه وسلم نے غالب بن عبد الله الليثي کو لشکر کے ہمراہ پیش کیا اور ان کے لیے قرآن اور حدیث سکھایا اور ان کو کہ روایت کریں بنی ملوح پر کدید میں اور وہ بنی لیث میں سے ہیں۔ پس ذکر کیا اور اقصیٰ مطول۔ غیر وہ دلیلی روایت ہے غیر وہ سے کہ اول ارتداد جو اسلام میں ہوا رسول اللہ کے زمانہ میں بنی تمیمہ و الحارثیہ بن کعب کے تھیں اور وہ اسود بن حنفہ سے منسوب کیا بعد حج و دوع کے پس آیا ہمارے پاس قرآن رسول اللہ کا جس میں حکم دیتے تھے آپ کو شکر پہنچنے کا اور اس کی ادائیگی کے لیے تھیں تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور سیف بیروایت منقول ہے غیر وہ جو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ اول ارتداد اور سیف کی طرح ہے سیرۃ حمیریہ میں۔ قیس بن کعب نخعی۔ حاضر تھے رسول اللہ کے پاس پس کہا ان کے بھائی قرآن تخریج۔ کہا ابن عابس نے کہ حدیث بیان کی مجھے یہ کہ باپ نے بروایت زرارة وہ روایت کرتے ہیں قیس بن عمرو سے کہ وہ حاضر تھے اور اسلام لائے اور کہا ان کے لیے قرآن ذکر کیا ابو موسیٰ نے ان لوگوں میں جو رہ گئے تھے ابن مندہ سے اور روایت کیا ابن حبیب سے ابن کلبی سے۔ بیان کیا اسکو ابن الاثیر نے اسناد غابہ ترجمہ ارقم نخعی میں قتادہ بن اعرج نخعی۔ صحبت باقی اسکی اللہ کی اور کہا اپنے ان کے لیے قرآن شبکہ کی بات۔ جو ایک موقع ہے دہنار میں تخریج۔ کہا ابن الاثیر نے کہ ذکر کیا اسکو بخیری نے و حدان میں اور کہا کہ کہا محمد بن سعد نے کہ صحبت پانی رسول اللہ کی۔ اور تخریج کی ہی اسکی ابو موسیٰ نے۔ اور اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں قتادہ کے ترجمہ میں

قیس بن سلمہ

علاء فیردہ ذال لیث

قیس بن عابس

قتادہ بن اعرج نخعی

قیس بن سلمہ بن شافع

ابن شراحیل - وقد سلمة بن یزید و اخوه  
 الامه قیس بن سلمة بن شراحیل فاسلموا  
 واستعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیساً علی  
 بنی مروان و کتب الیہ کتاباً - التخریج - قال  
 الحافظ فی الاصابہ اخرج هذه القصة للوزلی  
 و ذکره صاحب السیرة الشامیة فی وفود  
 الجعفی بروایة ابن سعد - قیس بن غط  
 قیل ان قیس بن غطاً و قد علم النبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم وصفه بانہ فارس مطاع  
 فکتب الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم التخریج  
 قال الحافظ ذکره الرضا فی المهدی فی  
 الاکلیل - قیس بن یزید - روی لہ قال  
 وفدات الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت  
 و بايعت و کتب الی کتاباً و اعطانی عصاً -  
 فجاء الی قومه و دعاهم الی الاسلام فاجتمعوا  
 الیه الجبل یقال لہ سلمان - (اصابة)  
 التخریج - قال الحافظ ذکره المستملی فی  
 طبقات اهل بلخ و اوراد من طریق العباس  
 ابن زید عن ابیه عن ابیه ضیاء عن  
 ابیه عن حماد بن ثابت بن قیس عن ابیه  
 قیس بن یزید انه قال وفدات المحدث  
 قیس بن حصین المازنی لما وفد قیس  
 علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی کتاباً  
 الی قومه - التخریج - قال الحافظ اخبر ابن  
 شاکھین من طریق المحدثین عن ابی معشر  
 عن یزید بن رومان و سلمة بن علقمة عن  
 خالد المحدث عن ابی قلابہ و عن ابی یحیة

بن شراحیل حاضر ہے سلم بن یزید اور ان کے بہائی ہاں  
 جاتے قیس بن سلم بن شراحیل بن سلام لائے وہ  
 اور عامل بنایا رسول اللہ نے قیس کو بنی مروان پر اور کہا  
 اور ان کے لیے فرمان - تخریج - کہا حافظ نے اصابت  
 کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی مزربانی نے اور ذکر کیا  
 ہے اسکو صاحب سیرت شامی نے وغیرہ جعی میں بروایت  
 ابن سعد - قیس بن غط کہا گیا ہے کہ قیس بن  
 غط جبکہ حاضر خدمت ہوئے تو تعریف کی آپ نے انکی  
 ان غطوں میں کہ اند فارع مطاع - یعنی وہ شہسوار جس کی  
 اطاعت کجیاتی ہے - پس لکھا رسول اللہ نے انکی طرف  
 فرمان - تخریج - کہا حافظ نے ذکر کیا اسکو رضا علی  
 اور ہدانی نے اکلیل میں قیس بن یزید - روایت  
 کی گئی ہے کہا قیس نے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ  
 کی خدمت میں پس اسلام لایا اور لکھا آپ نے میرے  
 لیے فرمان اور عنایت کیا مجھکو ایک عصا (جو بستی)  
 پس آ کے وہ اپنی قوم کی طرف اور بلایا انکو اسلام کجیانب  
 پس جمع ہوئے وہ سب ان کے پاس ایک پہاڑ پر بن کر نام  
 مسلمان ہوا (اصا) - تخریج - کہا حافظ نے ذکر کیا اسکو  
 مستملی نے طبقات اہل بلخ میں اور بیان کیا عباس بن زید  
 کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں بنو ہاشم وہ اپنی چٹا  
 وہ بنو ہاشم اپنے دادا فاک بن قیس کو اپنے بپ قیس  
 بن یزید سے کہ وہ مولیٰ نے کہا کہ حاضر ہوا میں اکبریت -  
 قیس بن حصین المازنی جب حاضر ہوئے قیس بن شراحیل قیس  
 تو لکھا آپ نے ان کے لیے فرمان انکی قوم کجیانب تخریج  
 کہا حافظ نے تخریج کی ہے ابی بن نے مدنی کے طریق  
 سے روایت کرتے ہیں یزید بن رومان اسکو سلم بن علقمة  
 کرتے ہیں المحدث اسے وہ ابی قلابہ اور ابی یحیة وغیرہ

وغيرهم قالوا- وقاله ابن الكلبي ايضا-  
 كبيس بن هوذة السدوسي- اتى النبي  
 صلى الله عليه وسلم وابتاعه فكتب له كتابا-  
 التخریج- قال الحافظ اخرجه ابن شاهين  
 وابن مندة من طريق سيف بن عمرو عن  
 عبد الله بن شبرة عن ابياد بن لقيط بن  
 كبيس بن هوذة احد بن الحارث بن سديك  
 انه- الحديث وقال ابن مندة غريب من  
 حديث ابن شبرة لم يثبتته الا من هذا  
 الوجه وقال الحافظ وجدته في نسخة من  
 مجمد بن شاهين قديمة بنون بدل  
 الموحدة وقال ابن الاثير اخرجه ابن مندة  
 وابو نعير ابن عبد البر ما عجز بن مالك  
 الاسلام كتب له النبي صلى الله عليه وسلم  
 كتابا باسلام قومه وهو الذي اتى النبي  
 صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا فوجر-  
 التخریج- قال ابن الاثير اخرجه ابن عثيمين  
 مسعود بن واثل فقال ابن مسروق-  
 قدام علي النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم  
 وحسن اسلامه قال يا رسول الله فاحب  
 ان تبعث الي قومي لجلاليد عوهم الاسلام  
 عسى الله ان يهديهم اليك فقال بلعوية  
 اكتب قال يا رسول الله كيف اكتب له قال  
 اكتب بسم الله الرحمن الرحيم- التخریج  
 اخرجه ابو نعير واخرجه ابن مندة من  
 عتبة بن ابی عتبة عن سليمان بن عمرو  
 عن الضمى ابن النعمان بن سعدان

ابن ابيان كيا ہے اس کو گلی نے ہی۔

کبیس بن ہوذہ سدوسی۔ آئے رسول اللہ کے پاس  
 بیعت کی اور نے پس حکما ان کے لیے فرمان۔ تخریج  
 کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین اور ابن  
 مندہ نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے  
 ہیں عبد اللہ بن شبرہ سے وہ ایاذ بن لقیط بن  
 ہوذہ سے جو بنی حارث بن سے ہیں الحدیث اور کہا  
 ابن مندہ نے غریب ہے بوجہ حدیث ابن شبرہ کے نہیں ثابت  
 ہے مگر اسی طریقہ سے اور کہا حافظ نے کہ پیامی نے  
 اس کو معجم ابن شاہین کے قدیم نسخہ میں فنن کے ساتھ  
 بوض بار موصدہ۔ اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے  
 اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔  
 ما عجز بن مالک السدی۔ حکما رسول اللہ نے اون کو فرمان  
 اون کے قوم کے اسلام کی بابتہ اور وہ وہی ما عجز ہیں۔  
 جنہوں نے رسول اللہ کے پاس حاضر ہو کر زنا کا  
 اقرار کیا پس جرم کیا آپ نے ان کو۔

تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہو اکی ابن عبد البر نے  
 مسعود بن واثل اور ابن کو ابن مسروق کہا جاتا ہے  
 آئے رسول اللہ کے پاس پس اسلام لائے اور اچھا ہو گیا  
 اور ان کا اسلام کہا اسے رسول اللہ میں اچھا چاہم کہ  
 کسی کو آپ میری قوم کی جانب بھیجے جو اون کو دعوت اسلام  
 کرے شاید اللہ ان کو آپ کی وجہ سے ہدایت دے  
 پس فرمایا مسعود سے کہ گھر چلا کہ کس طرح حکموں یا رسول اللہ  
 فرمایا کہ گو بسم اللہ الرحمن الرحیم تخریج تخریج  
 کی ہو اس کی ابو نعیم نے اور تخریج کی ہے ابن مندہ نے  
 عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے  
 ہیں سلیمان بن عمرو سے وہ ضحاک بن عثمان بن سعد سے

مسعود بن وائل قدام الحدیث لاصحابہ و  
اسد الغابہ) مسلم بن حارث التیمی  
و یقال حارث بن مسلم التیمی۔ کتب له  
کتابا بابا لوصاة الی من یرفع من ولایة الامر  
التحریر و ما اختلف فی اسمہ۔ قال البخاری  
و ابو حاتم و ابو ذرعة الرازی ان له صحبة  
و زاد البخاری هو والد الحارث و صحیح البخاری  
و الترمذی و غیر و حدثن اسماء العجمانی  
مسلم و اسماء التابعی لدة الحارث و  
الاختلاف فیہ علی الولید بن مسلم فقال  
جماعة عن عبد الرحمن بن حسان عن  
الحارث بن مسلم عن ابيه و قال هشام  
ابن عمار و غیره عنه عن عبد الرحمن عن  
مسلم بن الحارث و الراجح الاول لان محمد  
ابن شعیب بن سائب و رواه عن عبد الرحمن  
کذا لک و کن اقال صدقة بن خالد عن  
عبد الرحمن فی حدیث آخر اخرجه البخاری  
فی التاریخ عن الحکم بن موسی عن صدقة  
و نقطة عن الحارث بن مسلم التیمی عن  
ابیه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب  
الحدیث۔ هكذا قال الحافظ فی الاصابہ  
و اما عند ابن الاثیر فہذا هو الحارث فقال  
فی ترجیة الحارث و یقال مسلم بن الحارث  
والاول اہم یکنی ابا مسلم روی حدیثہ  
ہشام بن عمار عن الولید بن مسلم عن  
عبد الرحمن بن حسان الکنا فی عن مسلم  
ابن الحارث بن مسلم التیمی ان اباہ حدثہ

کہ مسعود بن وائل آئے اہدیت ذاصحابہ و اسد الغابہ  
مسلم بن حارث تیمی اور کہا گیا کہ حارث بن مسلم  
تیمی بخاریوں کے لیے فرماں جس میں وصیت کی تھی اور ان  
کے لیے اولیٰ مالکوں کو جو ان کو پہناتے تھے۔  
تحریر و ما اختلف فی اسمہ۔ قال البخاری  
و ابو حاتم و ابو ذرعة کہہ کہ اور ان کی محبت رسول اللہ  
کے ساتھ ثابت ہے اور لایک کیا بخاری سے کہ وہ والد  
میں حارث کے اور تفسیر کی جو بخاری اور ترمذی اور بہت  
سے اہل حدیث سے کہ صحابی کا نام مسلم ہے اور تابعی  
کا نام جو ان کے بیٹے میں حارث ہے اور اختلاف اس  
میں ولید بن مسلم پر ہے جو راوی ہیں، پس کہا گیا کہ  
نے ان کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن  
بن حسان سے وہ حارث بن مسلم سے وہ اپنے آپ کو کہا  
ہشام بن محمد و غیر نے ان کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں  
عبد الرحمن سے وہ مسلم بن حارث سے۔ اور راجح قول اول ہے  
کیونکہ محمد بن شعیب بن سائب نے روایت کی ہے اس سے  
بروایت عبد الرحمن بن اسلم۔ اور اسی طرح کہا ہے صدق بن خالد  
نے بروایت عبد الرحمن و دوسری حدیث میں تحریر کی جو بخاری  
نے تحریر میں بروایت حکم بن موسیٰ وہ روایت کرتے ہیں ہشام  
اور نقطہ سے وہ حارث بن تیمی سے وہ اپنے آپ کو رسول اللہ  
نے کہہ لیا حدیث۔ اسی طرح کہا حافظ نے اصحاب میں لیکن ابن  
اشیر کے نزدیک ہیں انعام حارث ہے پس کہا کہ اور کہا  
جاتا ہے مسلم بن حارث کے اور اول اصح ہے ان کی کثرت  
ابو مسلم ہے روایت کیا ان کی حدیث کہ ہشام بن محمد نے  
بروایت ولید بن مسلم وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن  
بن حسان کنائی سے وہ مسلم بن حارث بن مسلم  
تیمی سے کہ اولیٰ کے باپ نے حدیث بیان کی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسولہم قد ذکر  
 الحدیث وفیہ - قال لی صلی اللہ علیہ وسلم  
 سأکتب لک کتابا بأوامرعی باطن یکان  
 بعدی من أئمة المسلمین ففعل فخط علیہ  
 وروی الی - مشیمرج بن خالد - وفیہ علیہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فی وفد عبدالقیس  
 فاقطعه صلی اللہ علیہ وسلم رکی ماء بالبادیة  
 وکتب الیہ کتابا - التخریج - اخراج ابن  
 السکن عن الحسن بن اسمعیل الفارسی  
 عن حاتم بن عبداللہ بن عبد الرحمن عن علی بن  
 جبر بن ایاس بن مقاتل بن مشیمرج قال  
 حدثنی ابی عن ابیہ ایاس عن جدہ مشیمرج  
 قال قد مضی علی رسول اللہ فی وفد عبدالقیس  
 الحدیث کذا ذکرہ الحافظ ابن جبر فی الاصابہ  
 معویة بن ثور العامری البکائی - کتاب الہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کتابا وودع الہ من  
 صدقة عامة معویة الہ - التخریج - قال  
 الحافظ اخراج ہذا القصص ابن مندۃ بسند  
 صاعد بن العلا بن بشور قال حدثنی ابی عن  
 ابیہ عن بشیر بن معویة عن ابیہ معویة  
 الحدیث (اصابہ) وخرجه البخاری فی  
 تاریخہ والبغوی فی ابن مندۃ وابونعیم عن  
 بشیر بن معویة بن ثور - فذکر الحدیث - کذا  
 ذکرہ فی السیرۃ المجلد - مسفع - ذکرہ  
 ابو عبید اللہ اسہوین سلمہ وقال کتب  
 صلی اللہ علیہ وسلم الیہ مع جبر بن عبد  
 الجلی کذا قالہ الحافظ - ملک بصری

اون سے کہ رسول اللہ نے بیجاوان کو پس ذکر کیا حدیث  
 کو اور اوس میں ہے کہ کہا محمد سے رسول اللہ نے  
 کہ تمہوں گا میں تیرے لیے ایک فرمان جس میں معیت  
 کروں گا تیری بایتہ اوس شخص کو جو ہوگا میرے بعد  
 وفیہ المسلمین میں سے پس کیا یہ آپ نے اور ہر کی اسیر  
 اور یہ بیان فرمان ہے مشیمرج بن خالد رسول اللہ کی  
 خدمت میں حاضر ہوئے وفد عبدالقیس کے ہمراہ جس جاگیر  
 میں دیار رسول اللہ نے اون کو پانی کا کنواں جنگل میں اور لکھا  
 اس کی بابتہ اون کو فرمان تخریج تخریج کی ہے ابن سکین نے  
 حسین بن اسمیل فارسی سے روایت ماقم بن عبد شہر بن  
 حمدہ روایت کرتے ہیں ابی بن حمزہ ایاس بن مقاتل بن  
 مشیمرج سے کہا حدیث بیان کی مجھے میرے بچے اپنے  
 باپ ایاس سے وہ اپنے دادا مشیمرج سے کہا ابی اس رسول اللہ  
 کے پاس وفد عبدالقیس میں الہیہ ذکر کیا ہوا کو  
 حافظ ابن جبر نے اصحاب میں معویہ بن ثور عامری البکائی  
 کہا رسول اللہ نے وہ لکھے فرمان اور حدیث کیا اون کو  
 بطور ادا کو صدقہ عام میں - تخریج کہا حافظ  
 نے کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن مندۃ نے اصحاب بن  
 علا بن بشر کے سند سے کہا حدیث بیان کی اپنے میرے  
 اپنے اپنے چھاپے وہ روایت کرتے ہیں بشیر بن معویہ سے وہ  
 اپنے باپ معویہ سے الحدیث (اصابہ) اور تخریج کی بخاری  
 نے اپنی تاریخ میں اور ابی ابن مندۃ اور ابونعیم نے بیروت  
 بشیر بن معویہ بن ثور پس ذکر کیا حدیث کو اسبطرن  
 ذکر کیا اس کو سیرۃ محمد میں مسفع ذکر کیا ہے او سک  
 ابو عبید قاسم بن سلام نے اور کہا کہ لکھا ان کی طرف  
 رسول اللہ نے فرمان پہنچایا جبر بن عبد اللہ ابی  
 طرہ بنین کیا ہے او سک حافظ نے ملک بصری ذکر کیا

یہ حدیث صحیح ہے

یہ حدیث صحیح ہے



صاحب السیرۃ المجدیۃ فی ذکر السیرۃ  
بغیر تخریج۔ قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم الحارث بن العمریۃ الازدی بکتابہ  
الی ملک بصری (بصرہ) فلما نزل موته قتله  
شوحیل بن عمرو الغسانی ولم یقتل سواه  
من رسلہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرجہ  
عجل بن سعد فی الطبقات فی ذکر السیرۃ  
بسرہ موته وايضا فی ترجمۃ الحارث قال خبرنا  
محمد بن عمرو قال ثنی ربيعة بن عثمان عن  
ابن الحکم قال بصری رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحارث بن عمیر  
الازدی احد بنی لہب الی ملک بصری بکتاب  
فلما نزل موته عرض لہ شوحیل بن عمرو  
الغسانی وقتله ولم یقتل لرسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم رسول غیرہ۔ نجاشی  
ملک الحبشة۔ کتب الیہ ان یزوجہ ام حبیبہ  
وايضاً۔ کتب الیہ ان یبعث الیہ صلی اللہ  
علیہ وسلم من بقی من اصحابہ عندہ۔ التخریج  
ذکرہا فی السیرۃ المجدیۃ ولم یدکر سنداً  
ولا تخریجاً۔ واخرجہما عجل بن سعد فی الطبقات  
فی ترجمۃ عمرو بن امیۃ فقال خبرنا عبد اللہ  
ابن غیر قال حدثنا الاذنای عن عیسی بن ابی کثیر  
عن ابی قلابہ فی حدیث رواہ عن النبی صلی  
اللہ علیہ وسلم فذکر القصة وقال فیہ ربعہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی النجاشی بکتابین  
فی احدہما ان یزوجہ ام حبیبہ و فی الآخر یسألہ  
ان یحل الیہ من یبقی عندہ من اصحابہ فزوجہ

ابن الحکم قال بصری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب سیرۃ محمد بن سیرۃ کے ذکر میں بغیر تخریج کے  
کہا کہ بیچارہ رسول نے حارث بن عمریۃ کو اپنا فرمان  
لیکھا کہ بصرہ کے (بصرہ) کی جانب پس جب وہ پہنچے  
مقام موت میں تو مار ڈالا اور شوحیل بن عمرو غسانی نے  
اور اودن کے سوا کوئی اور رسول اللہ کے قاصدوں میں  
سے قتل نہیں کیے گئے۔ اور تخریج کی ہے محمد بن سعد  
فی طبقات میں سیرۃ کے ذکر میں سرہ موتمیں اور  
تخریج کیا ہے حارث کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی کہ  
محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہے ربيعة بن عثمان  
سے بروایت محمد بن الحکم کہ بیچارہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم حارث بن عمریۃ الازدی کو جو بنی لہب میں سے تھا کہ بصرہ  
کی طرف فرمان لیکر پس جب اسے وہ موت میں تو ملے اور  
شوحیل بن عمرو غسانی اور مار ڈالا اور کوئی اور نہیں مارا  
گیا اور ان کے سوا رسول اللہ کا اور کوئی قاصد  
نجاشی یا و شاہ حبشہ تھا اور ان کی طرف یہ کہ۔  
نکاح کر دیں آپ سے ام حبیبہ کا بطور وکالت اور تمہی  
کہا اور ان کی طرف کہ بیچیں رسول اللہ کے پاس آپ کے  
وہ اصحاب جو حبشہ میں باقی ہوں تخریج ذکر کیا دو  
فرمانوں کو سیرت محمدیہ میں اور نہیں ذکر کی سند اور نہ تخریج  
اور تخریج کی ہے ان دو فرمانوں کی محمد بن سعد فی طبقات  
میں عمرو بن امیۃ کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی کہ محمد بن عبد اللہ  
بن غیر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہے کہ سے اور انی نے بروایت  
یحییٰ بن ابی کثیر وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ اس حدیث  
میں جس کو روایت کیا ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے ذکر کیا قصہ اور کیا اس میں بیچارہ عمرو بن امیۃ کو رسول اللہ نے  
نجاشی کی طرف دو فرمان لیکر لکھیں تہا کہ میں آپ سے ام حبیبہ کو اور  
اور دوسرے میں آپ سے ہاش کی بیوی کہ حدیث صحابہ میں ان کی کتاب

النبا شعی ام حبیبہ و حمل لیبہ اصحابہ فمغتین  
 ولید بن جابر بن ظالم الطائی البختی -  
 وفد کتب له کتابا - التخریج - ذکر لفظ  
 وابن الاثیر وقال لا شرحه ابو عمرو - وفود  
 ثمالہ - قدم عبد الله بن عیسی الثمالی مسیلة  
 ابن حزان الحرانی علی رسول الله صلی الله علیه  
 وسلم فی رطم من قومه فابایعوا و اسلموا و ابایعوا  
 قومه فکلف رسول الله کتابا بما فوض علیهم من  
 الصدقة فی اموالهم - کتبه ثابت بن قیس  
 وشهد علیه عبادة ومحمد بن مسیلة - کذا  
 ذکره - فی السیرة الشامیة فی بیان الوفود  
 وفود جرم - روی انه وفد بجلان منهم  
 یقال لاحدما اسبق بن شویح بن حریز بن  
 عمرو بن رباح ولذا خر هوفه بن عمرو بن  
 یزید بن رباح فاسلموا و کتب لهم رسول الله  
 کتابا - اورده فی السیرة الشامیة بروایة  
 ابن سعد - وفد تخیب - قدم علیه وفد تخیب  
 وهم ثلث عشیرة جلاذ ساقوا معهم صدقات  
 اموالهم التي فوض الله علیهم فصر رسول الله  
 بهم واکرمهم منظرهم قالوا یا رسول سقنا الیک  
 حق الله فی اموالنا فقال صلی الله علیه وسلم  
 ردوها فاقسموها علی فقر انکم قالوا یا رسول  
 الله ما قد منا علیک انما فضل عن فقر اثنا  
 فقال یو بکر یا رسول الله ما قد من العرب  
 بمثل ما قد بهذا الحی من تخیب فقال رسول  
 الله ان الهدی بید الله عز وجل فمن اراد به  
 خیر اشیح صدقه الایمان و ساکوار رسول الله

بہریر پس بیافو یا نباشی نے اپنے ہم حبیبہ کو اور دو کشتیوں میں آپ  
 کے صحابہ کو آپ کی طرف روانہ کر دیا - ولید بن جابر بن ظالم طائی  
 بخری حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اور ان کے لیے فرمان تحریر  
 ذکر کیا اسکو مافظا دار ابن اشیر نے اور لکھا دونوں کے تخریج کی  
 ہے اسکی ابو عمرو نے وفود ثمالہ کے عبد اللہ بن عیسی اشمال  
 اصیلمہ بن حزان الحرانی رسول اللہ کے پاس اپنی قوم کے  
 ایک گروہ کے ساتھ پس بعیت کی و فوض نے اور اسلام لائے  
 اور بعیت کی اپنی قوم کی جانب سے پس لکھا اور ذکر رسول اللہ  
 نے فرمان اور فرائض صدقات کے بارہ میں جو واجب  
 اور ان کے مالوں میں لکھا اور کتب ثابت بن قیس نے اور گواہی کی  
 عبادہ اور محمد بن مسیلمہ نے اس طرح ذکر کیا اسکو سیرت شعی میں  
 وفود کے بیان میں وفود جرم روایت ہے کہ آئے وادی  
 اور میں سخن میں سے ایک کا نام قناتع بن شریح بن حریم  
 بن عمرو بن رباح تھا اور دوسرے کا ہود بن عمرو بن یزید بن  
 رباح تھا پس وہ دو کو اسلام لائے اور لکھا اور دونوں کے لئے  
 رسول اللہ نے فرمان بیان کیا اسکو سیرت شعی میں ہے  
 ابن سعد وفد تخیب کے رسول اللہ کے پاس وفد تخیب  
 اور وہ ۱۱ آدمی تھے جو اپنے ساتھ اپنے مالوں کی ذکر و مفروضہ  
 لیکر آئے تھے پس خوش ہوئے اور نے رسول اللہ اور لکھا  
 کیا اور لکھا اور انہوں نے یا رسول اللہ ہم سے مالوں میں جو  
 کا حق تھا ہم وہ لیکر آ کر خدمت میں آئے ہیں آپ نے فرمایا کہ  
 اس کو بیجا فادہ اپنے فقر پر تقسیم کر دو جواب کیا کہ یا رسول اللہ  
 ہم آپ کے پاس وہی مال لائے ہیں جو ہمارے فقر ار سے  
 چکیا ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے کہ یا رسول اللہ کوئی قبیلہ ہے  
 کا اس طرح نہیں آیا جو طرح یہ قبیلہ ہے فرمایا رسول اللہ نے کہ  
 ہریت اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کے ساتھ پہلائی کا ارادہ کرنا ہو  
 دینا ہے اور یہ کیا سینہ اسلام کے لیے اور سوال کیا رسول اللہ کے

تاریخ الخلفاء  
 ابن جریر

تاریخ الخلفاء

تاریخ الخلفاء



الذی تانی معکم قالوا یا رسول الله ما رأینا مثله قط وما حدیثنا بآیة منہ بما رزقہ الله لو ان الناس اقساموا الدنیا ما غفر لخیها ولا التفت الیہا فقال رسول الله للجن للانی لا رجوا ان یموت جمیعاً فقال بجل منہم اولیس یموت الرجل جمیعاً یا رسول الله فقال رسول الله لشعب الہواء وهو وہ فی اودیة الدنیا فلعن لجلہ ان یدرکہ فی بعض تلك الاودیة فلا یبالی الله عزوجل فی اہمالک قالوا فاعاش ذلک الغلام فینا علی افضل حال ازہذہ فی الدنیا واقنعہ بما رزق۔ فلما توفیہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم ورجع من رجع من اهل یمن عن الاسلام قام فی قوۃ فذکرہم الله والاسلام فلم یرجع منہم احد فجعل یوکیہ الصدیق یدکسہ ویسأل عنہ حتی بلغہ حالہ وما قام بہ فکتب الی لیا دین لید یوصیہ بہ خیراً۔ ذکرہ فی السیرۃ الشامیة عن ابی الجویث وکذا بلفظہ ذکر فی زاد المعاد۔ وقل الرہاویین روی انہ قد ام خمسة عشر رجلاً من الرہاویین وھم عن مدیح علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم وقرؤا درملۃ بنت الحارث فانما ھم رسول الله فحدث عنہم طویلاً واهداً رسول الله صلی الله علیہ وسلم ھذا منہم الغریس یقال لہ المرواح فاسلموا وتعلموا القرآن والفرائض لہما زھم کما کان یحیث الوفاء ثم رجعوا الی بلادہم ثم قتلہم

حال ہے اوس بلکے کا جو کہتے ہیں کہ آیت تھا کہا یا رسول اللہ میں نے اوس جیسا کوئی نہیں کیا اور نہ اوس جیسا قانع نظر سے گذرا اگر تقسیم کریں لوگ دنیا کو تو نہیں دیکھے اوسکی طرف اور نہ ترجیح پر فرمایا رسول اللہ نے احمد شمس امیر کرتا ہوں کہ وہ میرے گا جمیعت خاطر اور مہیستان قلکے ساتھ ہیں کہا ایک شخص نے اونیس سے کیا نہیں ہے ہر شخص بلبلو تان خاطر یا رسول اللہ فرمایا رسول اللہ نے کہ اوسکی افکار اور ہر شخص شلخ و شلخ رہتی ہیں دنیا میں پس شایہ کہ موت پائے اوس کو ان میں سے کسی شاخ میں پس نہیں پروا کرتا اللہ کہ وہ کس وادی میں پہنچ ہو جائے کہا اودنوں نے پس زندہ رہا وہ لاکھ ہر شخص نے اوس پر جو اللہ نے اُسے دیا تھا اور زادہ اور بہترین حال پر پس جبے قات پائی رسول اللہ نے اور اہل یمن میں سے لوگ مرتد ہو گئے تو کہلا ہوا وہ لاکھ اپنی قوم میں پس یاد دلایا اونکو اسلام پس نہیں مرتد ہوا ان میں سے کوئی اور ابولکر صاحبین ذکر کرتے تھے اوسکا اور پوچھتے تھے اوسکا حال یہاں تک کہ آپ کو معلوم ہوا اوسکا حال اور اسکا دھوکے لئے کھڑا ہوتا پس اچھا اپنے نیا دین پس کہ میں میں معیت کرتے تھے آپ اس کے لیے بھلائی کی ذکر کیا اسکو یہ سرت شایہ میں کویت ابو حیرث اور سیطرح ابن ہی انفقوں سے ذکر کیا اوسکو زاد المعاد میں۔ وفد الی دین۔ روایت ہے کہ اُسے رسول اللہ کے پاس پہنچا آدی راہ دین میں سے اور وہ ایک قبیلہ ہے مدح کا پس اُسے وہ رملہ بنت حارث کے گھر میں پس اُس کے اہل کے پاس رسول اللہ اور بہت دیر اوستے بات چیت کی یہ دین اودنوں نے رسول اللہ کو چند چیزیں ان میں سے ایک گہوڑا تھا جسکا نام راج تھا پس سلام لے سکھارے کیا قرآن اور فرشتے اور انعام دیا آپ کے انکو اسکا پکارتے تھے دفعہ کو پہر روئے وہ اپنے شہر دین کو پہر آئے ان میں سے چند آدمی پس

نفر فچی امح رسول الله من المدائن اقاموا  
حقی تو فی رسول الله صلعم فاوصی بحلومات  
وسق عجیب بر فی الکتاب تجاریہ علیہم وکتب  
کتا با قبا عوادک فی فوس معویہ - اور دہ  
صلحہ بالسیرۃ الشامیہ بروایۃ ابن سعد  
فی فادات العرب عن ابی طلحۃ التیمی جھوگ  
من اهل یثرب - عن یوسف بن عبد الله بن  
سلام قال ن رجلا من اهل الشام لول یہا  
من اهل یثرب فائزله واکرمه فقال لسانی  
لا ادوی اچا زایک بما صنعت الی الان الا انی  
اکرمک بجد یش احد لک فاحفظه منی انه  
خادر جبار من العرب نبی فان ادرکت فاتبه فان  
انت لم تفعل فلیکن بینک و بینہ عہد قال فلما  
خبرہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم جاء الیہ  
الی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقال انک  
رسول الله فقال له رسول الله فاتبنا فقال  
الیہ نبی لا و دینی لکن لی لفت لخلۃ فلک منہا  
فانتہ وسق او ذیہ کل عام الیک انا آمن علی  
اهلی و عالی فا کتب لی بذلک فکتب له رسول  
الله صلی الله علیہ وسلم - اور دہ - فی الکثر  
العمال قال عوجہ ابن عساکر فی تاریخہ -

الی یھود حتی اسمہ فخاص - عن حکوۃ ان  
النبی صلی الله علیہ وسلم بعث ابابکر الی فخاص  
الیہ نبی لیستہ وکتب الیہ وقال لابی ہکر  
لا تغت علی بشی حتی ترجع الی فلما قرأ فخاص  
الکتب قال قد احتاجہ و بکر قال ابو بکر فہبت  
ان اذہ بالسیف ثم ذکر قولہ صلی الله علیہ

رج کیا رسول اللہ کے ساتھ مدینہ سے اور ہے یہاں تک  
کہ وقت پائی رسول اللہ کے میں وصیت کی اپنے اوسکے  
یے سود میں کئی اوی کجوروں کے لیے خبر کے قطعہ کشید میں  
ہمیشہ کے لیے جاری اودن کے واسطے اور کہا اودنگو اس بات پر  
پس عید اودن میں نے اس کو مویشی کے نان میں بیٹا لیا اسکو  
صاحب سیرۃ شامی نے روایت ابن سعد فادات عرب کے بیان  
میں ابی طلحۃ بنی سے روایت کر کے یہودی اہل مدینہ سے روایت  
ہے یوسف بن عبد شہن سلام سے کہا ایک شامی مسافر نے ایک  
مدینہ کے یہودی کے پاس پس اوس نے ہمانی کی اور اوسکا کرا  
کیا پس کہا شامی نے کہ میں نہیں جانتا کہ جو نے میرے ساتھ  
کیا ہے اسکا تجھے کیا بدلوں مگر کہ میں تجھے ایک بڑی بات بتا  
ہوں پس یاد کہ تو اوسکو کہ سپرد ہوگا ارض عرب میں ایک نبی  
پس اگر پاسے تو اوسکا عہد تو اطاعت کرنا اوسکی پس اگر تو کسی  
پیروی نہ کرے تو چاہیے کہ اس کے اذیت و دین میں جہد ہو جائے پس  
جب جھوٹ بھٹے رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم تو وہ یہودی کیا رسول  
کے پاس اور کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو اپنے فرمایا کہ نبی  
اطاعت کر کہا یہودی کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا لیکن اگر  
مک جہد و رخت خزاں پس اومیں سے ایک ہر سال مسرتیما  
کر دنگا اومیں لاوسکا حوض اس میں ہوا میں اپنے مال اود  
اہل پس نیچے سیری بابتہ فرمان پس کہ رسول اللہ نے اوسکے  
یے بیٹا لیا اسکو کنزہ اسماء میں اود کہا کہ تخریج کی چو اسکا ابن  
عساکر نے اپنی تاریخ میں فرمان ایک یہودی کی طرف جسکا نام  
فخاص تھا حکمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی الله علیہ  
وسلم نے یہی ابو بکر صدیق کو فخاص یہودی کی طرف امداد پہنچاتے  
آپ اوس اور کہا اوسکے نام ایک فرمان اور فرمایا ابو بکر کے کہ اپنی  
غشی کوئی نہ کر کہ یہاں تک کہ لوٹتے ہو یہاں تک کہ جب پڑا فخاص نے  
فرمان مبارک تو کہ ابک مخرج ہو گیا تہذیب ابو بکر نے پس اودہ یہاں تک کہ

یہودی من اهل یثرب

یہودی من اهل یثرب

لا تفتت علی بیتی ثم نزلت - لقد سمع الله قول  
 الذين قالوا ان الله فقير ونحن اغنياء - الآية  
 - اور درہ فی کثر العمل وقال خرجہ  
 ابن جریر فی التفسیر وابن المنذر ورواہ ایضاً  
 ابن جریر عن السنن - قوله لا تفتت -  
 یقال افتات فلان علی فلان اذا انفرد برایہ  
 فی التصوف والمواد ان لا یفعل برایہ شیئاً -  
 قوله ان اذتہ باسیف - ذنای قطع و شق -  
 میں اور کتھار سے پر یاد آیا ہے رسول اللہ کا فرمان کہ کوئی بات اپنی  
 خوشی نہ کرے۔ پھر اسی یہ کہتے۔ البتہ اللہ نے ان لوگوں کا عمل قبول نہیں  
 کیا کہ اس فقیر کے اور ہم غنی ہیں۔ الایہ  
 تخریج۔ بیان کیا ہے کہ کثر العمل میں اس کا کہ تخریج کی ہے اس کی اپنی  
 جریر نے تفسیر میں اور ابن منذر نے اور روایت کی ہے اس کو ابن  
 جریر نے سنی ہے ہی طرح۔ قوله لا تفتت۔ بولا جاتا ہے اس کا  
 فلان یکے منفرد ہو جائے اپنی وار کیساتھ قوت کرے اور روایہ کہ اپنی  
 برائے کہ کام سے کہ قوله ان اذتہ باسیف۔ قد یفتت کر دیا کہ اس کا





کتاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

三

هذا ما كتب النبي صلى الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند أبي بكر رضي الله عنه

کتاب الصلوات لا یبکرو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - هذه فريضة الصلوة  
التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم  
على المسلمين والتي امر الله بها رسوله فمن  
سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها  
ومن سئل فوترها فلا يعط - في أربعة وعشر  
من الابل فمأدومها من الغنم في كل خمس  
شاة - فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس  
وثلاثين ففيها بنت مخاض انثى - فان لم تكن  
بنت مخاض فابن لبون ذكر - فاذا بلغت  
خمستا وثلاثين الى الخمس اربعين ففيها بنت  
لبون انثى فاذا بلغت ستا واربعين المستين  
ففيها حقة طروقة الحمل - فاذا بلغت احدى  
وستين الى خمس سبعين ففيها جذاعة - فاذا  
بلغت - ستا وسبعين الى تسعين ففيها  
مبتا لبون - فاذا بلغت احدى وتسعين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :- (احکام) غرض زکوٰۃ کے ہیں جو مقرر کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور رسول کا حکم کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو پس جو شخص مسلمان ہو گا وہ کسی موافق مطلب کو لے کر جو چاہے اور جو اس سے زیادہ مطلب بکری (دعا) و بلاق عیدیں ہو یا عمریں اور توفیق دینا چاہیے جو پس یا اس سے کم اور خوشی زکوٰۃ بکری سے دیا کیسی اس طور سے کہ ہر پانچ اور نو سیر لاک بکری اور جب پیش ہو یا وہاں نو تینس تک ثبوت میں یعنی وہ بقی (بچہ) کو شش و جمعہ کا اول سال پورا کر کے دو کے ہیں وہ اصل ہو جائے گا اور ثبوت غرض ہر دو سال لیون (دہ) جو تیس سال میں اخل ہو جائے اور جب تین سیر یا پانچ پینتالیس تک ثبوت لیون یا اور چھالیس سو ساٹھ تک حد طرہ اخل یعنی وہ بقی جو چوتھی سالیں وہ اصل ہو جائے گا و حاملہ ہوئی قابل ہو۔ اور جب آٹھ سیر یا پانچ سو تو پچتر تک جلد یعنی وہ آٹھ جو چھ پانچ سال میں اخل ہو جائے۔ اور جب چتر ہو جائے تو نہ ایک و نہ ت ثبوت لیون۔ اور جب آٹھ سو ہو جائے اس کو ستر

الی عشورین ومائة ففیہا حقان طرہ قتا  
 الجمل - فان زادت عن عشورین ومائة ففي کل  
 اربعین بنت لیون وفي کل خمسین حقۃ -  
 ومن لم یکن معہ الا اربع من الابل فلیس  
 فیہا صدقة الا ان یشکرہا - فاذا بلغت  
 خمساً من الابل ففیہا شاة - ومن بلغت  
 عنداً من الابل صدقة الجذعة ولیست  
 عنداً جذعة وعنداً حقۃ فانها تقبل منه  
 الحقۃ ویجعل معہا شاتین ان استیسر تالہ  
 او عشورین درہما - ومن بلغت عنداً صدقة  
 الحقۃ ولیست عنداً الحقۃ وعنداً الجذعة  
 فانها تقبل منه الجذعة ویعطیہ المصدق  
 عشورین درہما او شاتین - ومن بلغت عنداً  
 صدقة الحقۃ ولیست عنداً الا عنداً لیون  
 فانها تقبل منه بنت لیون ویعطی المصدق  
 شاتین او عشورین درہما - ومن بلغت عنداً  
 بنت لیون وعنداً الحقۃ فانها تقبل منه  
 الحقۃ ویعطیہ المصدق عشورین درہما او  
 شاتین ومن بلغت صدقة بنت لیون  
 ولیست عنداً وعنداً بنت مخاض فلہا  
 تقبل منه بنت المخاض ویعطی مہلخشرین  
 درہما او شاتین - ومن بلغت صدقة بنت  
 مخاض ولیست عنداً وعنداً بنت لیون  
 فانها تقبل منه بنت لیون ویعطیہ المصدق  
 عشورین درہما او شاتین - فان لم یکن عنداً  
 بنت مخاض علی جمہا وعنداً ابن لیون فأنہ  
 یقبل منه ولیس معہ شیء - وفي صدقات الذنور

دو حقۃ قابل حل - اور اگر کسی میں سے نہ اترے نہ جائیں تو ہر چار میں  
 کی زیادتی پر ایک بنت لیون اور ہر چار میں کی زیادتی پر ایک حقۃ  
 اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو ان میں زکوۃ نہیں ہے  
 مگر کوہر و اون کا مالک چاہے یعنی بغرض ثواب بطور نفل اور  
 جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے تو اس میں ایک بکری ہے  
 اور جس کے پاس ستر اونٹ ہوں کہ اسکو زکوۃ میں جزدہ دینا  
 واجب ہوا اس کے پاس جزدہ ہوں بلکہ حقۃ ہو تو وہ اس سے  
 لیلیا جازا دے لی جائیں اس کے ہمراہ لکی پوری کرے کہ دو بکریاں  
 اگر اسکو آسانی سے میسر ہوگی ورنہ بیس ہوں اور جکوۃ دینا اگر  
 ہوا اس کے پاس حقۃ ہوں بلکہ جزدہ ہو تو اس جزدہ لیلیا جازا دے  
 اسکو مال زکوۃ میں ہمراہ دو بکریاں یا زکوۃ میں غیر واجب زیادتی  
 لیلیا جازا دے جس کے پاس اونٹوں کی تعداد نہ ہو مگر اسکو حقۃ دینا  
 واجب ہوا اس کے پاس بنت لیون ہی ہو تو وہ اس سے  
 لیلیا جازا دے وہ مصدق کو جزدہ بنت لیون کے دو بکریاں  
 بیس درہم اور جس کے ذمہ بنت لیون واجب ہوا اس کے  
 پاس حقۃ ہو تو وہ اس سے لیلیا جازا دے اور مصدق اسکو  
 اپنے پاس سے بیس درہم یا دو بکریاں دے - اور جکوۃ بنت لیون  
 دینا ہوا اس کے پاس بنت لیون ہوں بلکہ بنت مخاض ہو تو لیلیا  
 جازا اس کے ذمہ بنت مخاض لیکن اگر وہ اس کے ساتھ مال زکوۃ کو  
 بیس ہمراہ دے لیں - اور جکوۃ بنت مخاض دینا ہوا اس کے  
 پاس وہ ہوں بلکہ بنت لیون ہو تو اس سے بنت لیون  
 لیلیا جازا دے اور وہ اسکو مال زکوۃ میں بیس درہم یا دو  
 بکریاں - اور اگر بیس ہوں اگر اس کے پاس بنت  
 مخاض بشرط مفروضہ نہیں ہے اور اس کے پاس بنت  
 ابن لیون ہے تو وہ اس سے لیلیا جازا دے یا بکری  
 بیس ہوں اس کے ساتھ کچھ نہ زیادتی ہو -  
 اور نہ بکریوں - بیس - نہ بکریاں چالیس نہ ایک سو بیس





وهو من الابل ما اتي عليه ثلث سنين ودخل  
في الرابعة - طروقة الجمل - بغمة الطاء  
المهملة صيغة حققة وهي ناقة دخلت في سن  
يركبها الفحل - ثم لها ثلث سنين - جذاعة  
بالكسر وهي من الابل ما تغزله اربع سنين -  
سائمة هي من الماشية ما يرسل في مراعيها -  
هرومة - بغمة الهاء وكسر الواو المهملة  
وهي كبيرة السن التي سقطت اسنانها -  
فراة عواد - قال في جميع البحار عوراء الفخ  
العيب وقد يضم وكد في العيني في القاموس  
هو ذهاب حنك العينين - التيس -  
بفتح التاء المثناة قال في جميع البحار اذ به  
فحل لغوه يعني اذا كان ماشيتها كلها او بعضها  
انفاك الا يوخذ الذكرا لافيا ورد فيه السنه  
التبيع من ثلثين بقرا واين لهون مكان  
بنت مخاض في قول لا يوخذ التيس لانها لا ت  
يقصد به الفحولة وقال لعيني قوله ولا تيس  
هو فحل لغوه وقيدته ابن التين انه من الغز  
قوله لا يجمع بين متفرق الخ - بتقديم  
الفوقية على الغاء وتشديد الواو والضموي  
والمستعمل متفرق بتاخيرها ولا يفرق بين  
مجمع بكسر الميم والثاني كذا في القسطلاني  
قال لعيني في غيره اختلاف العلماء في تأويل  
هذا الحديث قال مالك في الموطأ تفسيره -  
لا يجمع بين متفرق ان يكون ثلثة انفس لكل  
واحد اربعون شاة واذ اظلم المصدر  
جمعها الورد واشاة - لا يفرق بين مجتم

وهو اثنتا عشرة جوبوري تير سال کی ہو جائے اور چرے سال  
میں شروع ہو۔ طروقة الجمل - بغمة الطاء  
واقع ہوئی حقہ کی یعنی وہ ناکہ جو ایسی عمر پہنچ جائے کہ حامل  
ہو نیچے قابل ہو اور پچھڑ جاوے اور کی عمر کے تین سال جذعہ کبیر  
جرودہ اثنتی جوبوری چار سال کی عمر والی ہو۔ سائمة وہ جو چار چھ  
چراگہ نہیں چرائی جاوے ہر مہرہ نفع کار ہو۔ وکسر الواو المهملة وہ  
اثنتی جو اس قدر بوڑھی ہو جاوے جس کے دانت بڑھ چکے  
کیونکہ سارے عمر جابوں قولہ ذات عوار کہ مجمع البحار میں عمر نفع  
عین ہر سہ کے معنی جیسے ہیں اور کبھی عین کا ضمہ ہوتا ہے بطبع  
معنی میں ہے اور قاموس میں ہے کہ اس کی معنی ہیں کہ جانا نہ سکا  
انکھ کی اس کا - التیس یعنی تاروقانہ کہ مجمع البحار میں کہ مراد  
اوس کبیرہ وکمانہ ہے یعنی جبکہ ہیں اوس کے سب جانور یا بعض  
اور تو نہ لے اوس کے درگاہ جس کے بارہ پیش سے حکم ہے جیسے کہ  
گاہ کے میل میں ایک تیر یا ابن لیون بنت مخاض کے عیون  
کہا گیا ہے کہ نہ لے اس وجہ سے کہ تصدق لکھا اوس کے لیے لینا ہوتا ہے  
اور کہا معنی ہے قولہ و تیس اور وہ بڑی دل کا نہ لے اور قید کیا ہے ابن  
تیس نے معنی بکری کہا یعنی بوک قولہ لا یجمع بین متفرق الخ  
تاروقانہ پر فابرا را مہل شدہ اور جو اور علی کی روایت ہیں  
متفرق حسین تاروقانہ وغیرہ فارسی سے ولا یفرق بین مجمع  
ثانی کے کسو کے ساتھ تطلاتی یعنی کہ ہا ہے یعنی وغیرہ  
کہا کہ ملانے اختلاف کیا ہے - اس حدیث کی تاویل میں  
امام مالک نے موطا میں اس حدیث کی تفسیر میں کہا ہے کہ لا یجمع  
بین متفرق یعنی تین شخص ہوں کہ ہر ایک کے چار سینس  
چالیس بکریاں ہوں چرہ نہیں کھائل زکوۃ آئے کہ ہے تو  
سب کو بچا کر لیں تاکہ اون کو ایک بکری دینا ہو۔ ولا یفرق  
بین متفرق کے یہ معنی ہیں کہ دو شکر کیوں کی اختلاف نہ ہو بکریاں  
ہاں پس ان دونوں تین بکریاں زکوۃ کی واجب ہیں

پس بکرتہ کے وقت اون کو طوطی ملے کہ میں تاکہ ہر ایک ہر ایک کیس  
 بحری کی زکوٰۃ آئے پس ان دونوں غفلوں سے منع ہو گئے  
 پس ادبی قول ثوری اور اوزاعی کا ہے۔ امام شافعی نے اسی  
 تفسیر میں کہا ہے کہ تفریق کر کے عامل زکوٰۃ صورت اول میں  
 تاکہ ہر ایک ہر ایک کیس بکری۔ اور صورت ثانی میں تاکہ ہر ایک  
 تین بکریاں پس میں ہر حال ایک ہیں لیکن (فرق آتا ہے)  
 کہ امام شافعی نے حدیث کے خطاب کو عامل زکوٰۃ کی طرف متوجہ  
 کیا ہے جیسے کہ داؤدی نے اون سے نقل کیا ہے اور امام کا  
 نے تاکہ کی طرف متوجہ کیا ہے اور عطالی نے امام شافعی سے روایت کی  
 کہ خطاب دونوں کی طرف متوجہ ہو اگلا مسمی اور عطالی کا۔ ابن ہاشم  
 کہا ہے کہ جب نصاب مشترک ہو شرکاء میں۔ اور شرکت صحیح ہو میں  
 بایں ہر کہ شرکت میں ہے چاہے گناہ اور بشر اور ز سے بچے یا نہیں اور  
 دودہ و دین میں تو وہ جب تک زکوٰۃ اسی نصاب پر شافعی ہر کے  
 نزدیک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا یجوز  
 بین متفرق بالحیث اور ہمارے نزدیک (یعنی خفیہ) نہیں  
 واجب ہے کہ لازم آئے کہ ہر ایک شریک پر نصاب کے ہر کہ زکوٰۃ  
 آجائے۔ ہمارے لیل بھی حدیث ہے پس صورت و وجوب میں  
 الملک متفرق کا جمع لازم آتا ہے اس لیے کہ مراد جمع اور تفرق  
 مکانی ہے۔ و یکو کہ جو نصاب کہ مشترک مکانوں میں ہو جاتا  
 ملک کے ساتھ تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔ پس معنی لا یفرق  
 بین مجتمع کہ یہ ہیں کہ تفریق کر کے عامل زکوٰۃ اتنی بکریاں  
 کے درمیان یا ایک سو میں کے درمیان تاکہ بناے اس کے  
 دو نصاب یا تین۔ اور معنی لا یجوز بین متفرق کے یہ ہیں کہ  
 مثلاً ان پچیس کو جو متفرق بالملک ہوں جمع نہ کرے جو شرک  
 ہوں درمیان شرکاء تاکہ بناے اون کا ایک نصاب  
 حالانکہ ہر ایک کی میں بکریاں ہیں ختم ہوا قول ابن ہاشم  
 کا قولہ خشیم الصدقة بمقتوی ہے اسوجہ سے کہ

ان يكون للخليطين ما تشاءة وشأتان  
 فيكون عليهما فيهما ثلث شياء فيقرقوها  
 حتى لا يكون علي كل واحد الا شاة واحدة  
 فهو اعن ذلك وهو قول الثوري والاوزاعي  
 وقال شافعي في تفسيره ان يفرق الساع  
 الاول لما اخذ من كل واحد شاة وفي الثاني  
 لما اخذ ثلثا - فالعنى في احد لكن هو في الخطاب  
 الشافعي الى الساعي كما حكاه عنه الداؤدي  
 وصرفه مالك الى مالك قال الخطابي عن  
 الشافعي انه صرفه اليها - انتهى فليقتطع كلام  
 العيني القسطلاني - قال ابن همام اذا كان  
 النصاب بين شركاء وصحت الخلط بينهم  
 بأحد السرح والمرعى والمراس والخلع المذهب  
 فيجب له زکوٰۃ فيه عندنا اى عند الشافعي لقوله  
 عليه السلام لا يجمع بين متفرق الحديث  
 وعندنا لا يجب والا لوجبت علي كل واحد  
 فيما دون النصاب - لنا هذا الحديث ففي  
 وجوب الجمع بين الاملاك المتفرقة اذ المراد  
 الجمع والتفرق في الامكنة الاتى في النصاب  
 المتفرق في امكنة مع وحدة الملك يجب  
 فيه - فمعنى لا يفرق بين مجتمع انه لا يفرق  
 الساعي بين الثمانيين مثلاً او المائتين عشرون  
 ليجعلها نصابين او ثلثة ولا يجمع بين  
 متفرق انه لا يجمع مثلاً بين الاربعين  
 المتفرقة بالملك بان يكون مشتركة ليجعلها  
 نصاباً واحداً انه لكل عشرون - انتهى قول ابن  
 الهاشم - وقوله خشيم الصدقة بمنصوب

علیٰ نہ مفعول لہ وقد تنازع فیہ القعلان  
بجمع ویفرق والخشیة خشیتان خشية  
الساعی ان یقل الصدقة وخشیة رب المال  
ان یکثر الصدقة فامر کل واحد منهما ان  
لا یحدث شیئا من الجمع والتفریق کذا  
فی العینی القسطلانی۔ الرقة۔ بکسر الراء  
المهملۃ وتخفيف الفان هو الذی هو المضروب  
ویقال لہ ورق ایضا۔

کہ یہ مفعول نہ ہے اور میں دونوں فعلوں میں جمع اور بصری  
کا تنازع ہے اور مؤخر خشیتہ سے خوف کا دو جواب کا پس من  
عالم زکوٰۃ کا قریب ہے کہ (کس ایسا ہو کہ زکوٰۃ کم لیل یا صے  
اور خوف صاحب مال کا قریب ہے کہ (کس ایسا ہو زکوٰۃ کم  
ذکر چلا جائے پس حکم دیا ہر ایک کو کہ نہ احداث کریں و کسی شے  
کا مینی نہ جمع کریں اور نہ جدا کریں۔ سیوطی لکھا ہے معنی قطعاً  
میں الزمتہ بجز رہا رہا و تخفیف قاف درہم سکند  
اور اسکو ورق بکسرا ہا ہلہ ہی کہتے ہیں ۔

## المسائل المستنبطه من هذا الكتاب

وهناک برستنبط و ماخوذ ہوتے ہیں اس فرائض

قوله فليعطها۔ فیہ دلالت علی دفع زکوٰۃ  
اموال لظاہرۃ الی الامام۔ قوله فلا یعط  
فیہ دلیل علی ان الامام اذا ظہر فسقط بطلانہ۔  
قوله من المسلمین۔ فیہ دلالت علی ان  
الکافر لا یخاطب بذلک۔ قوله من الغنم  
قال لکرمالی قال للفقہاء فیہ تفسیر من وجہ  
واجمال من وجہ فالتفسیر انہ لا یجوز فی ربيع  
وعشیرین الا الغنم والاحیال نہ لایدل علی قدر  
الواجب من ثمر قال بعد ذلک مفسر لہذا  
فی کل خمس شاة فصا و هذا یأی القدر الواجب  
ابتداء النصاب الاول نصاب الذیل خمس۔ واما کذا  
بزوٰۃ العجل لہذا غالباً مالہ و نعم الحاجة  
الیہا۔ قوله الخ خمس وثلثین۔  
الی خمس واربعمین۔ الی ستین۔  
فیہ دلیل علی ان الاوقاص لیست بعضہا  
وان الفرض یتعلق بالجمع وهو احد قولی

قوله فليعطها۔ اس میں دلیل ہے استنباط کہ احوال ظاہر کی زکوٰۃ امام  
کے پاس پہنچنا چاہیے۔ قوله فلا یعط اس میں ہے اس بات پر  
جیکہ امام کا فسق ظاہر ہو جاوے تو اس کا مکمل ہونا ہے۔ قوله  
المسلمین اس میں ہے استنباط کہ احکام زکوٰۃ سے کفار غلامین  
اس میں نہ لی جاوے۔ قوله من الغنم اس میں ہے تفسیر کہ  
قہار نے لکھا ہے کہ اس قول میں چال ہی ہے تفسیر ہی ہے تفسیر  
قریب ہے۔۔۔ کہ جو بیٹا اونٹوں میں نہیں اس پر واجب ہے کچھ گھر  
ایک بکری۔ اور اجمال یہ ہے کہ قدر واجب زکوٰۃ کا نہیں معلوم  
ہوتا اس پر وجہ سے اس کے بعد اسکی تفسیر کیے ہوئے کہ فی کل  
خمس شاة پھر پنج میں ایک بکری ہے پس بیان ہو گیا قدر واجب  
اور بتدائر نصاب کا پس اونٹنی زکوٰۃ کا نصاب پانچ اونٹ میں  
اور اونٹوں سے اس پر سے شروع کیا گیا کہ عرب کا اجمال انٹ  
ہی ہے اور ان سے ہی زکوٰۃ واجب پڑتی تھی۔ قوله الخ  
وثلثین الی خمس واربعمین۔ ستین میں دلیل ہے اس بات پر کہ اونٹ  
زنی بیان شدہ فالغنم کے دریاغی احادیث معاف نہیں ہے اور  
زکوٰۃ متعلق ہے حسب الارشاقی اہم کے دو قولوں میں سے پہلے

الشافعی قال صاحب التوضیح والاصح خلافه  
 والوهن محرکة ما بین الفریضتین کذا فی  
 مجمع البحار - قوله (فی بیان صدقة الابل) فان  
 زادت الی قوله فی کل خمسین حقة  
 وبه اخذ الشافعی واحمل وقال ابو حنیفة  
 اذا زاد علی عشرين ومائة استقبل به الفریضة  
 وعن مالک روايتان واستدل لابی حنیفة  
 بما رواه ابن ابی شیبة عن سفیان عن ابی اسحق  
 عن علی قال اذا زادت الابل علی عشرين ومائة  
 استقبل به الفریضة - وعروض بان شویکا  
 رواه عن ابی اسحق عن علی اذا زادت الابل  
 علی عشرين ومائة ففی کل خمسین حقة و فی  
 کل اربعین بنت لبون - الا ان سفیان لحفظ  
 من شویک استدل له من المرفوع ايضا ما فی  
 کتابه لذی کتب رسول الله صلی الله علیه وسلم  
 لعمر بن حزم وسمیاتی بیانه انشاء الله فی  
 موضعه - قوله فی صدقة الغنم  
 اذا بلغت اربعین - قد اجمع العلماء  
 علی ان لاشی فی اقل من الاربعین من الغنم ان  
 فی الاربعین شاة و فی مائة وعشرون شاتین فی  
 ثلثمائة ثلث شیاة و اذا زادت واحدا فلیس  
 فیها شاتی الی اربعمائة ففیها اربع شیاة ثم فی  
 کل مائة شاة وهذا قول ابی حنیفة ومالك  
 والشافعی - احمد فی الصحیح عنه والثوری اسحق  
 والاوزاعی جماعة اهل لاثر وهو قول علی  
 وابن مسعود رضی الله عنهما - وقال الشعبي  
 والنخعی والحسن اذا زادت علی ثلثمائة واحدا

ایک قول ہے کہ صاحب توضیح نے کہ قول اصح شافعی کہ اس کے خلاف ہے  
 اور جس بات کو کہ وہ فرعون کے دیوانی اہل وادی ہی طرح جمع بجا دیتی تھی  
 اور خود کی زکوۃ کے بیان میں افغان زاد کے قول فی کل خمسین حقة -  
 اسی پر عمل کیا ہے امام شافعی اور امام احمد نے اور کہا امام ابو حنیفہ نے  
 کہ جب نہ ادرہ جواں ایک سو بیس پرتوا زرہ زکوۃ کا حساب کیا جاوے  
 اور نام لگے سے دو روایتیں ہیں اور امام ابو حنیفہ کے قول کا استدلال  
 بیان کیا گیا ہے اس پر شک نہ ہو کہ روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے بیان  
 سے سفیان روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں  
 علی سے کہ کہا کہ جب نہ ادرہ جواں اونٹ ایک سو بیس پرتوا زرہ  
 زکوۃ کا حساب کیا جاوے - اور معارضہ کیا گیا ہے اس سے اس  
 پر کہ شریک نے روایت کیا ہے اس کو ابی اسحق سے اور وہ روایت کرتے  
 ہیں علی سے کہ جب نہ ادرہ جواں اونٹ ایک سو بیس پرتوا زرہ  
 میں ایک حقة ہے اور ہر چالیس کی باقی پراک بنت لبون سگر تھی  
 جواب کیا گیا ہے اس حقة کا اس طور سے کہ سفیان نے ادرہ جواں  
 ہے بنت شریک کے اور ابی اسحق کا استدلال بیان کیا گیا ہے اس پر  
 مرفوع ہے ہی حواہ فی سنن میں ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ کہہا ہے ادرہ جواں اونٹ ایک سو بیس پرتوا زرہ  
 قوله کہ خود کی زکوۃ کے بیان میں (اذا بلغت اربعین تحقیق اجمع کوئی  
 علماء نسبت پر چالیس کہ کہیں پر زکوۃ نہیں ہے اور بس کہ  
 چالیس پر ایک بکری ہو اور ایک سو بیس پر دو بکریاں - اور تین سو  
 تین بکریاں ہیں اور جب نہ ادرہ جواں تین سو پر ایک ہی تو چار سو  
 کہ میری نہیں ہے اور چار سو پر چار بکریاں ہیں - پر میری کہنے کی باقی  
 پر ایک بکری اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک ابو شافعی کا اور امام احمد  
 کا یہی جواز صحیح یہی مذہب ہے ابو ثوری اور اسحاق اور اسحاق اور  
 جماعت اہل حدیث کا یہی قول ہے اور یہی قول ہے علی اور ابن  
 مسعود رضی اللہ عنہما کا - اور کہ شعبی انہی اور حسن کہ جب نہ  
 ہر چار سو تین سو پر ایک تو اس میں زکوۃ کے

ففيها أربع شياہ الى رباعية فاذا زادت  
واحدة يجب فيها خمس شياہ - وهي واية  
عن احمد هو مخالف للثقة وقيل فاذا زادت  
على مائتين ففيها شتان حتى تبلغ اربعين  
ومائتين حكاه ابن التين وفقهاء الامصار  
على خلافه - قوله في صدقة الغنم  
في سائمةا - فيه دليل على ان شوط وجب  
الزكاة السومة - لكن عند ابی حنيفة والشافعي  
وهي الوعية في كلا مباح وقال ابن حزم قال  
مالك والليث وبعض اصحابنا تركي السواثم  
والمعلوفة والمتخذة للركوب وللحرب وغير  
ذلك من الابل والغنم - قال بعض اصحابنا  
اما الابل فنعو واما البقر والغنم فلا زكاة  
الا في سائمةا وهو قول ابی الحسن بن المفلس  
وقال بعضهم اما الابل والغنم فتركی سائمةا  
وغير سائمةا واما البقر فلا تركی الا سائمةا وهو  
قول ابی بكر بن داود لم يختلف احد من  
اصحابنا في ان سائمة الابل - غير سائمة الابل  
منها تركی سائمة وقال بعضهم تركی غير السائمة  
عن كل واحد في الدهر مرة واحدة ثم لا يبعد  
الزكاة فيها - وقال اصحابنا الحنفية وليس في  
العوامل في المواعيل المعلوفة صدقة وهذا  
قول اكثر اهل العلم كعطاء والحسن في النخعي  
وابن جبير والثوري والليث الشافعي احمد  
واسمعي والي ثور والي عبيد ابن المنذر  
ويروي عن عمرو بن عبد العزيز وقال قتادة  
ومكحول مال لا يجب الزكاة في المعلوفة

اوس میں زکوٰۃ کی چار بکریاں ہیں چار سو تک واجب چار سو  
ایک سو تا دو سو واجب تو واجب ہیں زکوٰۃ میں پانچ بکریاں اور  
یہ ایک روایت ہے احمد سے اور جلیب انار کے اور بعض نے  
کہا ہے کہ جب تا دو سو واجب اور دو سو پانچ زکوٰۃ کی دو بکریاں ہیں سو  
چالیس تک بیان کیا ہے اسکو ابن تین نے اور فقہاء مصر اسکے خلاف  
ہیں قولہ رکریوں کی زکوٰۃ کے یہ نہیں، فی سائمةا اس میں دلیل  
ہے اس بات پر کہ زکوٰۃ کے وجوب کی شرط چار یا پانچ وغیرہ شافعی  
کے نزدیک اور غیر سائمةا کی ہے کہ سو سے زکوٰۃ واجب ہے چار سو  
بلکہ چار سو ہیں - اور کہ ابن حزم نے کہا مالک روایت اور بعض  
ہاں سے علماء نے زکوٰۃ کی جگہ کے ان داخل اور بکریوں کی جو چار سو  
میں چریں اور انکی جنگو گھر پر رکھا جائے اور انکی جنگو سواری یا  
کشتی یا اور مختلف کاموں کے لیے رکھا ہے ہاں بعض علماء  
نے تفصیل کی ہے پس کہ اگر ان کی توان سب صحت تو ان کی زکوٰۃ  
دیجئے لیکن بقول حزم ان میں سوا چار یا پانچ نہ ہوں کہ اگر کسی  
میں زکوٰۃ نہیں ہے یہی قول ہے ابی اس بن المفلس اور بعض  
اسطور سے تفصیل کی ہے کہ اگر ان کی توان سوا چار یا پانچ نہ ہو  
زکوٰۃ دیجئے مگر یہ نہیں صرف سائمةا کی اور یہی قول ابی ابن کثیر  
احباب میں کسی اختلافات میں اختلاف نہیں کیا کہ چار سو یا پانچ  
ان کی اور چار سو یا پانچ زکوٰۃ دیے جائیں یا نہیں  
اور بعض علماء کا قول ہے کہ اگر کسی غیر سائمةا کی زکوٰۃ عمرہ میں یا اگر کسی  
جائے اور غیر نہیں نام آئی اور زکوٰۃ کی ہاں ہے مگر ہاں حنفیہ کو  
ہے کہ کام کرنا ہے اور جو ہاں ٹھہرے اور گھر کے یا سو یا پانچ زکوٰۃ  
نہیں ہے یہی قول اکثر اہل علم ہے عطاء اور حسن اور غنی اور ابن جبر  
اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحق اور ابو ثور اور یحییٰ اور  
ابن مندہ اور ابی داؤد بن عبد العزیز سے اور قتادہ اور  
مکحول اور مالک نے کہا کہ گھر پر چرنے والے اور کویش  
پر کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اس لیے

والتواضع بالعمومات وهو مذہب معاذ بن  
وجاہت بن عبد اللہ وسعید بن عبد الغفر  
والزہری وروی عن علی معاذ ذہ لا کوفۃ  
فیہا وهو قول بی حنیفۃ۔ کذا فی العینی۔  
قوله فی الرقة فان لم یکن فیہ لیل  
علی ان الفضة ان لم یکن الاتسعين ومائة  
فلیس فیہا شئ لعدا التصاب الا ان تطوع  
مباحیہ۔

الفتاویٰ حدیث کے عام میں۔ اور بی بی بیٹا اور جابر بن عبد اللہ  
اور محمد بن عبد الغفر اور زہری کا ہے۔ اور روایت ہے حضرت  
علی اور حضرت معاذ سے کہ ان جالہ نہیں رکھتے نہیں اور بی  
قول ہے ابو حنیفہ کا طریق لکھا ہے جس میں قولہ فی الرقة  
فان لم یکن ایس دلیل ہے اس بات پر کہ اگر وہ ہم لکیر  
تو لے ہوں تو انہیں رکھتے نہیں ہے بوجہ نہوتے نصاب  
یعنی اگرچہ نصاب پورا نہیں ایک قیل قول کہ فرق حبیب ہی کوفۃ  
نہیں ہے بلکہ مالک بخوشی خود دینا چاہے۔

## هذا ما كتب صل الله عليه وسلم لا وضمة الليثي قيل ضمة الليثي

یہ وہ فرماں ہے جو کھارسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ضمیرہ رضی اللہ عنہ سے لیا اور بعض نے اس کو ضمیرہ رضی اللہ عنہ کہا ہے۔

روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور سن بن سفيان  
ابن ابی ذئب کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں حسین بن عبد اللہ  
بن ضمیرہ سے اور وہ اپنے باپ کے والدہ کی طرف اور وہ رضی  
اللہ عنہ سے اپنے فرمایا کہ تیرے لئے لکھا ہے یا رسول اللہ  
جیسے میرا بیٹا جدا کر دیا گیا پس فرمایا آپ کے لئے نہ جلائی گجائے  
یعنی اب آئندہ مال اور اس کے بیٹے کے حرم میں اور  
آوی پیجا اور اس شخص کے پاس جس کے پاس ضمیرہ تھے اور وہ  
ایا انکو ایک اونٹ کے عوض پھر انکو آزاد کر دیا اور ایک فرمان  
لکھ دیا یا رسول اللہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم  
یہ تحریر ہے ضمیرہ کو دیا سٹے محمد رسول اللہ کی جانب سے  
بنی ضمیرہ اور اس کے اہل بیت کے لئے کہ تمہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اور انکو ارباب اہل بیت میں  
عرب کے اگرچہ ہیں پھر یہ رسول اللہ کے پاس اور اگر  
وہ چاہیں تو لوٹ جاویں وہ اپنی اہل میں نہ تعرض کیا  
جاوے گا ورنہ مگر حق نبی و دین حق اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

روای البخاری فی تاریخہ والحسن بن سفيان  
من طریق ابن ابی ذئب عن حسين بن عبد الله  
ابن ضميرة عن ابيه عن جده ضميرة ان النبي  
صلی اللہ علیہ وسلم موباه ضميرة وهي تمکي  
فقال ما يبيكم لك قالت يا رسول الله فرق  
بيتي بين ابني فقال رسول الله صلی اللہ  
عليه وسلم لا يفرق بين والدته ولداها۔  
فارس الى الذي عنده ضميرة فاتباعه  
منه بكرة ثم اعتمرهم وكتب لهم كتابا بالحنن  
باسم الله الرحمن الرحيم۔  
هذا الكتاب لبني ضميرة من محمد رسول  
الله بنی ضميرة واهل بيته ان رسول الله  
صلی اللہ علیہ وسلم اعتمرهم واهل اهل  
بيت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول  
الله صلی اللہ علیہ وسلم وان احبوا رجعوا  
الى اهلهم فلا تعرض لهم الا بالحق ومن لقيهم

مسلمان اور کون سے چاہیے کہ اور ان کے ساتھ بھائی کو  
 کہا اسکو ابی بن کعب نے کہا ابن سعد اور باہمی نے  
 کہ حسین بن عبد اللہ بن نمیر یہ فرمان لیکر ہمدی کے پاس  
 گئے پس رکھا ہمدی نے اسکو اپنی آنکھوں پر اور خطا کیے  
 اور کونین سو دینار اور ایک مرتبہ سفر میں نکلے اور انکے ساتھ لڑکی  
 قوم تھی اور حسین کے پاس یہ فرمان تھا اور کونین نے اٹھ لیا  
 اور جو کچھ انکے پاس تھا لوٹ لیا انہوں نے وہ فرمان نکالا اور غریبی  
 چروکرو اسکے مضمون سے اور سنا دیا وہ انکو پہنچا پس یہی ہے  
 نے وہاں جوار سے لوٹا تھا اور پھر اُسے کچھ مقرر میں نہیں کیا ذکر  
 کیا پس فرمان کو طبع انہوں نے اور منسوب کیا اسکو اور کثرت لکھا  
 کہ اسکی سند میں حسین بن عبد اللہ بن نمیر متروک ہیں کذاب ہیں کہا  
 ابن حجر نے کہ روایت کی ہے اس حدیث کو اسکی مالی حکمت  
 مجلس کی حدیث سے اسکا بیان صحیح ہے حدیث غریب ہے متروک  
 ہے اس کے ساتھ ابن ہشام نے بھی کہا حافظ نے لکھا انہوں نے  
 لکھا کہ ابن مندہ نے کہ زید بن جابر نے استیصال کی بی بی نے کہا  
 اسے اور ابن ابی نکت کے نزدیک اس حدیث کا ثبوت بھی جو قطع حکمت  
 اور تابعیت کی بی بی نے کہا کہ ابن ابی نکت نے بھی ہمدی سے روایت کیا  
 جکا کلام کو ایسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث سے روایت کیا  
 پر ابن ہشام نے روایت کیا تھا اور ابن ابی نکت نے بھی ہمدی سے روایت کیا  
 میں کہ یہ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا  
 کے پیچھے ایک روایت میں ہے کہ میں نے یہی حدیث کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا  
 وہ حدیث ابن ابی نکت کی جو مشہور ہے کتب میں مشہور ہے

من المسلمین فلیستو من یجوز خیرا۔ وکتب  
 ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) قال بن سعد  
 البلاذری فی قد حسین بن عبد اللہ بن ضمیر  
 علی المہدی بالکتاب فوضعه علی عینہ فاعطاه  
 ثلثمائے دینار۔ وکان خرج فی سفر مع قوم  
 ومعهم هذا الكتاب فعرض لهم المصوص  
 فاحذوا ما معهم فاحرجوا الكتاب واعلموهم  
 بما فیہ فقرۃ علیہم فردوا علیہم واخذوا  
 منهم ولم یقرضوا لهم۔ ذکرہ فی جامع وعوام  
 للبخار وقال فیہ حسین بن عبد اللہ مذكور  
 کذاب۔ قال بن حجر وینا بعلوم حدیث  
 المختص۔ قال بن صاعد غریب تفرد بہ ابن  
 وهب عن ابن ابی ذئب قلت ذکر ابن مندہ  
 ان زید بن جابر تابع ابن ابی ذئب للحیث  
 شاهد عند ابن اسحق یسند منقطع۔ وقد  
 تابع ابن ابی ذئب ایضا اسمعیل بن ابی اویس  
 وضمیرہ هذا هو الذی انکس رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم بامرأة علی سورة البقر زعم  
 عبد الغنی القدسی فی الامم ان ضمیرہ هذا  
 هو الیتم الذی صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فی بیتہ قال ففتمت انا والیتم وراۃ و فی  
 رواية والتیمر راثنا۔ اقول۔ وهذا الحدیث  
 هو حدیث ابن ابی نکت مشہور فی کتب الحدیث

## المسائل المستنبطه منه

وه مسائل مستنبطه ہوتے ہیں اس نصاب

اقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفرق باین والدۃ۔ قولہ صلعم الیمنی من والدۃ۔ اس میں دلیل ہے



فيه دليل على ان لا يفرق بين اثنين كالوالد  
والوالدة وولدها وكالاخوين واحدهما صغير  
وكالازوجين وامثالهما فيه من الضم والافتراق  
قال صلى الله عليه وسلم لا تفرقوا بين ابي  
الاسلام - قوله ان اجبوا - فيه دليل على  
تخيير المتخيارين ان يلحق بقومه وبين ان يكى  
عند صفة وكان ضريبة هذا الاختار الله  
ورسوله لم يكى عند رسول الله صلى الله عليه  
قوله بمكره - فيه دليل على جواز بيع الحيوان  
باليوان وهذه مسئلة اختلافوا فيها وفضلها  
في كتب الفقه والحدود - قوله انهم  
اهل بيت - يستفاد منه ان جنس العرب  
من اهل غير الاسلام ولذا لا اظهروا  
رسول الله صلى الله عليه وسلم عربيته

اس بات پر کفر قریبی کیا جو کہ دو میان دو کے جیسے باپ اور  
 ماں اور بیٹا اور جیسے دو ایسے بھائی جن میں سے ایک چھوٹا ہو  
 یا جیسے یاں بیوی اور ان کا طرح اسو جہ کے اس میں ضرور پہنچنے  
 کا اندیشہ ہو اور فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے نہیں جائز ہے کہ اللہ میں کی کو  
 ضرور پہنچنا اور نیز نہیں جائز ہے ضرور کا بدلہ لینا قائلان ان حضرات میں دلیل  
 ہے اس بات پر کہ اگر اللہ وہ عالم کہ لغت یا ہے کہ بعد اناد ہو نیکی اپنے کوئی  
 کہ اس سے پہلے اپنے دل میں چاہا ہے اور ضرور نے اختیار کیا ہوتا  
 اسد اور اس کے رسول کو پس ہے رسول اللہ کی حدتیں بعد از او  
 ہر نیکی پر قول بیکہ امین دلیل ہے اس بات پر کہ جس حیوان کی  
 دو کھر جو ان سے جائز ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں علماء کا اختلاف  
 ہے تفصیل اس کی کتب فقہ وحدیث میں مرقور ہے قولہ انہم ان میت  
 من العرب کے قید سے معلوم ہو گیا کہ جنس عرب کو خاص جز  
 ہے اسلام میں اور ایسی وجہ سے رسول اللہ نے متاز  
 کر کے اون کی عربیت ظاہر کی۔

سقط له الضمور والاضمار في الاسلام - الضمور الضم القح  
ضمي ضموا وضوا وضوا به اضمر اضم اضم اضم  
متعدد والرباعي متعدد بالياء فله اى لا يفيض  
الرجل لفاء فينقصه شيئا من حقه والضمور  
فعال من الضمور لا يجاز به على اضماره باوخال  
الضمور عليه فالضمور فعل الواحد والضمور فعل  
الاثنتين والضمور ابتداء الفعل والضمور الجزاء  
عليه قيل الضمور ما تقويه صاحبك وتستفتح  
انت به والضمور ان تقويه من غير متفتح به تكرر  
للتأكيد وهما بمعنى واحد في علامة يبدال  
على ان لفظ الضمور والضمور واحد في  
الغريبين لكنه في ما رأيت من النسخ الاضمار  
والله اعلم كذا في جميع البحار -

سہ قولہ ولا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ الضر ضد ہفتی کے  
بولاجانب سے ضرر اور ضرارا ضروا لغو مان ہیں ثنائی اسکا تعدی  
بنفسہ اور باغائی متعدی یا کے ساتھ تہ بیحد ضرر وے کوئی شخص  
لپٹے پہانی گویں کہ کر دے کھاوے کسی میں اس اور ضررا بخل ہی الضر سے  
یعنی نہ بدلے لادے ضرر یہ دو چارے پر اسکو اپنی جان پہ ضرر پہنچا کر پس  
ضرر فعل ہو لیکن اسکا اضرار فعل ہے وہاں اور ضررا مبتدا مثل  
ہے اور ضررا جملہ ہے اسکا اور فعل نے کہا ہے ضرر یہ کہ ضرر  
وے کو تو پی صاحب کو اور نفع مال کے لئے تو اس کا اور ضرر یہ کہ ضرر  
وے کو تو اسکو اور تجھے ہی نفع نہ ہو اسکو اور اس مقام پر واسطہ آکر ایک  
چند روز بعد وفات تک نہیں ہیں۔ اسکا کام ولادت کو تک ہے اس بات پر کہ  
لفظ اس حدیث کے لا ضرر ولا ضرار میں الصبر طرغین میں ہے  
لیکن وہ منحصر ہیں میں نے دیکھا ہے ادن میں الاضرار یہ  
والله اعلم بالصواب۔ جمع الرجال بن۔



ابن شیبہ سماء مشاہدہ و اخطاء الحدیث  
وہو رجل عدوہ فی الصحابة و دونه  
فی کتبہم۔  
اگر اہل کلام شاذ تبار و محدثین نے اسکو قلم کیا تھا اور وہ  
ایک شخص ہے جسکو محدثین نے صحابی میں شمار کیا ہے اور  
ای کتب میں اسکا ذکر کیا ہے۔

## غرائب الالفاظ

۴ اور الفاظ یعنی شرح لغات

التنقیص۔ هو الزجای لا یجعله ناقراً۔  
لا یحتلے۔ ای لا یقطع۔ الساقطة۔ ماسقط  
بنغلة ما کھا۔ المنشل۔ یقال منشل النضالة  
ای المعزین و مقلنا۔ بخیر النظرین من  
الخیرة یعنی الخیارین الامرین۔ یقید من  
القوة محرکة و هو قتل لقاتل بدل المقتول  
الا ذخر۔ بکسوة المعزوة و سکون الدال المعجمة  
حشیة طیب الرائحة عریض الادواق۔  
التنقیص جو نقص یعنی اسکو دشت زدہ نہ کیا جائے بل کھلی  
میں نہ کاٹا جائے اساقطہ و چیز جو کم ہو جائے اپنے  
مالک کی غفلت سے المنشل بولاجا ہے منشل انضال  
میں پہنچنا یا نالاد و اعلان کرنا حالانکہ ہونی چیز کو بخیر النظرین  
ماخوذ ہے بغیر سے یعنی غما ہے وہ دوام نہیں لیتی و غمزدہ  
قد و کثر سے جسکے معنی ہیں قتل کرنا قاتل کو مقتول کے عوض  
الا ذخر کبیر مز و سکون دل معبد۔ ایک قسم گماش  
ہے۔ خوشبودار چوڑے پتوں والا۔

## المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوئے ہیں اس فرمان سے

قوله لا تنقص صیدها۔ قال لما فظ  
فی الفقه نهم۔ عکومة بذلک علی المنع من  
الاتلان و سائر انواع الاذی تنبہا بالادنی  
علی الاعلی و قد خالف عکومة عطاء و مجاهد  
فقلا لا بأس بطرده مالم یفرض الی قتله  
انحرج ابن ابی شیبہ و روی ایضاً من طریق  
المکرم عن شیخ من اهل مکة ان حاما کان علی  
البیت فذرق علی ید حکمر فاشاع عمر بیدہ  
فطار فوق علی بعض بیوت مکة فجاءت  
حیة فاکلته فحکمر علی نفسه بشاة  
قوله لا تنقص صیدها۔ کہا حافظ نے فتح الباری میں کہ مکرم نے  
اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ ممانعت معلوم ہوتی ہے اس سے  
تلف کرنے یعنی مار ڈالنے اور ہر قسم کی اذیت دینے کی۔  
یعنی جب مال کے لیے ادنیٰ ایذا جائز نہیں ہے یعنی چونکا تو پھر  
او کو مار ڈالنا کب جائز ہوگا اور منی الفت کی ہر مکرم کی ہطلا اور حجام  
نے پس کہا اور غ دونے کہ کچھ مرج نہیں ہے اور کچھ گائے جب تک کہ  
سودی الی اقل نہ ہو کچھ کی جو ابی بن ابی شیبہ نے اور روایت کی جو حکمر  
کے طریقہ سے حکم نہ مل کر جس ایک شخص کی رعایت کی جو کہ ایک بوقت  
کبیر کی چہرہ پر تھا پس بیٹہ کی اس نے حضرت عمر کے ہاتھ پر اپنے اشار  
کیا اپنے ہاتھ میں انگلی اور کسی اور پر چاٹھا لوں ایک نپا اور کسی

وروی من طریق اخری عن عثمان نحوه -  
 قوله لا یختل شوکھا - وجاء فی رواية  
 بدلھا لا یعضد بھا شجرة - قال ابن حجر  
 قال لقرطبی خص الفقهاء الشجر النحر عن  
 قطعه بما ثبتہ الله من غیر صنع آدمی فاما  
 ینبت بمعالجة آدمی فاختلف فیہ والجمهور  
 علی الجواز وقال الشافعی فی الجمیع الجزاء  
 ورجحہ ابن قدامة واخلتلفوا فی جزاء ما قطع  
 من نوع الاول فقال مالک لا جزاء فیہ بل  
 یاثم وقال عطاء یستغفر قال ابو حنیفة  
 یؤخذ بقیمتہ ہدی وقال الشافعی فی  
 العظیمة بقرة وفیما دونهما شاة واحترج  
 الطبری بالقیاس علی جزاء الصید تعقبہ  
 ابن القصار انہ کان یأمرہ ان یجعل الجزاء  
 علی المحرم اذا قطع شیئا من شجر الحل لا قائل  
 بہ وقال ابن العریبی تفقوا علی تحریم قطع  
 شجر الحرم الا ان الشافعی اجاز قطع السواک  
 من فروع الشجرة کذا نقلہ ابو ثور عنہ  
 واجاز ایضا اخذ الورق والثمار اذا کان  
 لا یضرھا ولا یملکھا وبهذا قال عطاء  
 ومجاهد وغیرہما واجاز واطع الشوک  
 لکونه یؤدی بطبعہ فاشبه الفواسق  
 ومنعہ الجمهور واجابوا بان القیاس  
 المذکور بمقابلة النص فلا یتنبیہ - قال  
 ابن قدامة ولا بأس بالانتفاع بما انکسر  
 من الاغصان وانقطع من الاشجار وغیر  
 صنع آدمی لا بما یسقط من الورق ونص

کہا کہ اس حکم کیا حضرت عمر نے اپنے نفس پر ایک بکرہ روایت  
 کی ہے جو کہ حضرت عمر نے اپنے نفس پر ایک بکرہ روایت  
 اور ایک روایت میں اسکی جرحیں طرح طرح سے بیان  
 کی ہیں کہ ذکر کیا ہے کہ اسکی جرحیں میں جس طرح کے شکیکات  
 سے فقہار نے اسکو اذنیوں کے ساتھ خاص کیا ہے جنکے نکاح میں  
 آدمی کے کسب کو دخل نہیں ہوگا اور وہ ہوں اور جیسے نہیں انکس  
 اختلاف ہے اور جو کہ مذکور ہیں جواز کے دو حکام شافعی و حنبلی  
 جڑ سے قطع و زحیح و اسکو ان قدر لڑنے اور تکلیف کیا گیا ہے کہ اول  
 رہتی ہو انکی کسب کی ہوں انکی جڑ میں اختلاف ہے امام مالک کے نزدیک  
 تو کچھ جزا نہیں ہے صرف نیکار ہوگا اور کہا عطاء نے ہفت چار چھ  
 اور کہا ابو حنیفہ نے کہ آدمی کی قیمت سے قربانی خرید لیا جائے اور کہا  
 شافعی نے کہ بڑے درخت کے عوض گائے اور اسکے سائیں گری  
 اور حجت اللہ علیہ قیاس کے جزا صید پر اجراض کیا گیا ہے  
 ان قصاص کے کہ اس قیاس کی بنا پر لازم آتا ہے کہ اگر عمر میں شہریت  
 کاٹ لے تو اس پر جزا لازم ہو اور اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہے ہاں کہ ان  
 امری نے کہ اتفاق کیا ہے ہمارے عدم کے درخت کا ٹٹنے کی حرمت پر  
 شافعی رحمہ اللہ نے ہمارے دی و درخت کی نہیں ہوں جسکا کٹنے کی  
 ایسا ہی فعل کیا ہے اور اسے ابو ثور نے اور بی اجازت دی ہے تو اس پر  
 کی جبکہ نہ پہونچے اور اس پر کو افانہ ہلاک کرے اور اسکو ادبی قتل  
 عطا اور مجاہد وغیرہ کا اور اجازت دی ہے انہوں نے کا ذکر کوکاش  
 ڈالنے کی اسوجہ کہ وہ باطل موی پر میں مشابہ ہو گیا وہ فقہان  
 رتبہ کیا ہے کہ اسکو جو ہے اور جواب دیا کہ بنی طور کہ قیاس کو نقص  
 مقابلہ میں ہے جکا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کہا ابن قدامة نے کہ  
 اور ان شاعروں کو کہ جو نفع حاصل کر میں کچھ بچ نہیں جو نیز کی  
 توڑے بہر خود بخود ٹوٹ جائیں اور آدمی کے فعل کو اس میں دخل نہ ہوا  
 یہی حکم ہے پتوں کا اور نص کی ہے اسپر احمد نے اور  
 نہیں جانتے ہم اس میں کسی اختلاف - قوله لا یحسل

عليه احمدا ولا نعلم فيه خلافا - قوله  
لا يحل ساقطتها - فيه دليل على ان  
لغة مكة لا تنقطع للتبليغ بل للتعريف  
خاصة وهو قول الجمهور وانما اختصت  
بذلك عند أهل المكان اي بها الى ردها  
لانها ان كانت للمكي فظاهر ان كانت للآفاقي  
فلا يحلوا اخذ غالبا من وارد اليها وقال كثير  
المالكية وبعض الشافعية هي كغيرها من  
البلاد وانما تختص مكة بالمباغة في التعريف  
لان الحاج يرجع الى بلد وتداول يوم فاحتاج  
الملتقط بها الى المباغة في التعريف -

ساقی تھا۔ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ کم کم گری ہوئی چیز کا ہلانا اس نیت سے نہ کہ اور اس مالک بننے کا نہیں ہے بلکہ بخر اور سکھنا سخت کرانے اور اعلان کرنا کہ اے اوریسی قول ہو جہنم کا۔ اور اس حکم کی تائید اس وجہ سے خاص کیا گیا کہ وہیں اس چیز کا اس کے مالک کو پہنچا دینا ممکن ہو گیا کہ اگر وہ مالک کو دے ہے تو ظاہر ہے اور اگر وہ پرہیز ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ایسی چیز نہ تھی کہ وہاں لکھ کر پیش آئے اس میں تین سال اور چیز کا اعلان کرے مگر ہر مالک کو پہنچا دے اور اکثر ایسا اور منصفانہ ہے کہ اس حکم میں لکھ کر ہی حکم ہو جو وہ شہر کا اور جو جس کے پاس اس کے ذکر کیا گیا کہ چونکہ عامی اور بعضی نفع کے اپنے اپنے شہر کو کوئی عامتہ ان کو ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہیں لکھتے اس وجہ سے اس کے پہنچنے میں تاخیر ہوتی ہے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى ابي نعيم والى نعيم بن الحارث

یہ وہ فرمان ہے جسکو کھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ اور ابوخیلہؓ ابھی کے لیے

قال ابن حجر في الإصابة أخرجه ابن منداه  
من طريق سليمان بن داود المكي قال  
حدثنا محمد بن عثمان الطائفي الثقفي قال  
حدثني عبد الله بن عقيل عن أبيه قال  
خرجنا إلى مسلم بن حذيفة العامري  
فاخبرنا أن أبا ربيعة السهمي - أبا خزيمة  
الذهبي قال لا أتينا رسول الله صلى الله عليه  
وسلم يتبر من العقيق فكتب لنا كتابا  
وقال فيه من وجد شيئا فهو له والجنس  
من الركاز والزكوة من كل أربعين دينارا  
دينارا -

مظاہر بن حجر نے اصحابین کو کریمیا کو فتح کی ہوا کی ایندھنہ نے  
سلیمان بن داؤد الکی کے طریقہ سے کہا سلیمان نے کہ حدیث بیان  
کی ہے کہ محمد بن عثمان طاعی ثقفی نے کہا حدیث یہ سنی کی ہے کہ  
برج خلیل نے اپنے باپ سے کہا گئے ہم سلم بن حذیفہ عامری کے پاس  
پس خبر دی اوہ نہ ملے نہ ہم کو کہ ابو بکر سمعی اور ابو خلیل بھی نے کہا  
کہ حاضر ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
ایک ٹکڑا لکھ کر آپ نے چاہے واسطے ایک فرمان لکھ دیا اور کہا  
تھا اوس میں کہ جو شخص پاوے کچھ مراد و فینہ اس میں وہ  
اوس کا مالک ہے اور مراد میں خمس ہے اور  
زکوٰۃ ہر چالیس دینار پر ایک دینار

-4-

غرائب الالفاظ

نامہ الفاظ لغت غریب لغات

رُهِيمَةَ - بالراء المهملة وبعد ها هاء ثم  
ياء مشناة من تحت ثم ميتر ثم هاء الوقف  
مصغرا - فحيلة - بالنون والهاء المعجمة  
والياء المشناة من تحت بعد ها لام ثم هاء  
الوقف مصغرا وقبل بوجيميلت بالياء المعجمة  
والجيم مصغرا - اللهبي - بكسر اللام وسكون  
الهاء وكسر الباء الموحدة - ركاز - بكسر الراء  
المهملة عند اهل الحجاز وكذا الجاهلية  
المدفونة في الارض وعند اهل العراق  
المعادن -

تصغير - راء معجمة او راوس کے بعد ہا ہوز پر ہا و تنانہ پتر  
پر ہا و وقت یوزن تصغیر فحیلہ - نون اور غار مجملہ و یا  
تحتانیہ اوس کے بعد لام پر ہا و وقت یوزن تصغیر اور  
بعض نے کہا ہے کہ ابوجیمیلہ - بار موحدة اور جیمیلہ یوزن تصغیر  
الہبی بکسر لام سکون بار ہوز کسر بار موحدة - رکاز  
بکسر راء مجملہ اہل حجاز کے نزدیک تو وحشہ پر  
جاہلیت کے زمانہ کی زمین میں دفن ہوں اور اس  
عراق کے نزدیک کانیں



## المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس غرمان سے

قوله من وجد - قال يعني في شجر  
البحاري ان وجد المسلم والذمي في داره  
معدنا فهو له ولا شيء فيه عند ابي حنيفة  
واحد الا اذا حال عليه الحول فهو نصاب  
ففيه الزكوة وعند ابي يوسف ومحمد  
الخمس في الحال عند مالك والشافعي  
الزكوة في الحال الخائوت والمنازل كالدار

قوله من وجد ذكر كيا يعني في شجر يعني في  
مسكن يافى اپنے گھر میں محدس مس اوں کا مالک ہے اور یا  
اچھینڈ اور امام احمد کے نزدیک اوس سے اس وقت تک  
کچھ نہیں لیا جائیگا جب تک کہ گد جاوے اس پر ایک سال اور معدنا  
نصاب کا ہی ہو تو اب اوں زکوة ہو - اور صاحبین کے نزدیک  
خمس لیا جاوے فی الحال اور امام مالک اور امام شافعی بکسر زکوة  
زکوة ہونی الحال - اور کانیں اور منزل مثل دار کے ہے

س الخائوت مكان يقطن للبيع والشراء  
فان كان للسكن فادير عليه الحد وداد واديا  
فيه بيت والمنازل بين الدار والبيت فالاول  
يدخل فيه الثاني والثالث والثالث يدخل  
فيه الثاني وموافق السكن مكان المطبخ بيت  
الخلاء والماء - ولا يدخل فيه منزل  
الدواب والاول يشمله -

ما نوت وہ مکان جہا تک زکوة فروخت کے لیے اور مکان اگر سفر  
کے لیے ہو تو جیسے جہاں چاہیے اور ہا و تنانہ پتر کے دو ہی معدنیت  
اور منزل دریاں جہاں روٹے کے پہلوں کوٹ لگائی اور ثالث کو دار  
ثالث شامل ہے ثانی کو اور ضروریات سکونت کو جیسے باور چینا نہ بیچنا نہ  
آباد خانہ وغیرہ - اور نہیں داخل ہے اگر منزل داب اور ذیل  
شامل ہے منزل دواب کو بھی۔

(از ملامی مسطور علی باب)

اور اگر پائے اسکو بھل اور پھاٹوں میں اور پٹ زمین میں تو اوس میں  
 تمسک اور باقی پائے کے بلے سے ہے اور اگر گئے دھند آبا زمین میں  
 اور عام نے وہ زمین کی غازی کو معافی میں دیکر کی ہو تو اوس میں تمسک  
 اور چاروں صاحبان کی کے واسطے میں قولہ فی الرکاز اختلافات ہیں  
 فقہانے رکاز کے معنی میں کہ وہ معدن کی یا کھجور اور پس کہا نام  
 مالک و غیرہ کہ رکاز وہ چیز ہے نہ جائیداد کا اہلیت کا اوس کے  
 تہوڑے اور پٹ میں تمسک اور تیسرے معادن کا رکاز اور مختلف میں  
 اس میں رہتے ہیں۔ امام شافعی کے لئے یہ مقام اس مسئلہ کا  
 کتب فقہ میں ہے۔

وان وجدہ فی الفلاة والجبال والموات  
 ففیہ الخمس وباقیہ للموحد وان کان فی  
 العامر وکان الامام اختطہ للغازی ففیہ  
 الخمس واربعۃ انما س لصاحب الخطۃ  
 قوله فی الرکاز اختلافوا فی الرکاز هل هو  
 معدن او غیرہ فقال مالک وغیرہ الرکاز  
 دفن الجاہلیۃ فی قلیلہ وکثیرہ الخمس  
 ولیس المعدن برکاز واختلقت الروایۃ فیہ  
 عن الشافعی۔ والمسئلۃ موضعہا کتب الفقہ

## ہذا ما کتب صلے اللہ علیہ وسلم لابی اسد الازدی الجمحیۃ

فلکما ہے کہ الزوال میں۔ حدیث بیاضی جیسے محمد بن احمد نے کہا حدیث  
 بیاضی ہم فقہین کے مرفوعہ شیخین نے کہا کہ حدیث بیاضی ہم فقہین کے  
 بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد بن ابی  
 راشد الازدی کہا کہ آیا میں نے میرا بیائی ابو حامیلہ کے سرور میں  
 سے پس سلام لے آئے ہم نے کہا رسول اللہ نے میرے لیے  
 فراخ جمیع ازو کیوں نہ ہو اس کا یہ ہے کہ قرآن ہے محمد رسول  
 اللہ کی جانب سے طوط اور شمس کے جوڑے میرا قرآن  
 جس شخص نے گواہی دی کہ میں نے کوئی معبود دیکھا اور  
 محمد اللہ کے رسول ہیں اور نہ پڑھی پس اس کے لیے  
 امان ہے اللہ اور اس کے رسول کی اور کچھ اس قرآن کو  
 جاس بن عبدالمطلب۔

اور کہا کہ تمسک کی ہے ابن جہاکم نے اپنی تاریخ میں  
 اور کہا کہ تمسک کی ہے عقیلی نے معفاریں اور کہا  
 ہے کہ تمسک بن سلمہ کذاب اور واضح احمد حدیث  
 ہے۔

ذکر فی کثر العمال حدثنا محمد بن احمد قال  
 حدثنا النضر بن سلمۃ المروزی شاذان  
 قال حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن عثمان  
 ابن محمد بن عثمان بن ابی راشد عن ابی راشد  
 الازدی قال قدمت انا و اخي ابو عاصبۃ  
 من سورات الازد فاسلمنا جمیعاً فکتب  
 لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتاباً  
 الی جمیع الازد۔ نسختہ من محمد رسول  
 اللہ الی من یقرئ کتابی هذا من شہدان  
 لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ و اقام  
 الصلوۃ فله امان اللہ و امان رسولہ  
 و کتب هذا الکتاب لعباس بن عبدالمطلب  
 وقال اخرجه ابن عساکر فی تاریخہ وقال  
 اخرجه العقیلی فی الضعفاء وقال النضر  
 ابن سلمۃ کذب اب یضیع الحدیث۔

هذا ما کتب صلے اللہ علیہ وسلم لابی اسد الازدی

## ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحمر بن معویۃ وابن شعیل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمر بن معویہ اور ان کے بیٹے شعیل کے لیے

کتاب اللاحمر بن معویۃ

فی الاصابۃ واسناد الغایۃ انه اخبر ابو نعیم وابن منذۃ عن طریق محمد بن عمرو بن حفص بن السکن بن سواد بن شعیل ابن احمر بن معویۃ عن ابیہ عن جملۃ ان احمر وفد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان وافر ابی تمیم فکتب صلی اللہ علیہ وسلم لہ ولایئہ شعیل کتابا ویکفی بابی شعیل - ونسخۃ الکتاب ہکذا - ہذا کتاب للاحمر بن معویۃ وشعیل بن لحر فی رحالہم واموالہم فمن اذالہم فذامۃ اللہ منہ بخلیۃ انکا نواصیاد قین وکتب علی بن ابی طالب وختہم الکتاب بخاتمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضبط ابن الاثیر شعیل عن ابن نقطۃ بکسر الشین وافراد الکتاب - ان الامامان آمنہم علی شرطہم الا من یکایدل علیہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انکا نواصیاد قین -

اصابا واولاد الغایۃ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی ہوا کی اہمیت اور ابن منذۃ نے محمد بن عمرو بن حفص بن السکن بن سواد بن شعیل ابن احمر بن معویۃ کے طریقے سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ کے اور ابن سواد کے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں - اور ابی تمیم کے تھے بنی تمیم کے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور ان کے بیٹے کے لیے فرمان اور کنیت اور ان کی شمول ہے - اور افراتہ اور اس فرمان کے اس طرح ہیں کہ یہ تحریر (ان) ہی احمر بن معویۃ و شعیل بن لحر کے لیے (ان) لکھی ہوئی اور ان کی ڈیڑھ سول اور ان کے پس جو شخص کہ ان کو ایما دے تو اللہ کا ذکر اس سے بری ہو اگر وہ اپنے (یعنی) ظالم اور بدنام میں اور انھوں نے اس کی علی بن ابی طالب کے اور اس سے کرایا گیا فرمان بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمہ ہے - اور ابن الاثیر نے ابن نقطۃ سے روایت کر کے قبل کو کثیر بن ضیاء لکھا ہے - اور مستفاد ہوا اس فرمان سے یہ مسئلہ کہ اگر امام کفار کو کسی شرط کے ساتھ امن دے تو جائز و صحیح ہو گا وہ امن جیسے کہ ولایت کرتا ہے - اس مفہوم پر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا - ان کا نواصیاد قین -

## ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لاسینت (اسینت) مرزبان بحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسینت (اسینت) حاکم بحرین کے لیے

کہا اصابہ میں ذکر کیا ہے اس کا احمر بن ابی بلالہ کی یاد رکھا کہ اس کی طرف رسول اللہ نے (اوسی وقت) جبکہ انھوں نے اپنے مندر بن سادی اور اہل بحرین کی طرف جاتے تھے آپ ان کو اور کی طرف ہیں اسلام کا ایخت اور نہ نہ نہ اس فرمان کا ہے

قال فی الاصابۃ ذکرۃ احمد بن یحییٰ الہلادی وقال کتب اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکتاب الی منذر بن سادی لاهل البحرین یحیی الی اللہ تعریف اسینت والمنذر وکان

کتاب اللاحمر بن معویۃ



نسخۃ کتابہ - بسم الله الرحمن الرحيم -  
 انه قد جاءني الاقرع بكتابتك وشفاعتك  
 لقومك واني قد شفعتك وصلى رسولك  
 الاقرع في قومك فابشر فيما سألتني وطلبتني  
 بالذي تحب ولكن نظرت ان اعلمه او تلقاني  
 فان جئتنا اكرمك وان تغفد اكرمك  
 اما بعد فاني لا استهدي احدا وان  
 تهادني اقبل هدايتك وقد حمل عمالي  
 مكانك وادعيتك باحسن اندي انت عليه  
 من الصلوة والزكوة وقراءة القرآن  
 واني قد سميت قومك بنى عبد الله فهو هم  
 بالصلوة واحسن العمل وابشر والسلام  
 عليك وعلى قومك المؤمنين -

بسم الله الرحمن الرحيم -  
 اني قد شفعتك وصلى رسولك  
 الاقرع في قومك فابشر فيما سألتني وطلبتني  
 بالذي تحب ولكن نظرت ان اعلمه او تلقاني  
 فان جئتنا اكرمك وان تغفد اكرمك  
 اما بعد فاني لا استهدي احدا وان  
 تهادني اقبل هدايتك وقد حمل عمالي  
 مكانك وادعيتك باحسن اندي انت عليه  
 من الصلوة والزكوة وقراءة القرآن  
 واني قد سميت قومك بنى عبد الله فهو هم  
 بالصلوة واحسن العمل وابشر والسلام  
 عليك وعلى قومك المؤمنين -

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى اسقف اهل بجران

یہ وہ فرمان ہے جو حکیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقف اہل بجران کے لئے لکھا۔

مد کتابی اسقف اهل بجران

بسم الله الله ابراهيم واسحق ويعقوب -  
 اما بعد فاني ادعوك الى عبادة الله  
 من عبادة العباد وادعوك الى ولايتك  
 الله من ولاية العباد فان ابیتهم فالحزبة  
 فان ابیتهم فقد اذنتكم بحرب والسلام -  
 اخرجه السیہقی فی کتاب الدلائل الحاکم  
 من طریق یونس بن بکر عن سلمة بن  
 عبد یسوع عن ابیه عن جدہ کذا ذکرہ  
 فی زاد المعاد والمصباح وقال رواه صاحب  
 الهدای وینبأ بهذا السند -

شرع کرتا ہوں میں ابراہیم واسحق اور یعقوب کے معنی کے نام سے جو احکام  
 معلوم ہو کہ ملا ہوں میں تم کو بندوں کی عبادت اللہ کی عبادت  
 کی طرف اور بلا تا پیش تم کو اللہ کے ولایت کی طرف بندگی کی ولایت کی  
 طرف پس اگر احکام کرو تم کو جزیہ قبول کرو اور اگر اس سے بھی احکام کرو  
 تو اعلان یتاہوں میں لڑائی کا و اسلام  
 تحریر کی ہے اسکی یہ حق ہے تمہارا اللہ لائیں اور حکم نے یونس  
 بن بکر کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن یسوع  
 اور سلمہ اپنے باپ اور ان کے باپ اپنے دادا سے اس طرح  
 ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اور مصباح الحق میں اور کہا  
 کہ روایت کیا ہے اسکو صاحب ہدے نے بھی اسی سند

## المسائل منه

وہ مسائل جو معلوم ہوتے ہیں اس

قوله باسم : اہل سہم ذکر کیا ہے زاد احادیث کہ نہیں خیال کرتا میں کہی  
روایت کو محض وہ حال کو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طے فرمایا  
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور یہی بات تھیں آپ کا جملہ تحریرات میں لیکن  
اس روایت میں اس طرح آیا ہے اور بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ قرآن  
کہا گیا ہے سورۃ میں تکلیفات الکن بآلہ کے نزول سے قبل زاد  
ثابت ہوئی ہے سنت بسم اللہ کی بعد اس کے کیونکہ سلمان علیہ السلام  
نے جزائے بقیس کو کہا ہے اس کو بسم اللہ سے شروع کرنا ہے اور  
اور کیا کہہ سکتی تاویل کرنا غلطی ہو کیونکہ کلمات ہر دو کی سورۃ  
ہے اتفاق ہو اور قرآن آپ کا پہلا بخران کی طوطی ہو کی الہی کے بعد  
ہے قولہ فان تیرم فایرہ معلوم ہوئی اس سے کہ کتاب سے اس طرح  
مسائل کیا جاوے گا کامل شروع کر دو دعوت مقام سے پس اگر احادیث  
تجزیہ کی اہل سہم سے کہا جائے اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو یہاں

ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا الی ساقفة بخران

یہ وہ قرآن ہے جو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مل و مقتدیان اسل بخران کے واسطے

لما کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ساقفة  
بخران یدعوہم وداعو الاسلام (کما  
ذکرناہ آنفا) ثم قد ولجئنا شاشا وروافیه  
فاستقر اجمع علی ان یرسلوا الی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم شرجیل بن وداعہ  
الہمدانی وعبید اللہ بن شرجیل وجابر بن  
قیس الحارثی فلما توہم بخبر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق الوفد حتی  
اذا کالوا بالمدينة وضعت اشیاء لیسرقہم

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساقفہ بخران کو دعوت اسلام  
فرمان فرمایا (جبکہ پہلی ذکر کر کے ہیں) انہوں نے مجلس شریعہ  
کی جس میں یہ سائے قرآن کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں شرجیل بن وداعہ ہمدانی اور عبید اللہ بن شرجیل  
اور جابر بن قیس ہاشمی کو بھیجیں تاکہ وہاں کی خبر لادیں  
پس یہ گروہ الہی بنکر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب مدینہ میں  
داخل ہوئے تو انارٹاے اپنے سفر کی پیشے اور محل پہنچا  
یہ جویشی چادروں کے تھے ۔ ۔ ۔ ان کے دامن گھستے تھے  
اور سونے کی انگوٹیاں پہنیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہوئے



وترك ذلك كله على الف حلة - في كل رجب  
 الف حلة وفي كل صفر الف حلة - وكل حلة  
 اوقية - ما زادت على الخراج او نقصت عن  
 الاوقاف فخصا بمقتضى ما من دروع او خيل  
 اوركاب او عرض اخذ منهم بحساب - وعلى  
 نجران مائة رسل - منعهم بها عشرين  
 فادونه - فلا يجبس رسول فوق شهر عليهم  
 عارية ثلثين ورعا وثلثين فرسا وثلثين  
 بعيرا اذا كان كيدا يمين ومعداة وما هلك  
 مما اعار وارسولي من دروع او خيل اوركاب  
 ففوضهم على رسول حتى يورده اليهم -  
 والجبران وحاشيتهم اجوار الله وذوق محمد  
 النبي على انفسهم وملكهم وارضاعهم واولادهم  
 وغائبهم وحاتهم وعشيرتهم وتبعهم  
 وعلى ان لا يغيروا عما كانوا عليه ولا يغيروا  
 من حقوقهم ولا صلواتهم ولا يغيروا اسقف من  
 اسقفيت ولا راعب من راعبيت ولا واقعة  
 من وقعت وكل ماتحت ايداهم من قليل  
 او كثير - وليس عليهم ريبته واولادهم اهلية  
 ولا يغيرون ولا يغيرون ولا يغيرون  
 جيشا ومن سأل منهم حقا ففيهم النصف  
 غير المملين والامطالومين ومن اكل ربي  
 من ذى قبل فذمتي منه بريئة ولا يخذل  
 رجل منهم بظلمة آخر - وعلى باقى هذه  
 الصيغة اجوار الله وذمة محمد النبي  
 رسول الله حتى ياتي الله بامر  
 واصحوا فيما عليهم غير متقلبين بظلمه -

تو وہاں میں مجاہد لگا۔ اور جو دنیا پا میں نہیں گیا اور سے یا نوٹ  
 یا سامان تو لیا جاوے گا اور سے سوائی کے مایہ اور کفر میں ہے  
 رسول (اکینٹ) میں گے اور ان کے عاقد رولی یا نوٹ لگا  
 میں آدنی یا اس سے کم ہوں گے اور نہیں لگا جاوے گا رسول اکینٹ  
 سے نہ نہ اور اہل بھارت پر بلازم ہے کہ جب کوئی لڑائی میں یا غزیر  
 تو وہ تیس گھوڑے تیس نہیں لگا دے گا نوٹ مستعار میں  
 اور اگر ملک ہو جائے یا ضلع ہو جائے تو اس ملک میں سے کچھ  
 تو وہ ذمہ داری میں ہو میرے رسول کی یہاں تک کہ وہ دیکھ  
 وہاں کو - اور نجران اور اس کے توابع کو اسے زمانہ اور  
 محمد رسول اللہ کا ہی توئی جانوں پر اور ان کے مذہب پر اور  
 ان کی زمینوں پر اور ان کے ملکوں پر اور ان کے حاضر و غائب  
 پر اور ان کے قبائل اور ان کے توابع پر - اور نہ اسباب کہ نہ بدلے  
 جاویں گے وہ ان کے ملک پر وہ ہیں - اور نہ بلا جاوے گا اور  
 کوئی حق اور نہ مذہب اور نہ بدلے جائیں گے ان کے حق  
 اور نہ یہاں اور نہ واقعہ اپنے اپنے حملہ سے حادہ زمین  
 آگے اللہ کے اسم اور ان کی تہذیب و کرامت جو لوگ  
 قبضہ میں ہے - اور نہیں ہے اور نہ کوئی اشتباہ اور نہ دم ثابت  
 یعنی ہتھ مر گیا اور نہ یہ جمع ہے جاویں گے (یعنی شکر نہ اسے  
 کہے) اور نہ اس سے عشر لیا جاوے گا - اور نہ یہ بجا جاوے گا -  
 ان کے ملک میں شکر اگر اور نہ جو کسی کے گا کوئی کسی حق کا  
 تو اضافہ کیا جاوے گا اس طور سے کہ وہ نہ ظالم بنیں گے اور  
 نہ مظلوم اور جو شخص کہ کہلے سود تک کے ذریعہ سے تو  
 میرا ذمہ اس سے بری ہو نہ نہ منہ ہو گا اور اس سے کسی سے  
 دوسری کے ظلم کے ضمن اور جو کچھ اس حق میں ہے اور نہ نہ  
 اللہ کا ہی اور نہ محمد بنی کا ہی بجا اللہ کے رسول ہیں یہاں تک  
 کہ ان کا حکم نازل کرے بیشک کہ وہ خیر خواہی کریں اور صلح سے  
 رہیں اور اہل اس کے ساتھ چہ نہ ہر بدیں اور کوئی یا توئی کر کے



دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اور کوراہب کہا جاتا تھا۔  
واقہ۔ اس میں دو سنت ہیں قاف کے ساتھ اور ق کے ساتھ  
پس کہا قاف میں الوا یعنی قاف کے ساتھ اس کے معنی ہیں کہ  
متولی اور کثیرہ گھر میں نصاریٰ کی صلیب ہے پھر ذکر کیا ہے  
الواق یعنی قاف کے ساتھ اور اس کے معنی میں لکھا ہے واقہ  
اور قہتر کے معنی اطاعت کے ہیں۔

الدنيا وترك ملاذہ والعزلة عن اهلها  
وغیر ذلک يقال له الراهب۔ واقہ۔  
فيه لغتان بالقاف والقاء فقال في القاف  
الواقہ ای قیصر البیعة ومعی بیت صلیب  
النصارى ثم قال الواقہ بالقاف هو الواقہ  
والوقیة الطاعة۔

## المسائل المستنبطة منه

دو مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس زمان سے

مستنبط ہوتا ہے اس قصہ سے کفایہ کے قاصد کی اہانت کا  
جواز اور اسے کلام نکرنا جبکہ ظاہر ہوا ہے ثانی اور تیسرے کلمہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں باتیں کریں بخیر ان کے قاصدوں کے  
اور نہ اس کے سلام کا جواب دیا جوتک کہ انہوں نے اپنے غری  
کپڑے نہ پہن لیے اور اٹھ نہ اٹھائے۔ اور مستنبط ہوتی ہے  
اس سے یہ بات کہ یہ طریقہ مسنون ہے کہ اہل باطل سے  
مناظرہ نہ کریں اس پر دلیل قائم ہو جائے اور وہ اپنے دعویٰ  
سے رجوع نہ کریں بلکہ اس پر اور اصرار کریں تو بلائے اور کوبہاں  
کی طرف کیونکہ اللہ نے حکم کیا اسکی بابت اپنے رسول کو اور جس  
فریاد کی یہ بالہ تیرے بعد تیری امت کو نہیں جانتے۔ اور علیہ  
رسول اللہ کے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عباس نے اون کو لکھا  
جو مخالفت کرتے تھے اسے چند رسائل میں مباہلہ کی طرف  
نہیں اجراض کیا آپ پر مکی سے قولہ انی ملانہ فائدہ دیا اس  
اس بات کا کہ ہائزہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب سے ہر اوس چیز پر حلال  
کے لیے خواہ مال جو یا کپڑے ہوں یا پھل وغیرہ اور قائم مقام  
ہے یہ مال جزئیہ کے ہیں اس بات کی ضرورت نہیں کہ ان میں سے  
ہر فرد پر جزئیہ لگایا جائے بلکہ یہ سب اہل کثیفیت مجموعی جیسے عمر  
کی وصولی و بطرح چاہیں نہیں ایک دوسرے پر قسم کے کریں

یستنبط منه۔ جواز اہانتہ رسل  
الکفار وترك کلامہم اذا ظہرو منهم  
المتعاظم والتکبر فاته صلی اللہ علیہ  
وسلم لم یکلم الرسل ولم یرد علیہم  
السلام حتی یسوا الثیاب سفہم والقوا  
حلمہم۔ ویستنبط منه۔ ان السنۃ  
فی محادۃ اهل الباطل اذا قامت علیہم حجة  
فلم یرجعوا الی اصرار علی العناد ان  
یدعوہم الی المباحلة وقد مر اللہ بذلك  
رسولہ فلم یقل ان ذلک لیست لامتنک  
بعنادک ودعا الیہ ابن عمہ عبد اللہ بن  
عباس من انکر علیہ بعض المسائل لم ینکر  
علیہ الصحابة۔ قوله الفی حلة۔ افاد  
جواز صلی اهل الکتاب علی ما یرید الامام  
من الاموال الثیاب الثمر وغیرہا ویکفر  
ذلک بجمعی ضرب الجزیة فلا یتحاج الی  
ان یقرہ کل واحد منهم بجزیة بل یمکن  
ذلک المال جزیة علیہم یقتسم فیما احبوا

قوله مشواة رسلی - علم منه ان یجوز  
للامام ان یشترط علی الکفار ان یقر<sup>سبله</sup> واد<sup>سبله</sup>  
ویضیغهم ویکرمهم - قوله علیهم عاریة  
افاد جواز اشتراط الامام علیهم عاریة  
ما یحتاج المسلمون الیه من سلاح او متاع  
او حیوان - قوله من اکل ربوا - علم  
منه ان الامام لا یتقر اهل کتاب علی الربوا  
لانما حرام فی دینهم وکلان السکر والوطنة  
والزنا بل یجدهم فی کل ذلک - وقوله  
ما نصحو - افاد ان العهد والذمة مشروط  
بنصح اهل العهد فاذا غشوا المسلمین  
واقصدوا فی دینهم فلا عهد لهم ولا ذمة

قوله مشواة رسلی - علم منه ان یجوز  
للامام ان یشترط علی الکفار ان یقر<sup>سبله</sup> واد<sup>سبله</sup>  
ویضیغهم ویکرمهم - قوله علیهم عاریة  
افاد جواز اشتراط الامام علیهم عاریة  
ما یحتاج المسلمون الیه من سلاح او متاع  
او حیوان - قوله من اکل ربوا - علم  
منه ان الامام لا یتقر اهل کتاب علی الربوا  
لانما حرام فی دینهم وکلان السکر والوطنة  
والزنا بل یجدهم فی کل ذلک - وقوله  
ما نصحو - افاد ان العهد والذمة مشروط  
بنصح اهل العهد فاذا غشوا المسلمین  
واقصدوا فی دینهم فلا عهد لهم ولا ذمة

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم للاسقف ابی الحارث  
یہ وہ فرمان ہے جو کما ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقف ابی الحارث کیلئے

روایت کی گئی ہے کہ اسقف ابی الحارث حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت  
میں اور اُس کے ہمراہ سید اور عاقبا اور اور رسول اللہ قہم تھے اور ان کے  
بہ رسول اللہ کی خدمت میں سننے تھے جو کچھ نازل کرتا تھا اور کہ  
پر میں کما رسول اللہ نے اسقف کے لیے فرمان - الفاظ اوس کے  
یہ ہیں - بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے (عربی میں)  
کی جا ہے اسقف ابی الحارث اور اس کا ترجمہ بخرا اور کاہنوں  
اور رہبانوں اور اہل کنیسا اور غلاموں اور اہل ملت اور ان کے  
خدا کی طرف ہر اوس کے چوتھے ٹکے کیست پر زندہ اللہ اور  
اوس کے رسول کا ہے - دہلجا کے گا کوئی اسقف  
اپنی استغیث سے اور نہ راہب اپنے عہدہ رہبانیت سے

رُوی ان الاسقف ابی الحارث اتی رسول  
الله صلی الله علیه وسلم ومعه السيد العاقب  
ووجوه قومه واقاموا عنده يستمعون  
ما انزل الله تعالى فكتب للاسقف  
الكتاب نسختة - بسم الله الرحمن الرحيم  
من محمد النبي الى الاسقف ابی الحارث  
واساقفة نجران وكهنتهم ورهبانهم  
واهل بيعةهم ورفیقهم وملتهم وشوطهم  
على كل ملت ايديهم من قليل وكثير  
جو اد الله ورسوله لا یغیر اسقف من  
عه الشوط الطون ويقال لتمام الشوط

عہ شوط کے معنی پیر کے ٹیکے میں کہا جاتا ہے عادم کو شوط  
یعنی پیر کے گزے والا -

عہ الشوط الطون ويقال لتمام الشوط  
یعنی الطوان -





وکل مسکوحاً مذكور صاحب مصباح  
المضی وقال اخرجه ابن سعد فی الطبقات  
ثخوة الا ان فيه بدل الصدقة على البيعة  
الصدقة على تبعية السائمة وزاد بعد  
قوله لاجلب وعليهم عون سرايا المسلمين  
لكن لم اجد في الطبقات - اخرجه ابن  
السكن من طريق بقية (نفية) عن سليمان  
ابن عمرو الانصاري عن الضحاك بن النعمان  
ان مسروق بن وائل قدم على النبي صلى الله  
عليه وسلم فذاكومثل قصبة مسعود بن  
وائل - واخرجه ايضاً ابن ابي ماص ومن  
طريق عتبة بن ابي حكيم عن سليمان بن  
عمرو عن الضحاك بن النعمان ان مسروق  
قدم الحديث - و زاد وبث النبي صلى الله  
عليه وسلم في اذن لبديد يعني الى اقبال  
حضر موت - قال في جامع الاوزار اخرجه  
الطبراني في الكبير عن الضحاك بن النعمان  
وفيه بقية ثقة مدلس -

جس نے بھیجی کہ پہلے اول ہی قزو گویا اس نے سو لیا اور نہ شرفی  
چیز حاصل ہے ذکر کیا ہے اسکو صاحب مصباح المعنی ہے اور  
کہ تحریر کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں بطریق گراویں  
الصدقة على البيعة کے عوض الصدقة على تبعية السائمة ہے اور  
زائد کیا ہے قوله لاجلب کے بعد وعلیہم عون سرایا المسلمین  
کے شکروں کے لیکن میں نہیں پایا اسکو طبقات میں صحیح کی جو  
اسکی ابن سک نے بقیۃ باحوذہ (نفیۃ) ای بالنعمان کے طریقہ سے  
و مدعیات کرتے ہیں سلیمان بن عمرو انصاری سے اور وہ ضحاک بن  
نعمان سے کہ مسروق بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر  
ہوئے پھر ذکر کیا قصہ مسعود بن وائل کا اور تحریر کی ہے اسکی  
ابن ابی ماص نے بھی عتبہ بن ابی حکیم کے طریقہ سے وہ روایت  
کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے اور سلیمان بن ضحاک بن نعمان سے کہ  
مسروق حاضر ہوئے! الحدیث اور زائد اسکی اور میں نے بات  
کہ یہ بجا رسول اللہ نے اذن لبید یعنی سرور اذن حضرت  
کی طرف ذکر کیا ہے جامع انہر میں کہ تحریر کی ہے اسکی  
طبرانی نے کبیر میں ضحاک بن نعمان سے روایت کر کے اور اس  
سند میں بقیۃ ہے جو ثقہ ہے لیکن مدلس ہے۔

## غرائب الالفاظ

دارالافتاء عینی شرح لغات

اقبال میں ہے قیل یفتح قاف وسكون  
تحتانية ملك دون الملك الاعظم - سوق  
جمع ساقیتہ وہی عاقور التي یجری فیہ الماء  
یقال له العاقور لان الماشی یتعثر فیہ اكد  
قاله الشوكاني فی النیل والمراد بالساقية  
هو الدلو الكبير الذي یسقى به الزرع -

اقبال میں ہے قیل یفتح قاف وسكون  
تحتانية ملك دون الملك الاعظم - سوق  
جمع ساقیتہ وہی عاقور التي یجری فیہ الماء  
یقال له العاقور لان الماشی یتعثر فیہ اكد  
قاله الشوكاني فی النیل والمراد بالساقية  
هو الدلو الكبير الذي یسقى به الزرع -

بعل - بباء الموحدة والعین المهملة  
هو ما نبت من الخيل في ارض يقرب  
ماء بها فوسخت عروقها في الماء فاستغنت  
عن ماء السماء وغيرها - خلط - هو  
مصدر خلط والمادة ان خلط رجل  
ابله بابل غيره او بقرة او غنم ليمنع حق  
الله منها - وراط - هو ان يجعل الغنم في  
وهدة من الارض ليخفف على المصدق  
اخذ من الورطة وهي الهوة الجميعة في  
الارض ثم استعيد الناس اذا وقعوا في  
في بلية يعتصم المحرم منها وقيل الوراط  
هو ان يغيب ابله او غنم في ابل غيره  
او غنم وقيل هو ان يقول للمصدق  
عند فلان صدقة وليست عند صدقة  
فترط - شغار - بالشين والغي النجعة  
نهي عن نكاح الشغار وهو نكاح في الجاهلية  
كان الرجل يقول شاعري اي زوجني  
اختك او ابنتك او من تلي امرها حتى  
ازوجك من ابي امرها بلا مهر ويكون  
بضیع کلواحدة بمقابلة بضیع الاخری  
من شغار الکلب اذا رفع احدی جلبي  
ليبول لادفعا المهر بينهما - سباق -  
ما يجعل من المال رهنا على المسابقة -  
جَنَب - بالجيم ثم النون محرکة هو في  
المسابقة ان يجنب فرسا الى فرسه الذي  
يسابق عليه فاذا فتر الموكوب تحول الى  
المجنوب وفي الزكاة ان يذل العامل

بعل بار موحدة اور میں ہلہ وہ کہو ہیں جو ایسی زمین میں  
اگیں جس میں پانی قریب ہو۔ سبجہ میں پہنچ جاویں اوسکی  
جڑیں پانی تک اور ضرورت نہ ہو بارش یا نہر وغیرہ کے پانیکی  
خلط مصدر ہے خالط کا۔ اور معنی یہ ہیں کہ ملا دے  
کوئی شخص اپنے اونٹ دوسرے شخص کے اونٹوں میں یا اپنی  
بقر غنم وغیرہ تاکہ روک لے حق اشد کر۔ وراط یہ ہے  
کہ اپنی بکریوں کو ایک گڑھے میں چپا دے تاکہ بچ جاویں  
وہ زکوٰۃ لینے والوں سے۔ یہ ماخوذ ہے رط سے جسکے  
معنی ہیں ایک گرا خار زمین میں۔ پھر مستند احتمال کیا جاتا  
ہے اول لوگوں کے واسطے جو ایسی صحبت میں پڑ جائیں  
جس سے بچن مشکل ہو۔ اور بعض نے وراط کے معنی کئے  
میں کہ ملا دے اپنے اونٹ یا بکری دوسرے شخص کے اونٹ  
یا بکری سے اس طرح کہ بنا پر اسکے وہی معنی ہو گئے جو خلط  
کے اور بعض نے کہا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ کہ کوئی شخص زکوٰۃ  
لینے والے سے کہہ فلاں شخص کے پاس اضاب صدقہ کا ہے اور  
حالانکہ نہ تو وہ کہنے والا شخص رط اہل یا جاوید کا شغار شرین اور  
دو مجموعہ منقطع سے کیا ہے بلیغ شند سے اور یہ ایک بلیغ کی  
صورت تھی بنا تھا بلایت میں کہتا تھا ایک شخص دوسرے سے  
کہ یہ کیا تھا اپنی بہن یا بیٹی یا وہ عورت جس کا تو ولی ہے یا مہر کا  
میں تیرا تہ اوس عورت کی شادی کرادو بلیغ غیر مہر کے جس کا میں  
ولی ہوں۔ ہر ایک کہ پس دوسرے عرض ہو کہ تو کیا یہی مہر ہے  
ماخوذ ہے یہ شغار علی بولہ جاتا ہے جبکہ کتابی شارب کہتا ہے اپنی ایک انگ  
اٹھائے اس معنی اور جانی میں نہ شہر اٹھانا کہ وہ دوسرے دیکھنے  
سباق وہ مال چاہے وہ بڑا بڑا شارب لگا کر بہن کہہ دیا جائے جس تک  
جیم ہر دونوں یا تو یک فرستے دو دیکر استعمال ہو تہا۔ پس بلیغ بلیغ  
میں تو یہ معنی ہیں کہ تو اس کے ایک گھوڑا اس گھوڑے کیساتھ چلو کر  
ہے تاکہ بیٹھ جائے تو اس کو تل پر سوار ہو جائے۔ اور باب ذکر میں

اوسکے معنی میں کہ حامل زکوٰۃ زکوٰۃ لینے والوں سے قاصد پر اپنا مقام کہے اور پھر حکم دے کہ مال اوسکے پاس لایا جاوے اور قبض نہ کیا ہے کہ صاحب میل اپنا مال دویروا دے اور مل زکوٰۃ کو ضرورت پڑے کہ زکوٰۃ لینے کو وہاں آئے۔ جب تک جیم پھر لام متحرک (اسکا استعمال ہی دوی جگہ ہوتا ہے آپس باب زکوٰۃ میں تو اسکے معنی میں کہ آگے بڑھ جائے حامل زکوٰۃ پس مقیم ہے ایک جگہ پھر زکوٰۃ لینے کے لیئے مال اپنے پاس منگوا سکے پس یہ ہم معنی ہوگا جنس کا اور باب مسابغین اسکے معنی یہ ہیں کہ وہیچ لگا لے ایک شخص کو اپنے گھوڑے کے اوسکو چڑ کے اور اوسپر چلائے دوڑ پر تیز کر چیکے۔ اجہا جیم اور بار مودہ کہڑی کہینی پینا کھنے سے پہلے اور قبض نہ کیا ہے کہ پوشیدہ کر دے اپنے اذات مال زکوٰۃ سے اور قبض نہ کرنے کے معنی یہ ہیں کہ کوئی چیز ایک معین رقم میں معین مدت تک کے وعدہ پینچے پھر خریدیو لایا اسکے اندر اوس فرض کی قیمت معینہ سے کہ نقد قیمت دیکر خریدے۔

بأقصى مواضع من اصحاب المصدقة ثم بأمر بالاموال ان تجنب اليه اي شخص - وقيل ان يجنب رب المال بما له اي بعده عن مواضعه حتى يحتاج العامل الى الابداء في اتباعه وطلبه - جلب - بالجهد ثم اللام محركة هو في الزكاة ان يقدم المصدق على اهل الزكاة فينزل موضعاً ثم يرسل من يجنب اليه الاموال من اماكنها ليوخذ الصدقة ومعناه في المسابقة ان تبع رجل فرسه فيزجره ويحبس عليه يصعب قتاله على الجري - الاجبا - بالجهد والباء الموحدة بيع الزرع قبل ان يبدوا صلاحه وقيل ان يغيب ابله من المصدق وقيل ان يبيع من رجل سلعة بمعلوم الى معلوم ثم يشتريها منه باقل منه بالنقد -

## المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وهو مسائل يستنبط من هذا الكتاب

قوله باتم الصلوة فائتد الزكاة - به دليل ہے اس بات کی کہ کفار مخاطب ہیں بحال اسلام کے ساتھ داخل مسلمانوں کے ابوجہادس فقہ کے جو روایت کیا ہم نے اس فرمان کے سبب کتابت میں دھس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس فرمانے اول اسلام نہیں لائے تھے پس یہ فرمان دعوت اسلام کا فرمان اور تاکید کرتی ہو اس مسئلہ کی وہ حدیث جو روایت کی ہے صحیحین میں ابن عمر سے روایت کی کہ ابواسلیم الخدری حکم کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہی دین باطنی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس باطنی کے حکم کے ہیں اور نہ پڑیں اور نہ پڑیں اس جب وہ یہ کہنے لگیں تو چاہیں گے

قوله بأقام الصلوة وإيتاء الزكاة - هذا دليل على ان الكفار مخاطبون بأعمال الاسلام لما روينا في سبب الكتاب من انهم ما كانوا اسلموا قبل ذلك الكتاب فكان الكتاب كتاب دعوة الاسلام ويؤيده ما روي في الصحيحين عن ابن عمر رفعه أمرو أن يقتل الناس حتى يشهدوا وان لا اله الا الله وان محمد رسول الله ويقوم الصلوة ويؤتي الزكاة فإذا فعلوا ذلك عصموا مني فأتهم بالحدیث

وكان قوله عز وجل حكاية عن جواب اهل النار وهم الكفار قالوا الم نك من المسلمين ولم ناك نطعم المسكين وكنا نخوض مع الخافضين - الآية - وغير ذلك من الادلة وهو قول جمع من الائمة وقال شذوذة من العلماء انهم لم يطوبوا بالاعمال حتى يشهدوا بان لا اله الا الله واستدلوا بما رواه البخاري ومسلم ومن بعدهما من حديث ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لمعاذ (عين بعثه الى اليمن) انك ستاتي قوما اهل كتاب فاذا اجتمعهم فادعهم الى ان يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله فان هم اطاعوا لك بذلك فاخبر ان الله قد فرض عليهم خمس صلوة في كل يوم وليلة - الحديث وتفصيل المسئلة في كتب اصول الفقه والعقائد - قوله الصدقة على البيعة - يدل على ان اموال التجارة يجب فيها الزكاة وذلك نحو قوله صلى الله عليه وسلم كما رواه ابو داود مرفوعا كان يامرنا ان نخرج الصدقة من الذي نبعثه للبيع - قوله وفي السواق الخمس وفي البعل العشر - اعلم ان الاصل في زكاة الزرع ان الزرع الذي فيه مؤنة كثيرة فقد زكوا فيه قليل وليس فيه مؤنة كثيرة فقد زكوا فيه كثير وعلى هذا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما سقت الاثمار والغير والمطر العشر وفيما سقى

بجسدي عاين الحديث اور اسی کا سورہ ہے قول اس عز وجل کا - نقل کیا ہے جو اس اہل تانکا کو کفار میں کہا اور انہوں نے نہیں تہذیب دیتے تھے ہم اور کتنا کھلاتے تھے ہم مسکینوں کو اور کھیت کرتے تھے ہم کھیت کرنے والوں کے ساتھ دینے اعتراض کی نیت سے اور اس کے سوا دلیلیں ہیں جو یہ کہیں کہ اگر انہوں نے کھیت کا اور کتنا کھلاتے کہ کھیت کا یہ نہیں ہیں اعمال کے تشبیہاں بلکہ اگر ایسی ہی سہاگت کی کہ نہیں ہو کر فی کعبہ سوا راشر کے لیے ہو سکتا کہ اسلام نہ لے آئیں اور اس کا نقل کیا ہے اور انہوں نے اس حدیث سے حکم روایت کیا ہے بخاری مسلم اور دیکھے جہاں ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاذ سے کہ جب یہ سنا تھا کہ کچھ پانچ میں اگر تم جاؤ گے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں پس جب تم اونکے پاس پہنچو تو پانا او کو اس باگ کی طرف کہ گویا دیں وہ اس بات کی کہ سوا راشر کے کوئی معجزہ نہیں جو محمد راشر کے رسول ہیں پس اگر وہ اطاعت کریں اس میں تمہاری زمین اسلام لے آویں تو یہ مجاہد تم اونکا سر سے فرض کیا ہے اور پھر پانچ تہذیب رات دن میں الحدیث اور تفصیل اس مسئلہ کی کتاب اصول فقہ اور کتاب اصول فقہ میں ہے

**قوله الصدقة على البيعة.** دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ رسول تمہارے میں احببہ زکوٰۃ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی طرح ہے حکم اور او کو نہ صرف روایت کیا ہے کہ رسول اللہ وسلم ہم کو حکم دیتے تھے کہ ہمیں ہم زکوٰۃ ادا کیا جائے بلکہ کہتے ہیں ہم بیچنے کے واسطے قولہ فی السواق الخمس - جان تو کہ کفار کی زکوٰۃ میں ہے کہ وہ کہتے ہیں جس میں شہادت نام نہ ہو تو مقدار زکوٰۃ کی اویس تھوڑی ہے اور جس میں شہدت نہ ہو اویس مقدار زکوٰۃ کی نام نہ ہے اور اسی طریقہ ہے وہ - بیچا جو روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انہوں میں جو بیچائی جاویں نہروں یا بدل اور بارش سے عشر ہے اور جو بیچائی جاویں چرس سے اون میں نصف عشر

بالسأنية نصف العشور وعليه العمل عند  
 عامة العلماء وهذا الحديث لا يستقيم  
 فيه هذا الاصل لذی ذکرناه بالمعانی  
 التي ذكرناها الا ان يكون الارض عند تغليظ  
 فعلية الضمعة والتغليظ هو نصارى العرب  
 الا ان لفظ الحديث ساكت عنه وفصول  
 الحديث يأبى عنه - قوله (الاخلاق - هذا  
 الحديث يدل على انه لا يجوز ان يخط الرجل  
 شيئا من مثلاً بشياء غيره ليقفل مخافة  
 الصدقة بان يكون ثلثة نفر لكل اربعين  
 شاة فيجب على كل شاة فيخاطونها فيكون  
 عليه شاة واحدة وهو معنى ما ورد في  
 الحديث الثانی لا يجمع بين متفرق لا يفتقر  
 بين مجتمع خشية الصدقة وهذا على  
 مذهب الشافعي واما ابو حنيفة فمعنى  
 الحديث عنده ان لا اؤلف الخطاة في تقليل  
 الزكاة وتكثيرها فيؤخذ عنده في الصلوة  
 المذكورة من كل واحد شاة - قوله (لا وراط  
 يحرم الوراط بكل معانيه المذكورة - قوله  
 (لا شغار - قال ابن عبد البر اجمع العلماء  
 على ان لكاح الشغار لا يجوز ولكن اختلفوا  
 في صحته فالجمهور على البطلان وفي رواية  
 عن مالك يفسخ قبل الدخول لا بعده  
 وحكاة ابن المنذر عن الاوزاعي ذهب  
 الحنفية الى صحته وجوب مهر المثل هو  
 قول الزهري والثوري ومكحول والليث  
 ورواية عن احمد واسحق وابي ثور قال

ہے اور اسی پر عمل ہے عام علماء کا۔ اور یہ حدیث یعنی فرمان  
 مذکور انہیں محسوس رہتا اور انہیں یہ قاعدہ اور ان معانی کے ساتھ  
 جنکو ہم نے ذکر کیا مگر کہ جو یہ زمین کسی تغلیظی کی کیونکہ دوسرے دونا  
 حاصل تھا اور اؤ تغلیظی سے نصارت عرب میں مگر لفظ حدیث  
 کے فرمان اسکت ہیں اس سے اور احکام حدیث کے اسکے  
 مخالفت میں قوله (الاخلاق - یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات  
 پر کہ جائز نہیں ہے یہ بات کہ غلط کر دے کوئی شخص اپنی بکریوں  
 کو مثلاً دوسرے کی بکریوں کے ساتھ تاکہ مگر کہ جو جادوں کے ذمہ کے  
 غرض سے بایں طور کہ شکاری تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس بکریاں  
 ہیں واجب ہے ہر ایک پر دو کوئیس ایک بکری باہر تینوں نہیں  
 اپنی بکریاں ملا دیں تو اب انہیں تینوں میں صرف ایک بکری ایٹنگ ایٹنی  
 معنی ہیں اس قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو وارد ہوا ہے دوسرے  
 حدیث میں کہ لا یجمع یعنی نہ جمع کیا جاوے درمیان متفرق کے  
 اور نہ متفرق کیا جائے یعنی نہ کوئیس کے غرض اور یہ معنی  
 امام شافعی کے مذہب میں ہیں۔ لیکن معنی اس حدیث کے عام متفرق  
 کے نزدیک یہ ہیں کہ کچھ انہیں ہوتا غلط کرنے سے زکوٰۃ کی  
 کمی دینی میں پس اس کے نزدیک ایسا دینی صحت مذکور میں  
 دینی غلط کے بعد ہی ہر ایک سے ایک بکری قوله (لا وراط حرام  
 وراط اپنے سب معانی مذکورہ کی رو سے قوله (لا شغار - کہا ابن  
 عبد البر نے کہ علماء کا اس بات پر تو اجماع ہے کہ کاح شغار  
 جائز نہیں ہے لیکن راگراق ہو جائے تو او کی صحت میں اختلاف  
 ہے جب کہ نہ جب کہ ماطل ہو جائے (یعنی گویا ہوا اپنی تھا اور امام  
 مالک سے ایک دایت ہو کر دخول سے اوّل منع کر دینا کے اس کے  
 بعد منع نہیں ہوگا اور کیا یہ لیا ہی قول ابن منذر نے نہ لائی  
 اور نہ یہ احناف کا محنت نکاح کی اور واجب ہوتا ہے ہر ایک پر  
 یہی قول ہری اور ثوری اور مکحول و درایت کا ہے۔ اور نہ یہ لائی  
 ہے احادیث اور اسحق اور ابو ثور سے۔ کہا حافظ نے کہ یہی

الحافظ وهو قوی علی مذهب الشافعی -  
 قوله لا سباق - يدل علی انه لا يجوز  
 اخذ المال بالسابقة ولكن ورد فيه  
 الاستثناء فيما روی عن امام احمد وغيره  
 عن ابی هريرة رفعه لا سبق الا في خف  
 او حافر او نصب والمراد به الابل والخيول  
 والسهم هذا مما اتفق عليه الفقهاء وقد  
 المحققون بما كان معناه كالبعال والمحج  
 والفيل لانها مائة للقتال - قوله  
 لا جنب ولا جلب - علم انه لا يجوز  
 الجنب ولا الجلب بكل معانيهما في ما بين  
 الزكوة والسابقة - ولما كان مسألة  
 السباق والجنب الجلب - في هذا  
 الكتاب من اهم المسائل اردنا ان نستوعب  
 الكلام فيه من احكامه وصوره واما  
 الشيخ الامام ابن القيم قد استوفى  
 هذا البحث في كتابه المسمر - بالسبق  
 والرمي جلينا منه الفصل الذي فيه  
 المرام وهو هذا -

قول امام شافعی کے مذہب کا قوی قول ہے قولہ السابق  
 دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جائز نہیں ہے مال لین  
 شرط مسابقت پر لیکن امام ابو حنیفہ اس باب میں متشیب اور  
 حدیث میں جب کو روایت کیا امام احمد نے ابی هريرة سے رفع  
 نہیں جاتا ہے شرط بال مال مسابقت میں مگر خف یا حافر یا نصب  
 اور اگر اس سے گھوڑا اوٹا اور تیر چلیں - یہ اور مسائل ہیں کہ  
 جب اتفاق کیا ہے فقہائے اسلام کو کہ یہ لنگہ ساتھ اور چیز  
 جو ان میں سے جیسے خیر اور گد اور اوٹا اس وجہ سے کہ یہ سب  
 سامان پر لڑائی کا لاجنب ولا جلب معلوم ہوئی اس  
 یہ بات کہ جلب اور جنب دونوں باب ہیں - کہ اور سابقین اپنی  
 کسی معنی کی رو سے جائز نہیں ہے چونکہ اس فرق میں جلب  
 جنب اور مسابقت کا مسئلہ سب سے اہم مسائل میں  
 سے تھا تو ارادہ کیا ہم نے کہ اس کی پوری بحث اور اس  
 کے متعلقہ احکام اور صورتیں بیان کریں اور شیخ امام  
 ابن القيم نے خوب کامل طور سے بیان کیا ہے اس  
 بحث کو اپنی کتاب سبى السابق والرمي میں -  
 نقل کر لی ہم نے اس کتاب سے وہ فضل جس  
 میں مقصود تھا اور وہ یہ ہے -

## الفصل في حكم سبق الرهان وصحة المتفق عليها والمختلف فيها

صل سبق اور رہن کے حکم بیان میں اور اس کی وہ صورت جو متفق علیہ ہے اور وہ صورت جس میں علماء کا اختلاف ہے

اتفق العلماء علی جواز الرهان فی المسابقة  
 علی الخيل و السهام فی الجملة و اختلفوا فی  
 فصلین احد هما فی البازل للرهن من هو  
 والثانی فی حکم عود الرهن الی من یعود  
 فذهب الشافعی و احمد و ابو حنیفة الی

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسابقت خیل اور  
 سهام میں شرطاً ناجائز ہے لیکن اسکی تفصیل میں سے  
 دو حکموں میں اختلاف ہے ایک حکم تو یہ کہ شرط نہ کرنا مسابقت  
 میں کوئی ہر دو سرے کہ مسابقت کا حکم کسی طرف نہ تباہ امام  
 شافعی اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ

شرط لگانے والا ہر دو فرق میں سے ایک ہی ہو سکتا ہے اور  
جائز ہے کہ دو عمل یا کوئی تیسرا اجنبی ہو وہ خواہ نام ہو یا  
اوس کے سوا کوئی اور لیکن اگر شرط دونوں کی جائز ہے ہو تو  
بغیر عمل کے جائز نہیں اور عمل بغیر شخص کے جو کہ وہ دو فرق میں  
اور رقم شرطیں اور کوئی شخص نہیں اگر عمل دو فرق پر سبقت لے گیا تو  
وہ دو کمال شرط لیا گیا اور اگر وہ دو فرق پر سبقت لے گیا تو  
دو فرق میں سے ایک یا کچھ پر سبقت نہوا تو اپنے اپنے اصل شرط کے طور  
پر لکھ دینے اور عمل کو کچھ پر نہیں ہوگا اور اگر عمل نہیں کسی ایک کے

سے قولہ السابق فی سبقتہ الخ تفصیل لکی جیسے محیط اور ذخیرہ وغیرہ  
میں لکھا ہے یہ ہے کہ مسابقت اگر بغیر کسی شرط اور عرض کے ہو  
تب قہار ہے اور اگر عرض اور شرط کے ساتھ ہو تو پھر اس میں  
ہی اگر شرط دو درجہ سے ہے یا نیچے کہ کچھ ایک شخص دوسرے  
سے کہ اگر تیرا گھوڑا یا اڈٹ یا تیرا بیجا دے گا تو مسدقہ کہ جو وہ  
اور اگر میرا گھوڑا یا اڈٹ یا تیرا بیجا دے گا تو مسدقہ کہ جسے لیا گیا  
نکدے ہر ایک دو فرق میں سے ایک یا اس شرط پر کہ جو بڑا  
وہ دو فرق میں سے ایک تو یہ ہمارا ہے اسوجہ سے کہ یہ تانکا سوتیں سے  
ایک سوت چوکی مانت ہے اور دینے پر اس میں تانکا کا کلام مترود کے تحت  
چونا جائز ہے لیکن اگر ہر مال ایک کیس کا ہے اس طرح سے کہ ایک یا دینے کا  
دوسرے کے اگر بڑا تو بچے تو تیرے لیے اس قدر مال ہو اور اگر میں بڑا  
تو میرے لیے کچھ نہیں یا ہر مال دو کو کسی کسی شخص کی واسطے یا بیٹوں  
کو کہیں وہ دو کو اگر تو ہم سے بڑا ہو تو وہ مال تیرے اور جو ہم سے چھوٹا  
گئے تو بچے کو نہیں ہوگا تو یہ جائز ہے اور جو سوتوں میں قادر ہو تو  
مسابقت اسے جائز ہے کہ اس سے مسدقہ اور شوق ہو تب ہر مال کا  
نامہ کرنا مستحب ہے جیسے گھوڑا تیرا اور اس کی طرح اس کی مانت سبب  
کی سوتیں ہم سے مراد یہ ہے کہ مال ہمارا ہو یا میرا کہ تحقیق ہو جائے  
کیونکہ میں اس تحقیق ہوتا ہے مجرد شرط سے کسی چیز پر جو عقد اور قرض نہ  
ہو لیکن تصریح کی ہے انکی غلطی ہوتی ہے۔۔۔

ان البازل للرهن يجوز ان يكون احد  
المتعاقدین ويجوز ان يكون كلاهما  
وان يكون اجنبيا ثالثا اما الامام واما  
غيره ولكن ان كان الرهن منها لم يحل الا  
يحلل وهو الثابت بخلافه بينهما لا يخرج  
شيئا فان سبقها اخذ سبقها وان سبقها  
معا اخرها سبقها ولم يخرج شيئا وان سبق  
المحلل مع احدهما استدارك والسابق

سے قولہ السابق فی سبقتہ الخ وتفصیل هذا المقام  
ما فی المحيط والذخيرة وغيرهما ان المسابقة كانت بغیر  
شروط وعوض فهو جائز وان كان بعض شروط فان كان  
من الجانبين بأن يقول الرجل للمخو ان سبق فوسك  
او ابلک او سمحک اعطيتک کذا وان سبق فوسى  
او غير ذلك اخذت منك کذا ويضع كل منهما  
مالا بشروط ان السابق ايما كان ياخذها فهو غير  
جائز انه من مولى القمار والميسر للنهي عنه وفيه  
تعليق التملك بالخطر فاما اذا كان المال من  
احدهما بأن يقول ان سبقتني فلك كذا وان  
سبقناك فلا شئ لنا او كان المال من اثنين لثالث  
بأن يقول ان سبقتنا فلما لان لك ان سبقناك  
فلا شئ عليك فهو جائز وانما جازت للمسابقة  
في غير مودة القمار لاشتغالها على القريض  
لا سيما في الرات المحرب كالفرس والسهم وغير  
ذلك والمراد بالجوى از في صورة الجوى اذ حل  
اخذ المال لا للاستحقاق فانه لا يستحق  
بالشرط شيى لعدم العقد والقبض وصح  
به في فتاوى البرازية۔

فی سبقة - ثم اختلفوا فی امر آخر - فی المحلل  
وهو انه هل یجوز ان یکون المحلل اکثر من  
واحد ولا یجوز الا واحد فظاهر کلامهم  
ان المحلل یکون کاحد البعز ثین اما واحداً  
واما عدداً وقال ابو الحسن الامدی من  
اصحاب احمد لا یجوز اکثر من واحد ولو کانوا  
مائة لان الحاجة تندفع به - قالوا و  
العقد بدون المحلل اذا خرجا معاً قماراً  
ومذاهب مالک انه انما یجوز ان یخص به  
السبق ثالث لیس المتسابقین اما الامام  
او غیره ولا یجوز معهم فمن سبق منهما  
اخذ ذلك السبق فان جرى معها الذی  
اخرجه السابق فلا یجوز - اما ان یکون محلل  
السابق فرسین او اکثر فانکانتا فرسین  
فسبق مخرجه السابق فالسبق طعه لمن  
حضر ولا یأخذ - السابق وانکانت خیالا  
کفیضاً وقد سبق مخرجه السابق اعطى سبقة  
الذی یشیه وهو المصطلی ولم یأخذ - فق  
ذلك ان سبقة لا یعود الیه سواء سبق  
او سبق - ولا یجوز عنده ان یشرجا معاً  
لا یحلل ولا یغیر محلل لان یشرج احد  
المتسابقین وقد روی عن مالک رواية  
ثانية جواز اخراج السابق منهما یحلل  
کقول الثلاثة قال ابن عبد الله وهذا

عنه قوله المصلی وهو من صلا وهو من  
یکون عن یمین وشمال کذا فی جمیع الجاه  
والحاصل ان یشیه -

شرکت کے ساتھ دوسرے سے بڑھ گیا تو خود فضل یا بری  
اوسکو کہہ نہیں لیا گیا اور نہ ہی والا اپنے سبقت کے حکم کو کالینی  
و مالک ہر ماہر محلل شرط کا اپہر اختلاف کیا ہر علمائے ایک اکثر  
یعنی محلل کے بارہ میں ماہر یہ کہ کیا جائز ہو کہ محلل چند آدمی ہوں یا  
ایک کے زائد نہ ہوں ہیں اوسنے علمائے کلام سے تویہ معلوم ہو گیا  
کہ محلل کا حکم فریقین کا سا حکم ہے خواہ ایک ہو یا چند آدمی ہوں -  
ابو الحسن آدمی نے جہاں صاحب نام احمد سے میں کہا کہ ایک کے زائد محلل  
کہا نہ جاتا نہ نہیں اگرچہ فریقین سو سفر کی کیوں نہیں اسوجہ سے  
اور ضرورت اوس ایک ہی پوری ہو جاتی ہو وہی ہی مالک نے کہا  
کہ حقہ بغیر محلل کے اوس صورت میں جبکہ دو سے متسا شرط لگائی ہو  
قمار ہے امام مالک کا مذہب یہ کہ محلل ہر جو فریقین کیلئے صلح  
شرط لگائے وہ خواہ امام ہو کوئی اور اور اسکے ساتھ اور اسکے ساتھ  
میں شرکت نہ کرے اور نہ فریقین کو سبقت لیجائے دی اس شرط  
کا مالک ہر ماہر محلل ہی وہی میں شرکت ہوا تو دو صل سے ظالی نہیں  
تو دو کے گھڑے صرف دو ہونگے یا تا کہ پس اگر دو ہی گھڑے ہیں اور  
شرط لگائی مالکی بڑھ گیا تو صل شرط لگائی حاضرین کیلئے اور نہیں  
سکتا اور سابق یعنی دہری مال شرط کی اپنے مالک کی طرف سے نہیں  
اور اگر دو کے گھڑے متسا ہوں اور شرط لگائی مالکی بڑھ گیا تو صل شرط  
اُس شخص کو دیر سے جگانا ہے بعد ہر ماہر خود نے اور جس حکم  
کی یہ کہ کہ جالیس ہی بل شرط - شرط لگائی کی طرف نہیں متسا خواہ  
سابق ہو یا سپر کوئی سبقت لیجائے اور امام مالک نے فرمایا جہاں نہیں  
کہ شرط لگائے وہ دو فریق متسا محلل کیساتھ ہوا بغیر محلل کے اور نہیں  
ہو کہ شرط لگائے اور نہ فریق میں ایک اور دوسری حمایت دینے ہے  
کہ جائز ہو شرط لگائی فریقین کا آپس جبکہ محلل ہر جو قیل کہ شرط لگائی

عنه قوله المصلی یہ شق ہے صلا سے وہ شخص جو سبقت  
اور اوٹنی جانب ہو اسی طرح ہے صحیح البخاریں اور مردودہ شخص  
جہاں اوس کے متصل ہو ۱۱





## ولما كان لهذه المسئلة فروع يفيد ذكرها احتجنا الى فصل

اور چونکہ میں مسئلہ کے ایسے فروع تھے جن کا ذکر شیخ رحمہ اللہ نے نہیں کیا تھا تو محتاج ہوئے ہم ایک دوسری فصل کی طرف

من کتاب الامام ابن القیوم فقال

اتفقوا على جواز اكل المال بسباق الخيل والابل والنصال من حيث الجملة .

واختلفوا في كيفية الجواز واختلفوا في مسائل - ايضا - المسئلة الاولى

اختلفوا في جواز المسابقة على البغال و الحمير يعوض فقال الامام احمد ومالك

والشافعي في احد قوليه والزهر لا يجوز ذلك وقال ابو حنيفة والشافعي في القول

الاخر يجوز - المسئلة الثانية اختلفوا في المسابقة على الحمار والنبيل والسق يعوض

لمنعه احمد ومالك واكثر الشافعية باجازه اصحاب ابی حنيفة وبعض الشافعية وبعض

اصحاب احمد في الحمار الناقلة للاخبار - المسئلة الثالثة - هل يجزئ العوض

في المسابقة على الاقدام فمنعه مالك واحمد والشافعي في المنصوص عنه صريحا واجازه

الحنفية وبعض الشافعية وهو مخالف لنص الامام - واتفقوا في جواز بلا عوض

بأرواه الامام احمد في مسنده و ابو داود في سننه من حديث عائشة قال سابقني

النبي صلى الله عليه وسلم فسبقت فلينها حتى ارهقني الحم ساقني فسبقتي فقال هذه بتلك وسابق الصباية بالاقدام

امام ابن القیوم کی کتاب میں سے پس کہا امام نے کہ اتفاق کیا ہے مال شرط کے کھانے میں گھوڑے اور اونٹ

اور تیر کی گھوڑوں میں فی الجملة اور اختلاف کیا ہے جو ان کی کیفیت میں اور دوسرے بہت سے بھی چند مسائل میں اختلاف ہے

اول مسئلہ یہ کہ کچھ اور گدہ ہوں کی مسابقت کے جوازیں بشرط مال اختلاف ہے پس امام احمد اور مالک و شافعی کے

دو قول میں سے ایک قول اور دہری جائز نہیں کہتے اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے قول میں جواز ہے۔

مسئلہ ثانی یہ کہ اختلاف کیا گیا کہ تیر اور شکرہ کی مسابقت بالمال میں پس امام احمد و مالک اور اکثر شافعیہ نے تو منع کیا ہی

اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے فقہاء اور بعض شافعیہ فقہاء اور بعض اصحاب جواز رکھا ہے اور ابن کثیر و ترمذی و بیہقی و سیوطی و دیگر علماء نے منع کیا ہے

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا جائز ہے عوض مسابقت بالاقدام میں پس منع کیا ہے اسکو امام مالک و امام احمد نے اور امام شافعی

نے اپنی یرغ اور بعض روایت کی رو سے اور اجازت دی ہے اسکی حنفیہ اور بعض شافعیہ نے لیکن وہ خلاف ہے امام شافعی کی نص کے اور طلبانے بلا عوض مسابقت بالاقدام کے جوازیں

اتفاق کیا ہے کیونکہ امام احمد نے مسند میں اور ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا

نے میں اور رسول اللہ نے مسابقت کی تو میں اون سے بڑھ گئی چند روز کے بعد جبکہ میں بدن سے بھاری پڑ گئی پھر ہم

نے مسابقت کی تو رسول اللہ بڑھ گئے پس منہ مایا آپ نے کہ یہ اوس وفد کا عوض ہے۔ اور مسابقت

کی صحابہ رسول اللہ کے سامنے بغیر شرط کے

بین یدایہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر رہا  
 وفی صحیح مسلم عن سلمة بن الأكوع  
 قال بینما نحن نسیر وکان رجل من الانصاریین  
 لا یشیق ابدالاً فجعل یقول لا مسابق  
 المدینة هل من مسابق فقلت اما انکم  
 کرماء و تهاب شریفا قال لا الا ان یکون  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت  
 یا رسول الله بالی انت وامی ذری فی لا سابق  
 الرجل قال ان شئت فسمیته الی المدینة  
**المسئلة الرابعة** - هل يجوز العوض  
 فی المسابقة بالسباعه فتمتع الاکثرون  
 وجوزه بعض الشافعية والحنفیه  
**المسئلة الخامسة** - الصراخ منع احمد  
 ومالك وبعض اصحاب الشافعی العوض  
 فیہ وهو مقتضی نص الشافعی فی منعه  
 العوض فی المسابقة بالاقدام وجوزه  
 بعض اصحابه واصحاب الی حنیفة -  
**المسئلة السادسة** - المشاکبة  
 بالایدی لا یجوز بعوض عند الجمهور وفیها  
 وجه للشافعية للجمهور ومقتضی مذهب  
 اصحاب الی حنیفة جوازه فانهم  
 جوزوه فی الصراخ والمسابقة بالاقدام  
 والمغالبة فی مسائل العلم - **المسئلة**  
**السابعة** - المسابقة بالسيف والرمح  
 والجموع منہا بعوض مالک احمد وجوزها  
 اصحاب الی حنیفة وللشافعية فیہ  
 وجهان - **المسئلة الثامنة** - المسابقة

صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا انہوں  
 نے کہ ہم سفر کر رہے تھے اور ایک انصاری تنہا جس سے  
 مسابقت میں کوئی نہیں بڑا تھا پس وہ کہنے لگا کیا کوئی یہ  
 تک مسابقت کر نہ والا ہے کیا کوئی سابق ہے - میں نے کہا کیا  
 نہیں اکرام کرتا تو کریم کا اور نہیں ڈٹا شریف سے وطلبہ  
 کیا تجھے کسی کا خط نہیں ہے ہمارا نہیں مگر رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں - مجھے  
 اجازت دیجئے کہ اس شخص سے مسابقت کر دوں آپ نے فرمایا  
 کہ تیری خوشی میں بڑی گیمیں اس سے حد تک چوتھا مسئلہ  
 یہ کہ کیا جائز ہے بدل تیرے کی مسابقت میں پس اکثر علماء نے  
 اسکو منع کیا ہے اور جائز لکھا ہے اور سکو خفیہ اور بعض شافعیہ  
 نے - اور پانچواں مسئلہ مسابقت کشتی کا ہے امام احمد  
 اور امام مالک نے منع کیا ہے اور بعض شافعیہ نے اس میں  
 رقم لینا منع کیا ہے اور امام شافعی کے قول کا بھی یہی مقتضا  
 ہے کہ انہوں نے تصریح کی ہے کہ مسابقت بالاقدام میں عوض  
 منع ہے اور بعض شافعیہ اور سب خفیہ کے نزدیک ہاں جائز  
 ہے چہاں مسئلہ نیچے لائیک ہے مثال ہو گیا میں کلائی  
 لڑائی میں انہیں جائز ہے اور میں عوض لینا جوہر کے نزدیک  
 اور شافعیہ میں ایک روایت جو انکی ہے اور اصحاب خفیہ کے  
 مذہب کا مقتضی یہ ہے کہ جائز ہے ایسے وہ جائز نہ تھے  
 میں عوض لینا کشتی اور بھاگ دوڑ اور مسابقت  
 فی العلم میں ساقواں مسئلہ تلوار اور نیزہ اور لٹہ  
 کی مسابقت کا ہے - امام مالک اور امام احمد نے  
 اس میں بدل لینا منع کیا ہے - خفیہ جائز رکھتے ہیں -  
 مذہب شافعیہ میں اس کی دو روایتیں ہیں اٹھواں  
 مسئلہ گویہن مسابقت کا ہے عوض من کے  
 ساتھ منع کیا ہے اس کو جوہر نے - اور شافعیہ کے

بالمقالب علی العوض منعها بالجہول والشافعی  
 فیہ وجہ ومقتضی مذاہب اصحاب  
 ابی حنیفۃ الجواز۔ المسئلة التاسعة  
 المغالب بشیل الاثقال کالجارة والعلاج  
 فالجہول لا یجوزون العوض فیہ ومن  
 جوزہ علی المشاکبة والسباحة والصراع  
 والاقذار فمقتضی قوله الجواز مہنا  
 اذلا فرق۔ المسئلة العاشرة المشاکفة  
 لا تجوز بعوض عند الجہول وبالجمہا بعض  
 الشافعیة وهو مقتضی مذاہب اصحاب  
 ابی حنیفۃ۔ المسئلة الحادیة عشر۔  
 المسابقة علی حفظ القرآن والحديث الفقه  
 وغیرہ من العلوم النافعة والاصابة  
 فی المسائل هل تجوز بعوض منع اصحاب  
 مالک واجم والشافعی وجوزہ اصحاب  
 ابی حنیفۃ وشیعنا وحکامہ ابن عبد البر  
 عن الشافعی وهو اولی من الشباک الصراع  
 والسباحة فمن جوز المسابقة علیہا  
 بعوض فالمسابقة علی العلم اولی بالجواز  
 وہی صورة مراہنة الصديق لکفار  
 قریش علی صحیۃ ما اخبرہم بہ وثبوتہ  
 وقد تقدم انہ لم یقدم دلیل شرعی  
 علی نسخہ وان الصديق اخذ رهنہم  
 بعد تحریر القمار وان الدین قیامہ  
 بالجمہ والجمہاد فاذا جازت المراهنة علی  
 آلات الجہاد فہی فی العلم اولی بالجواز  
 وهذا القول هو المرجح۔

نزدیک بھی یہ ایک روایت میں ہے اور مقتضی مذہب  
 حنفیہ کا یہ ہے کہ جائز ہے نواں مسئلہ غالب آہانا بہت  
 چیزوں کے اخلاص میں جیسے پتھر اور کچر کے تپس میں جہول  
 نہیں جائز رکھتے اور اس میں عوض اور جس شخص نے کہ جائز  
 رکھا ہے عوض لینا پھر لڑنے اور تیرنے اور کشتی اور پہاڑ  
 دوڑ میں اور اس کے قول کا مقتضی یہ کہ جائز ہو یہاں بھی ایسے  
 اور اس میں اور اس میں کچھ فرق نہیں ہے دسواں مسئلہ  
 ٹیکری پھینکنے کا نہیں جائز ہے اور اس میں عوض جہول کے  
 نزدیک اور بیل کہا ہے اسکو بعض شافعیہ نے اور بعض مقتضی  
 ہے مذہب علماء حنفیہ کا گیارہواں مسئلہ مسابقت  
 حفظ قرآن اور حدیث اور فہم وغیرہ اور علم ہر جو شخص ہوں اور  
 مفید ہوں حیافت مسائل کے لئے کیا جائز ہے اور اس  
 میں عوض لینا منع کیا ہے اسکو اصحاب امام مالک اور  
 امام احمد اور شافعی نے اور جائز رکھا ہے اسکو اصحاب  
 امام ابوحنیفہ اور ہارکے شیخ نے اور اوزابن تیمیم اور  
 نقل کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے امام شافعی سے اور یہ پتھر  
 ہے پھر لڑنے اور کشتی لڑنے اور تیرنے کے پس جس نے  
 کہ جائز رکھا ہے مسابقت کو اور اس میں عوض کے ساتھ تو مسابقت  
 فی العلم میں تو بطریق اولی جائز ہوتا چاہیے۔ اور یہ وہی مسابقت  
 ہے جس طرح کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط کی تھی کہ نہ  
 قریش سے اور پس کے معج ہونے کی جس کی او کو خبر  
 دی تھی دینی خبر دوبارہ ردوم جسکا قصہ مشہور ہے اور  
 پہلے گزر چکا ہے کہ اسکے شیخ ہر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں  
 ہوئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مال شرط رکھا کہ  
 قدر کی حرمت کے بعد اور دین کا قیام حجت اور جہاد سے ہو  
 پس جبکہ شرط گناہات جہاد پر جائز ہوا تو اب علم ہے جہاد  
 اولی ہے اور یہی قول راجح ہے۔

المسئلة الثانية عشر- المسابقة  
بالسهم على بعد الرمي لعل الاصابة  
فأيهما كان ابعد مدى كان هو الغالب  
منعها بالعوض أصحاب احمد والشافعي  
وبلزم من جوازها في المسابقة بالاقدام  
والسباحة والمصارعة جوازها عند بل هي  
اولى بالجواز فان المقصود بالرمي امران  
البعد والاصابة فالبعد احد مقصوديه  
والسبق به من جنس المسبق بالخيل لا بالبل  
وبكل حال فهو اولى من سائر الصلح التي  
قاسوها على مورد النص بالجواز وظاهر  
الحديث يقتضيه فانه اثبت السبق في  
النصل كما اثبت في الخن والحافر هذا  
يقتضي ان يكون السبق به كالسبق  
بهما فاما ان يقال يقتضي الاصابة دون  
السبق في الغاية فكلا وهو في اقتضاءهما  
معا اظهر من الاقتصار على الاصابة  
فقط والله اعلم- انتهى قول ابن القيم-  
قوله من اجباً- يدل على ان الاجباً  
لا يخل بكل معانية اما الاول فهو ما يدل  
عليه حديث ابن عمر ان النبي صلى الله  
عليه وسلم نهي عن بيع الثمار حتى يبدا  
صلاحها وتفصيل ما اختلف فيه السلف  
من انه يكفي فيه بدو الصلاح في جنس  
الثمار وفي كل بستان وزرع وفي كل شجرة  
عليه على الاقوال وموضع الفقه  
واما المعنى الثاني فقد سبق حكمه في قوله

بارصوال مسك تيروں کی مسابقت کا ہے دور پہنچنے میں  
نشانہ صحیح لگنے میں پس دونوں میں سے جو دور پہنچے گا وہی  
غالب ہوگا۔ منع کیا ہے اسکو عوض کے ساتھ اصحاب امام احمد  
شافعی نے۔ اور یہاں دور اور تیرے سے اور کشتی کی مسابقت  
میں عوض جائز رکھنے سے لازم آتا ہے اور کجاونا بکری ہی  
بلکہ یہ بہتر ہے جواز کے لیے اسلئے کہ مقصود تیر اندازی سے دو  
ہوتے ہیں دور پہنچنا اور صحیح نشانہ لگانا پس دوری دو مقصودوں  
میں سے ایک ہے اور مسابقت اسکی مثل مسابقت گھوڑوں اور  
اوٹوں کے ہے۔ اور بہر حال ہی ادلی ہے اور ان تمام صورتوں  
سے جبکہ قیاس کیا ہے مورد نص پر جواز کے ساتھ اظہار  
حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کہ یہ گھوڑا دوسرے ثابت کی گئی مسابقت  
تیر اندازی میں جیسے کہ ثابت ہے گھوڑے اور اونٹوں میں  
مقتضی اسکا یہ ہے کہ تیر اندازی کی مسابقت کا حکم مثل گھوڑ  
دوڑ کی مسابقت کے چاہیے پس اگر کہا جائے کہ مقتضی کا  
نشانہ بازی ہے نہ مسابقت غایت اور بعد کا تو جواب یہ  
ہے کہ ہرگز نہیں۔ شمول قیاس کا دونوں کو اظہار ہے اقتضا  
کرنے سے فقط نشانہ بازی پر۔ واصلہ اعلم۔ ختم ہوا قول ابن  
قیم کا۔ قولہ من اجباً یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات  
پر کہ اجباً نہیں جائز ہے اپنی کسی معنی کی رو سے لیکن معنی  
اول پس اس کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہے ابن عمر  
کی حدیث۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا  
پھلوں کے بیچنے سے یہاں تک وہ کجاویں۔ اور تفصیل اس  
امر کی جس میں سلف نے اختلاف کیا ہے کہ کافی ہے کہنا  
جس ثمار کا یا ہر باغ اور کمیتی کا یا ہر مدت کا ملحدہ  
چند ذرا یہاں پر ہے اور بیان اور مساقمہ میں ہے۔  
لیکن معنی ثانی پس گزر گیا حکم اور مساقمہ لا در ایض  
پس وہ مقتضی ہے اس بات کو کہ اس جگہ وہ معنی

ولا وراط وهذا يقتضي ان لا يرا دهنًا  
لثلاثين كرونة ويجوز ان يرا د به المصنف  
الثالث - قوله كل مسكر حرام  
هذا دليل لمن عمى الخبر وقال ان كل  
مسكر خمر وهو قول علي وعمر وابن مسعود  
وابن موسى وابي هريرة وابن عباس والشافعي  
ومن التابعين عمرو وسعيد بن المسيب  
والحسن وسعيد بن جبير وهو قول مالك  
والاوزاعي والثوري وابن المبارك والشافعي  
واحمد واسحق وغيره واستدلوا بحديث  
ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال  
كل مسكر خمر وكل مسكر حرام وفي رواية  
كل مسكر خمر وكل خمر حرام وقد خصص  
بعضهم العنب ولعله لو ان ان تحريمه  
قطعي وتحريمه اعادة ظني وروى عن  
ابن هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم  
الخدم من هاتين الشجرتين الخلة والعلة  
وهذا دليل الخصيص - اقول - هكذا  
قيل وفيه ان دعوى بتخصيص الخمر  
بالعنب لم يثبت بهذا الا ان يقال انه  
جواب عن عموم الخبر فانه اجاب بنقض  
التعميم ويمكن ان يوجه بان معنى الحديث  
ان الخمر من احكامها تين الشجرتين  
فمن تبعضية - وهذا التأويل هو  
مقتضى حديث ابن عباس حرمه الخمر  
الغنيها والمسكر من كل شراب كما رواه  
الطحاوي ونقل الطحاوي عن ابي حنيفة

مراد من كل شراب ان كل شراب من كل  
مراد هو سكرتي ہیں۔ قولہ کل مسکر حرام۔ یہ دلیل ہے اس  
شخص کی ہیں نے حدیث کے معنی عام نہیں اور کہا  
ہے کہ ہر شراب والی چیز خمر ہے اور یہی قول ہے حضرت علی  
اور حضرت عمر اور ابن عمر اور عبد بن قاص اور ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ  
اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں  
سے عروہ اور حید بن مسیب اور سعید بن جبیر اور ابی ہریرہ  
امام مالک اور داؤد اور الثوری اصلان مہلک اور امام شافعی  
اور امام احمد اور اسحق وغیرہ کا اور استدلال ہے حدیث  
ابن عمر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شراب والی چیز خمر  
ہے اور ہر خمر حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر شراب  
والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور بعض نے تخصیص کی  
جو خمر کی انگوڑ کے ساتھ اور تفصیل کی اس امر میں کہ تحریم  
خمر انگوڑ کی قسمی ہے اور تحریم اس کے سوا کے ظنی۔ اور  
مروی ہے ابو ہریرہ سے حدیث کرتے ہیں رسول اللہ  
کہ خمر ان دو شجروں یعنی نخل و عنب کا ہوتا ہے اور یہ  
دلیل ہے تخصیص کی کہتا ہوں نہیں کہ اس طرح کہا گیا ہے  
اور آئیں یہ اعتراض ہے کہ یہ دعویٰ کہ خمر خاص ہے عنب  
ساتھ نہیں ثابت ہوتا اس سے مل کر کہا جائے کہ یہ عباس  
اس شخص کا جس نے حدیث کو عام کیا ہے پس گوا کہ جواب  
دیاد کی تعمیر تو کر اور ممکن ہے کہ تو جبر کی جاوے یا بطور کہ  
معنی اس حدیث کے ہیں کہ شراب ان دو چیزوں میں  
ایسا کی ہوتی ہے۔ پس یہ بعضیہ ہوگا اور یہ تاویل مقفی ہے  
حدیث ابن عباس کی حرام کی گئی خمر عین اور شراب کرنے  
والی ہر قسم کی شراب پیچھے کر روایت کیا اس کو  
طحاوی نے اور نقل کیا ہے طحاوی نے امام ابو حنیفہ  
سے کہ خمر حرام ہے باطل تھوڑا ہوا بہت اور شراب

ان الخمر حرام قلیلها وکثیرها والسکر من  
غیرها حرام ولین کثیر الخمر النبیذ  
المطبوخ لا یأثم من ایشی کان وعن ابی  
یوسف لا یأثم بالنقیع من کل شیء وان  
غلغ الا الزبیب والتمر قال کثیر احکامہ محمد  
عن ابی حنیفہ وعن محمد ما اسکر کثیرا فکعب  
ان لا شربہ ولا حرمة وقال لثوری اکره  
نقیع التمر ونقیع الزبیب اذا غلغ ونقیع  
العسل لا یأثم به۔ انتقہ۔

غیر خمر کا حرام ہے لیکن اس کی حرمت شل خمر کی حرمت کے  
نہیں ہے اور جو شربہ ہوئے نمید کا کچھ بچ نہیں خواہ کسی  
چیز کا ہو اور سا بڑا سے روایت ہے کہ کچھ بچ نہیں  
ہر چیز کے نقیع کا اگرچہ وہ جو شربہ سے لگا انگور اور کجور کا۔  
ہر ملکاوی نے کہ اس طرح روایت کی ہے امام محمد نے امام  
ابو حنیفہ سے اور امام محمد سے روایت ہے کہ جس شے  
کی زیادتی مسکر ہو تو میں اچھا سمجھتا ہوں کہ نہ پیوں اس کو کواؤ  
نہ حرام کروں اور کہا ثوری نے کہ مکروہ جانتا ہوں اس نقیع قدر  
اور نقیع زبیب کو جبکہ جو شربہ سے لگا کچھ بچ نہیں نقیع عمل کا۔

## هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لا يكدواهل دوة الجندل

یہ وہ فرمان ہے جس کو کھار رسول امیر نے اکید اور دومتہ الجندل والوں کے لئے

قال لثورقانی ارسل رسول الله صلى الله  
عليه وسلم وهو يتبوك الى اكيد صاحب  
دومة الجندل سرية عليها خالد بن الوليد  
سہ قوله النبيذ من الانبعاذ وهو ان يجعل الخمر  
تموا زبیب فی الماء ليجعلوا الشرب ونهي عنه وهو  
منسوخ الا عند جماعة وجواب ابن عباس  
به بالحديث للمرأة السائلة عن النبيذ  
عليه ان مذهبه عدم النقيع ۛ كذا في  
مجمع البحار۔

کہا زرقانی نے کہ یہ بھارسول امیر صلعم نے جبکہ  
تھے وہ جو کہ میں اکید کی طرف ایک لشکر  
جس کے امیر خالد بن ولید تھے۔ میں قید کیا اپنے  
سہ قولہ انبیذ مطبق ہے انبعاذ سے اور وہ یہ ہے کہ ڈالی جائے  
کجور یا انگور شنگافانی میں تاکڑی ہو جاویں پھر پی جائیں اس سے منع کیا گیا  
ہے اس کے بعد یہ نسخ ہے کہ ایک گروہ کے نزدیک جو اس میں ہیں  
کا حدیث سے اس عورت کو جو مسائل تھی نمید کی  
بابتہ دلائل سے اس امر پر کہ آپ کا مذہب عدم نسخ  
کا ہے مجمع البحار۔

سہ قوله بالنقيع جاء في حديث آخر الكرم  
يقفلونه زبیباً ينفعونه الى يغلطونہ بالما  
ليصير شربا وكلها التي فقد النقيع والنقيع  
بالقمر مانع في الليل يشوب نهارا وبالعكس  
والنقيع شربا ياتقن من زبیب او غيره ينقع  
في الماء من غير طبخ ۛ مجمع البحار

سہ قولہ بالنقیع۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بتائے نہیں انگور  
کا نقیع ملائے ہیں اس کو پیانی میں تاکہ ہو جائے شربا دوجہ بٹا لیا گیا  
پانی میں تو ہو جائے نقیع اور نقیع شربہ وہ چیز جو میگو دیاوے  
رات کو تاکہ پی جاوے دن میں یا اس کے اس نقیع وہ شربہ  
جو نہانی جاوے انگور۔ سے پانی میں ہو کہ کھیر کیا گئے ہوں اور جمع

فاسره وجاء به فصالحه على الجزية  
 وخلق سجيلة وكتب له كتابا شفيقة -  
 بسم الله الرحمن الرحيم -  
 هذا كتاب من محمد رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم لا كيد ارحين اجابا لاسلام  
 وخلق الاتقاد والاصنام مع خالد بن  
 الوليد سيف الله في دومة الجندل و  
 اكنافها - ان لنا الضاحية من الضحى والي  
 والمعالي واغفال الارض والحلقة السلاخ  
 والمحافرو المحصن ولكم الضام من الغل  
 والمعين من المعوي ولا تعدل سارحتكم  
 ولا تعدا فارد نكم ولا يحط عليكم النبان  
 تقيمون الصلوة لوقتها وتؤتون الزكوة  
 بحقها عليكم بذكر محمد الله والميثاق ولكم  
 الصديق والوفاء شهد الله ومن حفص  
 من المسلمين - ذكره في المواهب وقال  
 الزرقاني اخرجه الواقدي في المغازي  
 بمجذ فان قوله حين اجاب الى قوله واكنافها  
 قال حدثني شيخ من دومة ان رسول الله  
 كتب لا كيد ركتابا قال صاحب المصباح  
 اورده محمد بن سعد في الطبقات وقال  
 قال عمر بن عبد الاسلم حدثني رجل  
 من اهل دومة ونقله السهيلي هكذا  
 في روض الافان عن ابى عبيد قال اتاني  
 شيخ فقراة فاذا فيه - فذكر الكتاب -  
 وهذا الكتاب ص في اسلامه لا كيد  
 وجهذا ونحوه اغتوا من مند وابونعير

اوسكو اور آئے رسول اصر کے پاس پس صلح کی  
 آپ نے اوس سے جزیرہ پر اور چوڑا ادا اوسکو فرمان بخشا  
 جس کے نظریہ میں کہ بسم الله الرحمن الرحيم  
 یہ فرمان ہے محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی جانب  
 سے سیف الله خالد بن ولید کے ہمراہ لکھ کر کیا گیا جبکہ  
 قبول کر لیا اوس نے اسلام اور چوڑا دیا شرک کو  
 اور بتوں کو دوتہ الجندل میں دس ہاتھ لکھ کر ہاتھ واسطے  
 میں قریب آبادی کے اطراف زمین کی نہریں اور زمین  
 سبے زراعت اور بے عداوت اور پرت زمین اور زمین  
 اور تہیاد اور گروہے اور قلعہ اور تارے لیے ہیں وہ  
 درختان خراج و اہل آبادی ہیں جسبتی کے قریب کی نہریں  
 اور عامل زکوۃ کے پاس تہا سے چر خواہے جانور جو کر کے  
 زکوۃ لینے کی غرض سے نہ بھیجے جاوے گا بلکہ زکوۃ وصول کرے  
 وہ خود آئے گا اور زکوۃ لینے کے حساب میں تہا سے لگے سوا جانور  
 نہیں شمار کیے جاوے گا اور نہ لکھا جائے گا کہ تم میں سب کی کر نیے  
 جہاں وہ چاہے پڑھو گے تم نڈاؤسکے وقتوں پر اور دو گے تم  
 زکوۃ پوری پوری لازم واجب ہے پر اصر کے بعد ایک تھاہ لکھ کر  
 ہے اس نے مجھے کو پائی سے پڑا کرنا گواہی دی اور پڑا اور  
 اور اسلام لے کر جو موجود تھے ذکر کیا اور اس میں اور کہ تھاہ لکھا  
 نے کر کے کی واکلی واقدی نے منادی میں اور عذر کیا پر اسنے  
 اپنی تہی میں قول رسول الله صلی الله علیہ وسلم جاب کو قول واکلی تھاہ لکھ کر  
 کہ حدیث شریفی ہے وہ کہ ایک شخص نے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم  
 ایک فرمان لکھا صاحب المصباح الفیہ نے کر بیان کیا کہ اسکو محمد بن سعد  
 نے اپنی طبقات میں اور کہا کہ ہا کہ وہ بن محمد اسلی نے کہ حدیث میں  
 کہ ہے اہل دومیہ ایک شخص نے کہ نقل کیا اور اسکو اسلی نے اس طرح  
 روض الافان میں جو حدیث روایت کر کے کہا ابو نعیر نے کہ لکھا میرا  
 اوس فرمان کو ایک بڑا آدمی نے اوسکو پڑا تو اس میں تھاہ تھاہ تاکہ



پس ذکر کیا فرمان۔ یہ فرمان صحیح ہے کیونکہ اسلام میں اور اس سے  
اور اس کے شل احکامات سے دہر کر کہا گیا ہے ابن سہد و غیر  
نے پس ذکر کیا اور دن دو نوے ایک کو صحابہ میں اور حضرت کی یاد  
اپنے اور حسن ابن الاثیر نے پس کہا کہ جہیز یا ایک ستر رسول الصبر  
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور صلح کی آپس اور اسلام نہیں لیا اور یہ  
بات زینی اور کا عدم اسلام انہی خلاف کے مسلم ہے بل یہ کے  
نزدیک اور جس شخص نے کہا کہ وہ اسلام لائے تھے اسے اس نے ظنی  
کی یہ کہ وہ نصرانی تھا اور قتل کیا گیا اور کوفہ بن لید و کوفہ بنی  
مصر یہی ذکر کیا کہ ان کی انت بلادی اور بعض کے کہ اسلام لایا اور کوفہ  
کہا کہ قادیانی اور یہ کہ معلوم ہو تا ہے ان میں ہر تہرہ میں کوفہ بن لید اور  
کو کہنے ساتھ ہر تہرہ میں کوفہ بن لید اور کوفہ بن لید اور کوفہ بن لید اور

قد كراه في النسيئة وشق عليه أبو الحسن  
ابن الاثير فقال انما اهدى الى رسول الله  
صلی اللہ علیہ وسلم وصالحه ولم یسلم  
وهذا اما لاخلافي فيه بين اهل السير  
ومن قال انه اسلم فقد اخطا بل كان  
نصرانيا وقتله خالدين الوليد في خلافة  
ابي بكر كما ذكره البلاذري ويحق  
ان يكون اسلم بعد ذلك كما قال الواقدي  
وكما يظهر من هذا الكتاب ثم ارد بعد  
النبي صلی اللہ علیہ وسلم مع ارتداد كما  
قال البلاذري ومات على ذلك كما فوا۔

## غرائب الالفاظ

تأثر الفاظ مني شرح غرائب

الضاحية - البارز الظاهر من الارض  
وفي الروض اطراف الارض - ضحل  
يلقى المجبة وسكون المملة واللام الماء  
القليل قيل الماء القريب المكان - بور  
الارض التي لم تزرع - والمعالي اغفال  
الارض - في الروض المعالي اراضى  
المجمولة واغفال الارض مالا اثر فيه من  
عمارة او حيا ما قال الزرقاني هذا عطف  
تفسيرى وهذا يقتضى تغاثرهما الا ان  
يقال هو بحسب المفهوم وما صدقهما  
واحد بان يرد بالمجهول مالا اثر فيه  
وفي القاموس الاعماء الجمال جمع اعني  
واغفال الارض التي لا عمارة بها كالا عني

الضاحية ظاهراً من الارض  
ترجمہ نکلا ہے کہ اطراف ارض ضحل  
ہملہ اور لام۔ تہوڑا پانی اور بعض سے کہا ہے کہ وہ پانی جو پتی  
سے قریب ہو پورہ زمین جو پتی ہوئی تہوڑا المعالی و  
اغفال الارض۔ روض الآفتاب میں کہا ہے کہ معالی پر کھڑے ہیں  
اور اغفال الارض۔ وہ زمینیں جہیں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو  
بہار دقانی نے کہ یہ عطف تفسیری ہے اور عبارت مقتضی ہے  
اور دن دو نوے کے تنایہ کو مگر کہ تاویل کی جائے اس طور سے  
کہ تنایہ بحسب المفهوم ہے ما صدق اس کا واحد ہے  
بانی طور کہ مراد مجہول کے وہی زمین ہے جس میں عمارت  
وغیرہ کا اثر نہ ہو اور قاموس میں ہے کہ اعلیٰ یعنی جہاں جہ  
ہے اعلیٰ کی اور اغفال الارض وہ زمین جس میں عمارت  
نہ ہو گویا جیسے اندر آدمی۔



کل ما فرغ من الایدی من الاموال فهو ایضا  
 لبیت المال لانه لم یزاحه احد من الناس  
 قوله والحلقة الی الحصن - یستفاد  
 منه ان الامام یجوز له ان یأخذ من عینته  
 ما یری من الحلقة والسلاح والخافض للحصن  
 فی حد یحالی قتال المشرکین وکم یأخذها  
 منه وکم یزکھا عند هم فو علی رای الامام  
 واما الحصن فالظاهر انه لا یترک فی ایدیه  
 ولكن ما وقع فی فتح خیبر یرشد الی انه یجوز  
 للامان یترک الحصون فی ایدیه فان  
 یجوز خیبر لما الجوا الی حصن نزول علی الصلح  
 الذی بذلوه ان لرسول الله صلی الله علیه  
 وسلم الصفر والبیضاء والحلقة السلا  
 ولحم رقابهم وذریعهم وان ینفوا من الارض  
 ولم یدکر فیہ عقد الحصن فالظاهر انه  
 ترک لهم - قوله یتقیمن الصلوة  
 لوقتها - فیہ دلیل علی رد من قال بالجمع  
 وهو معنی قوله تنکلتا بامو قوتا وروی  
 عبادة بن الصامت مرفوعا استکون بعدک  
 علیکم امراء تشغلهم اشیاء عن الصلوة  
 لوقتها حتی ینذهب وقتها فصلوا الصلوة  
 لوقتها - الحدیث رواه ابوداؤد واحمد  
 وغیرهما الا ما کان من عذر نسیان او نوم  
 فوقتھا اذا ذکر وقد ورد ذلك منصوباً  
 فی احادیث المروعة ولسن مقام لبس  
 الکلام فی ذلك - قوله توتون الزکوة  
 یتقیها - معناه یحق الزکوة علی ما ورد به

اس سے یہ بات کہ ہر وہ چیز جو کسی کے قبضہ میں ہو خواہ  
 وہ مال ہی ہو وہ ہی میت المال کا ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے  
 لیے کوئی شخص جھگڑا کر نیا لانا نہیں ہے قولہ والحلقة الی  
 الحصن - قائمہ دیا اس نے اس بات کا کہ امام کو جانچے  
 کہ زرہ - ہتھیار قلعہ وغیرہ میں جو کچھ مصلحت دیکھی اپنی حریت  
 سے لے لے - اور تیاری کرے اس کے ساتھ مشرکین سے  
 لڑنے کی - اور کہ قدر اونس لے اور کہ قدر اونس لے چھوڑے  
 یہ امام کی رائے اور مصلحت پر ہے لیکن قلعہ پس ظاہر تو یہی ہے  
 کہ نہ چھوڑے اور اس کو اس کے قبضہ میں لیکن اقتضای فخریہ لایات  
 کرتا ہے اس بات پر کہ جائز ہے امام کہ قلعہ ہی اس کے قبضہ  
 میں چھوڑ دے کیونکہ جب یہ ہو وغیرہ محصور ہو قلعہ میں تو  
 اضی ہوئے صلح پر جب کوئی کیا اور انہوں نے ہائیکو کہ وسط  
 رسول الصلح کے ہے اشرفیہ اور روپیہ اور زین اور  
 ہتھیار اور ان کے لیے ہے قلام اور ادنی اولاد اور یہ بات کہ  
 جلاوطن ہو جائیں - اور نہیں ذکر کیا عقد صلح میں قلعہ کا پس  
 ظاہر یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیا گیا تھا اس کے لیے قولہ یتقیمن الصلوة  
 لوقتہا میں ہے اور اس شخص کا جس نے قتل کیا ہی جس کا اور  
 یہی معنی میں قول الصدق وقل کے کہ بامو قوتا کے اور وقت  
 ہے عبادہ بن صامت سے مرفوعہ فرمایا آپ اگر ہو گئے  
 میرے بعد ایسا میرے جیسا کہ بہت سی باتیں نماز وقت پر اذا  
 کر نیسہ کو کی گئی یہاں تک کہ نماز کا وقت جائا رہیگا پس پڑھو تم نماز  
 اپنی وقت پر یعنی ایسی صورتیں اقتدا میری واجب نہیں ہیں اس  
 حدیث کو روایت کیا ہے ابوداؤد و محمد وغیرہ لیکن اگر کوئی حدیث  
 مثلاً ہوا جائے یا نہ کے وقت سوتا ہو تو اس کا وقت وہی ہو جیسا  
 ہو یعنی جب وہ نہ سوتے ہو جائے اور اس بارہ میں عادیث سے  
 ہے کہ ہر نماز تفصیل کا یہ مرتب نہیں ہے قولہ توتون الزکوة  
 اس کے معنی یہ ہے ہر بارہ روز کے توتون یعنی زکوة کے ساتھ

الشرع من قدا الزکوة بتفاصيله في  
اجناس الحيوانات والتغدين والزرع  
وغير ذلك وكذا ما ورد من قوله صلى الله  
عليه وسلم لا جلب ولا جنب وغير ذلك  
من المنهيات والمأمورات فان هذه  
هي حق الزکوة - قوله شهد الله ومن  
حضر - هذا لقوله تعالى شهد الله انه  
لا اله الا هو الملائكة ولولو العلم قائماً  
بالتسط - الآية - وقد ذكر وفيه ان  
الشهادة من الله ومن غيره بمعنى واحد  
وقال بعضهم انه ليس كذلك فقال الاولون  
ان الشهادة هنا عبارة عن الاخبار المقررة  
بالعلم وهو مفهوم واحد وحاصل في  
حق الجميع وقال الآخرون ان شهادة  
الله نصب الدلائل الدالة عليها وانزال  
الآيات الناطقة بها وشهادة الملائكة  
الاقرار وشهادة اولو العلم الايمان بها  
والاحتجاج عليها كذا في تفسير البیضاوی  
وعلى الكل يستقيم ان الحديث يدل  
على ان كتب الشهادة مما يوجب الوثوق  
به سواء كان الكتاب من الامام او  
المأمور وانه حجة وبره قول من قال  
ان الكتاب لا يقوم به الجهة سواء  
كان الشهادة مكتوبة عليه ام لا

یعنی جس طرح شرع میں وارد ہوا ہے مقدار کوئی اوسکی  
تفصیل کے ساتھ اجناس حیوانات اور تغدین یعنی سونا  
چاندی اور قیمتی وغیرہ میں اور اس طرح وہ احکام جو وارد  
ہوئے ہیں قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جلب ولا جنب میں اور  
اس کے سوا جو وارد امر و نواہی میں ہیں پس تحقیق یہ معنی میں  
حق زکوة کے قولہ شهد اللہ ومن حضر یہ من حضر یہ من حضر یہ من حضر  
کے ہے کہ شہداً شہداً لا اله الا الله - الآية - اور ذکر کیا ہے حضرت  
نے اس کے ترجمہ میں کہ شہادت من اللہ اور شہادت من الخلق  
میں دونوں شہادت کے ایک ہی معنی ہیں اور بعض کہہ رہے ہیں کہ  
اس طرح نہیں ہے بلکہ فرق ہے پس اصل گروہ نے کہا کہ  
اس جگہ شہادت کے معنی ہیں وہ خبر عیالی جی ہوں علم کے ساتھ  
اور شہادت میں معنی مفہوم واحد ہے اور حال میں شہادت  
میں اور کہا دوسرے گروہ نے کہ مراد اسکی شہادت کے یہ  
گروہ قائم کر کے اسے دلائل جو اصل ہوں اور حدیث پر  
اور آثار کے ایسی آیت جو دلیل ہوں حدیث کی اور حدیث کی  
ملائکہ سے یہ کہ اقرا کریں وہ اسکی حدیث کا اور شہادت  
حالموں کی یہ کہ ایمان لائیں خدا کی حدیث پر اور حدیث پر  
کریں اور اسکی اس طرح اس مقام کی تفسیر جو امام بیضاوی نے  
اور ہر معنی کی بنا پر حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ  
شہادت کے معنی سے تحریر پر اعتبار واجب ہوتا ہے خواہ  
وہ تحریر نام کی ہو یا حوام رعایا میں سے کسی کی اور یہ کہ شہادت  
حجت ہے اور ہوتا ہے اس حدیث سے اس شخص کا  
قول جو قائل ہے اس بات کا کہ تحریر حجت نہیں ہو سکتی  
خواہ اس پر شہادت لکھی ہو یا نہ ہو۔



فقال لا صحیباہ اقدموا علی هذا الرجل  
فاعلمواہ بانی اشہد ان لا الہ الا اللہ  
وانہ رسول اللہ واتبعواہ فقد موا علیہ  
واسلموا ولما بلغ حاجباً وکیعاً خروجا  
الکفر خرجا فی اثرہ فلما امرا بقبزہ فخر علیہ  
جزوا وقال لا صحیباہ ما ذا امرکم بہ  
قالوا امرنا بالاسلام فاسلمنا معہ قال  
ابو حاتم عاش اکثر ثلثمائۃ وثلثین سنۃ

پہلے ڈالیں جب وہ مجھ کو اٹھے تو ان کے پاس پانی نہیں تھا  
میں نے پانی لے کر پی کر موت کا اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ  
اباؤ اس شخص کے پاس اور رسول اللہ خدا اور پیرو اس کو کر گئے ہیں  
دیتا ہوں اس بات کی کہ میں ہر کوئی جو کہیے مگر اس بات کی  
کہ وہ اس کے دل میں اور تابع رہی کہ وہ اس کی پیاس چھوٹے  
سنبھل اس کے تئیں اور اسلام لے آئے اور جب کہ اس نے اپنے ہمراہیوں کے  
سفر کی توجہ دینا سکے پھر چلے گئے کہ قبر پر پہنچے تو ان کی لنگی اڑ گئی اور  
سے نہ چلا کر اسے یہ حکم دیا کہ اس کو اسلام لے دینا ہے اور اس کے

## ہذا ما کتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاهل قبیلۃ جریا واذرح

یہ دو فرمان ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جریا واذرح والوں کے لیے

قال الواقدي قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
مع صاحب ایلة ہجرتہ معہ فاخذھا وکتب  
لہم کتابا تسخیرہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم  
هذا کتاب من محمد النبی رسول اللہ لاهل  
اذرح وجریا اھم آمنون یا مان اللہ اماذا  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان علیہم فائۃ  
دینا رقی کل سجب وافیتہ طیبۃ واللہ  
کفیل علیہم بالنعم والاحسان المسلمین  
ومثن لجاء الیہم من المسلمین من الخافۃ  
والتعزیر - اذا احتشوا علی المسلمین فھم  
آمنون حتی یحدث الیہم محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم شیئا من قتل وخراب ووروا  
البحاری عن ابی حمید الساعدی فی قصۃ  
قدوم ملک ایلة - ذکرہ الموابہ وقال  
من قولہ اذا احتشوا الی آخر الکتاب - هذا  
بقیۃ الکتاب عند الواقدي كما ذکرہ

کہا واقدی نے کہ حاضر ہوئے وہاں کہ ایذا کیسے کے ساتھ  
لیکر لگا طبع ہو کر اپنی تہلیل کیا رسول اللہ نے وہ چیز یاد رکھی  
اور کفران نظر اس کے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم  
فرمان ہے محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اذرح اور جریا والوں کے  
لیے یس بابت کہ وہ اسرار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
اس میں ہیں اور ان پر سو وینار ہیں وجزیہ ہر جزیہ میں پورے  
اور کھرے اور اس نے حکم کیا اور جو تمام مسلمانوں کے ساتھ خیر  
اور صلاح کی چیزیں اور ان مسلمانوں کے ساتھ جو کمال خود کی تم  
کی مذمت گئے کو اس کے ہاں پناہ گزین ہو جائیں اور جب کسی اندیشہ  
کر رہے مسلمانوں کی جان سے تو وہ اپنے کو اس میں نہیں سمجھیں کہ  
فرمان بھیجیں اور بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار قتل کا اخراج کا۔  
روایت کیا ہے اس کو بخاری نے ابی حمید ساعدی سے ملک  
ایلیہ کے آنے کے قصہ میں۔ اور ذکر کیا اس کو موابہ نے  
اور کہا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر فرمان میں کی  
بابت کہ یہ نقیہ نام کا ہے واقدی کے نزدیک جیسے کہ  
ذکر کیا ہے ثانی نے قصہ تیرکیں جریا واذرح

یہ کتاب جریا واذرح کے لیے لکھی گئی ہے اور اس میں ۳۴ باب ہیں

ہلما و رہا موصدا اذرح بنج الخت اور سکون خال  
مجموعہ اعداد اور عامہ و دو فہم۔

الشامی فی بتوک - جریاً - بالجید والراء  
المہملۃ والباء الموحدة - اذرح - بفتح  
ہمزۃ وسکون الذال المجهۃ والراء والحاء  
المہملتین -

هذا ما كتب النبي صلى الله عليه وسلم لاهل دومة الجندل مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جو گھار رسول امیر مسلم نے دومت الجندل والوں کے لیے پہلی قطن بن حارثہ

کہ ماخذ نے کہ روایت کی ہے ابن خثیم نے ہشام بن عیسیٰ  
کے طریقہ سے اس کی سند کے ساتھ کہا کہ ابی بکر مغیرہ بن حسن  
اور حارثہ بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لائے  
وہ دو دفعہ لکھ دیا رسول اللہ نے اول کو قرآن اور تحریر فرمایا  
آپ نے اس میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
دومت الجندل والوں کے لئے اور اہل ان لوگوں کے لئے عبادت  
کے متعلق ہیں قبائل کے حارثہ بن قطن کے ہمراہ ہمارے  
واسطے مامور ہیں یعنی فخر اور بہادری واسطے صامت ہیں  
یعنی کچھ نہیں کہادیں میں پر عشر ہے اور نو توڑ نصف عشر  
اور وہ روایت کیا ہے اس کو ابن عسکرم ہشام بن عیسیٰ سے روایت  
سند کے ساتھ ہے کہ ایک حدیث بیان کی ہے ہشام بن محمد نے  
کہ ایک حدیث بیان کی ہے ابن ابی صام نے جو ایک شخص ہے  
قبیلہ بنی کنانہ کا وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن ابراہیم سے کہا کہ  
ماخذ نے حدیث بن قطن اور اس میں اس حدیث رسول اللہ کی  
خدمت میں تو گھار رسول اللہ نے حارثہ کے لیے ایک کتان  
پیر کر دیا اس میں کہ الصاخبة شورا اور مجمع ہمارا  
اور اسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہ ملا مامور کہ  
خارجہ صفہ مشہد یعنی نہیں بلند کرتے تھے آپ اپنی آواز  
لوگوں پر بوجہ سوز خلق کے والصامت اس کا  
خند ہے معیت اور خاص کر دیا اول کو نفل کے

قال الحافظ روى ابن شاهين من طريق  
هشام بن الكلبي باسناد له قال في خدمته  
وحارثة ابنا قطن علي النبي صلى الله عليه وسلم  
فاسما وكتب لهما كتابا وقال صلى الله عليه  
وسلم فيه - هذا كتاب من محمد رسول الله  
لاهل دومة الجندل ليعلموها من طوائف  
كلب مع حارثة بن قطن - لنا الصاخبة من  
البغل لكم الصامت من النخل على الحارثة  
العشر وعلى العامرة نصف العشي - ورواه  
ابن سعد عن هشام بن الكلبي باسناد  
آخر فقال حدثني هشام بن محمد قال  
حدثني ابن ابي سالم رجل من بني كنانة  
عن ربيعة بن ابراهيم قال وقد حارثة  
ابن قطن وحمل بن سعدانة الى رسول  
الله فكتب النبي صلى الله عليه وسلم لحارثة  
كتابا - فذكا الكتاب - الصاخبة  
العجيبة واضطراب الاموات ومنه في نعت  
صلى الله عليه وسلم ولا صخب بكسي الخاء  
المجهۃ صفة مشبهة تهي ليرفع صوته على  
الناس لسوء خلقه - والصامت - ضدا

قال ابن خثيم

قید و خصص الاول هنا في الغفل الثاني  
في الغفل بقوله من -  
ساتم اور دوسرے کو غفل کے ساتھ لفظ من -

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل الطائف

یہ وہ فرمان ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو لکھا

تاریخ اہل طائف

قال الحافظ اخبر العسکری من طريق  
عن عتبة بن سعد (عتبة بن سعيد) عن  
الزبير بن عدي عن اسيد الجعفي قال  
كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فكتب  
الى اهل الطائف - ان نبذ الغيراء حواء  
الغيراء - هو غوب من الشراب يتخذ  
الحبش من الذرة ويسمى السكرة وقيل  
تعمل من الغيراء وهو القوم المعروف وقد  
جاء في تحريمه حديث آخر فقال صلى الله  
عليه وسلم اياكم والغياور فانما اخبر  
العالم اى هي مثل الخمر التي يتكاثرون بها  
جميع الناس لا فصل ولا فرق بينهما  
في التحريم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے عسکری نے عن عتبة بن سعد  
عن عتبة بن سعيد اس کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں  
زبیر بن عدی سے اور زبیر اسید الجعفی سے کہ اکابر  
تھیں رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپ نے  
اہل طائف کو کہ نبذ الغیراء حواء  
کی شراب ہے جسکو حبش والے جوار سے بنا تے ہیں اور  
او کا نام سکر کہہ ہی ہے اور بعض نے کہا ہے وہ بنائی جاتی  
ہے غیراء سے اور کچھ روکیں ہیں اور وارد ہوئی ہے  
اسکی تحریم میں دوسری حدیث میں نے آیا رسول اللہ صلی  
نے کہ کچھ تم غیراء سے پس تحقیق وہ شراب ہے عالم کی یعنی  
دش اور شراب کے ہے جو متعارف ہے لوگوں  
میں کچھ مندرج نہیں ہے اور دونوں کے حرام  
ہونے میں۔

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لاهل طائف

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو

تاریخ اہل طائف

قال الحافظ اخبر الدارقطني في غرائب  
مالك في آخر ترجمة نافع مولى بن عمر  
من طريق عبد الرحمن بن خالد بن  
نجيم عن حبيب كاتب مالك قال قدام  
علي مالك قوم من اهل عمان وكان فيهم  
رجل يقال له صدقة بن عطية بن حابس

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی۔۔ دارقطنی نے  
غرائب مالک میں دفع مولى ابن عمر کے اخیر ترجمہ میں  
بن خالد بن نجیم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حبيب  
جو کتاب میں مالک کے کہا کہ مالک کے پاس ایک گروہ  
اہل عمان کا آیا جن میں سے ایک شخص کا نام صدقہ  
بن عطیہ بن حابس بن نجیم بن حباب بن نیاق تھا مالک اسکی



تعلیم کرتے تھے پس کہا گیا ایک سے کہ انکو چند پیشیاں یاد دےیں پس حکم دیا جبکو ایک نے کہ نکھوں میں اونٹنے یہ حدیث پس نکھوایا اونہوں نے جبکو کہا کہ حدیث بیان کی جگہ سے میرے باپ حلیہ نے اونہوں نے کہا کہ گھرنا میں نے اپنے خاوند خجند بن حاد سے منجہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے دادا نیاق سے کہا کہ میں طائف کے جنگل میں اونٹ چرایا کرتا تھا اسی زمانہ میں کیا ہمارے پاس رسول اللہ کو فرماں اسلام لاؤ تم اور اگر اسلام نہ لاؤ تو اذکار و جزیہ (یعنی ذمی بنو)

منہا ویجتم ان کان ابو عمر حفظہ ان  
 یكون اصلہ من ذمار و سکن عمان والذکر  
 یقول من اهل العلم الدمائی - بالمہملۃ  
 نسبتہ الی دماہ و می من عمان وقالہ ابن  
 مندۃ و ابو نعیم العسائی - قوله خطوا  
 المساجد من الخطوة و هو بعد ما بین  
 القدمین فی المشی ومنہ الحدیث کثرة  
 الخطا الی المساجد - قوله الاغزو تکمر  
 ولم یدکنوفیہ الجزیۃ لانہم کانوا من العرب  
 و لیس علی العرب الجزیۃ بل فیہا الاسلام  
 او القتل -

اوسکا ایک گاؤں ہے - اور اس قتل ہے کہ ابو عمر کو ایسا یاد رکھ  
 اوسکی اصل تو زندگی ہے اور رہتے تھے وہ عمان میں - اور جو  
 بعض اہل علم نے اس کو دمائی - دال ہملہ کے ساتھ کہا ہے تو  
 نسبت کی ہے اوسکی دماہ - دال ہملہ اسیرم کی طرف جو ایک  
 قریب ہے عمان کا - اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اوسکو عمانی کہا  
 ہے قوله خطوا المساجد شق ہے خطو سے جس کے معنی  
 میں فاصلہ دو فو قیوں کے درمیان میں چلنے میں اور اسی سے  
 ہے حدیث کثرۃ الخطا الی المساجد یعنی بہت جاؤ مسجد بخین  
 قوله ولا غزو تکمر - اور نہیں ذکر کیا یہاں جزیرہ کا اس وجہ سے  
 کرتے ہو کہ عرب اور عرب پر جزیرہ نہیں ہے بلکہ انہیں اسلام  
 ہے یا جہاد -

هذا ما كتبہ النبی صلی اللہ علیہ الی ذانک الیمین - کان عامل علیہ ملک فارس

یہ وہ فرمان ہے جو گھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باذان ملکین کو اور وہ عامل تھا میں کہ کسری بادشاہ فارس کی جانب

فی الخیر قال کتبہ باذان و علی الیمین بنو قریظ  
 کسرہ یفعلن فی الرضا جلا یقینہ فلا یطاعہ  
 بالی - فیث باذان قہر و قہر و ہوا فی و کان کاتباً  
 صاحباً و جت معہ و جلا من الفرس یقال لآخر خیر  
 فکتب معہا الی رسول اللہ یا لہ ان یتصرف معہا  
 الی کسر فقتل لبایونۃ انظر الیہ و ماہو و کلمہ  
 و اتفق بنو جندبہ فخر حوا فیہ لیلۃ الخلف و کان یمنہ  
 جہ من قریظ مثل ابی سفیان و صفوان فیدہ  
 قسلاً عن ابنیہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا  
 بنو ہبیر ثوب و لماسمہ ابوسفیان و صفوان  
 مضمون کتاب باذان فرحاً و قالوا مثل  
 کسری و قدما یا بونۃ و خرخرۃ المدینۃ  
 علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما

آج غم میں لکھا ہے کہ کسری کی طرف سے باذان حاکم  
 الیمین کو نامہ لکھا گیا کہ مجھے خبر ہے کہ تیرے علاقہ میں ایک  
 شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے پس اوسکو گرفتار کر کے  
 میرے پاس بھیجے پس یہی باذان نے اپنے صحابہ میں  
 میں سے ایک شخص جس کا نام باور تھا اور شی تھا اور جاسانی اور  
 یہی جاسانی کے ساتھ ایک فارس کا آدمی جس کا نام خرخرہ تھا پس  
 گھلان دونوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ کو کچا کیا  
 آپ اور ان دونوں کے ہمراہ کسری کے پاس بھیجے باذان نے باور  
 کے کہ ملاقات اس شخص سے اور معلوم کر کہ وہ کیا کہتا ہے اور  
 اس سے گفتگو کر اور میرے پاس خبر لا پس کچا کیا اور ان دونوں  
 جب نے ملاقات میں پہونچے جہاں کہ سوقت چند مرد و ان ترش  
 اش باور و جاسانی اور صفوان وغیرہ کے موجود تھے تو سوال کیا اور انہوں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گویا کہ وہ مدینہ میں ہیں اور جبکہ

قدما عليه انزلها وامرها بالقيام ياها  
 ثم ارسلا رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 ذات غداة انزلها فلما دخل عليه قال له  
 اجلسا فبركاعلي ركبها واكلها بابونة وقال  
 ان شاهنشاه ملك كسرى كتب الى الملك  
 باذان يا مولاي اني ببعثه اليك من ياتيه  
 بك وقد بعثني اليك لتتعلق معي فان  
 فعلت ككبت لى ملك الملوك بكتا بضمك  
 به وان ابيت فهو من قد علمت فهو مهلك  
 ومهلك قومك وغرب بلادك واعطاه  
 كتاب باذان ولما اطلع رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم مضمون الكتاب وسمع  
 حكاية معا بن زخرفة تبسعود عامها الى  
 الاسلام فلم يسلم فاتي جبرئيل رسول  
 الله واخبره ان الله عز وجل سطر على  
 كسرى ابنه شيرويه فقتله فلما اتى  
 من الغدا قال ان ربي قد قتل الليلة  
 ربك (يعني كسرى) كذا وكذا فكتب  
 صلى الله عليه وسلم لباذان - ان الله  
 وعدني ان يقتل كسرى في يوم كذا -  
 وبعث به معيها وقال قولاه ان اسلمت  
 اعطيتك ماتحت يديك فقد ما على  
 ما فان واخبره فقال والله ما هذا كلام  
 ملك لنظرن ما قال فلم يلبث ان قدم  
 عليه كتاب شيرويه - اما بعد فاني قتل  
 كسرى لما قتله الاغصبا الفارس بما كان  
 يستحل من قتل اشرفها -

کتاب جبرئیل فارسی باذان

اور پھران و خبر کو مضبوط خط کی اطلاع ہوئی تو بہت خوش ہوئے  
 اور کہا کہ شیل کسری نے یہ خبر کیا اور ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ  
 کسری جیسے ساقی پڑا ہے اب معلوم ہوگا یا ہونے اور خبر  
 رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آئے جب مال پہنچے تو اپنے ان  
 کی امان کی اور مدینہ میں ٹھہر کر حکم دیا پھر رسول اللہ نے ان کو  
 آدمی بھیجا کہ آیا جب وہ آئے تو کہا کہ آج وہ دو روز تو بیٹھ گئے  
 اور گشت شروع کی یا ہونے اور کہا کہ شاہنشاہ کسری نے مجھے  
 یہ حکم باذان کو جس میں ان کو حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس  
 وہ ایسے شخص کو بھیجے جو تم کو دیاں لپکائے اور باذان نے  
 مجھے یہ پاس تاکہ تمہارے ہمراہ چلوں گا تم نے مان لیا تو  
 ملک الملوک کی خدمت میں ایسی تحریر لکھو جس سے تم کو  
 فتح ہوگا اور اگر تم نے ناکار کیا تو وہ اون لوگوں میں سے ہوگا  
 تم جانتے ہو ملک کرونگا کہ وہ ہندوی قوم کو اور دیران کرونگا  
 ہندو ملک کو اور دیا آپ کو خط باذان کا جب مطلع ہوئے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندو قوم پر اور ان کی ہندو قوم سنیں تو  
 آپ سرکٹے اور ان دونوں کو دعوت اسلام کی اس وہ اسلام  
 نہیں لائے اور ان کے جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ کے پاس اور  
 خبر دی کہ ان کو اس سفر میں سے سطر کر دیا کسری پر اس کے بیٹے شیرویہ  
 کو چنے اس کو مار ڈالا جبکہ وہ دوسرے رسول اللہ کے پاس آئے  
 تو اپنے فرمایا کہ آج کی رات میرے رہنے تھا کہ سب راتیں کسری کو  
 مار ڈالا اس طرح اس ہندو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باذان کو کہ تمہیں  
 نے وعدہ کیا ہے کہ مار ڈالینگا کسری کو فلاں دن اور پچاسے تا سہ  
 اون دونوں کے ہمراہ اور فرمایا کہ اس کو کہنا کہ اگر تو سلام لے آئے تو  
 کچھ تیرے قبضہ میں ہو وہ تجھے کو دینے لگائے وہ دونوں باذان کے پاس آئے  
 خبر دی اس کو تو اسے کہا کہ تم خدا کی کسی بادشاہ کا کام نہیں کر سکتے  
 اس جیسا کہ خود انشا کرینگے اس خبر کو توڑ سکے ان میں سے  
 تم کو اس کے پاس شیرویہ لکھا گیا کہ بعد حکم معلوم ہو کر دینے کسری کو



عن ابیہ بشیر عن ابیہ عبد اللہ عن ابیہ سلمة قال دفع الی ابی بدیل بن ورقاء کتابا فقال یا بنی هذا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستوصوا بہ فلن تنالوا بحیث یؤاد امر فیکم لیس فیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی بدیل بن ورقاء وسودات بنی عمرو فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا هو اما بعد فانی لما اقر بالکم ولم اضع فی جبینکم وان اکرم اهل قحافة علی اندوا قریحہ لی رجا ومن معکم من المطیبین وانی قد اخذت لمن ہاجر منکم مثل ما اخذت لنفسی ولو ہاجر بارضہ غیر ساکن مکة للامعتمر او حاجا وانی لما اضع فیکم اذا سلمت وانکم غیر خائفین من قبلی لا تخفون وان الکتاب بید علی بن ابی طالب۔ و اخرجه العاقظ فی ترجمة بسو بالموحدة والمجلاة ایضا بطریق ابن ابی شیبہ قال حدثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن زکریا ابن ابی زائدة قال كنت مع ابی اسحق السبیعی فیما ین مکة والمذاينة فسأیہ رجل من خزاعة فاخرج الینار رسالة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خزاعة وکتبہا یوم مشد کان فیہا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی بدیل بن ورقاء بسو وسودات بنی عمرو۔ فذکرة وراه الطبرانی

باب بشیر سے اور انہوں نے اپنے باپ عجلو سے اور انہوں نے اپنے باپ سلمہ سے کہا کہ دیا مجھ کو میرے باپ بدیل بن ورقاء نے ایک خط اور کہا کہ میرے بیٹے خیر بن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصیت قبول کرو اکی بابتہ ہمیشہ اپنے محمد ہو گے جب تک یہ زمانہ تم میں رہے گا الفاظ اس کے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نام ہے محمد رسول اللہ کا بدیل بن ورقاء اور سواد بن قیس بنی عمرو کے نام میں تہاہی طرف ایسے اس کی حمیران کرتا ہوں جس کے سوا کوئی کعبہ نہیں ہے اور حمد کے بعد معلوم ہو گا۔ میں تہاہے کس نشان نہیں کروں گا اور نہ ناقصی کروں گا تہاہے سردار وکی۔ اور تم تمام اہل تہاہے میں سے مجھ کو ہوا اور ان سے کہنا نہ کرنا میں قریب ہوا اور اس طرح جو لوگ تہاہے سے قاصدوں میں ملے ہیں ملے ہیں اس طرح جو لوگ تہاہے کے لیے ہجرت کر رہے ہیں وہی ہجرت کر رہے ہیں اس شخص کو اس طرح تم میں سے ہجرت کرے اگرچہ ہجرت کرے اپنے وطن کے علاقہ میں بشرطیکہ کہ میں ہے مگر عرواج کی فرض سے اور تم وفتن میں نہیں ڈالو تہاہے میں کسی سے منع کروں گا اور تم میری جانب سے ہجرت نہ بناؤ نہ تم روکے جاؤ گے یعنی اپنے مقام سے اور تحقیق تہاہے تحریر میں طالب کے ہاتھ کی ہے اور تحقیق کی ہے اس کی حفاظت ہر بار و وحدہ اور بنی ہوا اور ابن ابی شیبہ کے طریقہ سے ہی لکھی کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحیم بن سلیمان نے ذکر کیا بن ابی زائدہ سے روایت کر کے کہا کہ تہاہے ابی اسحق سبیعی کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان کسرا تہاہے ہوا ان کے ایک شخص خزامہ کا پس نکالا ایک خط جو رسول اللہ کا تھا خزامہ کے طرف۔ الفاظ اس کے اس دن یہ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب بدیل بن ورقاء اور سواد بن قیس بنی عمرو کی جانب سے پس ذکر کیا زمانہ اور روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے مطولا عبد الرحمن



اخذت لمن - اخذ له ای لہم  
اذا سلمت - هو من السلامة  
او من المسلم وهو الصلح -  
اخذت لمن حرب کا مادہ ہے کہ اخذ لہ یعنی ہند کی اوکی  
اذا سلمت یعنی شق سے سلامت سے شق ہے  
سلم جسے معنی صلح کہیں

## المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس نثران سے مستنبط ہوتے ہیں

قوله من معكم من المطيبين  
يبدل على ان من صالح قوما  
عاهد فيه لحلفائهم فقد تم  
العهد مع الحلفاء ويجب الوفاء وان  
لرثيائكم الحلفاء في هذا العهد  
مشافهة - قوله قد اخذت  
اعلم ان الهجرة في عرف الشيع  
الحرة وج من اراض الى اراض لوجه  
الله تعالى وابتغاء مرضاته وقد وقع  
الهجرة في الاسلام على وجهين  
الاول الانتقال من دار الخوف  
الى دار الامن كما في هجرة الحبشة  
التي وقع في ابتداء الاسلام  
هاجر اليها بعض الصحابة وكما هجرة  
من مكة الى المدينة من بعض  
الصحابة قبل هجرة النبي صلى الله  
عليه وسلم اليها واستقرار امر  
الاسلام والشأن الانتقال من  
دار الكفر الى دار الاسلام وذلك  
بعد استقرار امر الله صلى الله عليه  
وسلم بالمدينة وبمس قة المسلمين

قوله من معكم من المطيبين  
پر کہ جو شخص کہ صلح کرے ایک قوم سے اور عہدہ کرے اور اس  
صلح میں اپنے ہم جہد کے ساتھ ہی تو پورا ہو جاتا جو عہد صلح  
کے ساتھ اور واجب ہوتا ہے اور کا پورا کرنا اگرچہ نہ شرک ہے بل  
طافہ اور مکے ساتھ اس میں دوسرے قولہ قد اخذت جان تو  
کہ ہجرت کے معنی عرف شرعیہ میں یہ ہیں کہ نکل جانا ایک جگہ سے  
دوسری جگہ اس کے واسطے اور او کی مرضی چاہنے کے لئے  
اور واقع ہوئی ہے ہجرت اسلام میں طرح اول تو چلا جانا خوف  
کی جگہ کو چھوڑ کر دارالامن کی طرف جیسے کہ ہجرت حبشہ و مرقا  
ہوئی ابتداء اسلام میں ہجرت کی حبشہ کی طرف بعض صحابہ نے  
اور جس کے ہجرت بعض صحابہ کی مکہ سے مدینہ کی طرف قبل ہجرت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور استقرار اسلام کے بعد دیگر  
چلا جانا دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف اور یہ ہجرت بعد  
استقرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں اور ہجرت میں مسلمانوں کی  
مدینہ کی طرف کہ اور غیر کہ سے اور اس وقت ہجرت  
شائع اور مخصوص ہو گئی تھی کہ سے مدینہ کی طرف  
یہاں تک کہ فرغ ہوا کہ پس جانا ہوا اختصاص اور حد  
لا ہجرت بعد الفتح و لکن جہاد و لیسہ زمین نہیں ہے ہجرت  
بعد فتح کے لیکن جہاد ہے اور حیت تو مراد اس سے  
یہ ہے کہ نہیں واجب ہے ہجرت بعد فتح کے کہ  
کے کیونکہ اب ہو گیا وہ واللہ اسلام اور باقی رہ گیا حکم

اليه من مكة وغيرها وكانت الهجرة  
اذ ذاك شاعت وتخصصت بالانتقال  
من مكة الى المدينة الى ان فُتحت  
مكة فارتفع الاختصاص وحديث  
الهجرة بعد الفتح ولكن جهاد  
ونيت المدا بة لا هجرة بعد فتح  
مكة منها لانها صارت دار الاسلام  
وبقي الانتقال من دار الكفر لمن قلد  
عليه وهو المدا من قوله صلى  
الله عليه وسلم لا ينقطع الهجرة  
حق ينقطع التوبة وحكمه ان  
يبدع اهله وماله لا يجمع في شيء  
من ذلك وينقطع بنفسه الى مهاجرة  
ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم  
يكراه الموت بارضها من مهاجرات  
قال اللهم لا تجعل مني انا بمكة  
الا اذا صالت امرأته دارا الاسلام  
فيجوز رجوعه اليها والهجرة بمعنى  
الخروج الى الامام احمد في مسنده  
الهجرة ان فيجوز الطواغيت ما ظهر  
وما باطن وتقليم الصلوة وتوقى الزكاة  
فانت مهاجر وان مت بالخصر  
واسناد حسن - فصارت الهجرة  
هجرة تان روى الامام احمد ايضا الهجرة  
هجرة تان احد هما ان يهاجر الى مكة  
والاخرى ان يهاجر الى الله ورسوله  
ولا تنقطع الهجرة (اي بمعنى الهجرة الى الله)

چلے جائے گا دار الکفر سے اور شخص کو جو قادر ہو دوسرا دار  
یہی مراد سے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنقطع الهجرة  
تحتی شق التوبة یعنی نہیں منقطع ہوگی ہجرت جب تک کہ  
یہ منقطع ہو تو یہ اور حکم اور کیا ہے کہ چھوڑ دے اپنی  
اہل مال کو دار الکفر کی وجہ سے ہجرت میں عرج واقع ہوتا  
ہو اور رجوع کے سامان میں کسی میں اور چلا جائے اپنی جائے  
کے کہ اس جگہ جہاں کی ہجرت کا ارادہ کیا ہے اور اسی  
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہجرت کرتے تھے جہاں سے کہ  
ہجرت کی ہو اور فرمایا آپ نے کہ اسے اشد ذکر تو ہمارا  
موت کہ میں مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے کہ ہجرت کی ہے  
دار الاسلام ہو جائے تو جائز ہے لوٹنا اس کی طرف  
اور ہجرت کے ایک معنی اور بھی ہیں روایت کی ہے  
امام احمد نے اپنی سند میں کہ ہجرت یہ ہے کہ چھوڑ دے  
تو میری باتیں ظاہر و باطن اور دنیا پر پوری اور ذکر کو  
تو تو ہاجر ہو گا یعنی ہاجر کے حکم میں ہوگا اگرچہ کسی  
تو اپنے وطن میں ہی - اور اسناد اس کی حسن ہے  
پس ہوئی ہجرت دو قسم کی - امام احمد نے ہی آیت  
کیا ہے کہ ہجرت دو قسم کی ہے ایک تو یہ کہ چھوڑ دی  
جاوے میری باتیں اور دوسرے یہ کہ ہجرت کی جاوے  
اسد اور اس کے رسول کی طرف اور نہیں منقطع  
ہوگی ہجرت یعنی ہجرت میں معنی کہ چھوڑ دے جاوے  
گناہ جب تک کہ تو یہ قبول ہے - اور اس صریح  
ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع الهجرة - یعنی وہ  
فرض ہے ہر مسلمان پر ہر حال میں اور یہ دوسری  
تاویل ہے دو نوعیتوں کے دفع تقدیر کی -

تو کہ دلو ہاجر بارضہ - فافہ دیا اس قول نے اس  
بات کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرض کیا اور ہاجر



چھوڑنا منوعات شرعیہ کا جیسے کہ دلات کرتے ہیں اس پر  
قی رسول اللہ کا پانضہ اور قول رسول اللہ کا  
غیر ساکن تھ۔ اور احتمال ہے کہ مراد لیجا دے  
ارض سے اس کے وطن کی ارض متعلقہ پس  
منے یہ ہوئے کہ چھوڑ دے اپنے وطن کو اور چلا  
ہائے دوسرے شہر میں جہاں امن پاوے کہ کفر  
سے جیسے حبشہ مثلاً پس درست ہو جاوے گی  
ہجرت اپنی دونوں منے کے اعتبار سے۔ پس فرض  
کیں اور رسول اللہ نے دفعہ ہجرت میں۔ قولہ اذ اسلمت  
فمنہ دیا اس بات کا کہ محمد

کرنے والا جب معاملہ کرے

کسی سے تو واجب ہے

اوس پر کخیال

رکے اپنے

حلف دے

بھی

ما كانت التوبة مقبولة وكماله مصرح  
فی قوله لا تنقطع الهجرة یعنی انه فخر  
على كل مسلم في كل حال وهذا توجيه  
آخر لدفع التعارض بين الحديثين  
قوله ولو هاجس بأرضه اذا  
ان اليه صلى الله عليه وسلم لم  
يفترض عليهم الخروج من ارضهم  
الى المدينة بل افترض عليهم هجران  
ما في الله كما يدل عليه قوله باضا  
وقوله في رساكن مكة ويحتل ان  
يراد بالارض ارض بلداه فالمنع ان  
يترك بلداه ويذهب الى غيره  
من البلد يأمن فيه الا كذا في نسخة  
مثلا فيستقيم الهجرة بكلا معنيين  
فكان صلى الله عليه وسلم افترض عليهم  
الهجرة ان قوله اذ اسلمت - يفيد  
ان المعاهد اذا عاهد عهدا لم يجز عليه  
ان يراعى حلفاؤه -

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بكر بن وائل

یہ وہ فرمان ہے جو محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے قبیلہ بنی بکر وائل کے لئے

تحریر کیا کہ ہے بنوئی اور امام احمد نے کہا کہ حدیث بیانی  
ہے جسے بعد اس نے کہا کہ حدیث بیان کی جیسے یہ ہے  
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس احمد سے بھی کہا اور بنو  
نے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے قتادہ سے روایت  
کر کے کہا کہ حدیث بیان کی مرثد بن ظہیر بیان نے کہا اکیا ہا سے کہا  
فرمان محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کہ ہم کو کوئی شے نہیں ملے

الخروج البغوی والا امام احمد قال حدثنا  
عبد الله قال حدثني ابي قال حدثنا  
يونس وحسين قال حدثنا شيبان  
عن قتادة قال حدث مرثد بن ظهير  
قال جاءنا كتاب من محمد رسول الله فا  
وجدنا له كتابا يقرأه علينا حتى قراءه

بكر بن وائل

ساجل من ضبیعة المستحثة من  
محمد رسول الله - ابی بکر بن وائل  
اسلموا اسلموا -

قال الحافظ واخرجه ابن مندة وابو  
نعیم من طریق محمد بن هشام عن عمیر  
بن حاجب بن یزید بن شهاب عن ابیہ  
عن جندہ قال وفدت انا وخمسة  
الحديث وقال ايضا اخبرني ابن المسكن  
من طريق عمیر بن حبیبة قال حدثني  
عمیر بن حاجب بن یونس بن شهاب  
ابن زبیر بن مذعور بن ظبیان بن  
سامة قال حدثني ابي عن ابیہ عن  
جندہ ان مرثد بن ظبیان هاجر  
فذكر فيها الكتاب - واخرجه ابوبکر  
الغدير اثری فی الانقلاب من طریق  
احمد بن یعقوب بسندة الى شهاب  
ابن زبیر قال واخرجه خليفة بن  
خياط في تاريخه -

جو وہ ہم کو سنا تا یہاں تک کہ پڑا اوسکو قبیلة ضبیہ  
کے ایک شخص نے۔ اتفاقاً اس کے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ کی  
ہانب سے کہ بن مالک کی طرف۔ اسلام لے آؤ تم سلامت رہو گے  
کہا مافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے  
عمیر بن ہشام کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمیر بن حاجب  
بن یزید بن شهاب عمیر اپنے باپ سے اور ابن کے باپ  
روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ اگر اسی بنی اس اور ہاشمی  
شخص۔ الحديث۔ اور کہا مافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن المسکن  
نے ہی عمرو بن محمد کے طریقہ سے کہ اگر حدیث بیان کی جائے  
عمیر بن حاجب بن یونس بن شهاب بن زبیر بن مذعور بن  
ظبیان بن مسد سے کہ اگر حدیث بیان کی جائے میرے باپ نے  
اپنے باپ سے روایت کو کہ اور جندہ کی روایت کی اپنے  
دادا سے کہ اگر حدیث بیان کی جائے میرے باپ نے اس حدیث  
میں فرماں کہ اور تخریج کی ہے ابوبکر شیرازی نے کتاب  
میں احمد بن یعقوب کے طریقہ سے اور ابن کی سند  
پہونچتی ہے شهاب بن زبیر تک۔ کہا مافظ نے اور تخریج  
کی ہے اس کی خلیفہ بن غیاث نے اپنی تاریخ  
میں۔

## هذا ما كتبه عليه السلام لبلال بن حارث المزني

یہ وہ نسخہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو

تخریج کی ہے اور دادو سے کتاب التلخیص میں  
مختلف سندوں کے ساتھ حروف مزنی سے روایت  
کر کے کہ جاگیر بن یونس مولیٰ امیر علیہ وسلم  
نے بلال بن حارث مزنی کو قبیلہ کی کہانیاں  
نشیب کے زمین کی بھی اور ہندی کی  
بھی۔ اور زمین و تامل کا شت بیت المقدس

اخرج ابو داود من كتابه لقطاة  
باسانيد عن عوف المزني ان  
النبي صلى الله عليه وسلم  
اقطع بلال بن حارث المزني  
معاود القبيصة جلسيها و  
غوريها وقال غيرة جلسيها

میں اور نہیں دیا آپ نے حق کسی  
مسلمان کا زمین طعن غصب کر کے، اور  
گھدیا اس بابت یہ فرمان۔

بسم الله الرحمن الرحيم یہ تحریر  
ہے اس چیز کی کہ عنایت کیجا رسول اللہ  
نے بلال بن عمارؓ فرمائی کہ دیں آپ نے  
اور کو قیل کا ان میں شیعہ زمین کی بھی  
اور بلند زمین کی بھی۔ اور زمین قابل کشت  
بیت المقدس کی۔ اور زمین آپ کے مکان کا حق  
کسی مسلمان کا اور گھا اس کو ابی بن  
کعب نے۔

وغورھا و حیث یصلح الذراع  
من قدس ولم یعطه حقاً مسلمو  
وکتب له فی ذلک کتاباً۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا  
ما اعطى محمد صلی الله علیه  
وسلم بلال بن العمار من  
اعطاه معاد ان القبيلة حلیتها  
وغورھا و حیث یصلح الذراع  
من قدس و لم یعطه حقاً مسلمو و کتب  
ابی بن کعب۔

## ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی نہدین

یہ وہ فرمان ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نہدین کی طرف

تقریب کی ہے امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے  
جری کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں ابو داؤد  
نہدین بن عبد اللہ بن النخیر سے کہا کہ تم نے ہم انہوں  
کے بازاریوں کو آیا ایک عربی جس کے بال بکھرے  
ہوئے اور گرداؤد تھے اور اس کے پاس ایک  
چمڑے کا کپڑا تھا اس نے پوچھا کہ تم میں کوئی پڑا ہوا  
ہے میں نے کہا ہاں میں نے وہ کپڑا اس سے لیا تو  
اس میں لکھا تھا کہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ  
کی جانب سے بنی نہدین میں قیام کے نام جو ایک  
قبیلہ ہے محل کا رہائین مضمون کہ اگر وہ گواہی دیں اس  
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ  
محمد اس کے رسول ہیں اور محمد جو جائیں مشرکین سے

انہو الامام احمد وابو داؤد  
والنسائی من طریق الجویری عن  
ابی العلاء وهو بنید بن عبد اللہ  
بن النخیر قال کنا فی سواف  
الابل فجاء اعرابی اشعث لاس  
معه قطع اذیر احمر قال افیکم  
من یقر اقلت نعم فاخذته فاذا  
فیہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد  
رسول الله الی بنی نہدین بن  
اقیش حتی من عک انہم ان  
شہدا وان لا اله الا الله وان  
محمد رسول الله فافوا

بنی نہدین

اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور استہارہ کریں  
خمس دینے کا اپنے مال میں سے اور اقرار کریں  
رسول اللہ کا حصہ اور آپ کی پسند کردہ چیز دینے کا  
تو وہ بے خوف ہیں اللہ اور اوس کے رسول کی  
پناہ کے ساتھ۔

کہا زکافی نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن قاطع اور  
طبرانی نے اور مذکور ہے اوس میں کہ میں سوال کیا ہم نے  
اوس شخص کی بابت تو بیان کیا گیا کہ حاضرین تو لب ہیں اور  
تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اپنی سند کے ساتھ جو  
پہنچتی ہے ابو العلاء زکریا کی طرف اور ذکر کیا ہے اسکولین  
عبد البر فی الاستیعاب۔

اور تخریج کی ہے اس کی عمر بن سعد نے طبقات میں فر  
بن تولب کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو عمر بن حاصم  
کلابی نے بعض اوس حدیث میں جس کو روایت کیا ہو  
ہمارے لئے انس بن علی نے یزید بن عبد اللہ بن  
شخیخ کی حدیث سے کہا کہ آیا ہمارے پاس ایک آدمی مل  
کا اور اوس کے ساتھ ایک فرمان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
ایک چمڑے کے ٹکڑے میں جو اوس کے لیے  
کھا تھا۔

عمر رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش  
کی جانب۔ اور وہ آدمی فر بن تولب شاعر تھا اور  
بنو زہیر بن اقیش ایک شاخ ہے قبیلہ مغل  
کی۔

اقیش بغیر ہمزہ اور فتح قاف اور سکون یا  
تحتانیہ اور شین محمد ایک قبیلہ ہے مغل کا اور وہ  
اولاد ہیں عوف بن عبد مناف بن ادا الحکم کی۔ ۱  
پہرہ میں کیا اوس کو اوس کی ماں نے پس نسبت

المشركين واقاموا الصلوة واتوا  
الزكاة واقربوا بالخير مما افاء الله عليهم  
وصفيهم فانهم امنون بامان  
الله وامان رسوله۔

قال الزهري قال واخرجه ابن قاطع  
والطبراني وفيه فسادنا عنه  
ف قيل هذا المصنف تولب واخرجه  
ابن الاثير بسندة الى ابى العلاء  
المذکور وذكره ابن عبد البر  
في الاستيعاب۔

واخرجه محمد بن سعد في الطبقات  
في ترجمة نمير بن تولب قال اخبرنا  
عمر بن عاصم الكلابي في بعض  
الحدیث الذی رواه لنا اسمعيل  
بن عليّة من حدیث یزید بن  
عبد الله بن الشخیخ قال اتانا رجل  
من مغل ومعه كتاب من رسول  
الله صلی الله علیه و آله في قطع جراب  
كتبه لهم۔

من محمد رسول الله الى بنی زہیر  
بن اقیش والرجل هو النمیر بن  
تولب الشاعر وبنو زہیر بن  
اقیش بطن من مغل۔

اقیش بضم الحزة وفتح القاف  
وسكون تحتانیة والمجمة قبيلة  
من مغل وهم اولاد عوف بن

کی گئی اویسی کی طرف

صفی وہ چیز جس کو پسند کرے سرور لشکر اپنے اسطے  
فینمت تقیم ہونے سے اول اور صفیہ اویسی کی طرح  
ہے اس کی جمع صفیا۔ اور اسی سے ہے کہ الصفیہ کا  
بن القتی۔ یعنی ام المؤمنین صفیہ بنت جی تھیں  
اورن چیزوں میں سے جن کو پسند کر لیا تھا  
اپنے واسطے رسول اللہ نے فینمت خیموں  
ہے۔

اور مستنبط ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ جائز  
ہے امام کو مال فینمت میں سے اپنے لیے کوئی چیز  
پسند کرے جس میں دوسرا شریک نہ ہو اور اسی کو  
صفی کہتے ہیں اور دلیل اسکی وہ حدیث بھی ہے جو  
مروی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے پسند  
کی تھی اپنی تلوار و زوالفعل جس کے دن یعنی مال فینمت  
میں سے اخراج کی ہے اسکی امام احمد اور ترمذی نے  
اور بعض کا قول ہے کہ امام کو سوار خمس کے مال  
فینمت میں سے اور کچھ لینا جائز نہیں ہے اورن کی  
دلیل قول امیر عز وجل کہ واعلموا انہی یعنی جان لو  
اس بات کو کہ جب تم کچھ مال فینمت لاؤ تو اس میں  
سے خمس اشر اور اس کے رسول کا ہے الایۃ۔

اور دلیل اولن کی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے  
طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے کہ جب بیچتے  
تھے رسول اللہ کوئی شے کو تقیم کرتے تھے آپ مال فینمت کو  
بیچے صبر اور اس خمس کو بیچ کر لیتے تھے پھر فرماتے تھے کہ  
واعلموا انہی یعنی جان لو کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے  
برخبر سے صرفوں کو فرمایا اپنے اگر نہیں جانتے تھے ہمارے  
مال فینمت میں سے مثل اسکے کچھ گر خمس اور کہا علمائے

عبد مناف بن آدم کے خضنتہم اہم  
ففسبوا الیہا۔ صفی۔ ہو مایاخذ  
رائیس الجیش لنفسہ من الغنیمۃ  
قبل القسمة والصفیۃ مثله و  
جمعه الصغایا ومنہ الصفیۃ کانت  
من الصفیۃ ای صفیۃ بنت جی کانت  
ما اصطفاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
من غنیمۃ خیبر۔

ولیس تنبیط منہ۔ ان لا امام ان  
یختص من الغنیمۃ بشئ لا یشارک  
فیہ غیرہ وهو الذی یقال لہ الصفی  
ومن الدلیل علیہ ایضاً ما روی  
عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم تغفل سیفہ ذوالفقار  
یوم بدر اخرجہ احمد والتونی قلا  
بعضہم لا یجوز للامام ان یأخذ من الغنیمۃ  
الا الخمس ودلیلہم قولہ عز وجل  
واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ  
خمسہ وللرسول۔ الایۃ۔ وما رواہ  
الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابن  
عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
اذ ابعث ساریۃ قسم خمس الغنیمۃ ففرق  
ذلک الخمس فی خمسہ ثم قرأ  
واعلموا انما غنمتم الایۃ۔ وکان  
ما روی عن عمرو بن عبسۃ فی  
حدیثہ المرفوع لا یحل فی رمضان  
مثل هذا الا الخمس وقالوا ان حکم

الصنف کان قبل نزول الآیة وایضا الاولی بان الآیة ساکتہ عن حکم الصنف وثبت حکمہ بما روی فلا ضیرو اما حدیث عمر و یحیی لا یعمل فی فمعا علی طریق الغلول کما وقع فی سبب ورود هذا الحدیث ویدل علیہ قولہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل هذا - فی حدیث الامد کور -

صغی کا حکم آیت اترنے سے پہلے تھا اور جواب پہلا تھا واولی نے کہ آیت میں صغی کے حکم کا کچھ بیان نہیں ہے بلکہ ثابت ہے اور حکم اس حدیث سے جو بیان کی گئی ہے کچھ بچ نہیں ہے یعنی اس کے ثبوت میں اور حدیث عمر و یحیی کے معنی لا یعمل فی فمعا کی توسیعی اور کے ہیں کہ نہیں ملے سچے جھوٹے بطور بشر اور قلیل کے جیسے کاس میث کا قصہ و سہولت کرتا ہوا اور ولات آتا ہے جس دلیل پر قول رسول اللہ صغی کا مثل ہوا حدیث مذکور میں

## هذا ما كتبه صلے اللہ علیہ وسلم الی بنی نهد -

یہ وہ فرمان ہے جو کچھ رسول اللہ نے بنی نهد کی طرف

عن عمران بن حصین قال قد م وقد بنی نهد بن مزید صلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال طهطه بن ثم انهدی ویشکو الجحی بالیہ فقال یا رسول اللہ انیت اللہ من غیری تمامہ ہا کو اسر المیس قومی بن العیس مستقبل الصیر و المستقلب الخیر و مستعصدا الیر و مستقبل الیر و مستعصدا من ارضی خائلة لا نظام غلیظة الوطاء قد نشف المدهن ویسبل یجعات و سقط الابل و حلت السلو و اوهلك الهمدی و مات الودی برئنا الیك یا رسول اللہ من اوتن و لعن و لعن و لعن الزمر لنا دعوة لا سلام و فرائد الاسلام حاطة الجار و قاصد القیار و لنا انهم حمل افعال عاتیل بملہ و و قی یکتبہ رسول قلیل الارسال احدا تہا السنیة انحرارہ من لة ایس لہا منل ۱۰۵

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ بنی نهد بنی نهد بن مزید کی خدمت میں حاضر ہوئے پس کھڑے ہوئے طہطہ بن ثم انہدی ویشکو الجحی بالیہ کہا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کی خدمت میں تہمت کی جانب نشی سے حاضر ہوئے ہیں و خدمت میں کہائیں پر یہ لگائے ہو کہ اوٹ چلتے ہیں ہم بارش اور کاشتیں ہم با فوٹل کے اٹل اور پلو کے چلے کوڑتے ہیں زمین ان چیزوں پر ہماری سب سے کم برے ہی بارش کی امید کرتے ہیں اور کہ اپنے اور کہ پوتا ہوا خیال کرتے ہیں اور اس ملک کے جس کی اسفند سنا اور ہاک کر پوٹل ہے جس میں چلنا دشوار ہے تحقیق خشک ہو گیا ہے خشک گڈبوں کے پانی اور خدمت کو کوٹے پشیل کر پیر اور پشیل خشک ہو گئے قریانی کے کھانور ہاک ہو گئے کھور کھور گئی ہم آپ کے پاس شکر کا نظم اور حادث زمانہ سے سزا ہو کر آئے ہیں یا رسول اللہ قبول کیا مجھے دعوت اسلام کو اور احکام اسلام کو اب تک کہ سمند ہو میں اسے اور تمام ہاتھ قائم ہے یعنی قیامت تک اور ہائے لیے آمد و لاوت - کی گھڑ میں جین و دیشی کا نام نہیں اور کہوں گے جو چہ نیکی کے وہ نہایتیں اور وہ کہہ دیں کہ

کتب الی بنی نهد - ۱۰۵







تہاں کی طرف سے تہاں کی نشیب الی الزین۔

اکواری جمع ہے کہ کی ملواؤںٹ میںیں بختیم وہ درخت  
جس کے اونٹوں کے ستر بنائے جاتے ہیں تری شش  
ارتد سے جس کے منی قصہ کے شکر میں عیس کبیر میں ہلہ  
ندی مال پیداؤںٹ میں ماراؤںٹ اور ششیں شش  
حارہ ہلہ یعنی طلب کرتے ہیں ہم بارش الصبیر سپید ابر  
لاؤںٹ یا بل اخب چلایا ہوا اور فلیظ کبر شش طلب غار  
سے کاتے ہیں ہم الجیم اور ششیں شش  
کاتے ہیں ہم الجیم پر پہلو کا پھل لینے کاتے تھے اور کو  
تھلا میں بوجہ کی اناج وغیرہ کے ششیں غار  
یا رتختانہ یعنی خیل کرتے ہیں ہم الرہام کبیر اور ہلہ کم  
بارش دیوار اسکا واحد رتخت ہے بضم راء ہلہ میں سے  
یہ ہوئے کہ گمان کرتے ہیں ہم بارش کا تھوڑے ابریں۔  
ششیں جیم یا رتختانہ۔ دیکھئے میں ہم اور کوں گلوں سے ہو  
یجائی ہے اور کوں ہوا کہی یہاں کہی وہاں الجہام بفتح جیم  
وہ ابر جو اپنی پانی برسا چکا ہو غار تھوڑے راستہ جکا  
چلنے والا ہلک ہو جائے۔ الطار کبیر فون وطار۔ ہلہ  
دور ہو جاتا ہے بلند یعنی دور غلیظہ الوطار  
یعنی سخت ہوا اس میں چلتا شش یعنی خشک ہو گیا  
محصن بضم مہم اور ہار ہونہ ہاؤ گاڑا جس میں پانی  
جمع ہو جائے جش کبیر جیم اور سکون میں ہلہ  
اور کسر ثار شش۔ گہائش کی جڑ۔ ابلوح بضم ہمزہ اور  
لام اور جیم اور شش کا چہرہ مشابہ ہوتا ہے درخت  
جہاؤں کے عسلوچ بضم عین ہلہ و بضم لام و جیم۔  
وہ شاخ جو سوکھ جائے اور اس کی تراوٹ جاتی  
رہے۔ الودی بفتح واء و کسر و ل ہلہ و شش یا رتختانہ  
سمجھ۔ مراد یہ کہ سوکھ گئیں کجوریں۔

افاضیہ الی قمامہ یعنی ماخذ من الارض  
قمامہ۔ اکواری جمع کور و ہور مثل البعیر  
المیس۔ بفتح المیم ششیں بضم شش  
ترقی۔ من الارتمہ و ہوا قصد۔ العیس  
بکسر المہملۃ الابل البیض الی صفرة والمرد  
ہذا الابل مطلقا۔ ششیں بضم شش  
طلب المطر۔ الصبیر۔ و ہوا سحاب  
ابیض مترکب متکاف۔ ششیں  
بالجمعة ای نقطہ۔ الخبیر۔ و ہوا الوبر  
فستحصل۔ ای نقطہ۔ الیریں۔  
ثمر العرائح ای کافوا یا کونہ فی الجذب  
بقلة الزاد۔ ششیں بالحاء المعجمة  
والفتانۃ ای تقیل۔ الرہام۔ کبیر  
الراء المہملۃ وھی الامطار الضعیفۃ واحلھا  
سارہمۃ بضم المہملۃ ای تقیل الماء فی  
سحاب قلیل۔ ششیں بالجیم والفتانۃ  
بئراؤںٹ یا رتختانہ البیض الی یخڑھنا وھنا  
الجہام۔ بفتح الجیم سحاب الذی فو  
ماء۔ غائلة۔ اللق تھلاک ساکھا  
الطائر۔ بکسر النون والمہملۃ البعید  
یقال یلذ فنی انی بعید۔ غلیظہ الوطار  
ای یعرفہ الوطار و ہوا شش۔ شش  
ای بیس۔ حلاھن۔ بفتح المیم  
واھا الحصرۃ الخیل یجمع فیہا الماء۔  
جعاش۔ بکسر الجیم وسکون المہملۃ  
وکسر المثناة اصل النبات۔ ابلوح بفتح  
الهمزة واللام والجیم ووق ششیں شش الطرفا



کیا گیا اوس دودھ کے لیے جس میں پانی ملا ہوا ہو۔ اور  
 یہ سب ضمیر میں راجع ہیں اوس قوم کی زمینوں اور علاقوں  
 کی طرف جو مذکور ہیں پہلے کے کلام میں پس دُعا کی  
 رسول اللہ نے برکت کی ادون کے ہر قسم کے دودھ  
 میں اور مقصود اس دعا سے دراصل ادون کی زمین  
 کی سرسبزی و شادابی ہے کیونکہ دودھ جب ہی زائد  
 ہوگا جب کہ چارہ کثرت سے ہو اور چارہ پیدا ہوتا  
 ہے بارش سے پس گویا آپ نے یوں فرمایا کہ اے اللہ  
 پانی دے اور کھیتوں کو اور کر دے اور کھیتوں کو اور  
 والہ الدُّرِّ وال ہل مفتوحہ پھر ثارِ شلہ ساکنہ اور جلازخ  
 ثارِ شلہ کا ہی ہر پہلو یعنی مال کثیر اور بعض نے کہا ہے  
 کہ ہوائی اور نہات۔ اس وجہ سے کہ شتی ہے و ثار  
 سے جس کے معنی ڈھکنا اور نہات ہی ڈھانکنا یعنی  
 سطح زمین کو شتی ہر مثلثہ اور سکون میں اور کبھی یہ  
 مفتوح ہی ہو جاتا ہے تو ثار پانی ۔ جبکہ فتح ہوتی  
 کر دے اور سکوت ہو تو دلع الشکر اس سے مراد  
 وہ حمد و بیان ہیں جو تھے ادون کے اور ان کے ہر  
 قبیلوں کے درمیان مسلح کی بابت ہوا جاتا ہے تو اذاع  
 جبکہ عہد کے ہر ایک نے وفور یقین میں سے اس بات کا کہ  
 نہ ہو گیا اوس سے اور اس عہد کو دینے لگا ہوا کہتے ہیں یہ  
 ہوا جاتا ہے اظہار وینا یعنی ہمیں اس کو عہد اور بعض نے  
 کہا کہ کفار یہ ہے کہ مراد اس سے وہ عہدیں جو واقع ہو گئیں  
 بعد از ان کے جو نہ مواخذہ ہونے اور چیرے کے جو قتل کیا ہو  
 نے اول کیونکہ کچھ خان ہمایا وہ ہر مواخذہ ہو سیکے و سہ  
 حدیث میں ہے کہ ہر دھون دقتل جو جاہلیت میں ہوا  
 اس قدم کے نیچے ہی یعنی ہر مواخذہ اور بعض نے کہا  
 کہ مراد وہ مال ہیں جو وراثت تھے ادون کفار کے جو دین اسلام

بالیاء فاصل مضاعف الخط ثم استعمل في اللين  
 المخلوط بالماء والضمائر لرجعة لاسماضهم  
 ولا نعامهم المذکورۃ فی کلام طہفۃ قدسی  
 البنی علیہ السلام بالبرکۃ فی الباتھم  
 باقسامها والقصد الدعاء لهم بخضب ارضهم  
 وسقيها فاما الالبان فکثر بلبات المرعى وهو  
 اغليكون بالمطر فكانت قال اللهم اسق بلادهم  
 واجعلها بخضبة ولبنۃ۔ الدائر۔ فصل  
 المفتوحة ثم الثلثة ساکنۃ ویجوز فتحها ثار  
 اللهم المال الكثير وقيل الخضبة البنا  
 لانه من الدثار وهو العطاء لانها تخطی وجه  
 الارض۔ فصل۔ بفتح المثلثة واسکان الیم  
 وقد فتح الماء القليل لا مادة له ای صیرہ  
 کثیرا۔ ووداع الشکر۔ المراد به العروج  
 والمواثیق التي كانت بينهم ویدن من جلودهم  
 من الکفار فی المهادنة يقال تواضع الفرقان  
 اذا اعطى كل واحد منهم للاخر ان لا یغزوہ  
 ویسمی ذلك العهد ویدع ابلاہاء فیقال  
 اعطیتہ ویدع ای عہد قبل والظاهر ان  
 المراد عہودہم الواقعة بعد الحرب بعد  
 المواخذۃ بما قتلوا وان مالاً اقوام الدماء  
 هذا كما فی حدیث الآخر کلام فی الجاہلیۃ  
 تحت قدسی ہذا ای متروک ہذا وقيل المراد  
 ما كانوا استرد عودۃ من اموال الکفار الذین  
 لم یدخلوا فی دین الاسلام اراد احلا لها  
 لهم لا تعامل کافر قد قتل علیہ من غیر قتل  
 شرط فهو فی المایعجف علیہ یجوز کلا

میں رہا تھا نہیں داخل ہوئے تھے حلال ہیں ہاں کو اسوجہ  
 سے کہ وہ مال ہے کافر کا قبضہ ہو گیا ہے اور پھر پھر کسی جہد و  
 کسب میں معاف ہو چکا کہ نہ وہ اس میں اور پھر گورٹے  
 اور اوٹ و فراڈ لٹی اپنی اس ترجمہ کی بنا پر وراثت میں ہے  
 و لیکن باہر اور میں اعتراض اور ہوتا ہے اس پر اس بات سے کہ وہ مال  
 مسلم نے جبکہ ہجرت کی توجہ سے ہوتا ہے حضرت علی کو ان مانت کی  
 واپسی کے لیے جو آپ کے پاس تھیں اسوجہ سے کہ یہ قبضہ مسلم اسکا  
 واسطے مال قیمت حلال ہوئے اسے اس کا ہوا اسوجہ سے  
 کہ رسول اللہ اس بات سے بچے کہ نسبت کی جائے اس کی طرف خیانت  
 کی جس سے آپ کی مانت اور اعتبار میں فرق آئے پس کفار نے  
 کفر اسلام پر اور وہ ہیں ایان انیسے مصالح الملک و مصالح  
 جمع ہے و قیمت کی جو عین میں ہو و منوعہ کے اور وہ جس جو  
 مقرر ہو ملک کے عظیم پر ملک و چیز ہے جو کوئی ملک ہو اور وہ وہ  
 چیز ہے جلازم ہوتی ہو تو اس پر مانت کے ان میں کوہ اور وقت و غیرہ  
 یعنی تمام اس بات میں مثل تمام مسلمان گئے ہونہ و گزیر کیا گیا تم سے اسکا  
 یا جاوے تم سے کہ پھر اور بعض نے کہا یہ وہ ملک ہے جس میں یہ امانت  
 میں ہے کہ جو کہ یہ جاہلیت کے زمانہ میں بادشاہوں نے دیا ہے اس پر مقرر  
 کر کے تہا وہ تم سے دیا جاوے جس طرح اس اور مصالح کی آخری  
 دو تفسیریں کے بنا پر تو کہ کلام اپنی اسی معنی پر جو اول میں دیا  
 تفسیر کی بنا پر علی کے معنی میں جو حدیث کے قائل رسول اللہ نے اسکا  
 لا ملط بضم تاء فو تانیہ پھر لام پھر و طاء اول کسما و ثانی فو  
 کہ یہ کہ صیغہ نبی کا جو معنی است ہو کہ تو اس کو کہ ابن ابی حنیفہ نے  
 کہ بول جاتا ہے طاء الغریم جبکہ وہ کہ اس کے معنی کوہ اور اصل میں  
 یہ مشتق ہے قول حب لطم لک تہ نہا ہے بول جاتا ہے جبکہ وہ  
 اپنی شریک و چپا کے دم سے اس وقت جبکہ زمانہ کا قصہ کہ وہ  
 لا طعمہ مضرب تاء فو تانیہ اولام اور عار اور مال و دو و طعمہ یعنی ہجرت  
 تو اس سے جبکہ کہ زہرہ ہے فو لطمہ فو و اسکا معنی بہت

علی ہذا جمع و دبیعة بالہاء ولا یرد انہ علی  
 اللہ علیہ وسلم ما ہا جہد خلف علیہ الرحم  
 الودائع الملقی کانت عندہ لہ کانت قبل  
 حل لغنائم لہ اولانہ علیہ وسلم  
 فرمن نسبتہ للخیانۃ و ذہاب شہامتہ  
 و امانتہ فیقطع عنافی الاسلام و یرضوا  
 من الایمان و ضائع الملک و ضائع  
 جمع و ضیعۃ بمعنی موضوعۃ و علی الوضیفة  
 اللقی تکتون علی الملک بکسر المیم و ہوا  
 یملک و ہوا ینزلہ الناس فی اموالہم  
 من الزکوۃ و الصدقۃ ای انتم فیہا کاسائر  
 المسلمین لا یفجروا عنکم ولا ینزید علیکم  
 شیئاً و قیل الملک بضم المیم و المعطوف  
 کان ملوک الجاہلیۃ یوظفونہ علی الرعیاء  
 فلا یؤخذ منکم و ہو لکم فلا یرکب علی  
 مظاہرہا علی التفسیرین لا ینزید فی الاموال  
 و وضائع و علی الاولین بمعنی علی کقولہ  
 و من اسأ علیہا لا قاطط بضم المثناة  
 الفوقانیۃ ثم اللام ثم الطائین الاعالی  
 فکسوراء و الثانیۃ بخروجہ علی التہی ای  
 لا یقتنعہا قال ابن الاعرابی لظ الغریب اذا  
 منعہ حقہ و اصلہ من لطم المثناة  
 بذنیہا اذا اسدات فوجاہہ و قد ادا دھا  
 الفل لا تلحد - بضم المثناة و اللام  
 و مہملتین لا قل عن الحق ما دمت حیاً  
 فرضیتہ - بالغاء و الضاد المجمعة ای  
 المہرمۃ المسنة بقطعہا سہا اول لفظاھا

عن العمل ای لا نأخذ فی الصداقات هذا  
 الصف - فارض - بالغاء والضماد  
 المجمة المریضة وروی العارض بالمهملة  
 وھی لناقة التي یصیبها کسر ومرض فیشر  
 بالغاء والشان المجمة وھی من الابل  
 الحدیثة العهد بالنجا وھی من خیما  
 المال - ذوالعنان - ای الفرس للعد  
 الذکوب - الذکوب هو الفرس الذکول  
 ای المعلوم - الفلو - بفتح الفاء وضم اللام  
 وشد الواو والمهر الصغیر - ضبییس  
 بفتح المجمة وكسر الواو وحده وهو ولد  
 الفرس العسر الصعب یحتمل کون خیما  
 المال وشرارة ولنا وسطه - سرح  
 بمهملات وفتح الاول المشیة الله تسرح  
 بالعدالة للمرای والمراوان مطلق المشیة  
 لا یمنع عن مرعاه - لا یغضد ظلمکم  
 ای لا یقظم واطم فی الاصل هو شجر خیلا  
 او شجر عظم وللهاد هنا الشجر الذي لا ثمرة له  
 ولا یمنع لا یقظم شجر کم ظلم او غیره لان اذا  
 اخی عن قطع الذي لا ثمرة له فغیره اولی  
 لا یجلبس ذکر - ای لا تجلبس ذوات  
 اللابن عن المرای التي ان تجتمع المشیة  
 ذوالقصد الرقی من توخذ منهم الزکوة -  
 تضمر - ای تحفوا - الراق - الغدر  
 او البغض - رباق - بکسر المهملة وهو الجبل  
 یشبه بالحمد واستیمر کل الجبل بقضه  
 سربوع بکسر الزا وفتحها وضما هی الزیادة

ی ہڑی دیہ نام رکھا گیا ابرجہ اوس کی عمر منقطع ہو جائیگی  
 یا بوجہ کام سے معذور ہو جائیگی یعنی نہیں لینگے ہم رکاوٹیں  
 اس قسم کے جانور فارض فاسد اور ہلکا خدا و مجسمہ یعنی اور  
 روایت ہے عارض ہی یعنی ہلکا اور وہ ادنیٰ جو بیابان ہو  
 یا کوئی عضو یا ہوا ہو فریش فاسد شین مجسمہ وہ ادنیٰ جو  
 قریب ہی بیابان ہو اور وہ عمدہ مال شکاری جاتی ہے  
 ذوالعنان یعنی وہ گھوڑا جو سواہی کے لیے تیار کیا  
 جاوے۔ الرکوب وہ گھوڑا جو سکایا ہوا ہو۔  
 الفلو شیخ فاسد لام کا ضمہ اور واو پر تشدید۔ چروٹا  
 پچیل۔ ضبییس یعنی خدا و مجسمہ اور کسر ہا موحہ وہ  
 گھوڑے کا بچہ جس پر خدا و شوار ہو مطلب یہ کہ  
 بہت عمدہ اور اسی طرح بہت برا مال بہتارے  
 لیے ہے اور متوسط درجہ کام لینگے مسرح سین  
 مفتوحہ۔ رار۔ حار۔ ہل۔ وہ جانور جو صبح کو بیٹھ نہیں  
 جاویں اور یہاں مراد یہ کہ بہتارے جانور نہیں رکھ  
 جاویں گے چراگاہ سے لای بعضہ ظلمکم یعنی نہ کاٹا جائیگا  
 اور طح اصل میں ببول کے دخت کو کہتے ہیں۔ یا  
 بڑا پیڑ اور مراد اس جگہ وہ پیڑ ہیں جن کے پھل نہ ہوں  
 معنی یہ ہیں کہ نہ کاٹا جاوے گا نہ بڑا پیڑ خواہ طح کا ہو یا  
 کسی اور چیز کا کیونکہ جب منع کیا ایسے پیڑ کے کاٹنے  
 سے جس کے پھل نہ ہو تو اوس کے سوا کی ممانعت  
 لازمی ہوتی۔ لایکبیس در کم یعنی نہ روکے جاویں گے وودہ دا  
 جانور چراگاہ سے اس مظلوم کی جمع ہو جائیں اور جانور او  
 مقصود زری کرتا ہے اور ان کو جو ساتھ جسٹہ کوڑا جاتی ہے  
 تضمر و امینی چپا و تم افاق فدا و تضمر رباق بکسر المهملة  
 یعنی رسی تشبیہ کی ہو کیا ساتھ اور استعمال کیا گیا ہی کہانی کے  
 ساتھ کے تو بکسر لار و بکسر ہلکے ہی نسخہ اور غیرہ ہی ہوتا

اور اس کے معنی زیادتی کے ہیں یعنی جو سستی کرے زکوٰۃ دینے میں تو اس پر زیادتی ہے زکوٰۃ میں اس کی یہ سزا ہے اس قدر اس کی عینیک و عایت کی گئی جو صحیح بخاری میں لیکن عباس پر اس پر زکوٰۃ ہے اور اس کے انوار حضرت جہاں نے زکوٰۃ کا زکوٰۃ کو ماق رفق بزرگوار یعنی یہ حق اور نری ہمیشہ کی ایک راستہ جو ایک کر نہ چپاؤ گئے تم اپنی بزرگوں کو مال زکوٰۃ سے۔ اور قول رسول اللہ و العتقان سے مستنبط ہوئی یہ بات۔ کہ مڑی میں زکوٰۃ ہے اور ایسا دے زکوٰۃ نفس غیل سے لیکن اس کا کسی حدیث اللہ کسی فقیر نے قول کیا اس اختلاف کیا ہے اور انہوں نے گھوڑے کی زکوٰۃ میں کہا جو گھوڑے کے گھوڑے میں باطل زکوٰۃ نہیں ہوا اور کہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے صرف زکوٰۃ نہیں ہوا اور اس طرح اگر سب وہی مادہ ہیں ایک روایت میں اگر دو نوٹے ہوئے ہوں یعنی چھپا دہ قور گھوڑے پر جو چھپا دہ میں چھپو اس کے ہی ہوں ایک دیکھ رہے یا اس کی قیمت کا رہن عشر جبکہ وہ قیمت نصاب کو پہنچ جائے۔

یعنی من تعاهد عن الزکوٰۃ فعليه الزيادة فيها عقوبة له وهي كما روي في صحيح البخاري واما العباس فهمي عليه ومثلهما معها واما العباس منعها - رفاق - الرفق العظيم من الغلو يعني هذا الرفق جالبكم والرفق غلظكم عن المصدق - وليست ينطبق من قوله ذوالعنان الركوب - من في الخيل صدقة وتوخذ في الصدقة نفس الخيل لكن لا ذهب اليه محدث ولا فقيه من قهله نعم لاختلاف في صدقة الخيل فقال كجور ليس فيها بشئ من الصدقة وقال ابو حنيفة لا يجب الصدقة في ذكور الخيل منفردة ولا في اناثها منفردة في رواية - وفي كل فرس من المختلط بالذكور والا فائت سائمة دينار او ربع عشر قيمته نصابا -

حاشیہ علی کتاب بنی ہمد بیان فصاحتہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فی السیرۃ النبویۃ فانظر الی هذا الداء والکتاب الذی انطبق علی تعتم ای من حیث لکما ثلثۃ فی غرابۃ الالفاظ مع انہ زاد علیہا فی البحر الالہ ای حسن النظم والتالیف وقد کان من خصائصہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ ان یکلم کل ذی لغۃ بلغۃ علی اختلاف لغۃ العرب وترکیب الفاظہا ولسانہا علیہا فلما کان کلامہا تقدم علی هذا الحد وبلغت علیہ هذا النمط واکثر استعمالہ لحد الالفاظ

استعملها معهم فاستعملها مع من هو لغتهم  
الاولى بالفصاحة بل هو من عطف قاطبها  
وان كان فيها ما هو غريب وحشي بالنسبة  
الى غيرهم حتى ان كلامه بالبادية الوحشية  
فصيح بالنسبة لهم وكان احدهم لا يفهم  
لغته وان سمع لغة فدية فكما البصية لسمعها  
العربي وواذا ذلك منه صلى الله عليه وسلم لا  
بقوة المحمية وموهبة ربانية لانه بعث الى  
الكافة طرا الى الناس سوداء وجماء فعلم  
الله جميع اللغات قال عز وجل وما ازلنا  
من رسول الا بلسان قومه اى لغتهم فلما  
بعثه الله للجميع علم الجميع ليعود ثلث الناس  
بما يعلمون فكان ذلك من معجزات الله صلى  
الله عليه وسلم وقد خاطب بعض الخبيثين  
بكل لغة من اللغات بلسان قومه ما هو ثابت  
في كتب السنة - الله - وقال القاضى  
عياض في بيان فصاحة اللسان وبلاغة  
القول - فقد كان رسول الله صلى الله عليه  
وسلم من ذلك بالحل الافضل الموضع الذي  
لا يحل سلامة طبعه وراعاة متدبره والبيان  
مقطوع وفصاحة لفظ وخزائفة قول وصحة  
معان وقلة تكلف اوتى جوامع الكون  
ببديهة الحكم وعلم السنة العرب يخاطب  
كل لغة منها بلسانها ويأمرها ببلغتها  
يباينها في متدبر بلاغتها كان كثير من  
الصحاب يسألونه في غير موطن عن شرح  
كلامه وتفسير قوله من تأمل حديثه وسيره

علم ذلک وتحققہ۔ ولیس کلامہ معترفہ  
والانصار کلامہ معترفہ والمشارع والحدود وطرفہ  
الہندی وقطن بن حارثہ رکما اقول لطلعت  
علیہ فی کتابنا ہذا ولا شعث بن قیس و  
واثل بن حجر الکندی وغیرہم من اقبال  
حضر مورث وعلوک الہمن۔

## ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی حنیہ وحمیم بن عقیل

یہ دو فرمان ہے جو کچھ رسول اللہ نے نبی حنیہ کے نام اور وہ حمیم بن عقیل کے

ذکر فی مصباح الحنفی قال ابن سعد الطبری  
وکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بنی  
حنیہ وحمیم بن عقیل بمقتضیٰ آما بعد فقد  
نزل علی آتیکم راجعین الی قربتکم فاذا جاءکم  
کتابی ہذا فانکم امنون لکومة اللہ وذمہ  
رسولہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
خاف لکم سبائکم وکل ذنوبکم وکل لکومة  
اللہ وذمہ رسولہ لا ظلم علیکم ولا عدی  
وان رسول اللہ جارکم فی ما منہ منہ نفسہ  
وان رسول اللہ بزرکم وکل رقیق فیکم و  
الکراع والحلقۃ الا ما غف عنہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم وان علیکم بعد ذلک  
ربیع والخروج غنکم وربیع ما صلاقت عنکم  
وربیع ما اغتزل نسائکم وانکم یزکم بعد ذلک  
کل جزئیۃ او مخرقۃ فان سمعتم واطعتم فان  
علی رسول اللہ ان یکرم کریمکم وبعفو عن  
مسیئکم اما بعد فالی امو منین والاسلمین  
لن احلہم اهل مقنا بخیر فہو خیر لہ و

ذکر کیا ہے مصباح الحنفی میں کہ کہا ابن سعد نے طبقات  
میں کہ کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی حنیہ کو فرمان جو یہ ہیں  
مقتضیٰ کے بعد سر و ملو کے (معلوم ہو کہ انہما کے قاصد  
پاس آئے جو تمہارے پاس واپس جاویں گے جب تم کو میرا  
خط پہنچ جائے تو تم اس میں میرا ہاتھ دے واسطے اللہ  
اور اس کے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تمہاری زبانیاں اور ہاتھ لگے نہ بھوکھا کر دیں گے اور تمہارے  
دوسرے ذمہ ہے اور اس کے رسول کا نہ ظلم نہ کفر نہ  
انرا دلی اور تحقیق رسول اللہ تمہارے محافظ ہیں اول اس سے  
بھوکہ روکیں گے دوسری ہاتھ لگائیں اور تحقیق رسول اللہ کے لئے  
ہے تمہارا سلامان دینا وہ سامان مراد ہے جو آپ صلی اللہ  
سے لیں اور تمہارا سر فقام اور گھوڑے اور تہیہ کر کے کچھ  
معاذ کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اس کے کچھ  
دینا ہوگا چارم اپنی کچھ روٹی پیدا کرنا کا اور چہارم دوسرا کچھ  
تہیہ چوٹی وغیرہ لے کر لایا اور چہارم عورتوں کے کاتے بننے کا  
اور پینے کے بعد بری تو تم ہر قسم کے جزایہ اور گناہ سے پر گزرتا  
کر دے اور ملاوٹ کر دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ تمہارے ہر گز  
اور سات کرنا تمہاری حفاظت کو بعد کلام سامان اور دوسرے کے لئے اللہ



من اظلمهم بشر فہو شری لہ ولن لیس علیکم  
الامیر الا من انفسکم او من اهل رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔  
اور حکم ہے کہ جو شخص ذکر کیا اہل مقننہ سے بہتر ہی کا تو چاہا اور کئی  
اور جو برتاؤ کیا اوسے بڑا تو ظاہری ہوا کیلئے اور پھر ہم نے کئی کئی ایسا کیا  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے۔

## غرائب الالفاظ

تا دلائل ظاہری مشہور لغات

مقننۃ۔ مواضع قریب من الیلة۔ آتیکم  
ای السلکم۔ بزکم۔ بالباء الموحدة والواو  
المجتمعة یعنی بزکم الذی تصالحون علیہا  
فی صلحکم قال الجہم ہری بزہ یبوزہ بن ا  
سلبہ وفی المثل من عزہ ذی من غلب  
اخذ السلب وابتزت الشئی ای استلبتہ  
والبز من الثیاب امتنع النساء والبرز السکاح  
ایضا۔ الحلقۃ۔ ما جمعت الدامن سلاخ  
او مال۔ عری۔ وک۔ غشب یلقی فی البحر  
یرکبون علیہا فیلقون شبا کہم یصیدون  
اسمک قال الجوہری والعرک الصیادون  
سخرۃ التکلیف والحل علی الفعل بغیر جرۃ  
کن انی جمعة البحار۔  
مقننہ ایک جگہ ہے قریب الیلة کے آتیکم یعنی تمہارے  
قاصد بزکم ہمارے موعده اور زاز مجتمعة یعنی تمہارا وہ سلمان جیسے  
صلح کرتے ہو۔ کہا جو ہری نے کہ بولا جاتا ہے بزہ یبوزہ بڑا  
سلمان یا اوسکا اور ضرب المثل ہے کہ من عزہ ذی من غلب  
ہوا اوسے مغلوب کیا سلمان لیلہ اور کل ہوا بخت اٹھی یعنی  
چین لیا میں اور کپڑوں سے بزہ حریف کے کپڑوں کو کھینچا  
اور بز کے معنی تمہارے بھی میں الحلقۃ وہ جو کچھ کہ گھر میں ہو  
ہتھیار اور بل۔ عروک۔ وہ بکڑیاں جو ہریاں ڈال کر  
اوپر سوار ہوں پس اپنے جال ڈالتے ہیں جس  
سے پھلیاں شکار کرتے ہیں۔ کہا جو ہری نے  
اور عروک۔ شکاری۔  
سخرۃ تکلیف اور کام لینا بغیر اجرت کے دیکھو اس طرح  
تھکا ہے جمع البحار میں۔

## هذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لنبی باریق اذا وفد واعلیہ

یہ وہ فرمان ہے جو کھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد نبی باریق کو

قال صاحب سیرة الشامیۃ قال ابن  
سعد قد مر وفد باریق علی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم وفد عاہلہ والاسلام  
فاسلموا وبایعوا فکتب لہم رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کتابا تسخت  
ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے کہ کہا ابن سعد نے  
کہ نبی باریق کے اچھی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے  
آپ نے دعوت اسلام کی وہ اسلام لے آئے اور  
بیعت کر لی۔ کھار رسول اللہ نے اوس کے لیے فرمان  
نظر اوس کے یہ ہیں۔ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب لنبی باریق

## شرح لغات

لا تجذب۔ الجذب القطع وجاء في حديث  
 بنی سفيان جد قذ یا امك۔ صریح۔  
 المربع والمربع والمربع موضع بتزلفه ایام  
 الربیع۔ مصیف۔ موضع بتزلفه  
 ایام الصیف عراك اوجذاب  
 عراك هو سنة المطر عند الجذب  
 انبعث۔ من ينفع المكنع وضرب  
 يتعاب الفتح ويثقا ويثقا عابض هباً  
 اذا نضج وراح وقت قطره۔ يفتتم  
 يقال فلان افتتم المال۔ ای جمعه

لا تجذب کے معنی کاٹنے کے ہیں حدیث ابی سفیان میں  
 ہے کہ کافی جاویں تیری ماں کی دو نوچیاں مربع مربع  
 متریع اور تیج وہ جگہ جہاں موسم ربیع میں ہیں مصیف  
 وہ جگہ جہاں گرمیوں میں ہیں عرک اوجذب  
 عرک بارش کا سال دست اجداد کی خدمت میں تھا۔  
 انبعث اغوڑ ہے قول عرب نبخ اشتر ہے باب فتح  
 وجرب یثقا فتح تخمنا ینہ وینعا وینوع۔ دونوں میں یا تھمنا  
 کا ضم۔ بولا جاتا ہے جب پھل پکا دیں اداون کے توڑنے  
 کا وقت آجائے لغت میں بولا جاتا ہے افتتم المال یعنی جمع کیا  
 اوس نے مال کو۔

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمانے

قولہ ضیافتہ سیدی علی بن الضیف  
 لہ حق علی کل بلد او قریۃ او حلاۃ علی  
 قولہ ضیافتہ۔ دالت کرتا ہے اس بات پر کہ جہاں کے  
 لیے حق ہے ہر شہر ہر گاؤں اور ہر خطہ میں ہر حال میں

خواہ سمت ہو یا قطر سالی اس بات کا کہ ہمارے  
تین روز تک اور یہ حکم خاص نہیں ہے مسلمان کے ساتھ  
اور آیا ہے حدیث صحیح میں کہ ہمارے تین دن ہے اور اس  
کے بعد ہم صدقہ ہے اور نہیں جائز ہے ہمارے کو یہ کہ  
شیرے میں زبان کے پاس بعد اس تین دن کے تاکہ  
اوسکو جس میں ڈالے تخریق کی ہے انکی شجینے۔  
قولہ فلا یمن السبیل اللقیطہ -  
کہ جو شخص گندے باغوں یا پھل دار درختوں پر تو اسکو  
جائز ہے کہ لے کرے ہوئے پھل اور کھائے اگر خوب پیٹ  
بھرے اور پڑے توڑنا یا اپنے پاس دوسرے وقت کے  
لیے جمع کرنا ان گرسے ہوؤں کا بھی جائز نہیں ہے۔

کل حال سواء کل الا یام الام خصم  
او جوب ان یضاف ثلثة ايام وهذا الحكم  
لا یقتضی بمسلم وقد جاء فی الحدیث صحیح  
الاضیافۃ ثلثة ايام فما بعد ذلك فهو  
صدقة ولا یجوز له ان یتوی (یقیم) عند  
بعضہ ان وجہ الشیخان -  
قولہ فلا یمن السبیل اللقیطہ -  
بدل علی ان من ہر بالیساتین او اشجار  
مثمرة فله ان یأخذ ما سقط من الثمار و  
یا کل ولو بشبع بطنہ ولا یجوز له ان  
یقطف من الشجر ولا ان یجمع لوقت آخر

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم في زعمه وسيد محمد بن عمر

یہ وہ فرمان ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی منموہ کو اور ان کا سردار محمد بن عمر کو

صاحب سیرۃ محمد بن عمر نے خود وہ دال کے دیکر میں سیرۃ ابن  
اسحق سے نقل کر کے کہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لقد ونازع صفر سنة ثم ستر اوى ليك حين كوفى الصداق  
تبا قریش اور بنی منموہ کی (لڑائی) کے ارادہ سے محمد  
مہوئی آپ کی سرداری منموہ سے جو محمد بن عمر تھا اور محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر کہ بنی منموہ نہ تو کسی سے لڑیں گے  
اور نہ اون کے خلاف کسی کی مڑ کر سکیں گے اور انکی  
رسول اللہ نے اپنے اور اون کے درمیان ایک  
تحریر فرمادہ رکھا ہے کہ۔

قال في سيرة الحمديّة لا قلا عن سيرة  
ابن اسحق في ذكر خروجه وكون فقال خروجه  
رسول الله صلى الله عليه وسلم لثاني عشرة  
سيلة مضت من صفر في سنة الثانية  
في سبعين رجلا ليس فيهم انصار  
يريد قریش بنی منموہ فاتفقوا له موادة  
سید بنی منموہ وهو محمد بن عمر واستقر  
المصالحه على ان لا يغزو اولا يعين عليه وكتب  
رسول الله بيته وبينهم كتابا - نسخة -

بوللها تاسیہ ان واصر بنی فلان یعنی مصالحت کرنی اونہوں  
نے لڑائی چھوڑنے پر۔ اور حقیقت میں یہ شرکت کے یہ ہے  
یعنی چھوڑ دیا ہر ایک نے دونوں کے انکو جیسے تھا اور ای سے  
ہے حدیث کہ محمد بن عمر بنی منموہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کر کے

یقال انہ واصر بنی فلان ای صاحبہم  
سامعہ علی ترک الحرب وحقیقۃ للشاکۃ او یقر  
کلوا اعداءہم اھو فیہ ومنہ الحدیث کان کعب  
الفرجی موادعہ علیہ علیہ مل - کذا فی جمع البحار

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من  
عجل رسول الله صلى الله عليه وسلم اليه ختمه  
بأمرهم آمنون على أموالهم وأنفسهم وان  
لهما النصرة على من دامهما الا ان يحادوا  
في دين الله ما يلزمهم صوفة وان ينسحب  
الله عليه وسلم اذا دعاهم لصوت ناجية  
عليهم بذلك ذمة الله اليه وذمة رسول  
صتعلق بكتاب بنى ضهرة واخرجه ابن  
سعد في الطبقات في غزوة الابدواء  
هذا هو غزوة ودان فقال وفي هذا الخبر  
وادع غنص بن عمرو والنضري وكان سيد  
في زمانه۔  
عطلان لا يغزو وفي ضهرة ولا يغزو  
ولا يكثر واعليه جمعا ولا يعينوا حدا  
وكتب بينه وبينهم بذلك كتابا۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من  
عجل رسول الله صلى الله عليه وسلم اليه ختمه  
بأمرهم آمنون على أموالهم وأنفسهم وان  
لهما النصرة على من دامهما الا ان يحادوا  
في دين الله ما يلزمهم صوفة وان ينسحب  
الله عليه وسلم اذا دعاهم لصوت ناجية  
عليهم بذلك ذمة الله اليه وذمة رسول  
صتعلق بكتاب بنى ضهرة واخرجه ابن  
سعد في الطبقات في غزوة الابدواء  
هذا هو غزوة ودان فقال وفي هذا الخبر  
وادع غنص بن عمرو والنضري وكان سيد  
في زمانه۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من  
عجل رسول الله صلى الله عليه وسلم اليه ختمه  
بأمرهم آمنون على أموالهم وأنفسهم وان  
لهما النصرة على من دامهما الا ان يحادوا  
في دين الله ما يلزمهم صوفة وان ينسحب  
الله عليه وسلم اذا دعاهم لصوت ناجية  
عليهم بذلك ذمة الله اليه وذمة رسول  
صتعلق بكتاب بنى ضهرة واخرجه ابن  
سعد في الطبقات في غزوة الابدواء  
هذا هو غزوة ودان فقال وفي هذا الخبر  
وادع غنص بن عمرو والنضري وكان سيد  
في زمانه۔

كتاب تبع الكتاب تبع اليه صلى الله عليه وسلم قبل مولده بالف سنة  
خطب كاجادس نے رسول امير کے نام لکھا تھا آپ کی پیدائش سے ہزار سال پہلے

قال في المواهب لما هاجر رسول الله الى المدينة  
ادخله صلى الله عليه وسلم الى يثرب في بيته و  
ذكر ابن اسحق في المبتدأ وصاحبه قصص  
الزنباع ان هذا البيت لابي ايوب بناءه  
له عليه الصلوة والسلام تبعه الاول  
بن حسان الحميري۔ راوي بن عساكر  
انه قدم مكة وكسا الكعبة وخروج الى يثرب  
وكان في مائة الف وثلاثين الف الف الف  
ومائة الف وثلاثة عشر الف من الرجال

ذكر كيا ہے مواہب میں کہ جب ہجرت کی رسول امیر  
نے یثرب کی طرف توڑ کھا رسول امیر کو ابو ایوب نے اپنے گھر میں  
اور ذکر کیا ابن اسحق نے کتاب المبتدأ میں اور صاحب قصص میں  
نے کیوں یثرب لکھا کہ بنایا تھا رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اپنے تہ بن حسان الحمیری نے روایت کی کہ بنی عساکر نے  
کہ تبع کہ میں آیا اور کعبہ پر طواف چڑھایا اور گیارہ کی طواف  
اور اس کے ہمراہ ایک لاکھ تیس ہزار (۱۳۰۰۰۰) سوار اور  
ایک لکھ تیرہ ہزار (۱۴۰۰۰۰) پیادہ فوج تھی جب مدینہ  
میں مقام ہوا تو اس کو خبر دی گئی کہ اذن چار سو علماء اور

روایت کتاب تبع الی رسول اللہ

حکمائے جہاد کے ہر امتی آپس میں عہد کر لیا ہے  
 اور اس بات پر قناعتی ہو گئی ہے کہ وہ یہاں سے نہیں  
 جاؤ گئے تھے نے اوسنے وہاں پر اپنی حکمت پرچی  
 جو امیر یا کہ اس شہر کی شرافت ایک شخص کی وجہ سے  
 جو آئندہ پیدا ہوگا اور جو گناہ محمد ہوگا اور یہ جگہ اوس کے  
 رحمت کرنے اور سبب بنی کہ ہم یہاں سے نہیں جاؤ گئے  
 یہ ستر حکم یا تیج نے چار سو مکان بنائے گا ہر شخص کے لیے ایک  
 گھر اور ایک کو ایک چھوٹی خرید دی اور آزاد کیا اور سکو پھر  
 اوسکی اوس شخص سے شادی کر دی اور اور جو بہت بچہ دیا اور  
 کے موت ہوئے تاکہ اوس کو دیاں ہی رہنے کا حکم کیا اور اولی  
 کے نام ایک خط لکھا اور ان سب علیہم السلام نے آدھہ ہٹا کر  
 وہ دیدیا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدینا اور چلا گیا  
 تیج مدینہ سے پس ہر ہندوستان میں۔ اور اوسکی موت  
 اور رسول اللہ کی پیدائش میں پورے ہزار سال ہیں۔  
 مبتدا اور قصص الانبیاء میں ہے کہ وہ گھر حبکو تیج نے اسلئے  
 بنایا تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئیں تو اوسیں رہیں نہایت  
 بہ نوبت مختلف تصرفات میں آتا رہا تاکہ کہ ابویوب کی  
 ملک میں آیا اور ابویوب کی عالم کی اولاد میں تھے جبکہ تیج نے  
 پہنا خط پر کیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت  
 اسلام شروع کی تو یہی ادھوں نے دتیج کا خط اپنی خدمت میں  
 ابویوبی کے ہر ام جب یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا کہ  
 تو ابویوبی ہے اور تیرے پاس تیج اول کا خط ہے ابویوبی میرا  
 ہر گئے اور نہیں پہچانا اور ادھوں نے رسول اللہ کو تو پوچھا کہ  
 تو کون ہے اسلئے بچہ تیری صورت سے ساحر کے آثار  
 نہیں معلوم ہوتے۔ ابویوبی نے خیال کیا تھا کہ یہ کوئی ساحر  
 ہے اپنے جواب یا کہ میں محمد ہوں۔ لاؤ وہ خط جو آپ کے پاس  
 پڑا تو فرمایا کہ جانتیج اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے نہ تھا نہ تھی یہی آپن شرف

لما نزلها اخذوا من الرعاة رجل من اقباع من  
 العلماء والحكام فقالوا وتبايعوا على ان لا  
 يخرج منهم فاسا لهم عن الحكمة في مقامهم  
 فقالوا شرف هذه البلدة من الرجل  
 الذي يخرج يقال له محمد وهذه دار  
 هجرته واقامتة فلا يخرج منها فاس  
 بيناء الرعاة دار لكل رجل دار واشترى  
 لكل منهم جارية واعتق باؤ وجها منه  
 واعطاهم اعطاء جزيل واهم هو للاقامة  
 الى وقت خروجه وكتب لرسول الله  
 عليه السلام كتابا ودفعه اليه كبريهم وسئل  
 ان ييدفعه اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 وخبر تبعه من يثرب فأتى بالهند ومن  
 موته الى مولده صلى الله عليه وسلم العت  
 سنة سواء في المبتدا والقصص فقال اول  
 الدار التي بناها تبعه للنبي صلى الله عليه  
 وسلم لينزلها اذا قدم المدينة الى ابن ابي  
 ايوب وهو من ولد ذالك العالم الذي  
 دفع تبع اليه الكتاب ولما دعا رسول الله  
 الناس الى الاسلام ارسلوا اليه كتاب  
 تبعه مع ابني ليلى فلما رآه رسول الله قال  
 انت ابويوبى ومعه كتاب تبع الاول  
 فبقية ابويوبى صفيكرا ولم يعرف رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم فقال من انت فانه  
 له اسرافى وهك افر السحر وتوهم انه ساحر  
 فقال انا محمد هات الكتاب فلما قرأه  
 قال ما جابا بتبع الاخر الصالح ثلث مرات

وقد جاء في الحديث انه صلى الله عليه وسلم  
قال لا تسبوا تبعي فانما اسلم رواه الطبراني  
واخرجه الامام احمد في المسند عن سهل  
بن سعد رضي الله عنه وقيل اهل المدينة  
الذين نصروا عليه الصلوة والسلام هم  
ولد اولئك العلماء الاربعة في رواية  
انهم الاولون والخبر وجه كذا احكامه في تحقيق  
النصرة في تاريخ دار الهجرة لقاضي شيخنا  
الدين بن الحسين المراسي من فضلاء  
طلبة جمال الاسنوي وذكره ابن حجة  
في التنوير والبعوث في معالمة التنزيل عن  
حكمة من ابن عباس وذكره الحلبي و  
الخوجه ابن عساكر وابن سعد عن ابن  
كعب وايضا ابن عساكر عن عباد بن زياد  
في كل من هذه الروايات - ان تبعه اراد  
تحراب يثيب فاخبروه ان هذه البلدة  
دار هجرة نبي يخرج في آخر الزمان فذكر  
القصة وفيه ذكر الكتاب قال بعضهم كان  
مضمون الكتاب هكذا - اما بعد فيا  
محمد اني امنت بك وبربك ورب كل شئ  
وبكتك الله اني ينزل الله عليك وانا  
علي دينك وسنتك وامنت بك و  
بربك وبكل عباد من ربك شر انتم الاساك  
والايمان فاني قلت ذلك فان اسامت  
فيها ونعمت وان لم ادر لك فاشفع لي يوم  
القيامة ولا تفسن فاني من امتك الاولين  
وتابعك قبل محبتك وقبل ان يرسلك

اور حديث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ جو کس نے اس کو نہ کہ وہ اسلام کے آیات و احادیث کی ایک  
طہرانی نے اور تخریج کی ہے اس کی امام احمد نے اپنی مسند میں  
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے اور کیا گیا  
ہے کہ وہ اہل مدینہ جنہوں نے رسول اللہ کی مدد کی دیکھنے  
انصار و وہ انہیں چاروں علیک اولاد میں سے تھے اور ایک  
روایت یہ ہے کہ وہ مدنی اولاد و علماء اوس ذخیرہ میں اسطیل  
بیان کیا ہے کتاب تحقیق النسخہ فی تاریخ دارالہجرۃ فی تحقیق  
شیخ زین الدین بن حسین مراسی کی تصنیف ہے جو چال سنو  
کے فاضل طلبہ میں سے تھے اور ذکر کیا ہے اسکو ابن حجب  
نے تنویر میں اور ابن حبی نے معالمة التنزيل میں حکمران نے  
کر کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے اور ذکر کیا ہے  
اسکو طبری نے اور تخریج کی ہے اس کی ابن عساكر اور ابن سعد نے  
ابن بن کعب سے اور تخریج کی ہے ابن عساكر نے عباد بن  
زیاد سے ہی ابن سب و تابع میں یہ ہے کہ تبع کے ارادہ  
کیا تھا مدینہ کو تباہ کرنا کہ اس کو خبر دی کہ یہ شہر ایک نبی کا  
دار ہجرت ہے جو آخر زمان میں مبعوث ہوگا پھر ذکر کیا ہے کہ  
اس کو اس میں ذکر ہے اس خط کا کہ بعض علماء نے کہ مضمون  
اس خط کا یہ تھا کہ بعد حمد و صلوة کے اے محمد میں ایمان لایا  
تجہ راہ تیرے اور ہر شے کے پروردگار پر اور تیری اوس  
ابن پر جو اسے تجہ نازل کر لگا اور میں تیرے سین اور تیرے  
طرقت پر ہوں اہل ایمان لایا میں تجہ راہ تیرے کہ ہر چادہر  
اس چیز پر جو لایا تو اپنے رب کے پاس سے احکام اسلام اور  
ان کے تحقیق میں نے کہا ہے یہ ہیں اگر نے اسلام کو لایا  
تب تو بہت ہی بہتر ہے اور اگر نہ لایا تو میں تجہ کو توفیق  
کر تیری قیامت کے دن اور مجھے ہوں نامت اسوہ سے  
کہ میں تیری اول امت ہوں اور اطاعت کر نیوالا ہوں تیری

الله قال اعلیٰ ملتک وملتک ابیک ابراهیم وختم  
 الکتاب - لله الاعمر من قبل ومن بعدی  
 یومئذ ینفخ المومنون بنصر الله - وکتب  
 عنوان الکتاب - الی محمد بن عبد الله  
 صلے الله علیه وسلم خاتم النبیین والمرسلین  
 ورسول رب العالمین من التمام الاول  
 امان الله فی ید من وقع الی ان یدافعه الی  
 صاحبه - وفی روایت الحلی وبن عساکر  
 عن عیاد بن زیاد بن تبع قال فی شعر  
 حدثت ان رسول الملیک - یخروج حقاً  
 بارض الحرام - ولومد دهری الی دهره  
 لکنک وینزاله واین عم وفی روایت شهدات علی  
 احمد بن رسول من الله باری النسم - ولو  
 مد دهری الخرید ل هذا الکتاب  
 علی الایمان قبل البعثه ویدل علیه  
 قوله عز وجل واذاخذ الله میثاق النبیین  
 لما اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول  
 مصدق لما معکم لتؤمنن به ولکنکم فیه  
 الذیة - قال فی الحارن قال الطبرقی معناه  
 اذکر وایا اهل الکتاب حین اخذ الله  
 میثاق النبیین - واصل المیشاق فی  
 اللغة عقد یوحد بیمن ومعنه میثاق  
 النبیین ما دشوابة علی انفسهم من  
 طاعة الله فیما امرهم به وفما هو عنه  
 و ذکر وافی معنه اخذ المیشاق وجمیع  
 احد هما انه ماخوذ من الانبیاء والمثانی  
 انه ماخوذ لهم من غیرهم ولکن اختلاف

پیدائش سے پہلے اور پہلے اس کے رسول پہلے پہلے  
 اس پر میں تیرے اور تیرے باپ ابراہیم کے مذہب پر  
 اور ختم کیا تھا خط اس عبارت پر کہ شد الاخر یعنی اول آخر  
 دیکھنا حکم واسطے اس کے ہے اور آج کے دن خوش ہو  
 مسلمان اس کی مدد سے۔ اور کچھ اتنا عنوان رسیتہ خط کا یہ  
 کہ محمد بن عبد الله صلی الله علیه وسلم کی طرف جو خاتم النبیین  
 والمرسلین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں تیج اول کی  
 جانب۔ امانت ہے اس کی جس شخص کے ہاتھ پڑے لایم  
 ہے کہ اس کو پہنچا دے کتب الید کہ اولی اور ان عسکر  
 کی اوس روایت میں جو عیاد بن زیاد سے لکھی ہے یہ بھی  
 کرتی ہے اوس خط میں شعر بھی لکھے تھے بیان کیا گیا ہے  
 کہ اس کے رسول پیدا ہونے سے ارض حرم میں ہیں گو میرے  
 زماں سے قبل کہینا اور کچھ دیر تک دینی جہک گزرتا تھا  
 تو ہونگے اور نکا و نیر فرشتہ دار اور ایک ولایت میں چک گواہی دیتا  
 ہوں میں احمد کہ تحقیق وہ رسول ہیں اس پر نبی جو پیر کا زینا  
 ہے حق کا معلوم ہوتا ہے اس فرمان سے یہ کہ خاتم النبیین  
 اے ان قبل امت کے اس وقت کہ اسے ہی پر قول اللہ کا واد  
 اخذ اللہ منی لیا جبکہ اس نے جہد میں کے لیے کالبتہ ہو گیا تو  
 تمہارے پاس کتاب ہے اور حکمت سے پہر اسے تمہارے پاس  
 رسول تصدیق کر سوا اور کا جو تمہارے پاس ہے تو ملتے تان لاؤ گے  
 اور یہ اس کے روگے اور کی کہ تفسیر قرآن میں کہ کیا جو طبری نے  
 کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ اس کے لئے اہل کتاب اس وقت کو جبکہ  
 لیا اس نے میثاق نبیین کا اور میثاق کے اعلیٰ معنی انست ہیں۔  
 اوس جہد کے میں جو کہ نہ جہد کے ساتھ اور معنی میثاق النبیین کے  
 یہ ہیں کہ جہد کیا تھا وہوں نے اپنی جانوں پر اس کی اطاعت کا  
 اوس چیز میں جبکہ اس حکم کے یا جس سے منع کر کے اور بیان  
 میں حضرت نے جس موقع پر اخذ میثاق کی دو صورتیں ایک تو

فی المعنی قد هب قوم الی ان الله تع اخذ  
الميثاق من النبيين خاصة قبل ان يبعثوا  
کتاب الله ورسالة الی عباده ان یصل  
بعضهم بعضا واخذ العهد علی کل نبی ان  
یومن بمن یناق بعده من الانبیاء ویصبر  
ان ادراکة وان لم یدر که قیام قومه بنص  
ان ادراکة فاخذ الميثاق من موسی علیه  
السلام ان یومن بعیسی علیه السلام و  
من عیسی علیه السلام ان یومن محمد صلی  
الله علیه وسلم وهذا قول سعید بن جبیر  
والحسن وطائفة وقیل ان اخذ الميثاق  
من النبيين فی امر محم صلی الله علیه و  
لخاصة وهو قول علی وابن عباس وقتادة  
والسدی فعمل هذا القول اختلافو فقیل  
ان اخذ الله الميثاق علی اهل الکتاب الذین  
ارسل الیهم النبيين ویدل علیه قوله تع  
ثم جاءکم وانما کان محمد مبعوثا الی اهل  
الکتاب دون النبيين وانما اطلق هذا  
اللفظ علیهم لانهم كانوا یقولون نحن اولی  
بالنبوة من محمد لان اهل الکتاب انبیاء  
انما وقیل اخذ الله الميثاق علی النبيين  
وامهم جمیعاً فی امر محمد صلی الله علیه  
وسلم فکتف بذكر الانبیاء لان العهد  
مع المتبوع عهد مع الاتباع وهو قول  
ابن عباس قال علی بن ابی طالب  
ما بعث الله نبیاً اذرف من بعده الا  
اخذ علیه العهد فی امر محمد صلی الله علیه و

یکر یا گیا تھا انبیاء سے دو گروہ کر یا گیا تھا شاق انبیاء علیہ السلام  
است سے انبیاء سے اختلاف کیا جو نبی میں پس بعض  
کر یا گیا تھا شاق خاص نبیوں کے پہلے اس سے کہ پہنچا دیں  
کتاب اس کی اور اس کے پیغام کو اس کے بندوں میں بابت تحقیق  
کر یا گیا بعض انہیں سے بعض کی کہیں اور یا گیا تھا حد نبی سے کہ ایمان  
لا گیا کہ اپنے مجدد کے نبی پر اور مذکور کے اس کی اگر یا گیا کہ ان  
اور اگر نہ ہا وے تو وہ کہہ گا وہ کہہ گا نبی قوم کو اس کی مذکور کیا پس یا  
محمد صلی علیہ السلام کے کہ ایمان لا دیں محمد صلی علیہ السلام پر اور یا  
محمد صلی علیہ السلام کے کہ ایمان لا دیں محمد صلی علیہ وسلم پر یا  
نبی قول ہے سعید بن جبیر اور حسن و طائفة کا اور بعض نے  
کہا جو کر یا گیا تھا حد نبیوں سے خاص محمد صلی علیہ وسلم کے  
بار میں اور یہ قول ہے علی ابن ابی حماس اور وہ اور سدی کا  
پس اس قول کی بنا پر اختلاف کیا ہے پس کہا گیا ہے کہ یا گیا تھا  
نے ميثاق اہل کتاب پر وہ اہل کتاب جن کی طرف سے نبی کا وہ وقت  
کہا ہے اس پر قول اشترک انہم کہ انہم اور جن سے نبی کے محمد صلی  
علیہ وسلم مبعوث تھے اہل کتاب کی طرف سے نبی کا وہ وقت اور اس کے  
اس کے نبیوں کی طرف سے کہا گیا اس کا اور پھر اس وجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم  
نبوت کیلئے پر نبوت سے محمد کے اولی ہیں اس لیے کہ ہم اہل کتاب ہیں  
اور نبی ہم میں سے ہی ہوتے ہیں اور بعض جملہ کر یا گیا تھا شاق  
نبیوں اور اس سب کی است سے محمد صلی علیہ وسلم کے بارہ  
میں اور اشترک انبیاء کے ذکر پر اس وجہ سے کہ حد نبی متبع سے حد  
نبی ہوتا ہے تابع کا اور نبی قول ابن عباس کا کہ علی بن  
ابی طالب نے نہیں بیجا اس کے آدم اور ان کے  
بعد کوئی نبی مگر کہ حد نبی ان سے محمد صلی علیہ وسلم  
وسلم کے بارہ میں اور انہوں نے حد نبی اپنی قوم  
سے کہ ایمان لا ئیں محمد صلی علیہ وسلم پر اور اگر  
وہ مبعوث ہوں اور یہ زندہ ہوں تو ان کی مذکور کریں





اور بھی اس بابت ایک سند میں جب دالی جوئے ابو بکر تو  
دی او کو وہ تحریر رسول اس کی اور لکھا ابو بکر نے بھی اہل  
کے لیے اس بابت فرمان ذکر کرینگے ہم اس کو ان شاء اللہ  
اور ہے وفد میں یہاں تک کہ وفات کی رسول اس کی  
علیہ وسلم نے اور وصیت کی آپ نے اون کی اس کے مقتدر  
وخت ختم کے لیے جس میں سو دس کی پہلو دار ہو جائے گا  
ذکر کیا ہے صاحب صبا نے فرمان رسول اس کا  
بحوالہ ابن خیر طبری کے کہا کہ ذکر کیا شرح مختصر سیو میں کہ  
نہار رسول اس نے تیم اندیم اوس کے مشیل کے  
واسطے ایک فرمان جس کے لفظ یہ ہیں۔

حقیت اون کے لیے ہے جری اور عین جوشام میں ہے  
دھما دنگی نرم زمین اور پہاڑ اور نہرں اور کھیتی اور گول  
اور اوس کے محل اور اوس کے بعد اس کی اولاد کے لیے  
نہ چکر کرے اوسیں کوئی اور نہ داخل ہوا دسیر ظالموں کو لگ  
اونہر اور بیگ اوس میں سے کچھ بھی تولعت ہوگی اوپر اس  
اس ملاکہ اور تمام مخلوق کی اور دارین کے لئے کا قصہ شیخ  
دعلاں نے اپنی سیر میں نقل کیا ہے پس کہا کہ اُنے رطل مہر  
کی خدمت میں ابو تیم داری اور اس کے بھائی تیم داری اور  
چلے اور وہ سب نعرانی تھے پس سلام لائے اور اچھا  
ہو گیا اور انکا اسلام اور وہ حاضر ہوئے ہیں خدمت رسول  
میں دوسرے ایک مرتبہ کہ میں قبل ہجرت کے اور دوسری تو  
بعد ہجرت کے اول مرتبہ کی حاضری میں ادھوں نے  
رسول اس سے سوال کیا تھا کہ دیں آپ او کو زمین دجاگیر  
مک شام سے پس فرمایا آپ نے کہ مانگو جہاں سے چاہو  
میان کی ابو ہند داری نے جو تیم کے ساتھ والوں میں سے

سے مانگو میں مجھ کو کے ہے یعنی مقدار کچھ روں کے ہفتہ جس  
کاٹ لکھا دیں سو دس۔ اسیر کی بخش اجماع میں ۱۱

لی قال صلے اللہ علیہ وسلم فہما الذکتب  
بن لک کتابا فلما قام ابو بکر اعطاه ذلك  
کتب رضی اللہ عنہ لہبہ کتابا نذا کرہ  
الشاء اللہ واقام وفد الدارین حق  
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واوصیہم  
بجاء مائة وسق۔ و ذکر صاحب المصباح  
کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم  
بحوالہ ابن مندہ الحلبي قال قال فی شرح  
مختصر السيرة ابن الجبے صلے اللہ علیہ وسلم  
کتب تہیہ ونعیم ابنا اوس کتبا۔

آن لہم خبری وعینون بالشام سہاوا  
وجہا و عامہا و حرقا و قیتہا و انیاطہا  
و عقبہ من بعدہ لا یحاقہا فیہ احد ولا  
یجوز علیہ بظلم ومن ظلمہم فلاخذ منهم  
شیئا فان علیہ لعنة اللہ والملائکۃ  
والناس اجمعین۔ و ذکر قصہ و فہدہم  
شیخہ الدحلانی فی سیرۃ فقال وفد علیہ  
صلے اللہ علیہ وسلم الدارین ابو تیم  
الداری واخوہ نعیم الدارنی واریعة لفرز  
وکانوا علیہم دین النصرانیۃ فاسلموا وحسن  
اسلامہم وکان وفدہم علیہ مروتین  
مرۃ بمکۃ قبل ہجرۃ و مرۃ بعد ہاوی  
المرۃ الاولی بسألو رسول اللہ صلے اللہ  
علیہ وسلم ان یعطیہم ارضا من ارض الشام  
فقال لہم سلوا حیث شئتم قال ابو ہند

انکاد معنی الجند و دای غلاوید منہ ما بینہم  
مائة وسق۔ کنانی جمع الجلال۔

الطاری وهو من اصحاب تمیوز فہضنا  
من عندہ نشأ ورافی الی الامراضی تاخذ  
فقال تمیوز نسأل بیت المقدس قال ابو  
ہند ہند هذا محل ملک الجحیم وعمل ملک  
العرب فاحات ان لا یتزلنا قال یم نسأل  
بیت حیدرون وکود تھا فہضنا الی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلک لہ فک  
بقطعة من ادم وکتب لنا کتابا لسخفہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم - هذا کتاب ذکر  
قیہ و اوصی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
الہدیین - اعطاه اللہ الارض فوہب  
لہم بیت عینون وحیدرون و مرطوم و بیت  
ابراہیم الی الابد شہد عباس بن عبد المطلب  
وغریبہ بن قیس و شرییل بن حسنہ کتب  
قال فواعظنا کتبا و قال انہ فوا عتہ  
تسموا الی قد ہاجرنا قال ابو ہند فافضنا  
فما ہاجر صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ  
قد منا علیہ و سالنا ان یجد لہ کتابا  
انہ فکتب لہ کتابا اخر - لسخفہ -  
بسم اللہ الرحمن الرحیم - هذا اما النبی  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہم  
الداری و اصحاب النبی الطیب کبیت حیدرون  
وعینون و مرطوم و بیت ابراہیم و بیت محمد  
وجیرہ و انہم نظیت بیت و و ہبت و سلامت  
ذلک لہم و دعاہم من بعد ہما ابدا الابد  
من انہ اذہ اللہ و شہد ابو بکر  
ابن ابی قحافة و عمر بن الخطاب و عثمان بن

بسم اللہ الرحمن الرحیم و انہم نشأ ورافی الی الامراضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم و انہم نشأ ورافی الی الامراضی

تہا لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں اس بائیں کو دینی  
و من انہم نشأ ورافی الی الامراضی تاخذ  
فقال تمیوز نسأل بیت المقدس قال ابو  
ہند ہند هذا محل ملک الجحیم وعمل ملک  
العرب فاحات ان لا یتزلنا قال یم نسأل  
بیت حیدرون وکود تھا فہضنا الی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلک لہ فک  
بقطعة من ادم وکتب لنا کتابا لسخفہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم - هذا کتاب ذکر  
قیہ و اوصی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
الہدیین - اعطاه اللہ الارض فوہب  
لہم بیت عینون وحیدرون و مرطوم و بیت  
ابراہیم الی الابد شہد عباس بن عبد المطلب  
وغریبہ بن قیس و شرییل بن حسنہ کتب  
قال فواعظنا کتبا و قال انہ فوا عتہ  
تسموا الی قد ہاجرنا قال ابو ہند فافضنا  
فما ہاجر صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ  
قد منا علیہ و سالنا ان یجد لہ کتابا  
انہ فکتب لہ کتابا اخر - لسخفہ -  
بسم اللہ الرحمن الرحیم - هذا اما النبی  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہم  
الداری و اصحاب النبی الطیب کبیت حیدرون  
وعینون و مرطوم و بیت ابراہیم و بیت محمد  
وجیرہ و انہم نظیت بیت و و ہبت و سلامت  
ذلک لہم و دعاہم من بعد ہما ابدا الابد  
من انہ اذہ اللہ و شہد ابو بکر  
ابن ابی قحافة و عمر بن الخطاب و عثمان بن

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے جس میں ذکر ہے  
اوس چیز کا جسکو نبی شام علیہ السلام نے داریوں کو  
دی اللہ نے رسول اللہ کو زمین پس نبی آپ نے اوس کو  
بیت عینون اور بیت حیدرون اور مرطوم اور بیت ابراہیم و بیت  
لئے گواہی دی اس پر عباس بن عبد المطلب و غریبہ بن  
قیس اور شرییل بن حسنہ نے اور کھا اسکو شرییل بن  
حسنہ نے کہا راوی نے پھر دیا آپ نے ہکو فرمان  
اور کہ کلوٹ جاؤ یہاں تک کہ سنو تم کہ میں نے ہجرت کی  
کہا ابو ہند نے کہ میں لوٹ آئے کہم پس جب ہجرت  
کی رحل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر یہ کہ تو ہم حاضر خدمت  
ہوئے اور سوال کیا آپ کے ہکو فرمان کھدے کچے پس لکھی ہک  
واسطے دوسری تحریر کا نسخہ یہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم  
ہے اوس چیز کی کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
تمہاری و اوس کے ساتھیوں کو تحقیق دیا میں نے تم کو بیت حیدرون  
اور عینون اور مرطوم اور بیت ابراہیم سب کا سب اور جو کچھ کہ  
اوس میں ہے دینا غلطی اور نبی شام نے اور دینا میں نے اوس کو اور  
اوسکی اولاد کو اوس کے بعد ہمیشہ کے لیے پس جو شخص کہ اوسیت  
دے اوس کو اس بار میں تو اوسیت دے اللہ اسکو اور گواہی  
دی اس پر ابو بکر بن ابی قحافة و عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان

عقل و علی بن ابی طالب و معویہ بن ابی سفیان و کتب -  
اور علی بن ابی طالب اور معویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

وآوردہ فی المواہب فقال قال صاحب  
باحث النفوس رکن الشاہ شیخ الاسلام  
برہان الدین ابراہیم الفارابی راوی ابو  
تعمیم من طریق سعید بن زیاد عن ابی  
ہند الداری فن کو مثل ہذا اوقال فلما  
قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلف  
ابوہریرہ و جند البکاء علیہ السلام کتب کتابا  
مستختہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر الصديق  
ابی ابی عبیدۃ الجراح سلام علیک فانما  
ایک اللہ الذی لا الہ الاہو ابوعبیدۃ  
من کل یوم من باللہ والیوم الآخر من نفسا  
فی قری الدلیلیان وان کل اھل اقد جلوا  
عنا و امراد الداریون ان یزور عو ہا  
فقد عو ہا و اخرج و لا اھل اھل اھل اھل  
لھم وھو ہا حق والسلام علیک  
قال و نقل ہذا من کتاب اسعاف  
الاخصا بتفصیل المسجد الاقصا -

المسائل المستنبطۃ من هذا الكتاب  
وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله فقبل لا فراس والقباء  
ای وراہد الخ وھذا يدل علی عدم قبول  
ھدیۃ الخ فاند لا ینتفع بہ عند المسلمین  
بوجہ من الوجہ اصلا - قوله فبیتعھا

قوله فقبل لا فراس والقباء  
ہے اس بات پر کہ شراب کا ہر بیہ نہ قبول کرنا چاہیے اسوجہ سے  
کہ مسلمان کسی طرح بھی اس سے نشہ نہیں حاصل کر سکتا۔  
قوله فبیتعھا یعنی فروخت کر دے دیباچہ کو اور یہ دلیل ہے

ای الدیبا جم وهذا يدل على جوازنا بغير  
ما يحرم لبسه ويؤيد ما رواه عن جابر  
بن عبد الله قال ليس النبي صلى الله عليه  
وسلم قبله من ديهام اهدى اليه ثمر  
او مشك ان نزعوا وارسل به الى عمرو بن  
الخطاب فقبل قد او شكت فزعت يا  
رسول الله قال فاني عن جبرئيل عليه  
السلام جاء عمر بيك فقال يا رسول الله  
كروا عنكم او اعطيتني فاني فقال ما  
اعطيتك لبسه انما اعطيتك لتبيعه  
بفاعة بالقي دراهم وراه مسلم واحمد  
ويحسن هذه الاحاديث تدل على تحريم  
لبس انواع الحرير وقد نقل القاضي جابر  
عن قوم اباحه وقال ابو داود انه ليس  
الحرير عشرة ونفسم من العصابة او  
اكثر منهم انس راف وبراء بن عازب ولكن  
وقع الا جماع على ان التحريم مختص بالرجال  
دون النساء قال ابن الزبير تهييم التحريم  
لعموم قوله صلى الله عليه وسلم لا  
تلبسوا الحرير فانه من لبسه في الدنيا  
لم يلبسه في الآخرة واستدل من  
اباحه بما رواه عن سعد قال رايت  
را جلا بنماي على بغلة يصنعه عليه  
عامه خز سوداء فقال كساها رسول الله  
صلى الله عليه وسلم وراه ابو داود  
والخز ضرب من ثياب ابريسم وكذا ما  
رواه عقبه بن عامر قال اهدى لرسول الله

اس بات کی کہ حریر کا پہنا حرام ہے اور کا فروخت کرنا جائز ہے  
اور تا نکد کرتی چلا سکی وہ حدیث جو مروی ہے جابر بن عبد الله  
کہا کہ نبی رسول اللہ نے ایک قبایع کی جو آپ کو پیش  
کی تھی پھر آپ نے اس کو جلدی سے اتار دیا اور پہنا دیا  
عمر بن خطاب کے پاس میں پہنایا کہ جلدی کی آپ نے پس  
اتار ڈالی آپ نے فرمایا رسول اللہ کہ میں کیا پہن کر اس سے  
جبرئیل نے میں نے اسے عمر دے دیا اور کہا کہ رسول اللہ  
مکہ جانا آپ نے ایک مرا دیا آپ نے اس کو بچے پس  
میں کیا کروں فرمایا رسول اللہ نے میں نے ایسا پہن کر نہیں کیا کہ  
تو اس کو پہنے بلکہ فروخت کر دے تو اس کو پس یہی حضرت عمرؓ کو  
دو درہم کے عوض میں روایت کیا اس کو مسلم اور احمد نے  
اور اس سے ترکی احادیث دلالت کرتی ہیں انواع حریر کی حرمت  
ہے اور تحقیق نفس کی ہے قاضی حیاض نے ایک قوم سے  
اس کی لباحت لیا کہا ابو داود نے کہ پہنا حریر میں یا اس  
سے زائد صحابہ نے اور ان ہی میں سے انس اور براء بن  
عاصب میں لیکن اس بات پر مایل ہو گیا ہے کہ تحریر مردوں  
کے ساتھ خاص ہے نہ عورتوں کے ساتھ اور ابن زبیر نے تحریر  
کے عموم کا قول کیا ہے یعنی حرمت مرد و عورت دونوں کی ہے  
بوجہ عام ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ لا تلبسوا  
الحرير یعنی مست پر نہ ہو مرد یا عورت کہ جو پہنایا اس کو نہیں  
خبر پہنایا اس کو آخر میں اس حدیث سے لایا وہ شخص جس نے  
باح کیا ہے اس حدیث سے جو روایت کی گئی ہے نہ سند سے وہ  
کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے ایک شخص کو شہر نکالیں حیدر پور  
جو شہرین سیاہ جامہ باندھ رہے تھے کہا کہ اس کے پہنا ہوا ہے  
یہ جیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا ہے اس کو ابو داود نے  
اور خلیفہ حتم کا شہرین کپڑا ہوتا ہے اور اس میں طرح وہ حدیث  
جس کو روایت کیا ہے عقبہ بن عامر نے کہا کہ نبی رسول اللہ

اتر و جہ حریفہ سلمہ فیہ واضعہ فترتہ  
 ترمذی شہید کا لکھنا کہ لہ فہ قال لا یبغی  
 هذا المتقین متفق علیہ۔ قولہ شہد  
 ابوبکر و عمر و عثمان فعل۔ ترتیب ہذا  
 الشہادۃ قیدل علی ترتیب الخلافۃ الذی  
 وقع بعدہ صلے اللہ علیہ وسلم وصارت  
 معجزۃ لہ فیما ائوہ اللہ علی قلوب امتہ  
 فی جمعہم و اتفاقہم علی ترتیب الخلافۃ۔  
 اویسیہ

## ہذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لبحر بن عمر العدوی

یہ وہ فرمان ہے جو کھارسل امد نے بحر بن عمر کی

قال الحافظ راوی ابن مندۃ من طریق  
 ابی ثامر بن الحر بن ابی یونس عن  
 ابیہ رقی عن ابیہ اقصم بن جریر بن عمر  
 العدوی حدیثہ انہ لما ائتمہ صلے اللہ علیہ  
 وسلم و کتب علیہ الصلوۃ والسلام کتبا  
 ان یس علیہ کحشر و لا عشاء۔  
 و ذکرہ ابن الاثیر و قال اخرجه ابن مندۃ

و ابو نعیم بالراء المحملة و ابو جعفر  
 جعفر بن النعمان و قال الحافظ و رایت فی نسخ  
 صحیحۃ من الاستیعاب جاز و محتملین  
 علی وزن خفاء۔ قولہ لیس علیک حشر  
 و ذکرہ ابن الاثیر و قال اخرجه ابن مندۃ

قولہ و حشر یا ضلۃ من باب خافضۃ و رقی  
 ترکھا و هو یفتم فہو شہید لہ و مصلۃ مقصودہ  
 و اخرہ جیم و کل یوزن خروج جاء فی حدیث اخر  
 انہ صلے اللہ علیہ وسلم و جہ حریفہ۔ ہی قباء  
 کذا فی مجمع البحار۔ ۱۷

سکات کتاب البحر بن عمر

ای لا تشد جون الی الغزو ولا تقرب علیکم  
 البعوث وقیل لا یحشر ون الی عامل الزکوۃ  
 بل یؤخذ صدقاتہم فی اموالہم والحشر ایضا  
 الجلائین الاوطان کذا فی مجمع البحار  
 قولہ ولا عشر۔ ای لا یؤخذ عشر  
 امالی الکو وقیل اراد صدقۃ الواجبة۔  
 جاؤ گے لڑائی کی طرف اور نہ لایا جاؤ گے تم پر لشکر بے خبر  
 کہا کہ معنی یہ ہیں کہ نہ جانے جاؤ گے مال زکوۃ کی طرقت  
 بلکہ تم سے تمہارے گمروں پر زکوۃ لیجا دیگی اور حشر یعنی  
 جلاوطن کر دینگے ہی ہیں۔ اس طرح ہے مجمع البحار میں۔  
 قولہ ولا عشر یعنی نہ لیا جاوے گا تمہارے مال کا کوئی  
 حصہ اور بعض نے کہا ہر اداس سے زکوۃ واجبہ ہے

کتاب الجلیل بن ردام

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الجليل بن ردام العذري  
 یہ وہ نسخہ مان ہے جو بخاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام عذری کو

وذكر ابن الاثير والمحققون في روى ابن  
 مندة من طريق حبيب بن يعقوب عن  
 عبد الملك بن ابى بكر بن محمد بن عمرو  
 بن ابي حزم عن ابيه عن جدته عن عمرو بن  
 حرم عن ابيه قال كتب رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم لجليل بن ردام هذا  
 ما اعطى رسول الله لجليل بن ردام  
 العذري - اعطاه الرمد او - لا يحاقه  
 فيها احد وكتب على بن ابي طالب -  
 ذكره ابن الاثير والمحققون في روى ابن  
 مندة من طريق حبيب بن يعقوب عن  
 عبد الملك بن ابى بكر بن محمد بن عمرو  
 بن ابي حزم عن ابيه عن جدته عن عمرو بن  
 حرم عن ابيه قال كتب رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم لجليل بن ردام هذا  
 ما اعطى رسول الله لجليل بن ردام  
 العذري - اعطاه الرمد او - لا يحاقه  
 فيها احد وكتب على بن ابي طالب -  
 ذکر کیا ابن اثیر اور حافظ نے کہا کہ روایت کی ہے  
 ابن مندہ نے عقیق بن یعقوب کے طریق سے وہ روایت  
 کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم  
 سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے  
 اور وہ اپنے دادا سے اور وہ عمرو بن حزم سے اور وہ  
 اپنے چچا کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن  
 ردام کیلئے یہ تحریر ہے اس چیز کی کہ وہ اپنے جمیل بن ردام  
 عذری کو دیا اپنے اسکو رمد اور رمد یعنی نہ چھڑا کرے اور کسی  
 کوئی اور نہ لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے۔

کتاب بخاری رسول اللہ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الجليل بن ردام العذري  
 یہ وہ فرمان ہے جو بخاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازردی کے لئے

ذكر صاحب مصباح المصنف جواز ابن  
 سعد فقال قال ابن سعد وكتب صلى  
 الله عليه وسلم لجنادة الازدي وقى  
 ما اقاموا الصلوة واتوا الزکوۃ واطاعوا الله  
 وراسلوا واطعوا امن المعتز خمس الله  
 وسهم النبي صلى الله عليه وسلم وفارقوا  
 ذكره ابن الاثير والمحققون في روى ابن  
 مندة من طريق حبيب بن يعقوب عن  
 عبد الملك بن ابى بكر بن محمد بن عمرو  
 بن ابي حزم عن ابيه عن جدته عن عمرو بن  
 حرم عن ابيه قال كتب رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم لجليل بن ردام هذا  
 ما اعطى رسول الله لجليل بن ردام  
 العذري - اعطاه الرمد او - لا يحاقه  
 فيها احد وكتب على بن ابي طالب -  
 ذکر کیا ہے صاحب مصباح المصنف ابن سعد کے حوالہ سے  
 پس کہا کہ ابن سعد نے اور بخاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے جنادہ ازردی اور اسکی قوم کو کہ جب تک کہ وہ قائم  
 کریں نماز اور دیں زکوۃ اور اطاعت کریں اور اس کے رسول  
 کی اور دیں مال غنیمت میں سے خمس اور صبری علی اللہ  
 علیہ وسلم کا اور علیحدہ رہیں مشرکین سے تو واسطے

اولن کے ذمہ اشد کا ہے اور ذمہ ہے محمد بن  
عبد اشد کا۔

المشركين فان لهم ذمة الله وذمة محمد  
ابن عبد الله -

اور میں پایا میں یہ فرمان کسی کتاب میں مصباح کے سوا  
لکن جب درج کیا میں نے اصابہ اور اسد الغابہ کی طرف  
تو پایا میں نے جناوہ غیر منسوب کے ترجمہ میں ایک فرمان  
اوسکے نام کا۔ پس لگان کر تا بخیر کر یہ اور وہ جس کا ذکر  
اور ہو چکا ایک ہی میں کیونکہ مضمون دونوں کا بہت ہی  
میتا ہوا ہے واسد اعلم اور وہ یہ ہے

وما وجدت هذا الكتاب في اسوئ المصنفين  
لكن لما رجعت الى الاصابة واسد الغابة  
تفحصا له صادفت في ترجمة جناوة غير  
منسوب كتابا باسمه فاظن انها والذی  
ذكرناها واحدة لما فيه من التشابه في  
مضمون الكتاب والله اعلم وهو هذا

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجناوة غير منسوب

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناوہ غیر منسوب کے نام

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ابن منذر نے  
اسی سند کے ساتھ جو جمیل بن روم کے نام والے  
فرمان میں گذر چکی عمرو بن حزم سے روایت کر کے وہ  
روایت کرتے ہیں اپنے آپ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے لکھا جناوہ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے  
محمد رسول اللہ کی جانب سے جناوہ اور اسکی قوم اور اولاد  
کے نام جو اسکی تابعداری کریں بنا کر پڑھنے اور زکوۃ دینے  
کی ہمت۔ جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ اور اسکے رسول کی اور  
وے مال قیمت میں سے خمس لے لے گا اور جہاد سے شریک  
تو واسطے اوسکے ذمہ ہے اسد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

قال الحافظ وابن الاثير راوى ابن منذر  
باسناد المتقدم في ترجمة جميل بن روم  
عن حماد بن حزم عن ابيه ان رسول الله  
صلى الله عليه وسلم كتب لجناوة -  
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من  
محمد رسول الله لجناوة وقومه ومن اتبعه  
باقام الصلوة وايتاء الزكوة - من اطاع  
الله ورسوله واعطى الخمس من المغاثر  
خمس الله وفارق المشركين فان له ذمة  
الله وذمة محمد صلى الله عليه وسلم -

## كتابہ صلى الله عليه وسلم بالجنتی المعروف بخزائی وجانہ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جنتی کو جو مشہور ہے بخزائی وجانہ کے نام سے

ذکر کیا بنے بعض کبری میں بہت سی کی تخریج سے وہ  
روایت کرتے ہیں ابو جہلہ سے کہا کہ شکایت کی میں نے  
رسول اللہ سے میں کہا میں نے گیارہ رسول اللہ جبکہ میں

ذكر في خصائص الكبرى في شرح الجنتی  
عن ابی وجانہ قال شكوت الى رسول الله  
صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله



بينا انا مضطجع في فراشي اذ سمعت في داري  
صوت الكرمي الذي ودني اكد دى الخلف لمعا  
كلمه البرق - فوفت راسي فوجعا مرعبا فاذا  
انا بطل اسود دمل يعلو ويطول في صحن  
داري فاهويت اليه ومست جلد فاذا  
جلد كجلد القنذخري في وجهي مثل شر  
النار فظننت انه قد لحقني فقال رسول  
الله صلى الله عليه وسلم عامر بن ارسوم  
يا ابا دحانة فقال انتوني بدوات فظاس  
فاتي بهما فادله علي بن ابي طالب و  
قال اكتب -

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من  
عهد رسول رب العالمين نبي من طرق الدار  
من العتار والزوار والمساكين المطارق  
يطرق بغير اذن - اما بعد فان لنا وكم  
في الحق سعة فان لك عاشقا مولعا  
فاجر امقحم اورا عيا احقما مبطلا فهدنا  
كتاب الله ينطق علينا وعليكم بالحق  
ان انا نستنسخ ما كنتم تعملون ورسلا  
يكاتبون ما كنتم تكرون - انكروا صاحب  
كتابي هذا واطلقوا الي عبد الله الاصنام  
والى من يزعم ان مع الله اله اخر الا  
الهو كل شئ هالك الا وجهه له الحكم  
واليه ترجعون - فقلوبون - حملا لنت فزن  
جمعسوق - تفرق اعداء الله وبلغت حجة  
الله ولا حول ولا قوة الا بالله فسيكفكم  
الله وهو السميع العليم -

ایسا ہوا تھا اپنے بستر پر تونی میں نے ایک گداز مثل  
آواز پکی کے اور نہ بنا بسٹ مثل نہ بنا بسٹ مہال کی  
مکی کے اور چک مثل چمک بجلی کے پس اٹھایا میں اپنا  
سر گھبراؤ نہ بچا میں نے ایک سیاہ سیاہ لٹکا ہوا جوڑا  
لانا ہوتا تھا میرے گھر کے صحن میں پس قصد کیا میں اسکا  
اور میں اسکی جلد کو چھوا تو اسکی جلد مثل چہا نہ چہی کے  
تمی میں پھینکے میرے مونہ پر آگ کے انگاروں کی شعلے تو  
گمان کیا میں نے کہ وہ مجھے جلا دیگا میں نے - یا رسول اللہ نے  
رہنے والا گھر کا رشتہ فری جن ابراہی یا ابو دحانہ پہ فرمایا  
کہ کا غذا اور دوات لاؤ پس وہ لا ہی گئی تو دیا علی بن ابی طالب  
کو اور نہر مایا کہ لکھ -

بسم الله الرحمن الرحيم - یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کا جو رسول ہیں بے لعائن کے اس شخص کی طاعت  
جو رات کو آدھے گھر میں رہنے والا ہو خواہ زیارت کے لئے  
آتا یا پھر نہ آلا مگر وہ جو رات کو آدھے خیر و بہتری کے یار بن  
بعد اسے معلوم ہو کہ واسطے ہمارے اور ہمارے حق میں  
ہے پس اگر تو عاشق حریص یا فاجر ذلیل یا بیع کرینہ خلاق  
بل کی تیرے تائب کی ہو تو حکم کی ہو مجھ اور تیرے حق کا تحقیق ہم جتنے ہیں  
پھر کہ تم کرتے ہو اور ہمارے رسول جتنے ہیں کہ تم کرتے ہو جو دو  
اس شخص کو جسکے پاس میرا یہ نام ہو اسکو حدیث ہادیت پہنچنے والو  
کی طرف اور طرف اس شخص کے جو کہے اللہ کا شریک ہو  
رحملا لک نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ہر شے فنا ہو نہ والی ہے  
مگر اسکی ذات اوی کے واسطے حکم ہے اور اوی کی طرف لوٹو  
گے تم تمکینون - حم نہ دو کہے جاویں جو جمعس متفرق ہو جائیں  
اعداء اللہ کے اور پھر گنجی حجت اللہ کی نہ کوئی حیلہ ہے دفع  
شکا اور نہ قوت پر تحصیل خیر کی مگر اللہ کی مدد سے پس قریب کہ  
کافی جہاد کیا تاکہ اللہ اور دوسنے والا اور جاننے والا ہے -

قال فجعلته تحت راسي وبني فانت هت  
 الامن صراخ صارخ يصرح ويقول يا ابا  
 نجاة احرقنا واللات والعزى - فحق  
 صاحب له رفعت عنا هذا الكتاب  
 فلا عود لنا في دارك ولا في جوارك  
 فقد وث وصليت الصبح مع رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم واخبرته بما سمعت  
 من الجن فقال يا ابا دجاجة ارفع عن القوم  
 فوالذي بعثني بالحق انهو جحود والو  
 العذاب الي يوم القيمة -  
 کہا ابو دجاجة نے میں کو اپنے سر کے نیچے اور گویا  
 میں پرچ چٹکایا مگر ایک چلانے کی آواز سے جو کہ ہاتھ کو  
 ہلات دیتی تھی ابو دجاجة جلا دیا تو نے ہاتھ میں تمہیں  
 نذر اے کے حق کی جبکہ اٹھایا تو ہم سے یہ کتاب تو چھو نہیں  
 لیتے تمہیں گھر میں اور نہ تیرے گھر میں میں میں میں  
 کی بیٹھ اور صبح کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پڑھی اور پھر  
 وہی کچھ لگی جو سنا تھا میں نے جن سے پس فرمایا اسے بلو دجا  
 اٹھائے اوس نامہ کو قوم سے پس تم پر اوس ذات کی جس نے  
 میرا بچہ حق کے ساتھ ابستہ پا دینگے وہ تھیں خدا  
 کی قیامت تک۔

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى جعفر وعبد الله بن جعفر بن محمد بن علي

يرونه فرمان ہے جو انکا رسول اللہ نے جعفر وعبد کو جو بیٹے ہیں جعفر بن محمد بن علی کے اور اہل شام میں عمان کے  
 ذکر کیا ہوا سب میں کہ انکا رسول اللہ نے عمان کے  
 دو نوپا دشابوں دمرادو دو بیانی کے نام اور بیانی اسکو  
 عمرو بن العاصی کے ہمراہ کہا ازرقانی نے اور فقط اس کے  
 اس طرح ہیں جیسے کہ روایت کیا اسکو ابن سعد نے اس طرح  
 قصہ کے عمرو بن شعیبہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے  
 ہیں عمرو بن العاصی کے ایک آزاد شدہ غلام سے۔  
 ذکر فی المواعظ ان النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کتبالی ملکہ عمان وبعثہ مع عمرو  
 ابن العاصی - قال الزرقانی ولفظه كما  
 رواه ابن سعد مع القصة كلها من  
 طريق عمرو بن شعيب عن موسى  
 لعمرو بن العاصی عنه۔

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد بن  
 عبد الله ورسوله الى جعفر وعبد ابنا  
 الجندري - سلام على من اتبع الهدى  
 اما بعد فاني ادعوكم ابا دجاجة الاسلام  
 المسلما تساميا - فاني رسول الله الى الناس  
 كافة - لا نظرم كان حيا وبعثي القبول  
 على الكافرين واكمال ان افترقا بالاسلام  
 ونبت كما دارن ايتان ان تقرابا اسلام فان  
 بسم الله الرحمن الرحيم یہ نامہ ہے محمد کی جانب سے جو  
 اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں جعفر اور عبد کی طرف سے جو  
 بیٹے ہیں جعفر بن محمد کے سلام ہوا اس شخص پر جو پیروی کرے  
 ہدایت کی بعد اس کے معلوم ہو کہ میں بلاتا ہوں تم دونوں کو  
 اسلام کی طرف اسلام کے اور سلامت رہو گے پس تحقیق میں  
 اس کا رسول ہوں تمام مخلوق کی جانب بلاتے ہوں اوس شخص کو  
 جو زندہ ہوا و ثابت ہو جائے قول یعنی حجت اکافروں پر اور  
 اگر تم دونوں نے اسلام کا اقرار کیا تو میں پرستور تم کو والی رکھوں گا

ملک کا رائل عنکما وخیلہ قول بسا حکما  
 و تظہر نبوی علی ملک کا وکتب ابی نکتب  
 فذکر قصۃ مکالمۃ العبد لعروب العاصی  
 و ملاقاتہ باخیہ جعفر و اسلامہا مفصلاً  
 اقول وکن اذکرہ صاحب مصباح الخلفی  
 بحوالۃ صاحب ہدی الحمدی و تالیفی  
 بحال بعث عمرو بن العاصی فی ذی القعدۃ  
 سنۃ ثمان من الهجرة و ذکر بعدہ کتاباً  
 انحرالی ملوک عمان لو بعدہ فیما سواہ ثم  
 یسمیہ احد بل قال وی ابی عیینہ  
 فی کتاب الاموال قال وکتب رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ملوک عمان  
 فالتوفیق ان الکتاب الذی اور اذناہ  
 کان خاصۃ بہما و فی ہذا اشارہ غیرہا  
 معہما من ملوک عمان و نصحتہ ہکذا

اور اگر تم نے اسلام لائے اس کا کیا تو تم کو ملک تم سے جاتا رہے گا  
 اور میرا شکر کرتا ہے میرا تو نہیں جاوے گا اور میری نبوت تمہاری  
 سلطنت میں ظاہر ہوگی اور تمہارا اس کو ابی بن کعب سے پہلے ذکر کیا  
 قصہ عمرو بن العاصی اور عبد کی گفتگو کا اور ذہنی ملاقات اور  
 کس بہائی بغیر سے اور انہوں نے اسلام لانا خوب تفصیل سے کہنا  
 ہوں میں کہ اس طرح ذکر کیا صاحب صحاح اضنی نے بیان  
 ہدی الحمدی کے حوالہ سے اور کہا او میں کہ یہی تھا رسول اللہ  
 عمرو بن العاصی کو ذمہ شدہ شہر پھر میں اور ذکر کیا اس کے  
 بعد ایک اور فرمان ملوک عمان کا جس کے میں نے سوار اور کے اور کسی کتاب  
 میں نہیں پایا وہ فرمان کسی خاص نام سے نہیں ہے بلکہ اگر یہ کتاب  
 کی ہے ابو عبیدہ کے کتاب الاموال میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عمان کی طرف ایک فرمان لکھ کر بھیج دیا تو ان کے بعض نے یہ کہہ کر  
 وہ فرمان جس کا ہم ذکر کر چکے خاص بہتان اور ان کے نام اور  
 اس میں ایک کیے گئے ہیں اور ان کے ساتھ اور ملوک بھی  
 نسخہ اور اس طرح ہے کہ

## ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ملوک عمان جعفر و عبد وغیرہما

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملوک عمان کی طرف جعفر و عبد اور ان کے ساتھ

من محمد رسول اللہ لعیاد اللہ لا سدیان  
 ملوک عمان و انسد عمان من کان منہم  
 بالجورین انہم ان امنوا و اقاموا الصلوۃ  
 و اتوا الزکوۃ و اطاعوا اللہ و اطاعوا  
 حق النبی صلی اللہ علیہ وسلم و نسکوا  
 نسک المسلمین فانہم امنون و ان لم  
 حال اسلام و علیہ غیر ان مال بیت المسلمین  
 ثقیلاً للہ و لرسولہ و ان عشو و الفتر صدقہ  
 و نصف عشو و الحب و ان للمسلمین

محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس کے  
 بندوں کی جانب سے اس میں چنانچہ ان لوگوں کو جو  
 ان میں سے جو ہیں ان میں سے ان کو اگر وہ ایمان لائیں اور نماز  
 پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو بات کریں مسلمانوں کی وہ ہیں  
 میں ہیں اور ان کے لیے وہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسلمانوں کے لیے یعنی وہ  
 چیزیں جو اور وقت اور ان کے قبضہ میں ہیں جبکہ اسلام لائے سوا  
 ان کے کہ ان کے مال میں سے ان کے لیے اسلام لائے ان کے لیے ان کے  
 عشرت کر کے صدقہ میں اور اس طرح نصف عشرت ان کے لیے اور

کتاب الی جعفر و عبد و فیہما من ملوک عمان



قال الحافظ هور حارث بن كلال احمد  
اقيال ايمن كتب اليه النبي صلى الله عليه  
وسلم كتابا وذكره ابن الاثير وقال له ذكر  
في حديث عماد بن حزم روى الزهري  
عن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن  
ابيه عن جدته ان رسول الله صلى الله  
عليه وسلم كتب لحارث بن حذيل فيهم  
بنو عبد كلال - لكن لم يذكر اللفظ الكتاب  
فقط كونه في عدة كتب فلم اجل لكن  
ذكره جدى في كتابه الذى الفه فى السيرة  
المسما بالحنلية ولم يذكر فيه التخصير  
فلفظه فيه هكنا -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول  
الله الى الحارث بن عبد كلال الى التحمل  
ومعافير وهدان بما بعد فاني احمل اليكم  
الله الذى لا اله الا هو اما بعد فانه قد  
بنانا رسولكم مقلنا من ارض الرمم فلقينا  
بالمدينة وبلغنا ما ارسلنا به وخبرنا قبلكم  
وامبا ناسا لاهلكم وقتلكم المشركين وان  
الله قد هدانا لهذا وهما كنا كنا صلحتم  
واطعتم الله وراسوله واقبلتم الصلوة  
واعطيتكم الزكاة واعطيتكم من الغنائم  
خمس الله وسهم النبي وصفيه وما كتب  
على المؤمنين من الصدقة - **اقول**  
انه ظفرت بلفظ الكتاب فى طبقات ابن  
سعد فى ترجمه حارث بن عليم ابنا عبد  
كلال فقال حدثنا محمد بن عمر قال حدثنا

ابا حنظلة كرهه يني حارث بن كلال بنى سرداروں میں سے  
تھا فرمان لکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر  
کیا اس کو ابن اشیر نے اور کہا اگر اس کا ذکر ہے عمر بن حزم کی  
حدیث میں - روایت کی ہے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو  
بن حزم سے - ابی بکر روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور رہے  
واحد اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حارث اور نعیم اور  
شرجیل بنو عبد کلال کو فرمان ایکن حافظ اور ابن اشیر نے  
ذکر ان کے لفظ نہیں ذکر کیے پس دشواری میں نے چند کتابوں  
میں ایکن نہیں پایا اور کو ایکن ذکر کیا ہے اور کو میرے دادا  
نے جو انہوں نے تیسری تصنیف کی ہے جس کا نام حلیہ ہے  
اور نہیں ذکر کیا اور میں نے شیخ فرمان کو لفظ اس فرمان  
کے اور میں نے طرح پر میں کہ

بسم الله الرحمن الرحيم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ  
حارث بن عبد کلال اور عثمان اور معاویہ اور ابن کی طرف -  
ابعد حمد وصلوۃ کے پس تعریف کرتا ہوں میں طرف تیرے لیے  
اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے - بعد اس کے  
اور معلوم ہو کر تمہارے قاصد ہمارے پاس آئے مجھ کو لکھے  
تھے ہم ارض روم سے پس لے ہم سے وہ زمینیں اور پہاڑ  
وہ مقام جس کے ساتھ تم نے اور کو پہنچا تھا اور خبر دی تمہارے  
حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام اور شریعت سے تمہارے  
رشتے کی تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی ہے اور تحقیق  
تم صلاۃ تہارات کے اور اطاعت کی تم نے اللہ اور اس کے رسول کی  
اور قاتل کی تم نے نہ اور دی تم نے زکوۃ اور ایمان غنیمت میں سے  
خمس واسطے اللہ کے اور حصہ بنی علی اللہ علیہ وسلم اور اپنے کچھ  
اپنی مال غنیمت میں اور وہ حصہ جو حقیر کہیں اللہ کے مال میں  
کہتا ہوں اس پھر مجھ لکھے اس فرمان کے لفظ طبقات ابن سعد  
میں حارث بن نعیم بن عبد کلال کے ترجمہ میں کہ حارث بن نعیم

عمر بن محمد بن صہبان عن زائل بن عمر  
عن شہاب بن عبد اللہ الخولانی ان  
الحادث ونعیم ابی عبد کلل والنعیم قیل  
ذی ر عین ومعافوہملن اسلامواخذ عا  
رسول اللہ صلعم ابی بن کعب فقال  
اكتب الیہم۔ اما بعد ذلکم الحدیث بلفظ  
الا انتم لین کر لفظ فلقینا۔ وقال بن اصلم  
بدل قوله انکم اصلحتم۔  
**قولہ خبر عابکم وانبأنا باساکم**  
اعلم ان من لفظ صیغہ الاداء والروایۃ  
حدثنا۔ واخبرنا۔ وخبنا وانبأنا۔ ونبأنا  
فکل هذه الالفاظ مترادفة عند  
المتقدمین من اهل الاصول وما  
وراء فی هذا الكتاب من قوله خبر  
عابکم وانبأنا باساکم صرح دلیل  
لہم ویدل علیہ ایضا قوله تعد عن رجل  
یومئذ تحدث اخبارہا وقوله تعالی  
ولا ینبؤک مثل خیر۔ ولكن المتأخرون  
صنہم فروا بین هذه الالفاظ فقالوا اذا  
قال المحدث حدثنا یجمل علی السامع من  
الشیخ واذا قال اخبرنا یجمل علی سماع  
الشیخ واذا قال انبأنا یجمل علی الاجازۃ  
وهذا باب واسم والاختلاف مبسوط فی  
کتب الاصول۔

ہم سے محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن محمد بن  
صہبان نے ہر روایت ناک بن عمرو وہ روایت کرتے ہیں شہاب  
بن عبد الصخر الخولانی سے کہ حدیث قسیم بن عبد کلل اور نعمان  
سرور اور فی بن ابی بن کعب کو اور فرمایا کہ اگر وہ اولیٰ کی طرف  
رسول اللہ سے ابی بن کعب کو اور فرمایا کہ اگر وہ اولیٰ کی طرف  
اما بعد ذلکم۔ احادیث نظر مثل اوی نعمان سے کہ نہیں ہو  
انہیں لفظ فلقینا کا بوجہ ہے ان اصلم عومض میں انہیں  
صحت شیعہ کے

**قولہ خبر عابکم وانبأنا باساکم** جان تو کہ ادا اور روایت  
الفاظ کے صیغوں میں سے لفظ حدثنا اور خبرنا اور خبرنا  
اور انبأنا اور نبأنا میں پس یہی الفاظ ہم میں ہی تقاریر  
اہل اصول کے نزدیک اور وہ جو اس مسئلہ میں پہنچنے  
قول رسول اللہ کا۔ خبر عابکم۔ الخ۔

یہ اون کی صریح دلیل اور یہی دلالت کرتا ہے کہ سہر  
قول اللہ عز وجل کا۔ یومئذ یحدث انبأنا۔ اور قول  
اشد علی کا ولا ینبؤک مثل خیر۔ لیکن متاخرین  
اہل اصول نے اس میں منسوق کیا ہے اور کہا  
کہ جب محدث حدیث کے تو معمول ہوگا اس بات پر کہ  
اس نے یہ لفظ سننا ہے اپنے شیخ سے اور  
جب اخبار کے تو معمول ہوگا شیخ کے سننے پر  
یہی شیخ نے اسکی قرآن سنئی ہے اور جب کہ انبأنا  
تو معمول ہوگا اجانتہ پر۔  
اقد یہ باب درست ہے اور کہا ہے اسکا اختلاف بعض  
کتب الاصول میں۔

**هذا ايضا ما كتب صلى الله عليه وسلم في شرح ونعيم بنو كلل**

یہ بھی منسوخ ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور شرح اور نعيم بنو كلل کو

ذکر کیا صاحب مصباح المصنی فقال قال  
محمد بن سعد فی الطبقات عن الزهري  
قال کتب رسول الله صلی الله علیه و  
الی الحارث و مسروح و فیل و عید کلا  
نسخة الکتاب هکذا۔  
الی الحارث و مسروح و فیل و عید  
کلا من حیدر و سلم الله ما ائتم به الله و  
رسوله و بن الله و احدا لا شریک له یث  
موسی بایا نه و خلق عیسی بکلماته قالت  
ایمهود و عزیر بن الله و قالت النصاری  
قالف ثلثة و عیسی ابن الله۔  
قال و یث هذا الکتاب عباس بن ابی  
سریعة الخ و ی۔

ذکر کیا صاحب مصباح المصنی فی  
لے طبقات میں۔ زہری سے روایت کر کے کہا کہ کھا  
رسول اشدر علی الصریح و سلم نے حادث اور اس  
کے بھائیوں بنو عبد کلال کی جانب و فرمان  
کایہ ہے کہ  
یہ خط ہے حادث اور مسروح اور فیل و عید  
جانب و فیل و عید سے ہیں۔ سلامت و عید سے تم جب تک  
کر تم ایمان رکھو گے اشدر اور اس کے رسول اور اس  
بات پر کہ اشدر ایک ہے نہیں و کوئی شریک اشدر کا جو اسے  
موسی کو اپنے معجزات دیکھ کر اید کیا مٹی کو اپنے کلمات سے کہا میں  
نے کر عزیر و عید نہیں و کہا نصاری نے کہ اشدر ایک ہے نہیں  
اور عیسی ایک ہے نہیں و مقبول و اشدر سے تم اس کو چار دیا کہ  
کہا راوی نے کہ یہ بایا فرمان دیکھ جو اس بن ابی سریعة خدیو کو۔

## هذا ما كتب عليه الحارث بن هدير بن اقيش العجلي

یہ وہ فرمان ہے جو کھا رسول اللہ نے حارث بن زہیر بن قیش عجل کے نام

ذکر کیا اس کو حافظ اور ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کی  
ابن شاہین نے حارث بن زہیر عجل کے طریقہ سے دو روایت  
کر تے ہیں ایک شیخ قبیلہ کا و حادث بن زہیر بن قیش عجل  
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اور انکی  
قوم کے لئے ایک فرمان تھا و کایہ ہے کہ  
بسم الله الرحمن الرحيم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ  
کی جانب سے بنی قیس بن اقیس کے نام بعد حمد و صلوة  
کے و معلوم ہو کہ اگر تم نے نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی اور  
دیا حصہ اللہ عزوجل کا و بنی قیس ۱۱ اور پندرہ وہ  
شعیر رسول اللہ کی مال غنیمت سے و تم اشدر و جل کی اس شیخ  
کتوب الیہ کے قیس میں اختلاف کیا یہ جو پس کہا ابن مین

ذکر کیا حافظ و ابن الاثیر فقال راوی بن  
شاہین من طریق الحارث بن زہیر عجل  
عن مغيضة من الحارث بن زہیر عجل  
اقیش العجل ان ائتم صلی الله علیه وسلم  
کتب له و لقومه کتبا نسخة۔  
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد النبي  
البنی قیس بن اقیس اما بعد فانکم ان  
اقيمتم الصلوة و اتيتم الزکوٰۃ و اعطيتهم  
سهم الله عزوجل و اخلصتم فانتم امنون  
يا امن الله عزوجل۔  
اختلف فی تعيينه فقال ابن شاہین

یہ وہ فرمان ہے جو کھا رسول اللہ نے حارث بن زہیر بن قیش عجل کے نام

ایہ دوسری ہو حارث بن اقیس اور حارث بن زہیر ذکر کیا ابن الاثیر و قال اما انا فلا اشك انهما واحد ولعل اشتبه على ابن شاهين حيث رأى لاهل حماد حارث كتاب النبي صلى الله عليه وسلم في لاهل حماد (زہیر) ولا يخرج حديث من مات له اربع من ولد (ای لایں اقیس) فظنهما اثنين وانما الحق بانه واحد وهو الحارث بن اقیس **العکلی** وهو ابن زہیر بن اقیس نسب من آل ابیہ وصراة الى جد لکن قال الحافظی ترجمۃ ابن زہیر۔ ونعم ابن الاثیر انهما ای ہذا واحد حارث بن اقیس واحد وليس كما نزعہ۔

نکد میں نہیں جانتا کہ یہ حارث بن اقیس ہیں یا حارث بن زہیر۔ ذکر کیا اس کو ابن الاثیر نے اور کہا مجھے تو اس بات میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں شاید ابن شاہین کو اس وجہ سے شبہ پڑا کہ اس نے دیکھا ایک کے نام رسول کی فرمان والی حدیث کو دینی واسطے بن زہیر کے اور دوسرے کے لیے من مات لہ اربع من ولد کی حدیث کو دینی واسطے ابن اقیس کہیں گمان کیا اس نے اس سے اور دو دھانکے دو نو حدیثیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ اور وہ حارث بن قیس عکلی ہیں اور وہ ابن زہیر بن اقیس ہیں کبھی نسبت کیے گئے اپنے باپ کی طرف اور کبھی دادا کی طرف۔ لیکن کہا حافظ نے ابن زہیر کے ترجمہ میں کون گمان کیا ابن الاثیر نے کہ وہ دونوں ابن زہیر اور حارث بن اقیس ایک ہی ہیں اور یہاں اس نے حارث کہا ایسا نہیں ہے بلکہ وہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارثة وحصن ابني قطن

یہ وہ فرمان ہے جو محمد رسول اللہ نے حارثہ اور حصن کے لیے جو بیٹے بن قطن کے

ذکر کیا ابن الاثیر نے کہ حارثہ اور حصن بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان دونوں کو فرمان لکھ دیا نسخہ اس کا یہ ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحيم ربه فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حارثہ و حصن ابن قطن کے نام بنی خباب بن ثعلبہ زمین والوں پر اگر ان دونوں نے آجا دیا ہے اور سکا اور جاری سے تو عشر ہے اور جس سے طامی ہوئی زمین پر نصف عشر ہے ایک سال میں یہ حکم قابل کتب کے لیے ہے۔ کہا اور تخریج کی ہے اسکی ابو عمرو اور ابو موسیٰ نے۔

بسم الله الرحمن الرحيم من عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم لحارثة و حصن ابني قطن۔ لاهل المواث من بني خباب من اهل الجارى العشر ومن العشرى نصف العشر فى عشر كلب۔ قال واخرجه ابو عمرو وابو موسى۔

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحبيب بن عمر والطائى ثم الاجاه

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے حبیب بن عمر و طامی کو لکھا





ذکر فی سیرۃ الشامیۃ قال قال ابن سعد  
فی السیرا یا ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
بعث خالد بن الولید فی شہر ربیع الاول  
او جادی الاول من سنۃ عشر الی فجول  
واصرۃ النبیذ عوہم الی الاسلام قبل ان  
یقاتل ثلثۃ ایام وقال ان استجابوا  
فاقتل منهم وان لم یفعلوا فقاتلہم  
فخرج الیہم خالد حتی قدم علیہم فبعث  
الربکان یضربون فی کل وجہ ویدعون  
الی الاسلام ویقولون ایھا الناس  
اسلموا فاسلموا فاسلموا وادخلوا فیما  
دعوا الیہ فاقام فیہم خالد یعلمہم شرائع  
الاسلام و کتاب اللہ وسنۃ نبیہ صلی  
اللہ علیہ وسلم ثم کتب بذلک الی  
راسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔  
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ النبی من  
خالد بن ولید السلام علیک یا رسول  
اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فانی احمد الی اللہ  
الذی لا الہ الا هو اما بعد یا رسول اللہ  
انک بعثت فی بنی الحارث بن کعب و  
امرتنی اذا یتیم ان لا اقاتلہم ثلثۃ ایام  
وان ادعی ہم الی الاسلام فان اسلموا  
قبلت منهم وعلیمہم معالم الاسلام وکتب  
اللہ وسنۃ نبیہ وان لم یسلموا فاقتل  
معہم وانی قد مت علیہم فذعوہم الی  
الاسلام ثلثۃ ایام کما امرت فی یا رسول  
اللہ وبعثت فیہم ربکان ینادون یا بنی

ذکر کیا ہے سیرۃ شامیہ میں کہہ کہ ابن سعد نے ذکر فرمایا  
میں کہ رسول اللہ نے بیجا خالد بن ولید کو ماہ ربیع الاول  
یا جادی الاول سنہ میں نجد میں ان کی طرف اور ان کو حکم دیا  
کر لڑنے سے اول ان کو تین دن تک دعوت اسلام کریں  
اور فرمایا اگر وہ مان لیں تو قبول کرنا ورنہ اسے اسلام اور اگر  
نہ مانیں تو لڑو پس کو بیجا حضرت خالد نے یہاں تک  
کہ جب وہاں پہنچے تو بیچے سوار جو ہر طرف پھرتے تھے  
اور بگڑتے تھے اسلام کی طرف اور کہتے تھے کہ  
اے لوگو اسلام لے آؤ سلامت رہو گے۔ پس  
اسلام لے آئے اور داخل ہو گئے اوس امر میں کہ  
طرف بلائے جاتے تھے پس رہے وہاں خالد سکنا  
تھے ان کو احکام اسلام اور قرآن اور طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پھر لکھا اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ذیہ خطبہ ہے محمد رسول اللہ  
کے لئے خالد بن ولید کی جانب سے سلام بہ آپ پر  
یا رسول اللہ اور رحمتیں اللہ کی اور برکتیں اوس کی پس  
حمیدان کرتا ہوں طرف آپ کے ایسے اللہ کی کہ نہیں  
ہے کوئی معبود مگر وہی۔ بعد حمد کے معلوم ہوا کہ یا رسول اللہ  
بیجا تھا آپ نے بیجا بنی حارث بن کعب کی طرف اور حکم کیا  
تھا بیچے کہ جب وہاں پہنچوں تو تین دن اوسے سنہ دلاؤں  
اور بلاؤں ان کو اسلام کی طرف پس اگر اسلام لے آئیں تو قبول  
کر لیں ورنہ ان کو کھائیں ان کو احکام اسلام اور کتاب اللہ  
وسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر اسلام دلاؤں تو لڑوں ان سے  
پس میں یہاں آیا اوس تین دن تک ان کو دعوت اسلام  
کی جیسک حکم دیا تھا آپ نے یا رسول اللہ۔ اور بیچے  
میں نے اوسیں سوار جو پھارتے تھے کہ بنی حارث اسلام

الحارث اسلموا واسلموا فاسلموا ولم يقاتلوا  
 وانی مقیم بین اظهرهم امرهم بما امرهم  
 الله به واتخاذهم عمارا هم الله عنه و  
 اعلمهم معاملة الاسلام وسنة النبي صلى الله  
 عليه وسلم حتى يكتب اليك رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم والسلام عليك يا رسول الله  
 فكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجیه  
 جسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله  
 الى خالد بن الوليد سلام عليك فاني  
 احمد اليك الله الذي لا اله الا هو ما بعد  
 فان كتابك جاءني مع رسولك فخير ان  
 بنی الحارث بن كعب قد اسلموا واشهدوا  
 ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله  
 قبل ان تقاؤهم واجابوا الى ما دعوا اليه  
 من الاسلام وان الله قد هداهم فاشهد  
 واقبل وليقبل معك وفد هم والسلام  
 عليك ورحمة الله وبركاته -

میں نے آؤ سلامت رہو گے میں وہ اسلام لے آئے اور  
 نہیں لڑے اور میں ان ہی میں شہر اچھا ہوں ملک کرتا ہوں  
 اور انکو اس چیز کا جس کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے  
 اور میں کرتا ہوں اس چیز سے جس کا اللہ نے منع کیا ہے اور  
 سکھاتا ہوں اور انکو احکام اسلام اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 میں تک کہ قرآن مجید میں بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 والسلام علیک یا رسول اللہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اور انکو اس کتاب کا بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا ہے  
 محمد رسول اللہ کی جانب سے خالد بن ولید کے نام سلام پہنچا ہے  
 میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی جس کے  
 سوا کوئی معبود نہیں ہے بعد حمد کے معلوم ہو کر انتہا  
 عظمیٰ کے قاصد کے میرے پاس آیا خبر دی جو کہ کوئی نبی  
 بن کعب اسلام لے آئے اور انکو ای دی اور انکو اسرار اللہ  
 کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندہ اور اس کے رسول  
 میں لڑنے سے پہلے اور قبل کیا اور انہوں نے دعویٰ اسلام  
 تحقیق اللہ نے ہدایت دی میں خوشخبری مسند نکلتی ہے  
 کہ ان میں تیرے ہمراہ آئے ان ہی کو سلام علیک کے ساتھ اندر لے کر

## هذا ما كتب عليه السلام لخالد بن ضماد الانصاري

یہ وہ فرمان ہے جو انھار رسول اللہ نے خالد بن ضماد انصاری کے نام

ذکر فی مصباح الحیض فقال قال ابن سعد  
 فی الطبقات وكتب رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم الى خالد بن ضماد الانصاري  
 ان له ما اسلم من ارضه على بن ثي من  
 بالله لا شريك له ويشهد ان محمدا عبده  
 ورسوله وعلی ان یقیم الصلوة ویؤتی  
 الزکوة ویصوم رمضان ویحج البیت

ذکر کیا مصباح الحیض میں ہے کہ انھار ابن سعد  
 میں کہ انھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ضماد انصاری  
 کو فرمان بیان فرمایا کہ وہ اس کے وہ زمین ہے جو  
 اسلام لیا ہے اس شرط پر کہ یہاں کے اللہ پر اس بات کا  
 کہ نہیں ہے کوئی شریک اس کا اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بندہ  
 اور اس کے رسول ہیں اور اس شرط پر کہ نماز پڑھے اور زکوٰۃ  
 دے اور رمضان کے روزے رکھے اور کعبہ گرج کرے

یہ خالد بن ضماد انصاری

ولا یجوزی محمدًا ولا یزتاب وعلم ان  
فیصح لله ولرسوله وعلم ان یحب اجماع  
الله ویبغض اعداء الله۔ وعلم محمد  
النبی صلی الله علیه وسلم ان ینفعه ما  
ینفع منه نفسه وماله واهله وان  
لخالد الا زدی ذمة الله وذمة محمد  
النبی صلی الله علیه وسلم ان ینقی ولفظ  
الکتاب وکتبه الی قول لا یجوزی  
محمدًا۔ اعلم انه کان من اکابر الکبائر  
كما ورا فی حدیث الصحیح من حدیث  
علی رضی الله عنه لعن الله من أذی  
محمدًا۔ ولفظ اعلم به فی مبادی الاسماء  
قول علی محمد النبی هذا وقوله  
ان لخالد الا زدی ذمة الله  
کلاهما بالشیط۔ فی قوله ان ذی۔

اور نہ پناہ دے محمدؐ کو اور نہ شک کہ اس کا شرط پر  
آخری خواہی کہ اس کا اور اس کے رسولؐ کی اور دوست  
رہے اللہ کے دوستوں کو اور دشمنی رکھے اللہ کے دشمنوں  
سے اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے کہ روکیں گے  
اوس سے وہ امور جو اپنے مال اور نفس اور اہل سے  
روکیں اور تحقیق خالدا زدی کے لیے ذمہ افراہ ذمہ محمدؐ  
رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر چہ ان کے وہ وطن  
امور کو جو اس فرمان میں ہیں اور لکھا اس کو ذی بن کعب نے  
قول لا یجوزی محمدًا۔ جان کر کہ حدیث کو پناہ دینا اکبر کی بات ہے جو  
جسکے وار و ہوا ہے حدیث صحیح میں جو روایت ہے علی  
رضی اللہ عنہ کے کہ لعنت کی اللہ نے اوس شخص پر جو پناہ  
دے چنانچہ کو اور اسی وجہ سے ہتم نشان کر کے ذکر کیا اسکو  
مبادی اسلام میں قول علی محمد النبی۔ یہ قول اور قول ان خالدا  
الزدی ذمہ اللہ و ذمہ محمدؐ دو متعلق ہیں اس شرط کے ساتھ جو  
رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ان ذی میں ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لخزيمة بن عاصم بن قطن العجلي  
یہ وہ فرمان ہے جو نکھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ بن عاصم بن قطن عجل کے نام

ذکر ابن الاثیر وقال الحفاظ اخرجه ابن  
شاهين من طريق سيف بن عمير عن  
البحراني بن حكيم العجلي قاضي بفسطاط  
عن ابيه عن خزيمة بن عاصم العجلي وقوله  
ابن قاتم من طريق سيف بن عمير ايضا  
عن ابي جابر عبد الله بن عديس ان  
عديسًا وخزيمة وفد اعلی النبی صلی الله  
عليه وسلم فكتب صلى الله عليه وسلم  
لخزيمة كتابا فسميته۔

ذکر کیا اسکو ابن الاثیر نے اور کہا حافظ نے کہ تخريج کی اسکی  
ابن شاہین نے سیف بن عمر کے طریقہ سے روایت کی کہ قطن  
بختر بن حکیم عجل سے جو قاضی تھے بستان کے۔ وہ  
روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خزیمہ بن عاصم  
عجل سے اور روایت کی ابن قاتم نے بھی سیف بن عمر کے  
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں نیز ابن عبد اللہ بن عديس  
کہ عديس اور خزيمة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے  
پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے لئے  
فرمان بختر: امکا اسطرچ پر ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله  
 الله تحزيمة بن عاصم في بعثتك مناجيا  
 علي قومك فلا يضا قوا ولا يظالموا  
 اسم الله الرحمن الرحيم محمد رسول الله الذي جاني  
 و فرماں ہے، خیر بن مام کے لیے تحقیق پہنچانے کے لیے  
 اتیری قوم پر حال رکھو، مگر اس کا یہ ہے کہ نہ جنگ نہ کفر نہ ظلم نہ کفر

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لذات بن سيف

یہ وہ فرمان ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذر بن سیف کے لئے

اعلم ان في هذا الكتاب اختلاف  
 الروايات فالذي رواه ابن الاثير  
 بروايته ابي جعفر عبيد ابي اسحق فهو  
 باسم ذرعي هذا وحدث واخواته بنو  
 عبد كلال جميعا والذي اخرجه ابن  
 وابو نعيم فهو باسم ذرعة وحده كما  
 سنبين وهذا كتاب علمية مستقلة  
 لا جزء كتاب الذي فيه الحارث كما  
 شبه على البعض لما فيه من التشابه  
 به فعمل هذا الكتاب جزء وليس كذلك  
 فروى ابن مندة من طريق محمد بن  
 عبد العزيز بن عفير قال سمعت ابا  
 يحدثان عن ابيهما عن جد هما عفير  
 عن ابيه ذرعة بن سيف قال كتب الي  
 رسول الله صلعم - الحديث بطوله و  
 سروي ايضا من طريق ابي عبيد بن  
 سلام ( ثم من طريق ابن لهيعة  
 عن ابي الاسود عن عروة عن ابن اسود  
 الله صلى الله عليه وسلم كتب الي ذرعة  
 اذا ائتاك راسلي بالحد بش قد نقلت  
 حدك الا لا تنبذ من الا هابة والسؤال  
 جان تو کہ اس فرمان میں اختلاف روایات ہے پس ہر جگو  
 روایت کیا ہے ابن الاثير ابو جعفر عبيد ابو اسحق کی روایت  
 سے وہ تو اس ذرہ اور احداث اور اس کے بھائی  
 بنو عبد کلال وغیرہ کے نام مشترک ہے۔ اور جس کی  
 تخریج کی ہے ابن مندة اور ابو نعیم نے وہ ایک ذرہ  
 کے نام کا ہے۔ جیسے ہم ابھی بیان کرینگے اور فرمان  
 خود علم اور مستقل فرمان ہے نہ جزء ہے اس فرمان  
 کا جس میں حدیث وغیرہ ہی شریک ہیں جیسے بعض کو شبہ  
 ہوا ہے جو حدیث ثابت مضمون کے پس کروا دوس نے  
 اس فرمان کو جزوا کا اور واقع میں ایسا نہیں ہے پس روایت  
 کی ابن مندة نے محمد بن عبد العزیز بن عفر کے طریقہ سے  
 کہا سنائیں نے اپنے والدین سے جو حدیث بیان  
 کرتے تھے اپنے والدین سے اور وہ اپنے دادا عفر سے  
 عفر اپنے چچا ذر بن سیف سے کہا کہ فرمان لکھا ہے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آخر اور ابن مندة  
 نے ہی ابی عید بن سلام اور ابن اسود کے طریقوں سے  
 روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسود سے اور  
 وہ عروہ سے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ذر عکیر  
 کہ اذ آتاک راسلی بالحدیث نقل کیس ہیں میں نے  
 یہ سنیں اصحابہ اور اسد انب سے اور اسی طرح ذکر  
 کیا ہے نزد العادین۔ اور اس کا پورا استشیرہ محمد

وکن اذکره فی نزاد المعاد۔ وتمام نسخہ  
فی سیرۃ الحمدیۃ ہلکنا۔

اذا انا کمر سلی فاوصیکم بہ خبر  
معاذ بن جبل و عبد اللہ بن مرید و  
مالک بن عبادۃ و عقبۃ بن نمر و مالک  
بن مر اسامۃ و اصحابہم وان اجمعوا اما  
عندکم من الجزیۃ من غالفیکم و بلنق  
سریسے و ان امیرہم معاذ بن جبل فلا  
ینقلبن الا راضیا اما بعد فان علیا شہد  
ان لا الہ الا اللہ و انہ عبدہ و رسولہ  
وان مالک بن کعب بن مر اسامۃ قد حدثنی  
انک قد اسلمت من اول حمیر و قلت  
المشرکین فابشر بخیر و امرک بحمیر  
خیرا ولا یخفون ولا یخافون و ان  
مراسول اللہ ہو موفی فیکم و فقیہکم  
وان الصدقة لا یقلل ل محمد ولا ل اهل  
بیتہ انما ہی زکوۃ تزکی علی فقد ا  
المسلمین و امن سبیل وان حالکا قد  
بلغ الخبر و حفظ العیب و امرکم بہ خیرا  
و اخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی  
ترجمۃ ذرۃ قال اخبرنا محمد بن عمر  
قال حدثنا عمر بن محمد بن صہبان  
عن نرائل بن عمر و عن شہاب بن عبد اللہ  
الحولافی ان ذرۃ ذایین اسلم فکتب  
الیہ رسول اللہ صلعم۔ فاخرج طرفا من  
ہذا الکتاب من قولہ اما بعد الی قولہ  
فابشر بخیر و مراد بعدہ و اقل خیرا و اشار

میں اس طرح ہے کہ تحقیق جب پہنچیں تھائے پاس  
میرے قاصد تو وصیت کرتا ہوں میں تم کو ان کے ساتھ  
بھلائی کرے گی اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن مرید اور مالک  
بن حماد اور عقبہ بن نمر اور مالک بن مراد اور ان کے ساتھ  
و اسے ہیں۔ اور وصیت کرتا ہوں میں اس بات کی کہ جو کچھ تم  
اپنے غرضوں سے چیزیں کر دو وہ دیکھو میرے قاصدوں کو  
اور تحقیق امیر ان سب کے معاذ بن جبل ہیں پس نہ ٹوٹیں نہ لگائیں  
اور غرض۔ بعد اس کے معلوم ہو کہ ان کے گواہی دیتے ہیں اس  
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور وہ اس کے بندہ اور  
اوس کے رسول ہیں اور تحقیق مالک بن کعب بن مر اسامہ  
خبر دی جبکہ کہ حمیر میں سب سے اول تم اسلام لایا اور قتل کیا تو  
مشرکین کو پس خوشخبری حاصل کرتے بھلائی کی اور حکم کرتا ہوں میں  
جبکہ حمیر کے ساتھ بھلائی کرے گا اس بات کا کہ نہ خیانت  
کرے نہ گواہ جو تحقیق رسول اسرار کا ہیں تھائے غنی اور فقیر  
کے اور تحقیق صدقہ نہیں ملال ہے محمد کو اور نہ آپ کے  
اہل بیت کو چیزیں نیست کہ وہ زکوۃ نہ بیج کرتے ہیں آپ  
اور کو فقرار مؤمنین اور مسافروں پر اور تحقیق مالک بن کعب بن مر  
خبر دیا کہ کہ انہی نام کو اسلام کرتا ہوں نہ تم کو اس کو کہاتو  
بھلائی کرے گا اور غرض کی ہے اس کی خبر بن سعد نے طبقات  
میں ذرۃ کے ترجمہ میں کہ لکھو خبر دی کہ عمر بن عمر نے  
بیان کیا کہ ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے یہ روایت کی ہے کہ  
ذرۃ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبد اللہ خولانی سے کہ ذرۃ  
ذی بن اسلام لایا پس کہا اوس کی طرف رسول اللہ صلعم نے  
فرمان میں تم غرض کی اس میں سے ایک ٹکڑے کی۔ قولہ اما بعد  
سے قولہ فابشر بخیر و انکار کیا ہے اس کے بعد  
و اقل خیرا اور اشارہ کیا ہے اسی فرمان کی طرف مالک بن  
مراد اور مالک بن حماد اور عقبہ بن نمر کے ترجمہ میں جو قاصد

ایضاً فی ترجمۃ مالک بن مرسلۃ و مالک  
بن عبادۃ و عقبۃ بن نمرانی هذا و کانوا  
مرسلہ صلعم الیہ۔ وقال فی ترجمۃ عقبۃ  
و کتب رسول اللہ الی ذریعۃ ذی یزید و صیغۃ  
بہم و یا مرہون یتجمعوا الصدقۃ فیدفعوها  
الی مرسلہ۔

**قوله ان الصدقة لا تخل**  
**لحمدا۔** مراد ابو الخزامی و مسلم فی  
حدیث ابی ہریرۃ ان لا تاكل الصدقة  
و فی مرایۃ المسلم۔ ان لا تخل لنا الصدقة  
فاختلفت فیہ اثنا عشر اراء باقوا لنا  
فقال المشافعی رحمہ اللہ و جماعۃ  
من العلماء ہم بنو ہاشم و بنو  
مطلب و استدلو بما رواہ البخاری  
انما بنو المطلب و بنو ہاشم شی واحد  
و قال ابی حنیفۃ رحمہ اللہ و مالک  
رحمہ اللہ ہم بنو ہاشم فقط و یدل  
علیہ ما رواہ مسلم و اصحاب السنن  
من حدیث عبد المطلب بن ربیعۃ  
ان هذه الصدقات اغناہی اوساخ  
الناس و انما لا تخل لحمدا ولا اول محمد  
و المراد بالاول ہنا ہم بنو ہاشم۔  
و عن احمد فی بنی المطلب مرایتان۔

تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کہا ہے عقبہ  
کے ترجمہ میں اور فرمان کیا رسول اللہ نے و مرہونی ترین  
کی طرف وصیت کرتے تھے آپ کی بابت اور حکم کرتے  
تھے ان کو کہ جمع کریں صدقہ میں ہمیں آپ کے  
قاصدوں کو۔

**قوله ان الصدقة لا تخل**  
**لحمدا۔** روایت کی ہے بخاری و مسلم نے  
ابی ہریرہ کی حدیث میں کہ ہم نہیں کہاتے ہیں صدقہ۔ اور مسلم  
کی روایت کے لفظ میں کہ ہم کو نہیں حلال ہے صدقہ۔ اور  
اختلاف ہے اس امر میں کہ ہم سے مراد کون ہے جس نے کہا  
امام شافعی اور ایک جماعت ملے کہ اس سے مراد بنو ہاشم  
اور بنو مطلب ہیں اور استدلال کیا ہے ابو ہریرہ نے  
اوس حدیث سے جس کو روایت کیا ہے بخاری نے  
کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں اور کہ امام الحنفیہ  
اور امام مالک نے مراد ہم سے فقط بنو ہاشم ہیں اور وہ  
حدیث ولایت کرتی ہے اس پر جس کو روایت کیا ہے  
مسلم اور اصحاب سنن نے عبد المطلب بن ربیعہ سے  
کہ یہ صدقہ جزئی نیست کہ میل ہے لوگوں کا اور وہ  
نہیں حلال ہے عمر کو اور نہ آل عمر کو۔ اور مراد آل سے  
اس جگہ بنو ہاشم ہیں۔ اور امام احمد بن حنبلہ بنو مطلب کی بابت  
دو روایتیں ہیں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وآله وسلم في سنة ١٠٠٠

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ربیعہ بن اوی مرغب حضری کو لکھا

قال ابن سعد وكتب رسول الله لبيعة  
 بن ذي مراد الحضرمي - ونسختة هكذا  
 ذكره في مضباح الخضر - ان لهم اموالهم  
 بونظهم ورايقهم واثامهم وشجرهم  
 وبياههم وسواقم ونبتم وشراجم  
 يحضر صوت وكل مال لال ذي مراد  
 وان كل رهن بارضهم يحس ثمره و  
 سداسه وقضيه عن رهنه الذم  
 هو فيه - وان كل مالا في ثمار  
 من خدر فانه لا يسأله احد عنه وان  
 الله ورسوله براء منه وان نصره  
 ذي مراد على جماعة المسلمين  
 وان ارضاهم ببيعة من الجور وان  
 اموالهم وانفسهم وزاخر احوالهم  
 الذي كان يسيل الى آل قيس وان الله  
 رسوله جاز على ذلك وكتب معوية  
 الحذاني -

کہا ابن سعد نے اور نامہ گیارہ سالہ رسول اللہ نے شریعہ بن  
 ذی مراد حضرمی کو اور نسخہ اسکا اس طرح پر ہے۔  
 ذکر کیا ہے اسکو معین الخضر نے تحقیق معاف ہیں  
 ان کے مال اور دھن تجارتی شجر اور ان کے غلام اور  
 ان کے چیل اور ان کے بیڑ اور ان کی نہریں اور  
 ان کا مال تجارت اور ان کا گماش اور ان کی زمین کے  
 بلجہ حضرمت میں ہیں۔ اور معاف ہے ہر وہ مال جو آل  
 ذی مراد کا ہے۔ اور ان کے شہر میں جو بیاض غنہ  
 رہن ہوا اس کے چیل اور کھڑی اور پیداوار زرہ رہن میں  
 جو کہی جاوے گی اور ان کے چیلوں میں جو بہتری ہو تو  
 سوال کرے گا اس کی بابت کوئی اس سے اور تحقیق اللہ  
 اور اس کا رسول بری ہیں اس سے اور تحقیق آل ذی  
 مراد کی مدد واجب ہے جماعت مسلمین پر اور ان کی برکت  
 بری ہے ظلم سے اور حکومت ان کے انوں اور عافوں کی اور  
 ان کے باقت کی ایسا کسی شریعہ کی جاوے آل قیس کی  
 طرف اور اللہ اور اس کا رسول نے بجا کیا اسکو اور بھی  
 اسکو معاف فرمایا ہے۔

غرائب الألفاظ

شرح لغات

**قوله سواق** - ان كان من سوقة  
 فهي الرعية وان كان من سوقة فهي  
 التجارة - **قوله شراج** - جمعه شرجة  
 هو صليل الماء من الحجرة الى السهل  
**قوله سواق** اگر مشتق ہو سوقہ سے تو اس کے معنی  
 رعیت کے ہیں اور اگر مشتق ہو من سوقہ سے تو اس کے  
 معنی تجارتیں ہیں۔ **قوله شراج** جس ہے شرح ہی شرح کے  
 معنی میں زمین جس کو بانی نشیب میں ہے۔





بسم الله الرحمن الرحيم یہ تحریر چارویں چیز کی کہ دی گئی ہے  
 ریح اور طرف اور اس کو دی آپ نے اور کو ارض عقیق  
 جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور مکرمانیں  
 اور اطاعت کریں اور نہیں لہم نے اور کو حق کسی  
 مسلمان کا کہ اس کا فطر نے کہ تھا وہ مسلمان طرف کے  
 قبضہ میں۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا ما اعطى  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ربيعاً  
 مطراً وانما اعطاهم النبي صلى الله عليه وسلم  
 العقيق ما قاموا الصلوة و اتوا الزكوة  
 وسمعوا و اطاعوا ولم تعطهم حقاً المسلم  
 قال وكان الكتاب في يد مطرون۔

## هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لوزين بن انس مسلم

یہ وہ فرمان ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وزین بن انس کو

کہا ابن اشیر نے کہ خبر دی ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن بن  
 ابی جعفر اشیر نے اپنی سند کے ساتھ جو پہنچتی ہے  
 ابو یعلیٰ احمد بن علی کہ کہا ابو یعلیٰ نے کہ حدیث بیان کی  
 ہم سے ابو وائل خالد بن محمد بصری نے کہا خبر دی ہم کو ہند  
 بن عوف نے منزل بنی عامر میں کہا کہ خبر دی ہم کو  
 بابل بن مطرف بن وزین بن انس سلمی نے کہا کہ حدیث  
 بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے دادا وزین بن  
 انس سے روایت کر کے کہا جبکہ اشیر نے اسلام کا  
 غلبہ کیا تو بہار ایک کنواں تھا ہم ڈسے کہ ہمارے پڑوس  
 واسے و سکو ہم سے چین نہ لیں میں آئیں رسول اصدر کے  
 پاس ہم نے بچہ انکی بابت فرمان کہدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 اور فرمان ہے احمد رسول اللہ کی جانب سے بعد حد کے  
 رسولم ہو کر اس کے واسطے اور کنواں ہے اگر میں ہوتے  
 اور اس کے واسطے اور کانگر ہے اگر میں ہوتے یعنی انکی ملکیت  
 میں کہا فطر نے کہ تحریر کی ہے انکی ابن کنان طبرانی  
 ہی اسی سند سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے ابن عبد البر نے  
 اور کہا کہ ہند بن عوف کذاب فلاس ہے اسکا کام بجا نہیں  
 ابو ہریرہ وغیرہ نے کہتا ہیں میں کہ اس روایت کے لئے

قال ابن الاشیر حدثنا ابو الفضل بن ابی  
 الحسن بن ابی عبد الله الفقيه باسناد هك  
 ابی یعلیٰ احمد بن علی قال حدثنا ابو وائل  
 خالد بن محمد البصري قال اخبرنا فهد بن  
 عوف هم منزل بنی عامر قال اخبرنا بابل بن  
 مطرون بن رزين بن انس السلمی قال  
 حدثني ابی عن جدی وزین بن انس قال  
 لما اظهر الله عز وجل الاسلام كان لنا  
 بئر فحفنا ان يغلبنا عليها من حولنا  
 فابقيت و ابني صلعم فكتب في ذلك كتاباً  
 بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم اما بعد فان لهم  
 بئرهم ان كان صادقا و لهم دارهم ان كان  
 صادقا۔

قال الحافظ اخرج ابن السكك والطبرانی في  
 هذا الطريق وكن ذكره ابن عبد البر وقال  
 فهد بن عوف كذا اب فلاس وقد تكلم  
 فيه ابو ذر حجة وغيره اقول لله شاهد قال

الحافظ روى محمد بن جليل عن بابل  
مطرف بن العباس عن ابيه عن جد  
العباس قال استقطعك الخبيث صلى الله  
عليه وسلم ركية - الحديث وقال ابن  
سراة عبد السلام بن عمر الخشن عن بابل  
بن عبد الرحمن بن عبد الله بن حزم بن  
انس بن حاتم السلمي قال حدثني ابي عن  
ابا ثناب الكتاب كنية رسول الله صلى  
الله عليه وسلم لزناب بن انس - قال  
الحافظ ادراسي بابل واحد اوثان - يادوي

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وآله لرفاعة بن زيد الجذامي ثم الضبي

يرونه من ان هو رسول الله في رفاة بن زيد الجذامي ثم الضبي

ذكر في مصباح الخبيث فقال قال ابن اسحق  
وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم  
في هدنة الحديبية قبل خيبر رفاة  
بن زيد فاهداه رسول الله صلى الله عليه  
وسلم فلا ما قال ابن عبد البر فلا  
اسود المسعى بعد عمرة المقتول بخيبر  
واسلم رفاة فحسن اسلامه وكتب رسول  
الله صلى الله عليه وسلم كتابا الى قومه  
وفي كتابه -

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب من  
محمد رسول الله صلى الله عليه وآله رفاة  
بن زيد بن ابي يعثمة الى قومه عاتكة ومن  
دخل فيهم يدعي هم الى الله والى رسول  
من اقبل منهم فحق حزب الله وحزب رسول

ذكر في مصباح الخبيث فقال قال ابن اسحق  
وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم  
في هدنة الحديبية قبل خيبر رفاة  
بن زيد فاهداه رسول الله صلى الله عليه  
وسلم فلا ما قال ابن عبد البر فلا  
اسود المسعى بعد عمرة المقتول بخيبر  
واسلم رفاة فحسن اسلامه وكتب رسول  
الله صلى الله عليه وسلم كتابا الى قومه  
وفي كتابه -

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب من  
محمد رسول الله صلى الله عليه وآله رفاة  
بن زيد بن ابي يعثمة الى قومه عاتكة ومن  
دخل فيهم يدعي هم الى الله والى رسول  
من اقبل منهم فحق حزب الله وحزب رسول

ومن ادبر فله امان شہرین۔ قال فلما  
قام رفاعۃ الی قوہ اجابوا واسلموا ثم سار  
الی الحرة حرة الرجلاء ففرھا۔

**حرة الرجلاء**۔ بفتح او لہ ممددة  
فی دیار جذام قالہ البکری۔ قال ابن عبد  
البراهل النسب یقولون۔ الضبیۃ بالثو  
من بنی ضبیۃ من جذام۔ ویستنبط  
من قوله فله امان شہرین ان یجوز للاحول  
ان یقید الامان بالزمان۔

**اقول** ذکر ابن سعد فی الطبقات کتا ہا  
الزید بن رفاعۃ الجذامی ولہ یحرم لفظ ذکر  
سابقا فی الاسماء فلعل هذا هو واشتبہ  
فی سمر۔

اوس کے لیے امن ہے دو ماہ تک۔ کہا رومی نے  
جب آئے رفاعہ اپنی قوم کی طرف تو قبول کیا اور انہوں  
نے اور اسلام لے آئے پھر گئے رفاعہ حرة الرجاء کی طرف اور  
وہیں رہنے لگے **حرة الرجاء** منہج اولی ملت ممدودہ  
وہیہ جذام میں ہے بیان کیا اسکو بکری نے کہا ابن عبد البر  
نے کہ اہل نسب کہتے ہیں رفاعہ کو ضبیۃ بنون کے ساتھ  
بنی ضبیۃ میں سے جو جذام میں ہے۔ اور مستنبط ہوتا ہے  
قلیہ وول الشہر ذمان شہرین سے یہ مسئلہ کلام کو جائز  
ہے کہ امان کو ایک محدود زمانہ تک خاص کر دے۔

کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن سعد نے طبقات میں  
ایک فرمان زید بن رفاعہ جذامی کے نام کا اور انہیں حج  
کی اوس کے فطوں کی ذکر کر دیا ہے اور کوا مسلم میں شاید  
یہ وہی ہو اور اس کے نام میں اشتباہ ہو گیا ہو۔

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزييل بن عمر والعدس

یہ وہ فرمان ہے جو کھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیل بن عمر و عدس کو

ذکر فی زاد المعاد عن ابی الحارث محمد  
بن الحارث بن ہاشم بن حارث بن ہاشم  
ابن زید بن المقداد بن زمل بن عمر و العدس  
قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ عن  
ابیہ عن زمل بن عمر و قال کتب لنا  
ابنہ صلعم کتابا فسخته۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول  
اللہ لزمیل بن عمر و من اسلام معہ غامۃ  
وانی بعثتہ الی قوہ عامۃ فمن اسلام  
فہی حزب اللہ ومن ابی فہی اصل شہرین

ذکر کیا زاد المعاد میں ابی الحارث محمد بن  
حارث بن ہاشم بن ہاشم بن حارث بن ہاشم  
ابن زید بن المقداد بن زمل بن عمر و العدس  
سے کہا حدیث بیان کی چٹھ سے میرے باپ نے اپنے  
باپ سے روایت کر کے روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے  
اور وہ اپنے باپ زمل بن عمر و سے کہا کہ ہمارا رسول اللہ  
پاسے واسطے فرمان چکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ  
کی جانب سے خاص زمل بن عمر و اور اس شخص کے لیے  
جو اوس کے ساتھ اسلام لائے بیجا میں نے انکو اپنی  
تمام قوم کی طرف پس جو اسلام لائے وہ شامل ہے اللہ کے

شہد علی بن ابی طالب و محمد بن مسلمہ  
 اگر وہ میں اور جو نکاح کرے اس کے لیے دواہ کیواسطے اس کے  
 اگر اسی دی اس پر علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمہ انصاری نے

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزيادة بن جهور الحمي

یہ وہ فرمان ہے جو حکیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بن جهور حمی کو

قال ابن الاثير وروى حذافي بن حميد بن  
 المستعينون مسا و ابن حذافي بن عاص  
 ابن عياض بن عروق المحمدي عن ابيه حميد  
 عن خاله (انجي امه) وهو خالد بن موصي  
 عن ابيه عن جده زيادة بن جهور قال  
 ورا د علي كتاب النبي صلى الله عليه وسلم  
 بسم الله الرحمن الرحيم - اما بعد فاني  
 اذكرك الله واليوم الآخر اما بعد فليعلم  
 كل دين دان به الناس الاسلام - فاعلم  
 ذلك

کہا ابن الاثير نے کہ روایت کی ہے خذافی بن حمید بن  
 مسا و ابن حذافی بن عاص بن عیاض بن عروق الحمی نے اپنے  
 باپ حمید سے و بعدایت کرتے ہیں اپنے ماموں سے  
 (ان کا بہائی) جو خالد بن موصی ہیں وہ روایت کرتے ہیں  
 اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا زیادہ بن جهور سے کہا آیا  
 میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نسخہ و کتاب کا یہ  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد کے و معلوم ہو کہ  
 یاد دلانا ہوں میں تم کو اللہ اور قیامت کا دن بعد اس کے  
 و معلوم ہو کہ چاہیے کہ پڑھ لیا جائے ہر وہ دین جس کو لوگوں  
 نے اختیار کیا ہے مگر اسلام جان لے تو اس بات کو

قال الحافظ وروى الطبراني في الصغير وابن  
 مندة من طريق خالد بن موصي بن نائل  
 ابن خالد بن زيادة عن ابيه عن جده عن  
 زيادة بن جهور قال ورا د علي كتاب النبي  
 صلى الله عليه وسلم - ورا واه الوليد بن  
 عمير بن سفيان بن موسى بن نائل عن  
 ابيه ايضا عن الاسناد -

کہا حافظ نے کہ روایت کیا اسکو طبرانی نے الصغير میں اور  
 ابن مندہ نے خالد بن موصی بن نائل بن خالد بن زیادہ کے  
 طریقہ سے و روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے  
 دادا سے اس کے دادا زیادہ بن جهور سے کہا کہ آیا میرے  
 پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آؤ روایت  
 کیا اسکو ولید بن عمیر بن سفیان بن موسیٰ بن نائل نے اپنے  
 باپ دادا سے روایت کر کے اسی سند کے ساتھ

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسفيان بن عيينه

یہ وہ فرمان ہے جو حکیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفیان بن عیینہ کو

قال ابن الاثير وروى ابو موسى من طريق  
 ابي معشر عن يزيد بن رومان عن جلال

کہا ابن الاثير نے کہ بخیرج کی ہے ابو موسیٰ نے ابی معشر کے  
 طریقہ سے و روایت کرتے ہیں رومان بن زیادہ بن رومان سے اس کو

یہ وہ کتاب الی زیادہ بن جهور

یہ وہ کتاب الی سفیان بن عیینہ

المدنی قال۔

أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم  
سعيد بن سفیان فخل السوارقية و  
قصرها لإيماقة فيها أحد ومن حاقه فلا  
حق له وحقه حق وكتب خالد بن سعيد  
ذكره الحافظ أيضا وقال في مصباح الغنى  
الر على بدل الر عينه۔ لعله تصحيف لادن  
لوقبله غيره۔

وہ اشخاص مدنی سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے سعید بن سفیان کو نخل سوارقہ اور وہاں کے  
عمل کچھ کر کے اس کو زمین کی اور جو کچھ کر کے گاؤں کا  
کوئی حق نہیں ہے اور حق سعید بن سفیان کا ثابت ہے  
اور کہا اس کو خالد بن سعید نے ذکر کیا اس کو حافظ نے یہی  
اور مصباح الغنی میں رضی کی جگہ مدنی ہے۔ شاید وہ  
اس کی بت کی غلطی ہے کیونکہ اس کے سوا اور کسی نے  
نہیں کہا

وہ کتاب ابی سلمہ بن مالک

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاسلمة بن مالك السلم

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک سلمی کے لیے لکھا

قال ابن الاثير اخبرني ابن مندة وابو نعيم  
وقال الحافظ راوى البغوى والباورادى  
من طريق عبد الله بن ابى حميد بن  
محمد بن عمار بن ياسر عن ابيه عن جد  
عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه و  
سلم اقطع سلمة بن مالك السلم  
وكتب له۔

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم  
اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے بنو یس نے باورادی  
جمہا سلمہ بن ابی حمید بن محمد بن عمار بن یاسر کے طریقہ  
سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے  
دادا عمار بن یاسر کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جاگیر دی سلمہ بن مالک سلمی کو اور کہا ابن مندہ کے واسطے ایک  
فرمان آکر

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا ما اقطع  
محمد رسول الله سلمة بن مالك اقطع  
عليه الجباطي الى ذات الاساور ومن  
حاقه فهو مبطل وحقه حق۔  
في الاصابة قال ابن مندة غريب لا  
نعرفة الا من هذا الوجه۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اس کی کہ جاگیر  
دی رسول اللہ نے سلمہ بن مالک کو۔ جاگیر میں میں اپنے  
ذات الاساور اور جباطی کی درمیان کی زمین اور جو کچھ کر کے  
اور اس سے پس وہ باطل ہے اور اس کا حق ثابت ہے  
اصل میں ہے کہ کہا ابن مندہ نے غریب ہے نہیں سنی  
ہم کو یہ حدیث مگر ای طریقہ سے۔

هَذَا مَا كَتَبَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِيلُ بْنُ عَمْرٍو

یہ وہ فتنہ ہیں جسے جو کھار رسول اللہ نے سہیل بن عمرو کو

قال الحافظ قال البقرة موسى بن طارق  
في السنن له ذكره ابن جرير عن ابن عباس  
ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى  
سهيل بن عمرو

كها حافظ نے کہا کہ یہاں کیا ابو بقرہ موسیٰ بن طارق نے اپنی  
سنن میں کر ڈر کر لکھ کر رکھنے کے لئے ان ابی حمزہ سے روایت  
کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان کہا اہل  
بن عمرو کو۔

ان جلاء کتابی یسلاً فلا تبصحن اوله  
فلا تبصحن حتی تبعث الی من ماء زمزم  
قال فاستعلن سهیل بائيلة الخزانة  
حتی جعلوا اولین فملاً واما سهیل  
من ماء زمزم وبعث بها علی یحیی  
ورواة المفضل بن محمد الجندی عن  
ابن ابی عمیر عن سفیان عن ابراهیم بن نافع  
عن ابن ابی حنین نحوه - ویدخلوها  
سواء الفاکری من طریق محمد بن سلیمان  
بن مسعود عن حزام عن هشام بن لیث  
عن امر معبدان المبعوث بذلک من  
عند سهیل مولا انما یهر -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ان الفارسي رضي الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو حکما رسول اللہ نے مسلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لئے

ذکر فی السیرۃ الحمیدیۃ فی المعجزات  
 قال وکتب علیہ السلام عہد الخلی سلمان  
 عہد الکتاب من محمد بن عبد اللہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلمان وصدیقہ تبلیغہ  
 دہاد بن فرخ دخت غیاثۃ رافا ربہ ر

اهل بیتہ وعقب من بعدہ ماتنا سلا  
 من اسلامہ محمد صلا وعلیہ - احمد الله  
 الیکم ان الله امرانی ان اقول لا اله الا  
 الله وحد لا شریک لہ - الی آخرہ وفیہ  
 وکتب علی بن ابی طالب - ہکذا الخیر  
 تمام ذکرہ وانی تخصصت فی عدۃ کتب  
 لکنہ ما وجدت فیما سواہ -  
 کتاب اصل بیت کیلئے اللہ اور سکے بعد اوروں کے لیے جب تک کہ وہ  
 نسل باقی ہے جو لوگ کہ سلمان ہوں اور میں کہ اللہ کا سلام ہو  
 میں کہ راہوں میں تہاڑی طوطا کی جتنی آوازیں کرے گا وہی میری آواز  
 میں آواز لے گا اور اللہ شریک نہیں ہے کوئی معبود اگر اللہ جو ایک لایہ اور کلاں  
 شریک نہیں ہے الی آخرہ اور اس میں ہے کہ اور کھائی بنی ہا  
 نے اس طرح ناقص کر لیا یہ سیرت و محدث میں نے اس کو اپنے چہرے پر لایا  
 میں ہوں لیکن سوار اور اس کے اندر کسی میں نہیں ہا۔

ہذا کتابتہ علیہ السلام الی شرح جلیل و شائع بن قلاوون فی رعیۃ معاویہ  
 یہ وہ فرمان ہے جو کفار رسول اللہ نے شریعت میں مدثر و نیم بنو عبد کلال شریعت لادی میں و معاویہ وہاں کو

اخراج الحاکم فقال ابو نصر احمد بن  
 سهل الفقیہ بنی ارا قال حد ثنا صالح بن  
 محمد بن حبیب الحافظ قال حد ثنا الحاکم  
 ابن موسیٰ محمد ثنا یحییٰ ابو ذر کریمان محمد  
 الغزالی قال حد ثنا ابو عبید اللہ محمد بن  
 ابراہیم بن سعید العبدی قال حد ثنا  
 ابو صالح الحاکم بن موسیٰ القطرانی قال  
 حد ثنا یحییٰ بن حمزہ عن سلیمان بن  
 داؤد عن الزہری عن ابی بکر بن محمد بن  
 حماد بن حزم عن ابیہ عن جدہ عن النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم انہ کتب الی اهل البیت  
 بکتاب فیہ الفرائض والنسب والادیات  
 ولبعث مع عمرو بن حزم فقرأت علیہ اهل  
 البیت وهذا المستحتم۔  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول  
 اللہ الی شرح جلیل بن عبد کلال و طحاوی  
 ابن عبد کلال و نعیم بن عبد کلال قیل فی

تخریج کی ہے حاکم نے پس کہا کہ خبری کہ ابو نصر احمد بن سهل  
 فقیہ نے بیان کیا کہ حدیث بیان کی ہے سے صالح بن محمد بن  
 حبیب حافظ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہے سے حاکم بن موسیٰ نے  
 اور حدیث بیان کی ہے سے یحییٰ ابو ذر کریمان محمد غزالی نے کہا کہ  
 حدیث بیان کی ہے سے ابو عبید اللہ محمد بن ابراہیم بن سعید  
 عبدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہے سے ابو صالح الحاکم بن  
 موسیٰ القطرانی سے روایت کر کے کہا کہ حدیث بیان کی ہے سے  
 یحییٰ بن حمزہ نے سلیمان بن داؤد سے روایت کرتے  
 ہیں زہری سے وہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اور ابو بکر  
 اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ سے کہ  
 آپ نے کچھ اہل بیت کو ایک فرمان میں فراموش نہیں اور دیت  
 کیا بیان تھا اور یہی جاؤ و فرمان عمرو بن حزم کے ہمراہ  
 پس پڑا گیا وہ اہل بیت پر بخدا اس کا یہ ہے کہ  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ

کی جانب سے شرح جلیل بن عبد کلال اور عاصم بن  
 عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال سرداران قسبہ ذی شہین  
 اور معاویہ وہاں کے ہم بعد محمد و صلوة کے و معاویہ

وہ کتاب الی شرح جلیل و معاویہ وہاں کے



عین و معا فیر و همدان - اما بعد فقد  
 راجع رسولکم و اعطیتکم من المغافر خمس  
 الله و اکتب الله علی المؤمنین من العشر  
 و ما سقت السماء و اذ کان سیحاً و کلان بعلوا  
 فقیه العشر اذا بلغ خمسة اوسق و ما  
 سقی بالرش و الدالیة فقیه نصف العشر  
 اذا بلغ خمسة اوسق و فی کل خمسة من  
 الابل سائمة شاة الی ان تبلغ اربعاً  
 و عشرين فان زادت واحدة علی اربع  
 و عشرين ففیها بنت مخاض فان لم توجد  
 بنت مخاض فابن لبون ذکر الی ان تبلغ  
 خمساً و ثلثین فاذا زادت واحدة ففیها  
 بنت لبون الی ان تبلغ خمساً و اربعین  
 فان زادت واحدة علی خمس و اربعین  
 ففیها حقة طروقة الجمل الی ان تبلغ  
 ستین فان زادت علی ستین واحدة  
 ففیها جذعة الی ان تبلغ تسعین فان زادت  
 واحدة ففیها حقتان طروقتان الجمل الی ان  
 تبلغ عشرين و مائة فان زادت علی  
 عشرين و مائة ففی کل اربعین بنت لبون  
 و فی کل خمسین حقة و فی صدقة الغنم  
 فی سائمة اذا بلغت اربعین الی عشرين  
 و مائة سائمة شاة فاذا زادت علی عشرين  
 و مائة ففیها النحر فقیها ثلثان الی ان تبلغ  
 مائین فان زادت واحدة ففیها ثلث  
 شياه الی ان تبلغ ثلثة مائة فان زادت ففی  
 کل مائة شاة لایوجد فی الصدقة تجحف

واپس آیا تمہارا قاصد اور دیا تم نے مال قیمت میں سے  
 خمس واسطیٰ شد اور وہ جو فرض کیا اس نے مسلمانوں  
 پر یعنی عشر اور بارانی کمیٹی یا جاری پانی کی کمیٹی یا سمجھ  
 کے بارغ پس ان سب میں عشر ہے جبکہ رسید وادار  
 پانچ دس ہو جائے اور جو پلایا جاوے مشکوں اور  
 ڈول سے تو اس میں نصف عشر ہے جبکہ رسید وادار  
 پانچ دس ہو جاوے اور بیڑ میں چرنیالے اور نول پر  
 ہر پانچ پر ایک بکری ہے چوبیس تک اگر نائد ہو جائے  
 چوبیس تک ایک ہی تو اس میں ایک بنت مخاض اگر بنت  
 مخاض نہ ملے تو ایک ابن لبون نہ پتیس تک پس اگر  
 نائد ہو جائے ایک ہی تو اس میں زکوۃ بنت لبون جو  
 پینتالیس تک پس اگر نائد ہو جاوے پینتالیس پر ایک ہی  
 تو اس میں ایک حقتہ ہے چوبیس کے قابل ہوساٹھ تک  
 پس اگر نائد ہو جائے ساٹھ پر ایک ہی تو اس میں ایک  
 حقتہ ہے نو تک پس اگر نائد ہو جائے ایک ہی  
 تو اس میں دو حقتہ ہیں قابل چوبیس تک سو میں تک پس اگر  
 نائد ہو جائیں ایک سو میں پر تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک  
 بنت لبون ہے اور ہر چالیس کی زیادتی پر ایک حقتہ اور  
 بیڑ میں چرنیوالی بکریوں کی زکوۃ میں جب چالیس ہو جاویں  
 تو ایک سو میں تک ایک بکری ہے اور جب نائد ہو جاویں  
 ایک سو میں سے تو اس میں النحر دو بکریاں ہیں و دو تک  
 پس اگر نائد ہو جائے اوپر ایک ہی تو اس میں تین  
 بکریاں ہیں تین سو تک پس اگر اوپر نائد ہو جاویں تو  
 ہر سینکڑے کی زیادتی پر ایک بکری ہے اور نہ لگے  
 جاویں زکوۃ میں بیکار اور بہت بوڑھا اور نہ عیب دار  
 اور نہ بوک اور صحیح نہ کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال  
 متفرق اور نہ متفرق کیا جاوے محض صدقہ کے فرقے

ولا ذات عوار ولا تيس الغنم ولا جمع  
 بين متفرق ولا يفرق بين محقق خشية  
 الصدقة وما كان من خيل ظن فانهما  
 يتراجعان بينهما بالصوت وفي كل خمس  
 اواق من الورق خمسة دراهم وعاذ فني  
 كل اربعين درهما درهم وليس في ما دون  
 خمس اواق شئ وفي كل اربعين دينارا  
 دينار والصدقة لا تقل لحمد ولا لاهل  
 بيته انما هي زكاة تركيها الفسك ولفق  
 المؤمنين وفي سبيل ولا في رقيق ولا في  
 من رعة ولا عما لها شئ اذا كانت تودي  
 صدقةها من العشر وانه ليس في عهد  
 مسلم ولا في فرسه شئ - وان اكبر  
 البكار عند الله تعالى يوم القيمة الشراك  
 بالله وقتل النفس المؤمنة بغير حق  
 والفرار في سبيل الله يوم النجف و  
 عقوق الوالدین ورا في المحصنة وتعلم  
 السحر واكل المبرور اكل اليتيم وان  
 الصرة الجالا صغر ولا يمس القرآن الا  
 طاهر ولا طلاق قبل اهلاك ولا عتاق  
 حتى يتامع ولا يصليان احد منك في ثوب  
 واحد ليس على منكبیه شئ ولا يخطوي  
 في ثوب واحد ليس بين فوجہ وبين السلم  
 شئ ولا يصلي احد منك في ثوب واحد و  
 شقه باء ولا يصلي احد منك في نص  
 شعرة ومن اعبط مؤمنا فلا عن  
 بينة فانه قود الان يرضى اوليله المقتول

اور جو مال دوشر کوں کا ہو تو انکو چاہیے کہ زکوۃ نہیں  
 برا بربقہ کر لیں اور چاندی کی زکوۃ میں جو پانچ اوقیہ کی  
 مقدار پر پانچ درہم ہیں اور جب نامہ ہو تو ہر چالیس درہم  
 پر ایک درہم اور پانچ اوقیہ سے کم معتد ہر پانچ زکوۃ  
 نہیں ہے۔ اور ہر چالیس دینار میں زکوۃ کا ایک دینار  
 ہے اور صدقہ جائز نہیں عمر کے لیے اور نہ آپ کے  
 اہل بیت کے لیے جن میں نیست کہ وہ زکوۃ ہے  
 کہ ترکیہ کرتے ہیں رسول اوس سے بہارا اور وہ  
 واسطے فقر اور مؤمنین کے ہے اور مسافروں کے لیے  
 ہے۔ اور مسلمان کے غلام اور اس کے گھوڑے  
 میں کچھ زکوۃ نہیں ہے۔ اور تحقیق اگر کبار اللہ کے نزدیک  
 قیمت کے دن شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ شکار  
 مسلمان کا یا کسی سبب کے اور یہاں اللہ کے راستہ  
 سے لڑائی میں اور افرانی والدین کی ادبیت لگانا مخفیہ  
 کو اور جادو سیکھنا اور سہو کھانا اور تیسرے مال کہا جانا اور  
 تحقیق مکروہ اصغر ہے اور نہ چھوٹے کوئی قرآن کو گھر  
 پاک و طلاق نہیں قبل نکاح کے اور نہیں جائز آزاد کرنا  
 یہاں تک کہ خریدے اور سکوا اور نہ نماز پڑھے تم میں سے کوئی  
 ایک کپڑے میں لاکھ ہزار اسکے موٹے کپڑے اور نہ اعتبار کرے  
 ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اس کے خرچ اور آسمان کے  
 درمیان کچھ اور نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے  
 میں اور اس کی ایک جانب کھلی ہوئی ہو اور نہ نماز پڑھے  
 کوئی تم میں کا اپنے بالوں کا جوڑا باندھ کر اور جو شخص  
 کہ قتل کر دے مومن کو جو ثابت ہو جائے گا اس کی  
 سے قصاص لیا جائے مگر کہ راضی ہو جاوے دارث  
 مقتول کے اور تحقیق جہل میں نفس کے دیت کے  
 سوا وٹ ہیں اور تاک میں جبکہ جڑ سے کاٹ لیا جائے

پوری دیت ہے اور زبان میں پوری دیت ہے اور دلوں  
 ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور حنوتاسل کی پوری دیت  
 ہے اور حنوتین کی پوری دیت ہے اور کڑوٹے میں پوری  
 دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک  
 پاؤں کی آدھی دیت ہے اور زخم مامور میں نصف دیت  
 ہے اور زخم ہافنیز ٹٹ دیت ہے اور اس چوٹیں  
 جو کڑی و خیر کی جن سے ہونہندہ اونٹ ہیں اور آہل اور  
 پیر کی اونگھوں میں سے ہر اونگھ کی دیت دس اونٹ ہیں  
 اور ہزانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں بعدنعم موقعہ میں  
 پانچ اونٹ ہیں اور مردار ڈالا جائے عورت کے  
 بھروسہ میں اور الداروں پر دیت کے ہزار دینار  
 ہیں۔

تخریج کی ہے قولہ فی فرشتی ہیک اس کی جان ازہر میں اور  
 کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طہرانی نے کبیر میں عمرو بن حزم  
 سے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد جرجانی میں ثعلبی  
 ہے ان کو امام احمد نے اور تفسیرت کی ہے ابی ابن جہر  
 نے اور باقی راوی اس کے ثعلبی کہتے ہیں اس میں اس طرح  
 روایت کیا ہے سنائی نے دیات میں عمرو بن حزم کی  
 حدیث اور اختلاف ناقلین کے بیان میں۔ پس روایت کیا  
 ہے ایک کثیر اسکا دیات میں اور بیان کیا کتاب کو اپنے قول  
 اور اس کے ساتھ اور سنائی نے کوئی نقل کے میں کو اور اس کی سند میں  
 ابی سلیمان بن داؤد ہیں اور تابعست کی ہے ابی سلیمان بن قثم  
 نے اور اس روایت میں جسکو روایت کیا ہے سنائی نے بھی اسی  
 مقام پر محمد بن یحییٰ کے طریق سے کہا کہ حدیث بیانی کی ہم سچے  
 نے کہا کہ حدیث بیانی کی ہم سے سلیمان بن قثم نے کہا کہ حدیث بیانی  
 کی ہم سے نہ یہی نے بنی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت  
 کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ

وان فی النفس الدیۃ مائۃ من الابل وفی  
 الایۃ اذۃ اذهب جلدہ دینۃ فی اللسان  
 الدیۃ وثلثتین الدیۃ وفی الذکر الدیۃ وفی  
 البیضتین الدیۃ وفی الصلب الدیۃ وفی  
 العینین الدیۃ وفی الرجل الواحدۃ نصف  
 الدیۃ وفی الماموۃ نصف الدیۃ وفی الجانفۃ  
 ثلث الدیۃ وفی المثلثۃ خمسۃ عشر من  
 الابل وفی کل اصبع من الاصابۃ فی الید  
 والرجل عشر من الابل وفی کل سن خمس  
 من الابل وفی الموضۃ خمسۃ من الابل  
 وان الرجل یقتل بالمرأۃ وعلی اهل الذہب  
 الف دینار۔

اخرجه الی قولہ لا فی فرسۃ شق فی جامع  
 ازہر وقال اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن  
 عمرو بن حزم وفیہ سلیمان بن داؤد والیرشبی  
 وثقۃ احمد وضبعفہ ابن معین وبقیۃ رجالہ  
 ثقۃ۔ قلت وکن امرأۃ النساء فی العقول  
 فی ذکر باب حدیث عمرو بن حزم واختلاف  
 الناقلین لہ فی وی طرفامہ فی العقول  
 وساقی الکتاب بقولہ اما بعد وکان فی  
 کتابہ ان من اعتبط مومنًا فی اسنادہ  
 ایضًا سلیمان بن داؤد۔ وقد تابعہ سلیمان  
 بن الامرقیہ فی امرأۃ النساء، ایضًا ہذا من  
 طریق محمد بن بکار قال حدثنا یحییٰ قال  
 حدثنا سلیمان بن الامرقیہ قال حدثنی  
 زہری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم  
 عن ابیہ عن جدہ ان رسولہ صلعم کتب

الی اهل الیمن بکتب فیہ الفرائض والسنن  
والدیات ولعشبه مع عمر وبن حزم فقرق  
علی اهل الیمن فذک مثله قال الفسلف  
سلیمان بن الارقم متر وک الحدیث و  
قد راوی هذ الحدیث یونس عن الزهراء  
ع سلافة اسنده عن الزهراء قال قرأت  
کتاب رسول الله صلی الله علیه و آله  
کتب لعمرو بن حزم حین بعث علی بخران و  
کان الکتب عند ابی بکر بن حزم فکتب  
راسول الله صلعم هذ ابیان من الله و  
راسوله یا ایها الذین آمنوا اذ فطوا العقود  
وکتب الاویات فیها حق بلغه ان الله سیر یمر  
البحساب فوکتب هذ الکتب الجراح فی  
النفس الحدیث قلت قد وهم النسائی  
رحمه الله فی قوله قد راوی هذ الحدیث  
یونس عن الزهراء ع سلافة ذلک لان  
النجف صلعم حین بعث عمر بن حزم الی بخران  
کتب له کتابین الکتب الاول کتبه الی  
بنو عبد کلال الذی صرح فیہ من محمد  
راسول الله الی شرجیل بن عبد کلال  
کان فی جواب رسالته وهو هذ الکتب  
کتبه لعمرو بن حزم بنفسه خاصه و سنوده  
فی حرف العین فهو غیر ذلک

رسول الله صلی الله علیه وسلم نے لکھا اہل یمین کی طرف یا مینے  
جس میں فرائض اور سنن اور دیات کا بیان تھا اور میں اسکو  
لیکھ کر عمرو بن حزم کو پس پڑھا گیا وہ اہل یمین پر پیش کر دیا میں  
اس کے کہنا لائی نے کہ سلیمان بن ارقم متر وک الحدیث  
ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یونس نے زہری سے  
مرسل پھر سند چلائی ہے زہری سے کہا کہ پڑھی میں نے  
وہ تحریر رسول الله صلی الله علیه وسلم کی جو پہلی تھی آپ نے انکو  
جبکہ پہنچا تھا بخران اور تھی کتاب ابی بکر بن حزم کے پاس  
میں بخار رسول الله صلی الله علیه وسلم نے کہ یہ بیان ہے  
اشد اور اس کے رسول کی جانب سے لے وہ لوگوں کو جان  
لائے پورا کر دے مردوں کو اور کہیں آئیں ان الشریع الکتب  
تک پھر کما الکتب الجراح فی النفس الحدیث۔

کہتا ہوں میں کہ ہم جو اب سنائی حرمہ اسکو اپنے قول  
قدوی ہذا الحدیث یونس عن الزہری مرسل میں۔ اور یہ اس لیے  
کہ جب رسول الله صلی الله علیه وسلم نے عمرو بن حزم کو بخران پہنچا ہے تو انکو  
دو فرمان لکھ کر دئے تھے ایک تو بنو عبد کلال کے نام  
جس میں تصریح ہے کہ من محمد رسول الله الی شرجیل  
بن عبد کلال اور یہ اون کے خط کے جواب میں تھا  
اور دوسرا خود عمرو بن حزم کو بھی لکھ دیا تھا جس کو  
بیان کرینگے ہم حرف یمین میں اور وہ اس سے  
محذوہ ہے۔

## غرائب الالفاظ

شرح لغات

سیما - السیم بالفتح الماء جاری المنبسط  
سیما - سیما سیف - وہ پانی جو بہتا ہو سیما سیما - وہ پانی جو بہتا ہو سیما سیما - وہ پانی جو بہتا ہو

على الارض والمراد الارض الذي سقى  
منها۔ بعد۔ صومانت من الغنيل  
فی ارض یقرب ماءها وارض تحت عروقها  
فی الماء فاستغنت عن ماء السماء ولا تار  
وغیرہا قولہ بحق اہر قار الجحف  
بالحركة الهزال والهم كبد مضطرب  
وايضاً كبد من يودی الى تساقط بعض القو  
وضعفها۔ قولہ وماکان من  
خلیطان۔ اسی ماکان متمیزاً للاحد  
خلیطین فاخذ الساعی من ذلك المتعین  
یرجم الی صاحبہ بخصته بان کان لكل  
عشرون یرجم بقیمة ثمانية ولو کان  
لاحد هما مائة وللآخر خمسون فاخذ  
الثلاثین من صاحب المائة رجم بثلاث  
قیمتہا او من صاحب الخمسین رجم بثلاثة  
قیمتہا او من کل مشاة رجم صاحب المائة  
بثلاث قیمة مشاة وللآخر بثلاثة قیمة مشاة  
وصوراته الاخران یكون للاحد هما مثلاً  
ارجمون بقرعة وللآخر ثلثون بقرعة وھاھا  
محتاط فی اخذ الساعی عن الارض بعین  
مسنة وعن الثلاثین تبیعاً فیرجم باذل  
المسنة بثلاثة اسباعاً علی شریکہ وباذل  
التبیع باربعة اسباعاً علی شریکہ لان  
کلا واحد من السنین واجب علی الشیوع  
کان المال ملک واحد فی قولہ بالسویع  
دلیل علی ان الساعی اذا اظلم احد هما  
بالزیادة لا یرجم بها علی شریکہ فی

حدیث میں مراد وہ زمین ہے جس کی کسیتی ایسے پانی سے  
ہو لی اور وہ چھپائے خرابا جو ایسی زمین میں جس کو جگہ پانی نہ ملے  
زمین سے قریب ہوا اور جڑیں و خنوں کی پانی تک پہنچی  
ہوئی ہوں کہ بارش اور نہر وغیرہ کی محتاج نہیں قولہ حجتاً  
ہر ما حجت بفتح العین والجم۔ قبلہ جانور۔ ہرم ہوشا و نراں  
شکستہ اور یہی ہرم وہ ہوشا جانور جس کے قوی بڑا ہے  
کی وجہ سے بیکار ہو گئے ہوں۔

قولہ وماکان من خلیطان۔ یعنی جو مال کہ متازہ ہو ہر ایک  
شریک کا پس ایسے مال زکوۃ اس متمیز مال میں سے  
تو اس کا دوسرا شریک اپنے حصہ کا مقدار زکوۃ اپنے  
شریک سے واپس لیے اس طرح کہ مثلاً ہر ایک کی میں بکریاں  
ہوں تو شریک اپنے دوسرے شریک سے آدمی کی بکریاں  
لیے اور اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی  
پچاس اور مال زکوۃ نے دو بکریوں سو بکریوں والے سے  
لی لی ہوں تو وہ پچاس بکریوں والے سے دو بکریوں کی ٹٹ  
قیمت لیے یا اگر مال زکوۃ نے پچاس بکری والے سے دو  
بکریاں لی لی ہوں تو وہ سو بکری والے سے دو بکریوں کی  
ٹٹ قیمت لیے اور اگر مال نے ہر ایک سے ایک ایک بکری کی ہو  
سو والا اپنی بکری کی ٹٹ قیمت لے اور پچاس والا ٹٹ اپنی  
بکری کی قیمت لے۔ اور اس کی دوسری صورت یہ کہ مثلاً ایک کے چالیس  
بیل دوسرے کے تیس بیل اور مال دونوں کا مال ہوا ہے  
اور مال زکوۃ نے چالیس والے سے سنا لیا اور تیس والے  
سے قبیل لیا تو سنا دینے والا او کی قیمت کا پانچ شریک سے  
اور قبیلہ دینے والا پانچ شریک سے لے اس طرح کہ ہر ایک شریک  
قبیلہ اس مال پر واجب ہے علی سبیل الاشتراک گویا مال ملک ہم  
ہے اور قول رسول اللہ کا بالسویع دلیل ہے اس بات پر کہ  
مال اگر ایک شریک پر ناجائز لیکر ظلم کر جائے تو وہ زیادتی اپنے

التراجع د لیل علی ان الخلطة تصم مع  
 تبید الایمان عند من یقول به  
 اوائی - بشدة یاء و خفتها جمع  
 اوقیتة یضم همزة و شد یاء و  
 قد یحیی و قیة ولیست بغالبة و كانت  
 قد یما اربعین درهما -

شک کے لئے جس کا اندازہ میں اس پر ہوتا ہے کہ ظن کرنا مال کا درست ہونا  
 ہر مال کے لئے نہیں ہوتا اور یہ سب سے فقہاء کا اوائی یا تجانیہ  
 کی تشدید تفسیر ہی یا سب سے جمع ہے اذیتہ کی بضم ہمزة  
 تشدید و تسانید کی سب سے جمع ہے و قیہ اور یہ فصیح نہیں ہے  
 قدیم حمد میں چالیس درہم کا ہوتا تھا +

الحقیقة النبی صلی اللہ علیہ وسلم

## صحیفة النبی صلی اللہ علیہ الذی کان عند علی رضی اللہ عنہ

صحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

روی الامام احمد فی المسند یا سنانید  
 مختلفہ عن علی رضی اللہ عنہ خطب علی المنبر  
 وعلیہ سیف حلیتہ حدیث یقول و اللہ ما  
 عندنا کتاب نقرأ علیکم الا کتاب اللہ  
 و هذه الصیفة اعطاہا رسول اللہ صلی  
 فیہا فرائض الصدقة -

ابن احمد نے اس میں مختلف طریقوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ  
 عنہ کی روایت کی ہے کہ انہوں نے خطبہ جامعہ میں ارشاد کیا  
 تمہارا مائتہ ہے جسے جس کی کوئی وغیرہ جو ہے کہ تمہاری آپ قرآن  
 ہے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے اس کوئی کتاب نہیں ہے جو تم پر ہے  
 کتاب اللہ اس صیغہ کے جس طرح اصل اللہ نے دیا تھا -  
 اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے -

ومن احدث احدثا اور فی حدیثا فعلیہ  
 لعنة الله والملائكة والناس اجمعین لا  
 یقبل منہا صوف ولا عدل وان ابواہم  
 علیہ السلام حرم مکة و ان احرم المدينة  
 حرام و ابین حریتہا و فی نسخة ما بین حائر  
 الی ثور و صماھا کلمہ لا یختلج خلاھا ولا  
 ینقر صیدھا ولا تلقت لفتھا الا لمن  
 اشاع بها ولا تقطع منہا شجرة الا ان  
 یعلف رجل بعیرہ ولا یحصل فیہا  
 السلاح لقتال وان المؤمنون تنکھا  
 دما ثم ویسے بذ متهم اذ ظہروہم  
 ید علی من سواہم وان یقتل مؤمن بکافر

اور یہ بھی ہے کہ جو کوئی بدعت کرے یا بدعتی کو نہ دے اور بدعت  
 اور بدعتی کو نہ دے اور بدعتی کو نہ دے اور بدعتی کو نہ دے  
 قریہ اور بدعتی کو نہ دے اور بدعتی کو نہ دے اور بدعتی کو نہ دے  
 میں نے حرم کر دیا ہے بدعت کو حرام ہے علینا اور جو بدعت کے ہر  
 جانب پھر میں نے حرم کر دیا ہے اور ایک شخص نے کہ وہ بدعت  
 حائر کے قریب اور اس کی بیڑیوں سے کتاب اللہ کے اوکھا گناہ اور  
 نہ ہوگا یا جائے اوکھا گناہ اور نہ ہوگا یا جائے اوکھا گناہ اور نہ ہوگا  
 شخص جو اوکھا اعلان کرے اور نہ ہوگا یا جائے اوکھا گناہ اور نہ ہوگا  
 اپنے اوکھا کو اور نہ ہوگا یا جائے اوکھا گناہ اور نہ ہوگا یا جائے  
 مسلمان سب جہاد میں قصاص میں اور کو شش کیجاوے  
 اور اسلحہ ان کی حفاظت میں اور مسلمان مشرک ہیں مدد  
 میں اپنے اسلحہ پر نہ قتل کیا جاوے مؤمن کا قریب بدعتی

اور ذی قتل کیا جائے لیکن ہم کی حیثیت سے۔ اور جو شخص کہ دھوکے کر کے سب کا بیٹھاپا کے سب کے سوا یا دوسری رہے کسی قوم سے بغیر اپنے مولیٰ کے اجازت کے اور پھر لعنت ہے اس کی اور فرشتوں کی اور سب کے گناہ کی نہیں قبول کرے گا اور اس سے توبہ اور توبہ اور لعنت ہے اس کی اور پھر جو نہ کرے اس کے ہم کے سوا پر اور لعنت ہے اس کی اور پھر جو چوری کرنے میں کسی سودا میں اور لعنت ہے اس کی اور اس شخص پر جو لعنت کرے اپنی والدین پر۔ اور بخاری کی روایت میں ہے حضرت ابوہریرہؓ سے کہتے ہیں کہ کہانی علیؓ سے کیا ہے تہا کے پاس کوئی کتاب کہا نہیں مگر کتاب اسیرہ وہ پھر جو ملان کو دی گئی ہے یا وہ جو کہ اس میٹھ میں ہے سینے پر چھاپا ہے اس میٹھ میں کہا کہ بیت کلیمان اور چھوٹا قیدی کا اور نہ مارا جائے مومن کا فرعون میں اس حدیث کے ٹکڑے مسلم اور اس کے سوا اور سنن میں ہیں حافظ نے کہا ہے کہ توفیق ان احکامات حدیث کی ہے کہ میٹھ لیک ہی تھا اور یہ سبائل اویس تھیں ہر لکھنے حضرت علیؓ سے وہ ہی نقل کیا جو اُسے یاد رہا۔

ولا ذو عھد فی عھدہ وان من ادعی الی غیرہ ایہ ومن قولی قوما بغیر اذن موالیک تعلیم لعنة الله والملائكة والناس اجمعین لا یقبل الله عنہ صر فا ولا عدلا ولعن الله من ذبح بغیر الله ولعن الله من سرق من الارض ولعن الله من لعن والدین وفی رواية البخاری عن ابی حنيفة قال قلت لعلیؓ هل عندک کتاب قال لا الا کتاب الله اوفهم عظیمہ راجل مسلم او مافی هذه الصیفة قلت ومافی هذه الصیفة قال۔

العقل وفکاک الاسیر ولا یقتل مومن بکافر وقد روی اطراف هذا الکتاب فی مسلم وغیره من السنن قال الحافظ والجمع باین هذه الاحادیث ان الصیفة كانت واحدة وكان جمیع ذلك المسائل مكتوبة فیها فقل كلوا احد من الرعاة عنه ما حفظه

## غرائب الالفاظ

شرح لغات

قولہ من احدث۔ حدث وہ نیا بزم کام جو نہ عادات اسلام میں جو وہ معلوم سنت نبویؐ سے اور محدث والی پہلے کے فتح سے پہلی ہے اور کس کو کہی کسی کو کہی معنی وہ شخص جو مدد کرے کہ گناہ کی اور پتا دے اور کس کو اصرار کے معنی وہ امر جو نہ عادت ہے اور پتا دینا اور کیا ہے کہ اس کے راضی رہنا اور پھر صبر کرنا اور اس کے قائل کو یہ قرار دینا قولہ صرف ولا عدل۔ یعنی توبہ اور توبہ یا نفل اور فرض۔

قولہ من احدث۔ المحدث کلام الحوادث المنکر الذی یلیس بمعتاد ولا معروف فی السنة والمحدث بکسر الدال المهملة وفتحها فمعنی نکسھا من نصرجا نیئا و اجارہ والفتح هو کلام المبتدع والواء الرضا عنه والصبر علیہ واقرا ما قاله۔ قولہ صرف

ولا عدل۔ ای توبہ و فدية  
اور اذلة و فريضة۔ قولہ حریتہا

الحرة بشد الرأء الممثلة اراض  
ذات جبارة سود۔ جمع الجبار۔

قولہ عاص و ثور۔ هما  
جبارون اما عید فمعروف بالمدینة

واما ثور فالمعروف انه بمكة وفيه  
غرائب فيه لما حاجوا و ما

قليل ما بين عید و احد فيكون ثورا  
غلطا من الراوی وقيل ان عید

جبل بمكة والمراد انه حس من  
المدینة قدر ما بين عید و ثور

من مكة او حرم المدینة تحریرا  
مثل تحریر ما بين عید و ثور بمكة

على حذف مضاف و وصف مصدر  
محذوف۔ قولہ لا یختل خلاها

بضم اوله و فتح اللام ای لا یقطع  
والخلا بالقصر النبوة الرقيق مادام

ارطبا يقال اخلت الاراض ای کثر  
خلاها و اذ ایس فهو حشیش۔

قولہ تتکافا۔ ای تتساوی  
فی القصاص والدیات والكفو

النظایر والمساوی۔ اقول۔ و  
اما المسائل فكل الصیفة مملوون

المسائل الظاهرة لا احتیاج  
لبیانها ولا کث ذکی ثوبا سابقا

من اهمها۔

قولہ حریتہا۔ حرۃ تشدیداء ہلہ سیاہ پتھروں والی زمین  
بح الجار۔

قولہ عاص و ثور۔ وہ دو پہاڑ ہیں میں عیر مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے  
اور ثور میں مشہور توبہ ہے کہ مکہ میں ہے اور اس میں ایک

کہوہ ہے جس میں شب گذاری تھی رسول اللہ نے جب  
آپ نے ہجرت کی تھی اور مکہ روایت کیا گیا ہے کہ امیر عمر

و امیر میں اب ہوگا لفظ ثور غلطی راوی کی۔ اور بعض نے  
کہا ہے کہ عیر پہاڑ ہے کہ کلا اور مراویہ ہے کہ آپ نے

حرام کیا ہے مدینہ میں سے بقدر اس زمین کے جو  
دریان عیر و ثور کے ہے کہ میں یا حرام کیا ہے مدینہ

کو ایسی تحریم کے کہ وہ مثل تحریم اس جگہ کے ہے  
جو دریان عیر و ثور کے ہے کہ میں ... یہ تقدیر صحت

کرنے مضاف کے اور وصف مصدر محذوف کے۔  
قولہ لا یختل خلاها بضم اول اور فتح لام۔ یعنی نہ کاٹا جائے

اور خلا۔ الف مقصورہ کے ساتھ۔ چوٹی کہاں جس جو  
تر ہو جلا جاتا ہے اقلت الارض۔ یعنی بہت ہو گئی کہیں

اوس کی اور جب سو کہہ جاوے تو وہ حشیش کہلاتی  
ہے۔

قولہ تتکافا۔ یعنی برابر ہے قصاص میں اور دیات میں اور  
کفو کے معنی نظیر اور مساوی کے ہیں۔

گھنٹا ہوں میں۔ لیکن ذکر مسائل میں پورا صحیفہ ہوا  
ہے مسائل ظاہرہ سے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں

اور اکثر ان میں ذکر کر کے ہیں میں نے اوپر اور اہم  
مسائل میں۔



# متعلق بصحیفۃ النبی صلی اللہ علیہ السلام لکان عند علی

متعلق ہے اس صحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حضرت علی کے پاس تھا

قول علی رضی اللہ عنہما کہ وہ اپنا خطبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ملا دوس سے  
رجل مسلم۔ فالسادیہ  
فہم حکم اللہ الذی حکم بہ فی  
کتابہ او علی لسان رسولہ  
والتفقہ فیہما وذل الجہد  
واستقصا علی سم یستقصل بہ  
الی استنباط الاحکام الی لیست  
منصوصہ فی النصوص۔ أعلم  
ان الفہم والی فی الدین من  
اعظم نعم اللہ الی انعم بہا علی  
عبادہ بل ما اعطی عبد عطاء  
بعد الاسلام افضل منہ بل  
قیام الاسلام و نظام علیہ وہ  
بقیۃ ثم ان الاجتہاد والاستنباط  
مما نطق بہ الکتاب وورد بہ السنۃ  
واطبق علیہ الصحابۃ رضی اللہ  
تعالی عنہم فقال اللہ تعالیٰ وکون  
رؤدۃ فی السؤل ذالی اذلی  
الامیر منہم یعلمہ الکنین  
یستنبطونہ منہم۔ قال فی  
الکلیل ہذا اصل عظیم  
فی الاستنباط و قال اللہ سبحانہ  
وہما کان المؤمنون ینفذوا  
کتابہ۔ فکون لا لفت من کل

قول علی رضی اللہ عنہما کہ وہ اپنا خطبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ملا دوس سے  
سبھنا ہے اللہ کے حکم کا جس کا حکم کیا ہے اپنی کتاب میں  
اپنے رسول کی زبان پر۔ اور اہل دین میں تفقہ کرنا یعنی اتمام  
کوشش اور پورا صرف کرنا اپنی وسعت علم کو تاکہ رسول اللہ صلی  
یہ اہل احکام کے استنباط کا جو ضروری ہے سے مذکور نہیں  
ہیں جان تو کہ سبھنا اللہ کے دین میں اللہ کی اور ان  
پڑی نہیں ہیں سے ہے جو اس نے اپنے بندوں پر  
انعام کی ہیں بلکہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی بخشش اس سے  
افضل اسلام کے بعد بلکہ قیام اور نظام اسلام کا  
اوی پر ہے اور اسی سے اس کی بقا ہے اجتہاد  
اور استنباط وہ ہے کہ ذکر ہے اس کا قرآن میں اور  
وارد ہوئی ہے اس کے لیے حدیث۔ اور اتفاق کیا  
اور پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پس نہ دیا اللہ پاک  
نے ذکر و ذکر۔ یعنی اگر جمع کریں وہ طرف رسول کے  
اور اپنے حاکموں کے تو سمجھیں اس کو وہ لوگ  
جو استنباط کر سکتے ہیں ان میں سے  
کہا صاحب اکلیل نے کہ یہ اصل عظیم ہے استنباط  
اور کہا اللہ عزوجل نے۔ وکان المؤمنون۔ اور ایسے  
تو نہیں مسلمان کہ اس کے چلے جاویں۔ میں کیوں نہ  
نکلا ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ کہ سمجھ رہا کریں  
دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو کہا صاحب اکلیل  
نے بھی کہ اشارہ ہے اس میں اس بات کی طرف  
کہ سمجھ حاصل کرنا دین میں اور تعلیم کرنا جاہلوں کو فرض  
کفایہ ہے۔ اور استنباط لایا گیا ہے اس کے ساتھ

تکلیف کے بغیر ہونے پر جاہل کے لئے اور لیکن حدیث  
پس مندریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ  
جس کے ساتھ اللہ پہلائی کا ارادہ کرتا ہے ہمہ دار  
کرویتا ہے اور کو دین میں جس نیت کہ میں تقسیم  
کرتے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کیا اسکو  
شیخین نے اور اس کے سوا حدیثیں محدثوں میں کتب  
احادیث میں۔

لیکن آثار صحابہ پس روایت کیا ہے سفیان ثوری نے  
شیبانی سے روایت کرتے ہیں شعی سے وہ شریع سے  
اک حضرت عمر نے اون کو کہا تھا کہ جب پائے تو کوئی  
حکم قرآن میں تو فیصلہ کر اس کے موافق اور اس کے موافق  
پر متوجہ نہ ہو اور اگر پیش آئے چھو ایسا امر جو نہ ہو  
کتاب اللہ میں پس حکم کر سنت رسول اللہ کے موافق کیا  
اگر پیش آئے ایسا مسئلہ جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور  
نہ سنت رسول اللہ میں تو حکم کر لوگوں کے اجماع  
کے موافق اور اگر ایسی صورت پیش آئے کہ کتاب اللہ  
میں نہ ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ اس مسئلہ میں  
کلام کیا ہو تجہ سے پہلے کسی نے تو اگر تو چاہے اجہا  
کرے تو اجہا کر اور تو چاہے کہ باز رہے اس سے  
تو باز رہ۔ اور نہیں خیال کرتا میں باز رہنے میں مگر بہتری  
دے سکے تیرے۔

اور روایت کی ابو عبیدہ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم  
سے ابو موسیٰ نے عیش سے روایت کر کے وہ روایت  
کرتے ہیں عمار سے وہ عمار سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے  
وہ ابن مسعود سے کہ ایک روز اون کے لوگوں نے  
بہت سوال کیے الحدیث اور اس میں ہے کہ اگر  
پیش آئے تجہ ایسا امر جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور نہ

فِي قَاتٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لَيْسَ تَفْقَهُوا  
فِي الدِّينِ وَلَيْتَ لَكُمْ رُؤُوسًا فَتُفْهَمُوا  
الْآيَةَ - قَالَ فِي الْاَكْلِيلِ اِيضًا فَيَا اَنْ  
التَّفْقَهُ فِي الدِّينِ وَتَعْلِمُوا الْحَالَ فَرَضَ  
كَفَايَةً وَاسْتَدَلَّ بِهٖ عَلَى جَوَانِ التَّقْلِيدِ  
لِلْعَامَى - وَامَّا السَّنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَرِثُ اللّٰهَ بِهٖ خَيْرًا  
يُنْفِقُهُ فِي الدِّينِ وَامَّا اَنَا فَاسْرُفَ اللّٰهُ  
يُعْطِي رَاوَاهُ الشَّيْخَانِ وَعِيْذُكَ مِنْ  
الْاَحَادِيثِ الْوَارِدَةِ فِي مَدَوْنَاتِ  
الْاَحَادِيثِ - وَامَّا الْاَوْتَارُ فَرَوَى سَفْيَانُ  
الثَّوْرِي عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ الشَّيْخَيْنِ شَرِيحِ  
اَنْ عَمْرٍا كَتَبَ اِلَيْهِ اِذَا وَجِدْتَ شَيْئًا مِنْ كِتَابِ  
اللّٰهِ فَاقْضِ بِهٖ وَلَا تَلْتَفِتْ اِلٰی غَيْرِهٖ وَاَنْ  
اَتَاكَ شَيْءٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاقْضِ عَنِ  
بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ  
اَتَاكَ غَيْرُ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَوْ بَيْنَ بَهٗ  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ  
بِمَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ وَاَنْ اَتَاكَ غَيْرُ لَيْسَ  
فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ شِئْتُ لَمَّا فِيْهِ اَحَدٌ قَبْلَكَ  
فَاِنْ شَدَّتْ اَنْ تَحْتَمِلَ رَأْسَكَ فَتَقَدِّمُ وَاَنْ  
شَدَّتْ اَنْ تَاْخُرَ فَاْخُرْ وَاَمْرِي اِنَّ اَخْرَجْتُ  
لَكَ وَمَرَوِي أَبُو عَبِيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْوِيَّةَ  
عَنْ اَلْاَعْمَشِ عَنْ عِمْرَانَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ يَزِيْدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنْكَرُوْا عَلَيَّ  
يَوْمَ رَأَيْتُكَ لَيْسَ فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْهِ

کتاب ولا تقصہ بنیہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ولا تقصہ الصالحون فلیجتہد رایہ وراۃ  
 ابن ابی خشیمة من طریق الاعمش عن  
 القاسم بن عبد الرحمن عن ابیہ عن  
 عبد اللہ بن مسعود مثله وکن اراۃ  
 سفیان بن عتیة عن عبید اللہ بن یزید  
 عن ابن عباس انہ کان اجتہد رایہ وغیر  
 ذلك من الکثائر اللہ راہا اللہ  
 ابن القیم فی کتابہ الاعلام الموعین  
 ان من شروط الاجتہاد ما اتفق  
 علیہ علماء الاصول کما فی مسلم  
 الثبوت وحصول المامول وغیرہا  
 ان یکون عارفا بعلوم الصنف والنحی  
 واللغة وخیر ذلك من علوم العربیة  
 وان یکون عالما بنبیوں الکتاب والسنة  
 بقدر ما یتکم بہ علی استخراج الاحکام  
 من ماخذها ومعرفة مواضع الاجماع  
 وان یکون عالما بالنسخ والمنسوخ وان یکون  
 عالما باصول الفقه الذی هو عماد  
 فسطاط الاجتہاد واساسہ الذی  
 تقوم علیہ ارکان بناءہ - قال الامام ابن  
 القیم فی الاعلام ان الرای ثلثة اقسام  
 الرای باطل بلا ریب وراۃ صحیحہ وراۃ  
 هو موضع الاستیثاء - والاقسام الثلثة  
 اشار الیہ السلف فاستعملوا الرای الصحیح  
 وعملوا بہ واقتوا بہ وسوغوا القول بذو  
 ذموا الباطل ومنعوا من الفتناء -

فیصل کیا ہوا دکی بابتہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ حکم  
 کیا ہوا دکی بابتہ سلف صالحین نے پس چاہئے کہ اجتہاد  
 کرے اپنی راہ سے۔ اور روایت کی ہے ابن ابی خشیمة نے  
 اعمش کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن عبد الرحمن  
 سے وہ اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے نقل اسکے  
 اور آسیرح روایت کی ہے سفیان بن عتیہ سے عبید اللہ  
 بن ابی یزید سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ وہ  
 اجتہاد کیا کرتے تھے اپنی راہ سے۔ اور اس کے ساتھ  
 سے وہ آثار صحابہ جنکو روایت کیا ہے امام ابن قیم نے اپنی  
 کتاب اعلام المؤمنین میں پھر یہاں نوکر اشرط اجتہاد کی پھر  
 علماء اصول نے اتفاق کیا ہے صحیحہ مسلم الثبوت اور  
 حصول المامول وغیر میں... مذکور ہے کہ وہ جاننے والا  
 ہو صرف نحو اور لغت اور ان کے سوا علوم عربیہ اور عالم  
 ہو نصوص کتاب اللہ اور حدیث کا اور مقدار ممکن ہو اوس  
 کے ذریعہ سے استخراج احکام کا اوس کے ماخذ سے  
 اور سچانے ملاقا جماع کے اور عالم ہونا نسخ منسوخ کا  
 اور عالم ہواصول فقہ کا جو ستون ہے بنیاد اجتہاد کی  
 اور اوس کی وہ بنیاد ہے حیثیت نام میں ارکان بناء اجتہاد  
 کی۔ کہا امام ابن القیم نے اعلام المؤمنین میں کہ رائے کی  
 تین قسم ہیں۔ رائے بطل بلا شک۔ رائے صحیح بلا شک۔  
 اور رائے جو محل اشتباہ ہو۔ اور ان تینوں قسموں کی طرف  
 اشارہ کیا ہے سلف نے پس ہستمال کیا انہوں نے  
 رائے صحیح کو اور عمل کیا اور سپر اور فتوے دیے اوس کے  
 موافق اور عبادی کیا اپنے مذہب کو اور سپر  
 اور برای کی رائے باطل کی اور نسخ کیا اور سچر حل کرنے  
 اور اوس کے موافق فتوے اور فیصلہ دینے سے  
 اور کہو لا اپنی نہانوں کو اوس کی اور اوس راہ دینے

والقضاء به واطلقوا السننهم بنموذم  
 اهلہ قال رای الباطل انواعاً احدھا هو  
 الراي الخالف للنص ثانیہا هو الکلام  
 فی الدین بالخوص والظن من غیر المنظر  
 الی النصوص والأثر والثالثھا هو الراي  
 بالمقائس الباطلة التي وضعها اهل البدع  
 والاضلال ورايکما هو الراي الذی احدث  
 به البدع وغیرت به السنن وخصا صہا  
 هو الراي الذی موم فی احکام شرائع الدین  
 بالاستقصاء والظنون والآراء المحمودة  
 ایضاً انواعاً الأول رای الصحابة الذین  
 شاهدوا التذیل وعرفوا التاویل فہم  
 مقاصد الرسول فسیبہم اھم کسبہم  
 الی صحبہ صلی اللہ علیہ وسلم والثانی هو  
 الراي الذی یفسر النصوص ویبیین  
 وجہ الدلالة منها ویقرروا ہا ویوضحھا سہا  
 ویسہل طریق الاستنباط منها کما قال  
 عبدان سمعت عبد اللہ بن المبارک  
 یقول لیکن الذی نعتمد علیہ الا توخذ  
 من الراي ما یفسر لك الحدیث - وهذا  
 هو القرم الذی یختص اللہ سبحانہ بہ من  
 شأنا من عبادہ والثالث الذی توأطأت  
 علیہ الاثمة وتلقاہ خلفہم عن سلفہم  
 قالوا توأطأ علیہ من الراي لا یكون الا  
 صواباً والکلیہ هو الراي الذی یكون بعد  
 طلب علما الواقع من الکتاب والسنن  
 وقضاء الخلفاء الراشدین یا ان لا یجد فیہا

والکلیہ مذمت میں۔ پس رار باطل کی چند قسمیں ہیں۔  
 اول وہ رائے جو مخالف ہوں نص کی۔ دوسرے کلام کرنا  
 دین میں اہل اور گمان کے ساتھ قصوص اور آثار پر  
 نظر کے بغیر تفسیر کرے وہ رار جو معنی ہو قیاسات باطلہ پر  
 جن کو وضع کیا اہل بدع نے۔ اور چوتھی وہ رار کہ سید ہر  
 اوس سے بدعتیں اور بدل جائیں سنتیں۔ اور پانچویں  
 وہ رائے مذموم احکام شرائع دین میں جو طبیعت کو خوش  
 نگے اور اہل سے جو اور رائے محمود ہیں۔ چند قسم ہے  
 اول رار صحابہ کی جنہوں نے مشاہدہ کیا قرآن کا اور سچا  
 تاویل کو اور سمجھا مقاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 پس نسبت اوس کی راویوں کی مثل اوس کی نسبت کے  
 ہے محبت رسول اللہ کی طرف اور دوسرے وہ رار  
 جو تفسیر کی جاوے قصوص سے اور بیان کی جاوے  
 وجہ دلالت کی اور ثابت کیا جائے اوس کو بیان ہوں  
 خاص اوس کے اور سہل جو طریقہ استنباط کا اوس کے  
 جیسے کہ ہما عبدان نے کہ میں نے عبد اللہ بن المبارک  
 سے کہ چاہیے کہ جو کہ اختیار کرے اور پس اثر اور اختیار  
 وہ رائے کہ تفسیر کرے اوس کی حدیث۔ یہ وہ سمجھ ہے  
 کہ خاص کتاب ہے اور اوس کے ساتھ اپنے بندوں  
 میں سے جس کو چاہتا ہے اور تفسیر کے وہ رائے ہے  
 جس پر قرار کرے امت اور یہو نبی ہو خلعت کو سنبھلے  
 اور جس پر اتفاق اور تو اترا ہو گاہہ رائے نہیں ہوگی اور وہ  
 چوتھی وہ رار جو ہو بعد تلاش اوس علم کے جو کتاب اور  
 اور سنت اور قضاء خلفاء راشدین میں ہے بانی طور کہ نہ  
 پاوے ان میں پس اجتہاد کرے اپنی رائے اور تفسیر  
 اقرب اس مسئلہ کی طرف کتاب اور اور سنت اور فضائل  
 صحابہ میں پس یہ رائے وہ ہے کہ جاری کیا اوس کو

صیاب نے اور استعمال کیا اور اسکا اثبات رکھا ہے  
بعض نے بعض کو۔

کچھ کتابوں میں کہ امام ابن قیم نے تقسیم کی ہے  
اسکی تین قسموں کی طرف سے ایک اول بیان کر دیا ہے  
اور اس کی کتاب اعلام اللوثرین کا قول صدر مسئلہ میں ہے  
اول دو قسموں کی تفصیل بھی ہے اور وہ اسے پہل  
اور اسے صحیح میں۔ اور فوت ہو گیا کلام کرنا اونسے  
متم ثلث میں۔ اور وہ دہرائے ہے جو محل اشتباہ میں  
ہو۔ اور وہ دہرائے ہے جو محل اجتہاد میں مخصوص  
اور اول کے تعارض کے وقت یا میں طوع کہ ہو ایک نص  
جس کا مقتضی ایک مسئلہ ہو قول کرے اور اسکا مجتہدوں  
نص سے استنباط کرے یا اس پر قیاس کرے اور  
اسی مسئلہ میں دوسری نص ہو کہ اسکا اقتضاء خلاف  
ہو اس قول کے پس مشتبه ہو گیا امر میں یہ ہے  
وہ تیسری قسم پھر اس کے بعد کہتا ہوں میں کہ حضرت  
علیؑ نے جو یہ کہا ہے کہ اَوْفَرَمَ عَلَيْهِ رُبُّ الْمَسْلُومِ  
تو مراد آپ کی اس سے وہ دہرائے ہے جو مقتضائے  
نص کے موافق ہو۔ خواہ متم ثلثی سے ہو یا متم ثلث  
سے۔

اور لیکن وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے  
ہے اس قول کے خلاف کہ کہا آپ نے کہ اگر مومن  
بیاد و دین کی عقل پر تو ہوتا سح کرنا موزہ کے تہہ پر  
اور پھر سح کرنے سے اور دیکھا ہے میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو سح کرتے تھے آپ ظاہر خیرین  
پر روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد وغیرہ نے تو  
مراد اس سے اس کے باطل ہے یعنی جبکہ وارد ہوئی  
نص ایک صورت کہ کسی مسئلہ میں پس نہ عقل کام دینی

فاجتهد بالیہ ونظر الی اقرب ذلک من الکتاب  
والسنة وقضية الصحابة فهذا هو الراي  
الذي سقاه الصحابة واستعملوه واقتد  
بعضهم بعضا عليه۔ اقول ان الامام  
ابن القيم قد قسم الراي الی ثلاثة اقسام  
اسلكتاه من قوله فی صدر المسئلة من  
کتابه الاعلام فمرآه ساق الکلام فی  
تفصیل القسمین الاولین وهو الراي  
الباطل بلاریب والصحیح بلاریب وفات  
منه الکلام فی القسم الثالث وهو الراي فی  
موضع الاشتباه وهو الراي الذی هو فی  
محل الاجتهاد وعند تعارض النص  
والادلة بان یکون نص مقتضاه قول  
قال به مجتهد بالاستنباط عنه والقیاس  
عليه وتمر نص آخر قضیته خلاف هذا  
القول فاشتبه الامام فهداهو الراي  
الثالث۔ فربعد ذلک اقول ان ما  
قال به علی رضی اللہ تعالیٰ عنه من قوله  
اَوْفَرَمَ اعطيه راجل المسلم فاراد به رضی  
الله تعالیٰ عنه الراي علی مقتضی النص  
سواء کان من قسم الثاني او الثالث و  
امام اساموی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه  
ایضا بخلاف ذلک القول من قوله رضی  
الله عنه لو کان الدین بالراي لکان اسفل  
الخنق اولی بالمسلم من اهلاہ وقدرأیت  
رسول الله صلی الله علیه وسلم یسبح  
علی ظاهرا خفیه وَاَهَا ابی داؤد وفی

قالمراد به هو الراى الباطل يعنى اذا ورج  
النص على وجه في مسئلة فلا فهم ولا  
راى بخلافه فانه باطل وليس من  
الدين بل الدين هو وجه النص والكل  
في مسئلة الخلف ان اسفله يباشر  
الارض ويدر فى الغاسة وقضية ان  
يوسع على اسفله راى باطل لما بين  
النص وكن اما قاله الشيعى فى الاعلام  
ايضا قال الامام احمد حدثنا يزيد بن  
هارون قال اخبرنا عاصم الاحول عن  
الشيعى قال سئل ابو بكر عن الكلافة فقال  
انى ساقول برائى فان يكن صوابا فمن  
الله وان يكن خطأ فمنى ومن الشيطان  
اراه ما خلا والوالد والولد فان قيل  
كيف يجمع هذان مع ما صح عنه من  
قوله اى سماء تظلم واق ارض تظلم  
ان قلت فى كتاب الله برائى وكيف يجمع  
هذان الحديث الذى تقدم بمن قال  
فى القرآن برايه فليتبوا مقعده من  
النار فالجواب ان الراى نوعان  
احدهما راى مجرد لا دليل عليه بل  
هو خوص وتخصيص فهذان الذى  
اذا الله الصديق والصحابه عنه رضى الله  
تعالى عنهم والثانى راى مستند الى  
استدلال واستنباط من النص وحده  
او من نص اخر معه فهذان الحظف  
فهم النصوص وادقه ومنه رايه فى

اوس کے خلاف نہ سمجھ پس وہ باطل ہے اور نہیں نقل  
ہے دین میں بلکہ دین تو وہی ہے جو معتق ہے نص کا  
پس رائے مسئلہ بحث میں کہ اوس کا اسفل مباشر ہوتا ہے  
زمین ہے اور طاقی ہوتا ہے نجاست کے جگہ مستحق  
یہ ہے کہ مسح کیا جاوے موزہ کے اسفل پر رائے  
باطل ہے اس وجہ سے کہ رو کرتی ہے اسکو نص  
اور اسطرح وہ جو ذکر کیا ہے شیخ ابن قیم نے احادیث  
کہ کہا امام احمد نے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن  
ہارون نے کہا خبر دی ہم کو ماصم احول نے شبی سے  
روایت کر کے کہا کہ سوال کیے گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ  
کہ الکی بابتہ تو فرمایا آپ نے کہ کہوں گا میں اوس میں  
اپنی راس سے پس اگر وہ درست ہے تو اشار کی جانب  
سے اور اگر خطا تو میری جانب سے اور شطن کی پستے خیال نہ ہو  
کلا کہ کو ماسوا والد اور عدل کے پس اگر اعتراض کیا جائے  
کہ کیسے جمع ہو گا یہ قول اوس صحیح روایت کے ساتھ جو  
ابو بکر صدیق سے ہے کہ کونسا انسان مجھے ڈانگیگا اور  
کونسی زمین مجھے ٹھرنیگی اگر قرآن میں میں اپنی راس سے  
کچھ کہوں اور کیسے جمع ہوگی یہ حدیث متقدم من قال  
فی القرآن احدی کے ساتھ معنی جس نے تفسیر کی قرآن  
کی اپنی راس سے پس چاہیے کہ بتائیں اپنا ٹھکانہ دونوں کا  
تو جواب اوس کا یہ ہے کہ رائے کی دو قسمیں ہیں ایک  
تو راس جو جس پر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ ہوا محمل اور اندازہ ہے  
پس یہ ہے جس سے پناہ لگتی ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور دوسرے وہ رائے جو  
مستند ہو دلیل کی طرف اور مستند ہوتی ہو میرے حکم یا شیخ حکم  
سے جس کے ساتھ دوسری دلیل ملے کہ صحیح ہو پس یہ باریک  
بینی ہے اولیں اور لطیف راس ہے اور اسی قسم سے ہے



ابن الحکم قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية يريد زيارة البيت لا يريد قتالا وساق معه الهدى سبعين بدنة وكان الناس سبع مائة رجل - فكانت كل بدنة عن عشرة قال وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كان بعسفان لقيه البشيريون سقيان الكعبة فقال يا رسول الله هذه قریش قد سمعت بمسيرك فخرجت معها العتي والمطافيل قد لبسوا جلود المني يهاهدون الله ان ياكلوا لحمهم عنوة ابدا وهذا اخالد بن الوليد في خيلهم قد قدموا الى كني اعم الغويم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ويح قریش لقد اكلتم الحرب ما اذا عليهم لو خلوا بيني وبين سائر الناس فان اصابوني كان الذي امرادوا وان اظهم في الله عليهم واخلوا في الاسلام وهم وافيون وان لم يفعلوا قاتلوا وبهم قوة فما تظن قریش والله اني لا ازال اجاد لهم على الذي بعثني الله الحق يظهرة الله له او تنفر هذه السالفة فامر الناس فسلکوا اذ اتوا اليمین بین ظهرا الحصى على طريق تخس جنة على ثنية المد امر الحديبية من اسفل مكة قال فسلک بالجيش تلك الطريق فلما رأته خيل قریش فتره الجيوش قد

دوڑنے لگے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبیبہ کے سال میں بقصد نیابت میت اللہ مبارک و قتال اور اپنے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے آپ کے ہمراہ سات سو آدمی تھے۔ پس تہا ہراونٹ دس آدمیوں کی جانب سے کہا راوی نے میں تشریف پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب مقام عسفان پر پہنچے تو آپ سے بشیر بن سفیان کہی پس کہا کہ اسے رسول اللہ قریش تیار ہیں اور وہیں نے آپ کے سفر کی خبر سن لی تھی۔ اپنے ہمراہ سب چوٹے اور بڑے کو لے لیا ہے۔ پچیس تین چیتوں کی کہاؤں کی (یعنی چلتے) اپنے ہوئے ہیں قسم کھاتی ہے کہ آپ کو قوت اور غلبہ سے ہرگز کمین نہیں جانے دینگے اور خالد بن ولید بھی شکر سواروں کا لیکر آ رہے ہیں اور منزل کے غیر تک پہنچنے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے قریش پر لڑائی نہ اور کھو لیا کاش اگر قریش جیسے اور لوگوں کے معاملہ میں تعرض نہ کرتے اور حال نہ ہوتے پس اگر وہ لوگ میرے غالب آتے تو قریش کی ہار عاف تھی اور اگر اللہ مجھے اور ان لوگوں پر غالب کر دیتا تو قریش ہمدانے آتے جو ایک جماعت کثیر ہیں اور اگر اسلام نہ لاتے لڑتے اور وہ صاحب قوت ہیں۔ قریش کا کہہ نہ خیال ہے بخدا میں قریش سے ہمیشہ لڑتا رہوں گا اوس امر پر چہرہ خدا نے مجھے یہاں سے جک کر اللہ اسلام کو غالب کرے یا جاہلیت ہی تنہا باقی ہے۔ پھر آپ کو گوں کو حکم دیا کہ اوس راستہ ملیں جو آبادی حصہ کی پشت کی جانب کو سیدی طرف واقع ہے اور وہ راستہ حدیبیہ کو مکہ کی جانب چھوڑ کر تھوڑا ذیئہ اللہ کو تائب ہے پس چلا شکر اسی راستہ میں سواران قریش کو معلوم ہو کر اسلامی لشکر نے راستہ بدل دیا ہے تو وہ جماعت قریش کی طرف لوٹ آئی



خالفوا عن طريقهم فكسوا راجعين الى  
 قریش فخرج رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم حتى اذا سلك ثنية المزار برکت  
 ناقة فقال للناس خلاوت فقال صلى  
 الله عليه وسلم واخلاوت وما هو بخلق  
 ولكن حبسها حبس الفيل عن مكة والله  
 لا تدعوني قریش اليوم الى خطبة لست اقول  
 فيها صلوة الرحمة الا اعطيتم اياها ثم قال  
 للناس انزلوا فقلوا يا رسول الله وما  
 يا وادي من ماء ينزل عليه الناس  
 فانحروا صلى الله عليه وسلم سبها من  
 كنانته واعطاه رجلا من اصحابه فنزل  
 في قلبه من تلك القلب فغزاة فيه  
 بغاش الماء بالدواء حتى ضرب الناس  
 عنه بعطن فلما اطمان رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم اذا بديل بن ورقاء  
 في رمال من خزاعة فقال لهم كقول  
 البشيرين سفیان فرجعوا الى قریش  
 فقالوا يا معشر قریش انكم تعجلون على  
 محمد وان محمد الويات لقتال انما  
 جاءنا اثر هذا البيت معظا الحق فانه قوم  
 قال محمد بن اسحق قال الزهري وكانت  
 لخزاعة في عتبة رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم مسلما ومشا كها لا يخفون على  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا كان  
 بهمة قالوا ان كانا جاءنا لذلک فلا  
 والله لا يدخلنا ابدا اعلينا عنوة ولا

اور رسول الله صلى الله عليه وسلم سفر فرماتے ہے یہاں تک کہ  
 حبث ثنیۃ المزار تک پہنچے تو ناقہ مبارک بیٹھ گئی لوگوں  
 نے کہا کہ تہک گئی رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا کہ  
 شکنا کی عادت نہیں ہے لیکن روکا ہے اسکا اندر نے  
 قسم بخدا نہیں چاہینگے مجھے قریش کوئی امر اہم جس سے کہ  
 مقصود انکو صلہ رحم ہو کر کہ ان لوگ ہیں اور کو پھر لوگوں  
 سے فرمایا کہ میں مقام کو دو عرض کی کہ یا رسول الله اس  
 وادی میں پانی نہیں ہے چیر لوگ ٹہریں آپ نے اپنی  
 ترکش سے تیر نکالا اور ایک صحابی کو دیا اوس صحابی نے  
 اوس تیر کو لیک گڑھے میں گاڑ دیا جہاں سے پانی نے  
 بڑی شدت سے جوش مارا جس سے سب لوگ سیراب  
 ہو گئے جب مقام کے چکر رسول الله تدبیل بن ورقاء  
 خزاعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ آئے۔ آپ نے اپنے  
 بھی وہی فرمایا جو بشیر بن سفیان سے کہا تھا پس لوٹ گئے  
 وہ سب قریش کی طرف اور کہا کہ اے گروہ قریش تم جلدی  
 کر رہے ہو مجھ پر حالاکہ وہ تم سے لڑنے کو نہیں آتے ہیں  
 بلکہ بیت اسد کی زیارت کو آئے ہیں پس باز رہا دے  
 کہا عبد بن اسحق نے کہا زہری نے کہ تہ خزاعہ سلمان  
 اور مشرک سب کے سب رسول الله کے ہم عہد  
 جو بات کہ میں ہوتی تھی وہ آپ سے باطل نہیں چپچہ  
 تھے کہا قریش نے اگرچہ وہ اسی واسطے آئے ہیں تب  
 بھی حرم بخدا ہرگز نہیں داخل ہو سکیں گے کہیں پہنچتی  
 تاکہ آئے عرب اس کی باتہ تیں نائیں۔  
 پھر قریش نے مرکز بن حفص بن اسحق کو جو بنی عامر  
 میں سے تھے آپ کی خدمت میں بھیجا جب اس پر  
 رسول الله کی نظر پڑی تو سر دیا یہ شخص فریبی ہے  
 جب وہ آپ کے پاس پہنچا تو آپ نے اوس سے

تَقْدَرْتُ بِذَلِكَ الْعَرَبُ ثُمَّ لَبَعْتُهَا إِلَيْهِ  
 فَكَرَزَ بَيْنَ حَفْصِ بْنِ الْأَحْنَفِ أَحَدِ بَنِي  
 حَامِرٍ بَيْنَ لُؤَيٍّ فَلَمَّا سَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا رَجُلٌ غَادِرٌ فَلَمَّا  
 انْتَهَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كَلَّمَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوْفٍ وَمَتَأَكَّرَ بِهِ  
 أَصْحَابُهُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ فَأَخْبَرَهُمْ  
 بِمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَبَعَثُوا إِلَيْهِ الْحَسَنَ بْنَ عَلْقَمَةَ الْكِنَانِيَّ  
 وَهُوَ يَوْمَئِذٍ سَيِّدُ الْأَجَابِيثِ فَلَمَّا سَأَاهُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا  
 مِنْ قَوْمٍ يَتَأَلَّهُونَ فَاذْبَعُوا الْهُدَى فِي وَجْهِهِ  
 فَبَعَثُوا الْهُدَى فَلَمَّا رَأَى الْهُدَى يُسِيلُ  
 عَلَيْهِ مِنْ عَرَضِ الْوَادِي فِي قَلْبِهِ قَدْ  
 أَكَلَ أَوْتَامَرَةً مِنْ طَوْلِ الْحَبْسِ عَنْ مَحَلِّهِ  
 رَاجِعًا وَلَمْ يَصِلْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْظَامًا لَمَّا رَأَى فَقَالَ يَا مَعْشَرَ  
 قُرَيْشٍ قَدْ رَأَيْتُمْ مَا لَا يَحِلُّ سِدَّةَ الْهُدَى  
 فِي قَلْبِهِ قَدْ أَكَلَ أَوْتَامَرَةً مِنْ طَوْلِ  
 الْحَبْسِ عَنْ مَحَلِّهِ فَقَالُوا اجْلِسْ إِنَّمَا نَتَّ
 اَعْرَابِي لَا عِلْمَ لَكَ فَبَعَثُوا إِلَيْهِ عُرْوَةَ  
 ابْنَ مَسْعُودٍ أَلْتَقَفْتَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ  
 إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مَا يَطْلُقُ مِنْكُمْ مِنْ تَبَعْتُونَ  
 إِلَى عَمَلٍ إِذَا جَاءَكُمْ مِنَ التَّعْنِيفِ وَسُوءِ  
 اللَّفْظِ وَقَدْ عَصَيْتُمْ أَنْتُمْ وَالِدَ الْوَدَانِ وَلَدُ  
 وَقَدْ سَمِعْتُمْ بِالَّذِي نَأْيَكُمْ فَجَمَعْتُمْ مِنْ  
 اطَاعَتِي مِنْ قَوْمِي ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى أَصِيتَكُمْ

بھی دی منسرایا جو شیر و بیل سے فرمایا تھا۔ اوس نے  
 واپس جا کر خبر دی قریش کو اون باتوں کی جو رسول اللہ نے  
 فرمائی تھیں پھر بھیجا قریش نے آپ کی خدمت میں  
 علس بن علقمہ کنانی کو جو قبیلہ اجابیش کا سردار  
 تھا جب آپ نے اوس کو دیکھا تو منسرایا کہ یہ خدا  
 پرست قوم میں سے ہے اس کے سامنے قربانی  
 کے اونٹ لاؤ دینا چنچہ وہ سب اوس کے سامنے  
 کیے گئے جب اوس نے قربانی کے اونٹوں کو  
 اپنی طرف پہاڑ سے اترتے دیکھا کہ قلائد کی تائیں اونٹوں  
 نے بہوک کی وجہ سے چابلی ہیں تو وہ رسول اللہ  
 کی خدمت میں بھی نہیں آئے اور وہیں سے لوٹ  
 گئے کیونکہ قربانی کے اونٹوں کی حالت نے اوپر  
 اثر کیا و علس نے واپس جا کر کہا کہ اسے حاجت  
 قریش میں نے وہ چیز دیکھی ہے جس کا روکنا جائز  
 نہیں ہے یعنی قربانی کے اونٹ اون کے گلے  
 میں مار پڑے ہوئے ہیں جن کی تائیں بہت روز بٹنے  
 کی وجہ سے بہوک میں اونٹوں نے چابلی ہیں۔  
 قریش نے کہا تو بیٹھ جا تو توبہ سمجھا دی ہے تو نہیں  
 سمجھتا پھر عروہ بن مسعود ثقفی کو بھیجے گا ارادہ کیا عروہ  
 نے جواب دیا کہ جماعت قریش میں دیکھ رہا ہوں اس  
 بات کو جس کو تم بھیجے ہو محمد کے پاس جب وہ واپس  
 آتا ہے تو اوس سے بدگوئی اور ادا سپردگمانی کی جاتی ہے  
 حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم میرے بچائے والد کے ہو  
 اور میں بچائے تمہاری اولاد کے ہوں اور جب میں نے  
 سنا کہ تم پر امر اسطوری ہوا ہے تو اپنے مطیع قوم کو  
 تمہارے ساتھ شریک کیا اور اپنی جان ایکرتباری غلام  
 کو حاضر کیا۔ قریش نے کہا تو یہ ہے اور تجھ پر مکہ کی گمانی

بنفسه قالوا صدقت ما انت عندنا بتم  
 فخرج حتى اقر رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم مجلس بين يديه فقال يا محمد  
 جمعت اوباش الناس ثم حشيتهم كبيضتك  
 لتقتضها فما قرئت معها العوذ المظليل  
 قد لبسوا اهلوا والنور يا عبادون  
 الله ان لا تدخل عليهم عنوة ابدا واهم  
 الله لكافي بفقركم قد انكشفت عنك غدا  
 قال وابوبكر الصديق رضى الله عنه  
 خلفه رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 قائم فقال امصص بظلال الات الحن  
 تنكشف عنه قال من هذا ايا محمد قال  
 هذا ابن ابي قحافة قال واك الله لولا يد  
 كانت لك عندى لكافاك بھا ولكن  
 هذه بھا ثم تناول حية رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم والمغيرة بن شعبة  
 واقف على راس رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم فى الحد يد جعل يقرع يده  
 قال امسك يدك عن حية رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قيل والله لا تقبل  
 قال ويحك ما افضلك واعظلك قال  
 فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 قال من هذا ايا محمد قال هذا ابن  
 انيالك المغيرة بن شعبة قال اعتذر  
 هل تحسنت سوء تلك الالاباوص قال  
 فكلما رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 بمثل ما كلم به اصحابه فاخبروا انه لو رأت

نہیں ہوگی پس عروہ رسول اللہ کی خدمت میں گئے اور  
 آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ اے محمد تم نے چند  
 اوباش جمع کر لیے اور پھر ان کو بلائے ہو کہ اپنی نسل کو  
 ہلاک کرو۔ وہ لوگ قریش میں جو نمل کھڑے ہوئے ہیں  
 اپنے چھوٹے بڑوں کے ساتھ۔ چیتوں کی پوتئیں بنے  
 ہوئے ہیں اور قسم کھا کر آئے ہیں کہ تم کو ہرگز زبردستی  
 مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ اور خدا کی قسم تم کو مکہ  
 سے باہر نہ لے جائیں گی یہ سب علماء یہود اور عیسائی تھے  
 رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے پیچھے تھے سخت گالی دیکر  
 کہا کہ کیا ہم علماء یہود اور عیسائی کے آپ سے کہا عروہ نے  
 اے محمد کون ہے آپ نے فرمایا یہ ابو قحافہ کے  
 بیٹے ہیں عروہ نے کہا قسم خدا کی اگر آپ کی عظمت کا  
 خیال نہ ہوتا تو میں اس کا دلہ لے لیتا لیکن یہ اس کا بدلہ  
 ہے پس ہاتھ لگا کر آپ کے ریش مبارک کے  
 مغیرہ بن شعبہ زہد بکتر چند رسول اللہ کے پیچھے کھڑے  
 تھے وہ عروہ کے ہاتھ جھٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ اے  
 کر اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ڈاڑھی سے پہلے اس سے کہہ چڑھا  
 میں کہا عروہ نے کس قسم تیرا بدگو اور درشت زبان  
 ہو۔ رسول اللہ نے قسم فرمایا تو عروہ نے پوچھا یہ  
 کون ہے فرمایا کہ تیرا بھتیجا ہے مغیرہ بن شعبہ  
 عروہ نے کہا اے بد عبد کل ہی سے تو تو نے استیجا  
 کرنا کیا ہے پس کلام کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم عروہ کے ساتھ جیسے پچھلے قاصدوں کے  
 ساتھ گفتگو کرتی تھی اور فرمایا کہ ہم لڑنے کے ارادہ  
 سے نہیں آئے ہیں پس رخصت ہوئے عروہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو سلم کے پاس سے اور وہ دیکھ رہے  
 تھے اور بتاؤں کو جو آپ کے اصحاب آپ کے ساتھ

کرتے تھے جب آپؐ منو گئے تو مستمل پانی پاتوں  
 ہاتھ لیتے اور جب آپؐ تھوکتے تو آپؐ کے تھوک  
 کو پتوں میں لیتے تھے اور نہیں کرتا تھا کوئی پال آپؐ کا  
 نہ کہ اس کو چپٹ لیتے تھے عہدہ قریش سے  
 اگر کہا کہ اسے گردہ قریش میں لے کرے گا اس  
 کے ملک میں دیکھا ہے قیصر کو اس کے ملک اور  
 نجاشی کو اس کے ملک میں دیکھا ہے قسم اللہ کی  
 کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا میرا محمد کو اس کے  
 اصحاب میں میں نے دیکھا ہے ایسی قوم کو کہ نہیں  
 قبضہ کرنے دینے محمدؐ پر کی طرح۔ آئندہ تم کو اختیار  
 ہے۔ اور اس سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے خراش بن امیہ خزاعی کو اپنی قلعہ نامی اونٹ  
 سوار کے بجانب مکہ روانہ کیا تھا جب خراش ہمیں  
 داخل ہوئے قریش نے اون کے اونٹ کو ہلاک  
 کر دیا اور خراش کے قتل کا ارادہ کیا لیکن چناہ دی  
 اون کو قبیلہ احابیش نے یہاں تک کہ وہ واپس آئے  
 خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ تو  
 آپؐ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم کہ جاؤ وہ لوگ  
 عرض کی یا رسول اللہ میرے قریش سے اپنی جان کا اندیشہ ہی  
 کیونکہ ہاں کوئی بھی میرے قبیلہ بنی مدی میں سے نہیں ہے  
 جو مجھے چناہ دے اور آپؐ کو معلوم ہے جو کچھ قریش کو کچھ  
 عداوت اور بغض ہے۔ البتہ میں ایک آدمی بتاتا ہوں جو  
 مجھے ثابتہ اور بخیر ہوگا یعنی عثمان بن عفان پس آپؐ نے انکو  
 بلوایا اور قریش میں کچھ بھیجا کہ ہمارے کہیں کہ رسول اللہؐ نے کو  
 نہیں آئے ہیں بلکہ سیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے  
 ہیں۔ حضرت عثمانؓ روانہ ہوئے اور کہ آئے وان کو کوہان  
 بن سعید بن العاص لے اوکو دیکھ کر سواری سے اتر پڑے

یرید حرباً قال فقام من عند رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم وقد رأى ما يصنع  
 به اصحابه لا يتوصاً وضواً الا ابتداء و  
 ولا يصق بصاقاً الا ابتداء و لا يسقط  
 من شعرة شئ الا اخذوه فرجع الی  
 قریش فقال یا معشر قریش انی جئتکم  
 فی ملکہ وجئت قیصر والنجاشی فی ملکہ  
 والله ما رأیت ملکا قط مثل محمدؐ فی اصحاب  
 ولقد رأیت قوماً لا یسلمونہ بشئ  
 ابداً فرأى انیکم قال وقد کان رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم قبل ذلک بعث  
 خراش بن امیة الی مکة وحمله علی جمل  
 یقال له الثعلب فلما دخل مکة عقرت  
 به قریش ومارادوا قتل خراش فنهزم  
 الی حابلیث حتی اتی رسول الله صلى الله  
 علیه وسلم فدعا عمر رضی الله عنه  
 لیبعثه الی مکة فقال یا رسول الله  
 انی اخاف قریشا علی نفسی ولیس بھامن  
 بنی حدادی یمنعونی وقد عرفت قریش  
 عدوانی الیھا وغلظتی علیھا۔ و لکن  
 ادلک علی رجل ھو اغر منی عثمان بن  
 عفان قال فدعا رسول الله صلى الله  
 علیه وسلم فبعثه الی قریش فخرجه واند  
 لم یأت للحرب واند حجا واند ۱۲ لھذا  
 البیت معظما لحقه فخرج عثمان حتی  
 اتی مکة ولقیہ ابان بن سعید بن العاص  
 فأنزل عن دابته وحمله بین یدیه وراذ

حضرت عثمان کو آگے بٹھایا خود پیچھے بیٹھے اور انکو پانی پناہ میں لیلیا اسوقت تک کہ پہونچا یا انہوں نے پیغام رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم کا پس گئے حضرت عثمان ابوسفیان اور رؤسائے قریش کے پاس اور جو کچھ رسول امیر نے فرمایا تھا اودنے کہا قریش نے حضرت عثمان سے کہا اگر تو طواف کرتا چاہتا ہے تو طواف کر کے انہوں نے کہا جب تک رسول امیر طواف نہیں کریں گے میں نہیں کروں گا قریش نے انکو اپنے پاس روک لیا اور رسول امیر کو یہ خبر پہونچی کہ قریش نے عثمان کو مار ڈالا کہا محمد نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے کہ قریش نے میرا سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر میں سے تھا اور کہا کہ محمد سے مصالحت کر لو لیکن صلح میں یہ شرط ضرور ہو کہ اس سال واپس ہو جاویں قسم اسکی ہم اس بات کا موقع نہیں دینگے کہ آئندہ عرب باتیں بناویں وہ داخل ہو گئے ہم بڑبڑتی پس آئے سہیل جب رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر نظر پڑی تو فرمایا کہ قریش نے صلح کا ارادہ کر لیا ہے جو اس شخص کو میرا سہیل بن عمرو ہے رسول امیر کی خدمت میں تو گفتگو کی آپس میں اور صلح کا کلام نے طویل پکڑا جانین سے گفتگو ہوتی رہی یہاں تک کہ صلح کی گفتگو درمیان میں آئی اور صلح قرار پائی تحریر صلح باقی تھا کہ حضرت عمر اچھل پڑے اور ابو بکر کے پاس گئے اور کہا کہ اے ابو بکر میرا سہیل کے رسول نہیں ہیں ہم مسلمان نہیں ہیں یا قریش مشرک نہیں ہیں حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ میں تو تمہارے پیروں میں کھڑے دین میں ذلت اختیار کریں حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے عمر انکی قرار داد قائم رہنے دو ضبط سے کہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ رسول کے رسول ہیں حضرت عمر نے کہا میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ

خلفہ واجاراه حتی بلغ رسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق عثمان حتى ابا سفيان وعظماء قریش قبلهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ارسله به فقالوا لعثمان ان شئت ان تطوف بالبيت فظن به فقال ما كنت لا فعل حتى يطوف به رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاحتسبه وتبشروا عند ما قبله رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمين ان عثمان قد قتل قال محمد بن حنفی الزهري بن قيس ابغثوا سهيل بن عمر واحد بنی عامر بن لؤي قالوا امت محمد افساح ولا يكون في صلحه الا ان يرجع عنا عامه هذا قوله لا تقتدث العرب انه دخاها علينا عنوة ابدا فاقاه مهيل بن عمر وقلما راه اذ لبى صلى الله عليه وسلم قال قد اراد القوم الصلح حين بعثوا هذا الرجل فلما انتهى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا ما واطلا الكفار وتراجعا حتى جرى بينهم الصلح فلما التأم الامر ولهم بيني الا الكتاب وثب عمر بن الخطاب فاقى ابا بكر وقال يا ابا بكر اولى رسول الله او لسنا بالمسلمين او ليسوا بالمشرکين قال بلى قال فعلا من عطي الذل في ديننا فقال ابو بكر يا عمر انم غرة حيث كان فاقى اشهد انه رسول الله فقال عمر واذا اشد هذا ثم اتي رسول الله

وہ اللہ کے رسول بن پھر گئے حضرت عمر رسول اللہ کے پاس آکر کہا کہ اے رسول اللہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں یہ قریش مشرک نہیں ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو کہا کہ پھر کیوں نہ دین میں ذلت اختیار کریں آپ نے فرمایا جیسا کہ میں مسلمان ہوں اور اس کا رسول ہوں کس طرح مخالفت کر سکتا ہوں اگر حکم کی دہر گزرتی ہے مثلاً میں کرچا حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں اور صدقہ دیتا ہوں اور نمازیں پڑھتا ہوں اور غلام آزاد کرتا ہوں ان باتوں کے ذریعے جو میں نے اس روز کی تحسین یہاں تک کہ امید کرتا ہوں کہ میری پہلی گھڑاوی نے اس بلایا رسول اللہ نے علی بن طالب کو اور فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم تم کہا ہمارے لئے کہ ہم اس کو نہیں سمجھتے لیکن کچھ ہمساکہ اللہ جبریل کے پہلے کہا کرتے تھے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کچھ ہمساکہ اللہ ہم سے کہا گیا محیفہ منخراہ اس طرح ہے کہ

شرح کرتا ہوں میں نے اللہ سے تم سے یہ وعدہ کر لیا ہے جس طرح کہ میری عمر بن عبد اللہ اور ابی بن عمرو نے صلح کی ہے ان دونوں نے لڑائی موتوں کر لی اس میں ہمساکہ میں سے ہونگے اور میں لوگ اور رک جاوے گئے بعض بعض سے اور صلح کر لی ہے اس بات پر کہ جو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے احباب میں سے بغیر اجازت اپنے کسی قول یا قول کو کہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور جو شخص کہے آجائے قریش کے پاس ان لوگوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو وہ نہیں ہوں گے اور اس کو اور تحقیق درمیان ہاتھ سے مصداق حکم ہے نہ چوری ہے باطنی اور نہ ظاہری اور تحقیق جو شخص کہے کہ دوست ہے اس بات کو کہ داخل ہوویں غداروں اور ان کے عہدہ میں تو داخل ہو سکتا ہے اور میں اور جو شخص کہے کہ چاہے کہ داخل ہو نہ سب قریش اور ان کے عہدہ پہنچا ہوا میں داخل

فقال يا رسول الله اولم يأتيا بالمسلمين اوليسوا بالمشركين قال بلى قال فعلام نعطه الذلة في ديننا قال اتاعبد الله ورسوله اين اخالف امره ولن يضييعني ثم قال عمر ما نلت احصاء واتصدق واجعل واعتيق من الذي صنعت فخذ كلامي الذي تكلمت به يومئذ حق يعني ان يكون خيرا قال وعما رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له يا رسول الله اكتب بسم الله الرحمن الرحيم فقال سهيل لا اعرف هذا ولكن اكتب باسمك اللهم كما كنت تكتب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكتب باسمك اللهم فكتب الصميفة فسحقه هكذا

باسمك اللهم هذا اما اصطلم عليه محمد بن عبد الله وسهيل بن عمر واصطلموا على وضع الحرب عشر سنين يا من فيه لنا وليك بعضهم عن بعض على انه من اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصحابه بخير اذن وليه مائة حلیم من اتى قريشاً ممن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يردوه عليه وان بيننا عيباً فكفوفة وانه لا اسال ولا اغتال وانه من احب ان يداخل في عقد محمد وعهد دخل فيه ومن احب ان يداخل في عقد قريش وعهد دخل فيه واثك ترجع عنا عا منا هذا

ہو سکتا ہے اور میں۔ اور تحقیق آپ لوٹ جاویں ہم سے ہمارے  
اس سال میں پیش داخل ہوں آپ ہم پر کمزوری اور کمزور ہو سکتا  
آئندہ تو چھوڑ جاویں گے ہم کہ کوہتا ہے یہ پیش داخل ہوں آپ  
اور میں نے اپنے اچانک اور میرا وہیں اپنے اچانک کے تحقیق  
دن آپ کے ساتھ تیار ہوں اس کے نہیں داخل ہو سکتے آپ کہیں ہوں  
اس کے کہ تواریس میان میں ہوں اور تخریق کی ہر اکی اس ہاں ہاں  
نے ابن اسحق کی روایت سے جو روایت کہ تیس نہیں ہر ہی سے  
تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔ ذکر اختلافات اور روایات  
اور زیاداتی الفاظ نامہ مذکورہ عنان روایات۔

کھتا ہوں میں کہ روایت کی ہے بخاری نے کتب الصلح  
باب کیف کی کتاب ہذا اصل فلان بن فلان میں حضرت ہر  
بن حازب سے روایت کر کے اور اس میں بچائے شیعہ  
فی القرب کے یہ نظریں کہ کتبہ فلو ان کتابان السلاح  
اگرچہ قصود وہی ہے بخاری نے ہی باب میں دوسری بیٹ  
برابر بن حازب سے روایت کی ہے اور میں یہ الفاظ نہیں  
جو دوسری روایتوں میں بیان نہیں کیے گئے اور وہ ہیں  
ان لا تخرق الخ یعنی نہ بھجائیں سول اندر کہ دلول میں سے  
کسی کو اپنے ہمراہ اگرچہ اوٹیں کوئی جانا چاہا ہے اور نہ منع کریں  
اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو کہ میں شہر طائف سے اگر کوئی فتنہ  
چاہے۔ پر ایک اختلاف کتاب نامہ کی جاتہ سے کہ گزرتے  
یہ صحیفہ کھا امیں و قول ہیں۔ قول اول یہ کہ کتاب اس  
صلح نامہ کے حضرت علیؓ ہیں اور یہی صحیح قول ہے بیان کیا  
ہے اسکو ابن بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور حاکم نے  
مسند میں کتاب قتال اہل البیث میں بروایت ابن جراح  
اور اس طرح روایت کیا ہے اسکو بخاری نے  
برابر بن حازب اور اس طرح روایت کیا ہے اسکو

فلا تدخل علینا مکة وانه اذا كان عام قابل  
خرجنا عنك فدخلته باصحابك فقلت فيهم  
ثلاثا معك سلام الرالك لا تدخلها  
بغير السيوف في القرباب۔

واخرجه ابن هشام وروايه ابن اسحق  
عن الزهري باختلاف يسير عن هذا۔

ذكر الاختلاف في الروايات وكذا الفاظ  
التي وردت في تحريص هذا  
الصلح ووجوه الروايات فيه۔

اقول مروى البخاري في باب۔ كيف  
يكتب هذا اما صلح فلان بن فلان۔ من  
كتاب الصلح عن برابر بن عازب بدل لفظ  
السيوف في القرباب لا يدخلوها الا بجليلان  
السلام۔ وان كان ما قصد هما واحد ثم  
ما رواه البخاري في هذا الباب من حديث  
براء ايضا وفيه زيادة الفاظ لم يروها في  
روايات اخرى وهي۔ ان لا يخرج من اهل  
بالحدا ان اراد ان يتبعه ولا يمنع احد من  
اصحابه ان اسرا ان يقيم بها۔

قرانه وروا الاختلاف في الكتاب انه من  
كتب الصحيفة على قولين الاول انه كتبه  
علي بن ابي طالب وهو الاصح رواه اسحق  
ابن راہویہ فی مسنده والحاکی مستدک  
من کتاب قتال اهل البیث فی روایة ابن  
عباس وکن اسرا و الشیخان فالبخاری فی  
کتاب الصلح وغیره والمسلم فی صلح الحدیبیۃ  
فی حدیث برابر بن عازب وکن اسرا و ترمذی

الروایات فی کتاب قتال اهل البیث

شعبۃ۔ والقول الثانی ان الکاتب کان محمد  
ابن مسلمۃ راواکا ایضاً عمرو بن شعبۃ من  
طریق عمرو بن سہیل (وسہیل ہذا وہو  
سہیل بن عمرو الذی توالی علی لسانہ)  
ویکن التوفیق بین القولین ابن اہل  
العہد کتبہ علی رضى الله عنه کما رواه  
الشیخان وغیرہ ثوان محمد بن مسلمۃ  
بضمہ ثانیاً وفتلہ۔ کن اجمعه الحافظ فی  
الفتح۔ ثوروق الاختلاف فی کتاب التسمیۃ  
فالجاری وابن ہشام ولا ملہ احمد وغیرہ  
روا فی راویاتہم انہ کتب فیہ باسمک اللہم  
کما ہوا مروی فی البخاری من کتاب الشرط  
فی باب الشر وطی فی الجہاد والمصالحۃ مع اهل  
الحرب وقال فیہ قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم للکاتب اکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم  
فقال سہیل اما الرحمن فواللہ ما ادری ما  
ہی ولكن اکتب باسمک اللہم کما  
كنت تکتب فقال المسلمون واللہ  
لا تکتبھا الا بسم اللہ الرحمن الرحیم  
فقال الجنۃ صلی اللہ علیہ وسلم  
اکتب باسمک اللہم۔ واما ابن جریر  
فروی ہذا عن سلمۃ بن الکوثر فی  
حدیثہ الطویل وفيہ بسم اللہ الرحمن  
الرحیم ولما کان سیاق ہذا الکتاب  
من ہذا الروایت یخالف ما روینا ہ  
سابقاً اراہنا ان فی ردۃ علی وجہا  
فنسختہ ہکذا۔

عمرو بن شعبۃ نے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ کاتب صلی اللہ  
محمد بن مسلمہ میں اور روایت کیا ہے اسکو ہی عمرو بن شعبۃ  
حمز بن اسلم کے طریق سے۔ اور یہ وہی اسلم بن اسلم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھو ہوئی ہے اور ان دونوں میں جمع اس طرح کیا  
جاسکتا ہے کہ اہل عہد نامہ کے کاتب حضرت علی رضی اللہ عنہ  
جیسے روایت ہے شیخان وغیرہ کی اور عمرو بن مسلمہ لکھو  
صاف کیا ہے اور ثانیاً نقل کیا ہے اس طرح جمع کیا  
حافظ نے ان دونوں قول کو فتح الباری میں۔ دوسرا نسخہ  
بسم اللہ کی بابت ہے پس بخاری اصحاب ہشام اور امام احمد  
وغیرہ نے قوی روایتوں میں کہا ہے کہ اوسیں لکھا گیا  
بسم اللہ جیسے کہ وہی ہے بخاری سے کتاب الشرط باب  
الشرط فی الجہاد والمصالحۃ فتح الباری میں اور کہا ہے  
اوسیں کہ کبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم میں لکھا گیا ہے کہ عمر بن  
پس متر اللہ کی ہم نہیں جانتے وہ کہا ہے لیکن کہو  
پانچ اللہ جیسے کہ اول لکھا کرتے تھے پس کہا مسلمانوں  
نے قسم اللہ کی نہیں ہمیں گے ہم اوسیں مگر بسم اللہ الرحمن  
الرحیم میں نہ پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کہ کہہ پانچ اللہ لیکن ابن جریر نے روایت کیا ہے  
اس تحریر کو سلمہ بن اکوع سے اپنی طویل حدیث میں اور  
اوسیں بسم اللہ الرحمن الرحیم چنگر اس روایت  
کی تحریر کے الفاظ اور مضمون ہی مخالفت تھا اس روایت  
کے جو ہم نے اوپر لکھی قرار دیا ہے کہ اسکو  
پورا ذکر کریں پس نسخہ اسکا اس طرح ہے کہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ تحریر ہے جس طرح  
کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر کہ نہ کوئی نئی بات ہو اور

الاصحاح فی کتاب التسمیۃ فی حدیث الباری



بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما صالح  
عليه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قوله ما صالح محمد عليه السلام ان لا اهلاد ولا  
امتداد وعلم انه من قدم مكة من اهلاد  
محمد صلى الله عليه وسلم جلا ومعترا  
او يتقى من فضل الله فهو ان علمه  
وفال ومن قدم المدينة من قریش عتبار  
الى مصر والى الشام يتقى من فضل الله  
فهو ان علمه ومنه وماله وعلمه انه من  
جاء محمد اصلى الله عليه وسلم من قریش  
فهو العلم راد ومن جاءهم من اصحاب محمد  
صلى الله عليه وسلم فهو لهم وعلم ان يعمر  
في عام قابل في هذا الشهر لا يدخل علينا  
يخيل ولا سلام الا ما يحمل المسافر في قوايه  
ثبوت فينا ثلث ليل وعلم ان هذا الحديث  
حيثما حبسنا عهده لا يعقد له علينا -

ذکر فی تاریخ کی بات جو اور اس بات پر کہ جو شخص نے مکہ میں  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عمرہ کیلئے یا حج کیلئے  
یا تاش کرنا ہو تو فصل اس کے اور اس سے تجارت میں سے  
ہے اپنی جان پر اور مال پر اور جو شخص جائے مدینہ قریش میں سے  
مصر یا شام جائیکے لئے تاش کرے فصل اس کے اور وہ تجارت میں  
پس وہ خوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور صلح کی ہے  
اس بات پر کہ جو آجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش  
میں سے پس وہ ٹھیکہ جائے طرف قریش کے اور جو شخص  
کہ جلا جائے قریش کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب  
میں سے پس وہ واسطے اور ٹھیکہ ہی ہے یعنی اور کو اس  
نہیں کر چکے اور صلح کی ہے اس بات پر کہ عمرہ کریں  
سال آئندہ کے اسی مہینہ میں دو دن یا ایک دن داخل ہوں  
ہم پر لشکر لیکر اور نہ ہتھیار لیکر اور مقدور سفر کرنے  
ساتھ کہتا ہے اور وہ وہی بیان میں - شہر مکہ میں تین یا دو  
صلح کی ہے اس بات پر کہ قریشانی اسی جگہ ہو جائے جہاں ہم  
نے اور کو روک دیا ہے اور اب پھر آگے نہ بڑھائی جاوے

والخرجه ابن سعد في الطبقات في ذكر الاسلما  
فقال بعدما ذكر القصة بطوله - فبعثوا سمير  
ابن عمرو في عدة من رجالهم فصالحوه على  
ذلك وكتبوا بينهم -

هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله وسهيل بن  
عمرو واصطخما على وضع الحرب عشر سنين  
يا من فيها الناس ويكف بعضهم عن بعض  
علم انه لا اسلول ولا اغلال وان بيننا  
حبسة مكفوفة وانه من احب ان يدخل  
في عهد محمد وعقده فعل وانه من احب ان  
يدخل في عهد قریش فعل وانه من رغب في

اور خروج کی ہے اس کی ابن سعد نے طبقات میں سراپہ ذکر  
میں ہے کہا بعد طویل قصہ ذکر کرنے کے پس بھیجا انہوں نے  
سمیر بن عمرو کو اپنے چند آدمیوں کے ہمراہ پیش کر لی آپ نے  
اس عہد نامہ پر اور کہا آپس میں کہ  
یہ وہ عہد نامہ ہے کہ مصالحت کی ہے اور پھر عمر بن محمد اور  
سہیل بن عمرو نے صلح کی دونوں نے لڑائی بند کر دے پس  
بیس کہ بنو تہامہ میں اوتیس لوگ اور رک جاویں بعض بعض سے  
اس بات پر کہ نہ چوری سے ظاہری اور نہ باطنی اور تحقیق ہمارے  
دوستان میں مصالحت منظم ہے اور جو شخص کہ دوست ہے کہ  
داخل ہو چکے عہد اور اس کے دین میں کہے اور جو شخص کہ دوست  
رکھے کہ داخل ہو قریش کے عہد میں کرے۔ (تقریباً بیسویں صفحہ)



وبیلا بل الشبه اعظمها۔ قول العوذ

المطافیل۔ یرید النساء والصبیان

اصلہ جمع عائذ وہی الناقة اذا حملت

بعد ما وضعت ایا ما حق یقوی ولدا

وقیل امات الاطفال یرید ان هذا القبال

قد احشرت وساقا اموالها معھا الطافیل

والمطافیل۔ جمع المظفل الناقة القریبة الھدا

بالنتاج مع طفلھا یقال اطفال فہو مظفل

ومظفل والمراد ان جاءوا بجمعھم کبارھم

وصغارھم۔ قولہ او تنفر وھذا

السالفۃ۔ قال فی جمع البعاجاء فی

سراوۃ۔ لا قالتم حق تنفر و سالفۃ

ای اموت و السالفۃ مصنفۃ العنق کتھ

یا افرادھا عن الموت لاھا لا تنفرد

عمایلھا الا بالموت وقیل اراد حث

یفترق بین راسی وجسدی۔ قولہ

قترۃ الجیش۔ قترۃ عھرۃ غبۃ

الجیش۔ قولہ خارات ای حزن

وتصبعت الخلالنوق کا لھاح للجلال الخرن

للذابۃ۔ قولہ کناۃ ہی قریۃ یکون فیھا

انشاب۔ قولہ قلب۔ بقرۃ قلبھا

قبل الخ۔ قولہ فخرۃ۔ الفخر ہو

النفس کذا فی القاموس۔ قولہ و

کانت خراۃ فی عیدۃ رسول

اللہ۔ العیدۃ وعاۃ یجعل فیہ افضل

الغیاب ہی سر مکتوم بینھم۔ قولہ

اسیتکمر۔ یقال اسی المجر اذا داوا

اونٹ کے ساتھ زائد مناسب بوجہ اوس کے بڑے

ہونے کے قولہ الخوقا لطافیل مراد اس سے عورتیں

اونٹ کے اصل میں و جمع ہے عائذ کی وفاقہ جو حاملہ ہو بعد

بچہ جنم کے اتنے دن بعد کہ قوی ہو جاوے اور کما بچہ۔

اور بعض نے اس کے معنی کہے ہیں کہ بچہ والیاں مراد

یہ ہے کہ قبائل ائمہ آئے ہیں اور لے آئے ہیں اپنے

سہراہ اپنا مال و اسباب اور مطافیل اور مطافیل جمع

ہے مظل کی وہ اونٹنی جو قریب جاتی ہوں اپنے بچہ کے

بولا جاتا ہے اطفال فی طفلۃ و مظل۔ اور مراد اس سے

یہ ہے کہ آگئے ہیں سب سب بڑے اور چھوٹے

قولہ او تنفر و ہذا السالفۃ کہاں جمع البجاریں اور کیا ہے

ایک روایت میں کہ لا قالتم حتی تنفر و سالفۃ یعنی بڑا

اونٹ یہاں تک کہ جاؤں میں اور سالفۃ کے معنی گردن کے

میں کنا یہ کیا گیا اوس کے انفراد سے موت کا اسوجہ

سے کہ وہ نہیں طوہ ہوتی جسم سے مگر موت کے ساتھ

اور کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہاں تک کہ جدائی کیجی و

سب سے مراد میرے جسم میں قولہ قترۃ الجیش۔ قترۃ

موتنہ بشکر کا غبار قولہ غلات یعنی تھک گئی غلات اونٹوں

کے لیے آتے ہیں عید کا لحن اونٹ کے لیے اور حران

دوبہ کے لیے قولہ کناۃ تیر کش میں تیر رکبے جاتے ہیں۔

قولہ قلب۔ وہ کنواں جبکی مٹی لوٹ و بجائے کھڑے

سے اول۔ قولہ فخرۃ۔ غز کے منے گاڑنے کے ہیں

اس طرح ہے قاموس میں قولہ و کانت خراۃ فی عیدۃ

رسول اللہ۔ وہ صندوق جس میں انخل و بہتر کپڑے

کے جاویں یعنی ہبید چو شیدہ اس کے قولہ اسیتکمر

بولا جاتا ہے اسی البحر۔ جبکہ دو اکڑے تو اس کی یعنی

خیر عوامی کی میں نے تمنا کے کام میں اپنی جان سے۔

ای اصلحت امر کو بنفسے۔ قولہ  
**امصص بظلالہ**۔ البظایف  
 موحدة الھنة اللق تقطعھا الحافضة من  
 فج المرأة عند الختان۔ **قوله الزم**  
 عن نرا۔ ای امسکھ واتبع قولہ و  
 فعلہ کن یسک بکاب ر اکب ویسیر  
 بسیرہ وجواب الصدیق وفقہ الرسول  
 علیہ السلام علیہ وسلم من دلائل فضله و  
 راسوخه وشدایة اطلاعه علی معانی  
 امور الدین۔ **قوله بیننا و بینم**  
**عیبة مکفوفة**۔ ای بینم صد ر  
 تقه من الخلل والحد ام مطوی علی الوفاء  
 بالصلم والمکفوفة المشراحة المشدودة  
 وقیل ان بینم موادعة ومکافة عن الحرب  
 یجریان مجری المودة التي تكون بین  
 المتصافین الذین یتق بعضهم الی بعض  
 والمجتمعة انہ صالح اهل مکة علی وضع  
 الحرب عشر سنین و معنی عیبة مکفوفة  
 علی ان یکون ما سلف منافی عیبة  
 مکفوفة ای مشدودة لا یتظهر واحد  
 منادلا ینذره۔ **قوله ولا اسلال**  
**الاسلال** هو السراقة الخفیة یعالی  
 سل البعید وغیره فی جوف اللیل اذا  
 انزعه من بین الابل وھی السلة ولسل  
 ای صار اذ اسلة اذا اعلن غیبة علمیه  
 ویقال الاسلال العامة الظاهرة وقیل  
 هو من سل السیوف۔ **قوله لا اغلال**

**قوله امصص بظلالہ**۔ البظایف  
 موحدة الھنة اللق تقطعھا الحافضة من  
 فج المرأة عند الختان۔ **قوله الزم**  
 عن نرا۔ ای امسکھ واتبع قولہ و  
 فعلہ کن یسک بکاب ر اکب ویسیر  
 بسیرہ وجواب الصدیق وفقہ الرسول  
 علیہ السلام علیہ وسلم من دلائل فضله و  
 راسوخه وشدایة اطلاعه علی معانی  
 امور الدین۔ **قوله بیننا و بینم**  
**عیبة مکفوفة**۔ ای بینم صد ر  
 تقه من الخلل والحد ام مطوی علی الوفاء  
 بالصلم والمکفوفة المشراحة المشدودة  
 وقیل ان بینم موادعة ومکافة عن الحرب  
 یجریان مجری المودة التي تكون بین  
 المتصافین الذین یتق بعضهم الی بعض  
 والمجتمعة انہ صالح اهل مکة علی وضع  
 الحرب عشر سنین و معنی عیبة مکفوفة  
 علی ان یکون ما سلف منافی عیبة  
 مکفوفة ای مشدودة لا یتظهر واحد  
 منادلا ینذره۔ **قوله ولا اسلال**  
**الاسلال** هو السراقة الخفیة یعالی  
 سل البعید وغیره فی جوف اللیل اذا  
 انزعه من بین الابل وھی السلة ولسل  
 ای صار اذ اسلة اذا اعلن غیبة علمیه  
 ویقال الاسلال العامة الظاهرة وقیل  
 هو من سل السیوف۔ **قوله لا اغلال**



واصحاب السنن عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديث البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة قلت قال ابن التيمية في المنتقى انه متفق عليه وهذا هو منه فانه لم يخرج في البخاري في صحيحه - قال الزيلعي وفلفظ مسلم عن زهير بن ابى الزبير عن جابر قال خرجنا مع رسول الله فهدلنا باجر فاصرانان فشدرك في الابل والبقر كل سبعة منافي بدنة اخرجه مسلم النسائي في الحج والباقيون في الضحايا واخرج ابو داود في الاضحية والنسائي في الحج عن قيس عن عطاء عن جابر ان ابنه صلى الله عليه وسلم قال البقرة عن سبعة والجرور عن سبعة واخرجه الدارقطني في مسنده عن جالد عن النشع عن جابر بن فوخا نحوه سواء - واخرج الطبراني في معجمه عن حفص بن جبير عن مغيرة عن ابراهيم عن علقمة عن ابن مسعود نحوه مر فوخا سواء - ويشكل عن هذا القول في منعه البدنة عن عشرة ما اخرجه الترمذي والنسائي واسحق في مسنده وابن جبان في صحيحه عن علي بن احمد عن عكرمة عن ابن عباس قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فخرنا راحية فاشتركتنا في البقرة سبعة وفي الجوز عشرة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب قال البيهقي في الأثر

دلیل وہ ہے جس کو روایت کیا ہے مسلم اور احباب سنن نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرج کیسے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں ایک اونٹ سات کے عوض اور ایک سوسل سات کے عوض کھتا ہوں کہ کیا یہ بیچنے پر تھے میں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ اونکو وہم ہوا جو اسوجہ سے کہ بخاری نے اپنی کتاب میں اسکی تخریج نہیں کی کہ بخاری نے اور مسلم کے نظریہ روایت نہ ہر بن ابی الزبیر سے کہ وہ روایت کرتے ہیں جابر سے کہ انکے ہم رسول اللہ کے ساتھ حج کے لیے پس حکم دیا کہ کوہ شریک سے ہر جاویں ہم اونٹیں بقرہیں ہر سات ہم میں سے ایک اونٹیں بیچیں کی یا اسکی مسلم اور ثنائی نے حج میں اسکی روایت نہ ذکر فرمائی اور تخریج کی ہے ابو داؤد نے انھیں اور ثنائی نے حج میں قیس سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے اور وہ جابر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقرات کے عوض اونٹ سات کے عوض اور بیچ کی ہے دارقطنی نے ابی اسنن میں عالد سے وہ روایت کرتے ہیں ثوبی سے وہ جابر فرج ہائل شل اس کے اور تخریج کی ہے طبرانی نے اپنے معجم میں حفص بن جعب سے وہ روایت کرتے ہیں بخیر سے اور وہ ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرج شل اس کے اور اسحق بن ابی اسنن سے قول پر بوجہ ش کرنے اس قول والوں کے ایک اونٹ کوہ کے عوض سے اس حدیث سے جب تخریج کی ہے ترمذی اور ثنائی نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن حبان نے اپنی معجم میں علی بن احمد سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عکرمة سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہ کہتے ہیں رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں ہیں انکی قربانی دھندھی ابیہ بشریک ہو گئے ہم انکے بیل میں سات اونٹیں اس اور کہ ترمذی نے

وحدیث نہ رہی عن ابی الزبیر فی اشترکوا  
 وهو مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنور  
 عن سبعة احمی اخرجه مسلم ثم راوی من  
 طریق ابن اسحق عن الزهراء عن عروة عن  
 هر و ابن الحکم و مسور بن مغيرة ان  
 رسول الله خرج يريد زيارة البيت و  
 ساق معه الهدى سبعين بدنة عن  
 سبعائة سراج كل بدنة عن عشرة  
 قال ايها النبی وقد راوا معهم و سفیل بن  
 عیینة عن الزهري هذا الاسناد ان  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الف  
 فی بضع عشرة مائة و علی ذلك يدل رواية  
 جابر و سلم بن الاکوع و معقل بن یسار  
 وبراء بن عازب رضى الله تعالى عنهم  
 کلهم شهدوا الحدیث و کلهم غروا البعير  
 عن بعضهم و غروا البقر عن باقین عن  
 کل سبعة بقرة - و قال الواقدي فی  
 المغائر رواية من رأى البدنة عن  
 سبعة اثبت من الذین راوا عن عشرة  
 فان الهدی کان یومئذ سبعین بدنة  
 و الضوم کانوا ست عشرة مائة و اخرجه الحاکم  
 فی المستدرک عن محمد بن بشار قال حدثنا  
 عبد الرحمن عن سفیان عن ابی الزبیر عن  
 جابر قال غرونا يوم الحدیث سبعین بدنة  
 البدنة عن عشرة و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 انصرف فی الهدی و قال صحیح علی شرط مسلم  
 ثم اخرجه عن الحسن بن ذافر عن عروة عن

یہ حدیث حسن ہے اور غریب کہنا ترقی کے کتاب المعرفین  
 اور حدیث مذکور کی جو روایت ہے ابی الزبیر سے اسکی شرکت  
 باتہ جبکہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ تھے اور ان میں سات حج  
 تخریج کی ہے اسکی مسلم نے پھر روایت کی جو ابن اسحق کے طریقہ  
 سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور وہ عروہ سے عروہ  
 روایت کرتے ہیں مردان بن حکم اور مسور بن مغیرہ سے کہ رسول  
 نے سفر کیا ارادہ کرتے تھے آپ زیارت خانہ کعبہ کا اور لکھنے  
 اپنے ہمراہ ہدی کے ستر اونٹ سات سو آدمیوں کے عوض ہر  
 اونٹ دس آدمیوں کے عوض کہنا ترقی نے اور روایت کیا  
 ہے اسکو معمر اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے  
 ساتھ کہ رسول اللہ نے سفر کیا سال حید میں ایک ہزار آدمی  
 کو ہمراہ اندامی پر والالت کرتی ہے حدیث جابر اور زہری نے  
 اور معقل بن یسار اور ہار بن عازب رضی اللہ عنہم کی وہ سب جو  
 تھے حید میں اور سب نے حج کیے اونٹ بچوں بعض کے  
 اور فح کیے باقیوں کے عوض گائے بیل ہر سات کے  
 عوض ایک بیل اور کبوا و اقدی نے مغازی میں روایت کیا  
 شخص کی جسکا خیال ہے کہ ایک اونٹ کافی ہر سات کے  
 عوض یہ اثبت ہوا ان کو گوئی روایت سے جنہوں نے اس کی  
 روایت کی ہے اسواسطے کہ ہدی کے اونٹوں کے ستر اونٹ  
 تھے اور ہر ای تھے تولاہ سو اور تخریج کی حکم نے متذکر  
 میں محمد بن بشار سے کہا کہ حدیث بیانی ہم سے عبد الرحمن  
 نے سفیان سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں  
 ابی زبیر سے وہ جابر سے کہ حج کیے ہم نے حید میں  
 ستر اونٹ ہر اونٹ دس کے عوض اور فرمایا رسول اللہ  
 چاہیے کہ شریک ہو جاویں آدمی ہدی میں اور جبکہ یہ حدیث  
 صحیح ہے شرط مسلم پر پھر تخریج کی ہے اسکی بروایت سفیان  
 بن ذافر وہ روایت کرتے ہیں حکمر سے وہ ابن عباس

ابن عباسؓ قال کتا مع رسول الله في سفر  
لفرضنا الخرفاش كنانا البقرة عن سبعة و  
في الجزء ورس عن عشرة انتهى ما قاله الزيلعي  
ومن العلماء من فصل في المسئلة وقال ان  
الاضحية تجزئ البعير فيها عن عشرة واما  
الهدى فتجزئ فيها عن سبعة كالبقرة وحلوا  
احاديث العشرة في الجزء ورس على الاضحية  
وهذا القول قد اختاراه الشوكاني في النيل  
**اقول** واردة حديث الكتاب وواريدناه  
من حديث جابر بن عمر يوم الاحد يبيد الخ  
فهذا اصبري في انه كان هديا ولم تكن اضحية  
واما رواية العشرة فقد سبق ان رتبة  
السبعة اصح منه فالحق في هذا المسئلة قد  
الجمهور - **قوله قد رايت ولا يحل**  
**سلا** - يدل على ان تعظيوا شعائر الله  
كان معروفا في الجاهلية وفيه اشعار بان  
البدل الهدي منهي عنه فان في البدل  
سدا ايضا وقد روى عن ابن عمر قال هدي  
عمر بن الخطاب فاعطى بها ثلثمائة دينار فاقبضه  
قال يارسول الله اني اهديت بخيبتا  
فاعطيت بها ثلثمائة دينار فابيعها  
واشترى بثمانين دنان قال لا افرها ياها  
سواك اسلم والبودا ودين جان وبن خزيمة  
في صحيحهما والبخاري في تاريخه  
**قول عثمان ما كنت لا فعل** هذا  
يدل على عدم وجوب طواف القعدة في  
العلماء في وجوبه فذهب مالك وابو ثور و

سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ غریب پس اٹھائے ہم  
قریبانی پس شریک ہو گئے ہم گائے بیل میں سات انحضرت  
وس ختم ہوا کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل کی اس  
مسئلہ میں اور کہا ہے قربانی میں تو ایک اونٹ کافی ہوتا ہے  
وس کے عوض لیکن ہری پس کافی ہوتا ہے اور سات کے  
عوض شل گائے بیل کے اور حل کیا ہے اونٹ کے درمیان  
حدیثوں کو قربانی پر اور اسی قول کو اختیار کیا ہے شوکانی  
نے نیل میں

کہتا ہوں میں کہ روکتی ہے اس قول کو حدیث اسنی النبی  
اور وہ حدیث جو روایت کی ہم نے جابر کی کتب کی ہے ہم نے  
یوم حدیث میں انہیں میری کتب میں کہ معنی ہدی ہدی ہدی ہدی  
لیکن وس والی روایت پس گذر چکا ہے کہ سات والی روایت  
صحیح ہے اس سے پس حق اس مسئلہ میں جہتوں کا ہی  
قوله قد رايت لا الاكل سنة - دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر  
کہ تعظیم شکار اللہ کی جہتوں میں ہی اور اس اشارہ  
ہے اس امر پر کہ بدنامی کا ممنوع ہے اسوجہ سے کہ بیلنے  
میں ہی سد ہے اور روایت کی گئی ہے کہ حضرت عمرؓ  
ہری کے لیے ایک عمدہ اونٹ لیا جسکے اوکو تین سو دینار تھے  
تھے پس لے آئے آپ رسول اللہ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں  
ہری کیلئے ایک اونٹ خرید رہا ہے جسکے تین سو دینار تھے پس  
کیا اسکو بیچ دوں اور اوکو قیمت میں ایک اونٹ خرید لوں  
فرمایا نہیں اسی کو بیچ کر روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور  
ابوداؤد نے اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی  
صحیح میں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں -

**قول عثمان ما كنت لا فعل** - یہ قول دلالت کرتا ہے حدیث میں  
طواف قدوم پر اور اختلاف کیا ہے علما نے اس کو وجوب  
میں پس مہربانام مالک اور ابو ثور اور بعض شافعیہ کی ہے



بعض اصحاب الشافعی الی انہ فرض لقولہ  
 تَعَالٰی فَلْيُطَوِّفُوا بِالْبَيْتِ الْمُقَرَّبِ وَ  
 قَالَ ابُو حَنِيفَةَ هُوَ مَسْنَدٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ هُوَ  
 كَتِفِيَّةُ الْمَسْجِدِ - **قَوْلُ صَلِّمْ اَكْتُبْ**  
**بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ** - فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى اَنْ يَجُوزَ  
 لِلْمُسْلِمِ اِنْ يَخَافُ الْاَمْرَ الْمَشْرُوعَ اَنْ لَمْ يَكُنْ  
 فِي الْخِلَافِ حِجْرٌ شَرْعِيٌّ وَلَمْ يَكُنْ هَذَا مِنْ اَمْرِ  
 الْمَشْرِائِعِ وَابْيَضَ يَكُونُ الْاَمْرُ الْخِتَارَ مُتَضَعًا  
 طَعْنُ الْمَشْرُوعِ وَيُؤَيِّدُ مَا رَوَى عَنْ عَائِشَةَ  
 قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ الْجِلْدَارَ اَمِنْ  
 الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا بِالْهَرَمِ لَمْ يَدْخُلْ  
 فِي الْبَيْتِ قَالَ اِنْ قَوْمُكَ تَصَرَّتْ بِهِمُ النِّقْعَةُ  
 قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ بَابُهُ تَفَعَّلَ قَالَ فَعَلْتُ لَكَ قَوْلًا  
 لَيْدٌ خَلَوْا مِنْ شَأْؤِ اَوْ يَنْعَمُوا مِنْ شَأْؤِ الْوَلَا  
 اِنْ قَوْمُكَ حَدِيثٌ عَدْلٌ بَالِجٌ اَحْلِيَّةٌ فَاحْثًا  
 اِنْ تَنَكَّرَ قُلُوبُهُمْ اِنْ اَدْخَلَ الْجِلْدَارَ فِي الْبَيْتِ  
 وَانَ الصِّقْ بَابُهُ الْاَرْضُ وَفِي رَاوِيَةِ لَوْلَا  
 حَدِثُ قَوْمُكَ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتَ الْبَيْتَ  
 ثُمَّ مَبْنِيَّةٌ عَلَى اَسَاسِ اِبْرَاهِيمَ - فَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْبَيْتَ اَمِنْ وَفَعَلَ الْكِبْرِيَا  
 فَانَ قَصُورُ الْبَيْتِ الْبَيْتُ مِنْ اَقْتِنَانِ بَابِ  
 الْمُؤْمِنِينَ +

کہ وہ فرض ہے بوجہ قول ابراہیم علیہ السلام فی طہ  
 یعنی طواف کر دیت متیقن کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ وہ  
 سنت ہے اور کہا شافعی نے کہ وہ مثل حقیقت مسجد کے  
 ہے و تحب نقل اقوالہ مسلم اکتب بسمک اللهم بسمک للہ ہے  
 اس بات پر کہ جائز ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے ابراہیم  
 کی جگہ اس خلاف کرنے میں کوئی شرعی حرج نہ ہوا مدینہ امیری  
 امر شروع میں سے کوئی ہتم باشان نہوا دینے و امر کس  
 کے عرض اختیار کیا جائے وہ یہی تعین ہوا شرح پر اہل تائید  
 انکی وہ حدیث ہے جو عایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں  
 کہ پوچھا میں نے رسول اللہ سے کہ دیوار حلیم کیا بیت میں  
 ہے آنے فرمایاں کہا میں نے کہ پھر ان کو کیا ہو گیا ہے جو وہ  
 اوسکو بیت میں داخل نہیں کرتے کہا کہ تیری قوم بالذکر ہیں  
 ہے کہا میں نے کہ کیا حال ہے اس کے بلند مزاد کا فرمایا  
 کہ کیا ہے یہ تیری قوم نے تاکہ جس کو چاہیں داخل کریں اور  
 جس کو چاہیں روکیں اوسکا شکر تیری قوم کا زمانہ بیت کے  
 قریب نہیں ہوتا پس ڈرتا ہوں کہ پھر جائینگے اوسکے دل  
 اگر داخل کرونگے دیوار حلیم کو بیت میں اور اگر اٹھائیں  
 میں اوسکے مزاد کو زمین سے اور ایک روایت میں ہے اگر  
 تیری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہیں ہوتا تو زور ڈالتا میں بیت  
 پر نہاتا اوسکو نیا دار براہ طیل السلام پر پس رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم دوام نہیں فرما رہا کہ ایک بڑا عروج  
 نہوا گئے اسوجہ سے کہی بیت میں گمان و مسلمانوں میں ہوتا ہے

## ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بنی عاصم بن ثعلبہ

یہ وہ فرماں ہے جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن ثعلبہ کے

قال الحافظ ذکر ابو عمر مختصر او اخر حم ابن  
 السکون من طریق عبید اللہ بن یحیی بن یحیی بن عمر بن حبان العبدي کے

عمر بن حیان العبدی قال حضرت عمرو  
محمد اواصلت بن کریم العبدین قال  
نجاؤا بکت اب وقصوة علی ید ثمانین  
خلیفة وکانوا شاقوا فیہ ففوالوا ان جدنا  
دفع الینا هذا الكتاب واخذنا ان یصیف بن  
حاضر دفعه الیه وذرک ان الخبیث صلی الله علیه  
وسلم کتبہ له فاذا فیہ۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من  
عمل رسول الله صلی الله علیه وعلیٰ ہو ثعلبی  
بن حاضر من اسلم منہم واقام الصلوة والی  
الزکوة واعطى خمس المغنوم وسم النبی  
والعیصی فهو امن بامان الله۔ ذکرہ  
ہذا السنن ابن الاثیر ایضاً فی سئل الغالبۃ  
عمر بن حیان العبدی قال حضرت عمرو  
محمد اواصلت بن کریم العبدین قال  
نجاؤا بکت اب وقصوة علی ید ثمانین  
خلیفة وکانوا شاقوا فیہ ففوالوا ان جدنا  
دفع الینا هذا الكتاب واخذنا ان یصیف بن  
حاضر دفعه الیه وذرک ان الخبیث صلی الله علیه  
وسلم کتبہ له فاذا فیہ۔

## هذا ما کتبہ صلی الله علیہ وسلم لفضائل بن سفیان الکلابی

یہ وہ نسخہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضائل بن سفیان الکلابی کو

آخر الامام احمد والترمذی یسندھا  
عن سعید بن المسیب بن عمر قال الدیلمی  
للعاقلة ولا ترث المرأة من دية زوجها  
حتى اخبره الفضائل بن سفیان الکلابی  
وکان استعملہ رسول الله صلی الله علیه  
وسلم علی الاعراب ابن رسول الله صلی  
الله علیہ وسلم کتب الی۔ ان  
اورث امرأة الضبابی من دية زوجها۔  
فرجہ عمر بن قولة وقال الترمذی هذا  
حدیث حسن صحیح والعمل علیہ  
عند اهل العلمۃ۔

تخریج کی ہے امام احمد اور ترمذی نے اپنی اپنی سند سے  
کر روایت ہے سعید بن مسیب کہ حضرت عمر نے کہا کہ دیت  
اور بیوی تمہارے کچھ ہے جسکو دیت دینا واجب ہوتی ہے اور نہیں  
دارث ہوگی عورت اپنے حانونہ کی دیت میں سے یہاں تک  
کہ خبر دی اور کونھاک بن سفیان الکلابی نے اور رسول اللہ  
نے اور کونھاک بن سفیان الکلابی پر یہ کہ رسول اللہ نے  
مجھے کھاتا کہ دیت دونوں میں ضبابی کی بیوی کو اس کے  
حانونہ کی دیت سے پس جمع کیا حضرت عمر نے اپنے  
قول سے کہہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے  
صحیح ہے اور عمل ہے اس پر اہل علم کا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعائرين أسود الطائي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھنار رسول اللہ نے عامر بن اسود دطانی کو

دوسرا اجتماع ابھی کی گئی

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من  
 محمد رسول الله لعامة بن الاسود المسلم  
 ان له ولقومه من طي ما اسلموا عليه من  
 بلادهم وميادهم ما اقاموا الصلوة و  
 اتوا الزكاة وقاموا بالمسكين وكتبه المغيرة  
 ذكره الحافظ وابن الاثير قال لا راة سعيد  
 القرشي من طريق عبد الملك بن ابى بكر  
 بن محمد بن عمر بن حزم عن ابيه عن جدته  
 عمر وقال كتب النبي صلى الله عليه وسلم  
 لعامة بن اسود كذا يا فذاكر وقال ابن  
 الاثير اخذه ابو موسى +

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ  
کا مامورین اس کو جو مسلمان ہے کہ واسطے اس کے اور لوگو  
قوم کے ہی ہیں وہ چیزیں جو چیز وہ اسلام لائے یعنی اسلام  
لانے وقت وہ اس کے مالک ہے اشہر ان کے اور اپنی ان  
کے اور اپنی سے چشمہ نرس۔ چاہات وغیرہ اور جنگ کے  
وہ نماز نہیں اور زکوۃ دیں اور علیہ میں مشرکین سے اور  
نکاح اس کو بغیر وئے ذکر کیا اس کو ماضی اور ابن ابی شیبہ کہہ ان  
دو نے کہ روایت کیا اس کو سعید قرشی نے عبد الملک بن  
ابن بکر بن عمر بن عمرو بن حزم کے طریقہ کہ روایت کرتے ہیں شیخ  
اور وہ اپنے دوا اور ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان  
میں کر کہ اس کو کہہ ابن ابی شیبہ کے ترجمہ کی ہے اس کی ابو موسیٰ نے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم خطا بالعامية المؤمنين

یہ وہ فرمان ہے جس میں مخاطب کیا ہے رسول اللہ عام مومنین کو

قال ابن الاثير روى عثمان بن عبد الله  
بن عرفة عن طارق بن اسهم رأيت مع  
رسول الله كتابا فيه -  
من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم  
لا تباعدوا النمرة حتى نبيح ولا الاسهم حتى  
تجنس ولا تظفوا الحياض حتى يضجع - قل  
لكن اذكره ابن قانع -  
فوله ولا الاسهم هذا ما اشتغل  
عليه مالك بن خازم قال قت يا رسول  
الله يا تين الرجل فليسألني عن البهي ليس

كتاب الى عامة المومنين

لہذا ان اشیر نے روایت کی ہے عثمان بن عفیلہ بن علائہ  
نے طاہق بن اسمر کے کہا کہ دیکھی میں نے رسول اللہ کے  
پاس ایک تحریر جس میں لکھا ہوا تھا کہ  
فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مت  
کچھ کج گوریں جب تک کہ پاک نہ جائیں اور نہ صحیح تک  
فرض نہ لیا جائے اور مت جہاد کرو اور لوں کچھ تک کہ  
وضع محل نکلیں کہا ان اشیر نے کہ اس طرح ذکر کیا ہر جن قارئین  
فوقہ دلا الہم یہ وہ علم ہے کہ تامل ہے اسکو حدیث حکیم  
ن حرام کی کہتے ہیں کہ کھانے کے لئے رسول اللہ صلی  
برے پاس ایک شخص میں سوال کرتے ہوئے سے اس چیز کے

\_\_\_\_\_



# ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیۃ بن الاشیب العنزی

یہ وہ فرمان ہے جو کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن اشیب عنزی کو

یہ کتاب عبادہ بن اشیب سے

قال الحافظ آخرہ ابن منذرۃ من طریق  
مطرون بن ابی الحسن بن المصداق بن  
امیۃ العنزی من ابیہ عن جدہ عن عتیق  
ابن الاشیب قار خرجت الی رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم فاسلمت فکتب لی کتابا لیس فیہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد بن اللہ  
ابن الاشیب العنزی الی اقرتک علی قولک  
من جری علیہ علی وعل بنی ابیک من  
جرى علیہ کتابی هذا فاعلم بطمہ فلیس لہ من  
اللہ معون۔

کہ حافظ نے کہ خرخرج کی ہے ابن منذر نے مطرون  
ابن حسین بن مصداق بن امیر عنزی کے طریق سے مطرون  
۱۰۔ یہ کہتے ہیں اپنے باپ کے اوگے باپ وایت کرتے ہیں  
اپنے دادا سے اس عہد عبادہ بن اشیب کہہ گویا میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس اسلام لے آیا تو تمہارا اپنے  
ایک فرمان سیکھ لے کر آؤ گا کہ جو کہ بسم الرحمن الرحیم فرمان ہے  
محمد رسول اللہ کی جانب سے عبادہ بن اشیب عنزی کے لیے  
تحقیق میں امیر بنایا جو کہ تیری اس قوم پر چہرہ سے مال پیچے  
گئے اور چہرہ اس سے پہلے تیرے بہائیوں کی مال پیچے  
جاتے تھے پس جس شخص کو ہم بتا دیں کہ اس کا مال اس کو نہیں ہے  
لے لے کر لے کر کتاب کوئی نہ کہہا حافظ نے اس تحریر کی جو اسکی اسمعی نے  
مجتہ اصحاب میں لکھا کہ ان میں سے کسی نے اسکی ابن منذرہ اور غیر

## غرائب ما فی هذا الكتاب

شرح ادوات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

العنزی۔ بسکون النون والواو المجهمة  
نسبتہ الی عنز بن وائل بن قاسط بن زہب  
ابن افعی۔ وعنز ابو بکر بن وائل۔ قوله من  
جرى۔ بیان القوم یعنی جعلتک امیرا  
علی قولک الذی اومدلت علیہم عمالی و  
ابن علی مال بنی ابیک من قبر۔ قوله  
من جرى۔ هذا لیل علی ان کتاب  
الامام معاویہ بن صفیہ لیل ان کتاب ان  
بقاۃ عیہ وہ کتب الیہم وہ علیہ المطیہ من  
العنزی بسکون نون اور زاء مجہد نسبت ہے عنز بن وائل  
بن قاسط بن زہب بن افعی کی طرف۔ اور عنز ابو بکر بن وائل  
کی طرف۔ قوله من جرى۔ بیان ہے قوم کا یہی کیا ہے جو کہ  
امیر تری قوم پر وہ قوم چہرہ سے پیچا دینے اپنے عاملوں کو اور جو  
جاتے تھے انکی طرف تیرے باپ و دادا کے عامل اس سے  
پہلے قوله من جرى۔ یہ قول و نامت کرتا ہے اس بات پر  
کہ امام کی تحریر یا انکی اطاعت ہے اور جو میرا ہے وہ  
کو یا ہے کہ کتاب الیہ کو نامتے تاکہ فرق معلوم ہو جائے  
مطبع اور نامتہ فرمان کا۔

العاصی وان من ابی الکتاب قبل قراۃ الکتاب  
 علیہم فلا یعد من العصاة فادہ صلے اللہ علیہ  
 وسلم لب حکم عدم الاطاعة علی قراۃ الکتاب  
 اور جو شخص کہ انکار کرے اوس تجزیہ کا سنائے جانے سے پہلے  
 تو وہ نافرمانوں میں سے نہیں شمار کیا جائے گا اسوجہ کہ رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم اطاعت کے حکم کو مرتب کیا اور قراۃ غیر

## کتابہ صلے اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن عکیم

یہ وہ فرمان ہے جو حکماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عکیم کو

انحریم ابود الد والطیاسی فی مسئلۃ قال  
 حدثننا یونس قال حدثننا ابود الد قال حدثننا  
 شعبۃ عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیل  
 عن عبد اللہ بن عکیم قال قرئی علینا کتاب  
 رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ارضہ  
 ان لا تستمتعوا من المیتۃ بشئ اہاب لا عصب  
 انحریم ایضا الامام احمد فی مسئلۃ و ذکرہ  
 الاثیر فقال قد راوی عن عبد اللہ بن عکیم  
 من غیر وجہ وقی بعضہا یقول جاءنا کتاب  
 رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تنجس  
 الثلاثۃ یعنی ابن منیۃ وابو نعیم وابن عبد البر  
 تخریج کی ہے ابود الد نے اور طیاسی نے اپنی سند میں کہا کہ  
 حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابود الد  
 نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبۃ نے حکم سے روایت کر کے وہ  
 روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اور عبد اللہ  
 بن عکیم سے کہا کہ پڑھی گئی ہم پر تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ارض اہدین میں کہ مست نفع حاصل کرو مردار چڑے اور کتے  
 وغیرہ سے تخریج کی ہو اسکی امام احمد نے اپنی سند میں اور ذکر کیا  
 ہے اسکو ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کی گئی ہے جو حدیث  
 عکیم سے چند طریقوں سے اور میں بعض طریقوں میں ہو گا کی  
 ہائے پاس تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور تخریج  
 کیا اسکو ابن منیۃ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔

## غرائب ما فی هذا الكتاب المسئلة المستنبطة منها

شرح ان لغات کی جو اس فرمان میں ہیں اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے (نی مانت)

اہاب هو الجلد وقيل قبل الد باع  
 عصب - بفتح العين المهملة هو اظنا  
 مفاصل الحيوان وهو شئ مدور -  
 اعلم ان الاستمتاع من اهاب  
 الميتۃ وعصبها علی وجهين الاول کل و  
 بغیرہ من الاستعمال فاما الاول فهو  
 حرام لان خلاف فیہ عند الامۃ وقد  
 اهاب کمال بعض نے کہا کہ مٹنے سے اول یعنی کچی  
 عصب بفتح عین ہلک جہانات کے جو بڑبڑا اور وہ کھل  
 ہوتے ہیں۔ د یعنی جنکواتنت کہتے ہیں۔  
 جان تو کہ تفسیر لینا مردار کی کھال اور اوس کے پتھروں سے  
 دو طرح پر ہوتا ہے یا کھائے گا نفع یا اوس کے دودھ وغیرہ  
 کا استعمال اول تو حرام ہے عین ۱۰۰۰ کہ پھل وغیرہ نہیں  
 ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث میں آیا ہے

یہ کتاب عبد اللہ بن عکیم

ورفی الصمیم من حدیث ابن عباس  
 انما حرم من المیتة اكلها واما الثانی فاختلقت  
 الائمة على سبعة اقوال - الاول انه يطهر  
 بالذباغ جميع جلود المیتة مطلقا الا الكلب  
 والخنزیر وهو مذہب الشافعی و مالک  
 والادنانی و ابی حنیفة والظاهرية و  
 سائر الائمة وعلی بن ابی طالب و ابن مسعود  
 واستند لواجده یث ابن عباس رضی الله عنه  
 قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم  
 یقول ایما اهاب ذیة فقد طهر و ایه احمد  
 و مسلم و ابن ماجه و الترمذی و الثانی انه  
 لا یطهر شی من الجلود بالذباغ و هو المزی  
 عن عمر بن الخطاب و ابنه عبد الله و عائشة  
 و هو اشتهر الروایتین عن احمد و احد الاولین  
 عن مالک و استند لواجده یث الكتاب و علی  
 عبد الله بن حکیم قال کتب الینا رسول الله  
 صلی الله علیه وسلم قبل وفاته بشهرین ان  
 لا تتفحوا من المیتة اهاب ولا عصب و ایه  
 اصحاب السنن و الثالث انه یطهر بالذباغ  
 جلد ما کول اللحم و هو قول ابن المبارک  
 و ابی ثور و اسحق بن راهویة و قالوا ان  
 الذباغ یشبه بالزکوة فیما روی عن ابنه  
 صلی الله علیه وسلم فی جلود المیتة ما عدا  
 زکوة فها و الزکوة تعمل فی الماکول فکذا  
 الذباغ و اگر اربعه یطهر بالذباغ جميع جلود  
 المیتة الا الخنزیر و هو قول من رآه ان  
 الکلب لیس یجس العین فہم بعض اصحاب

کمر دار کا کھانا حرام ہے لیکن نفع لینا بصورت ثانی اویس  
 اختلاف یکھا ہے ائمہ نے سات قولوں پر اہل یہ کہ  
 باطل پاک ہو جاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھانا  
 مگر کتا اور سورہ اور یہ مذہب ہے امام شافعی اور مالک  
 اور افراہی اور امام ابی حنیفہ اور ظاہریہ اور باقی ائمہ کا  
 اور صحابیوں سے اعلیٰ بن ابی طالب اور ابن مسعود  
 عنہما کا اور دلیل لائے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 حدیث سے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے کہ فرماتے تھے جو کمال بھی رنگ لجاوے تو وہ پاک  
 ہو جاتی ہے روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابن ماجہ  
 اور ترمذی نے۔ دوسرے یہ کہ کوئی کمال رنگنے سے  
 پاک نہیں ہوتی۔ اور یہی روایت ہے عمر بن خطاب اور  
 ابن کے بیٹے عبد اللہ اور عائشہ سے اور یہی مشہور روایت  
 ہے امام احمد سے۔ اور ایک روایت ہے امام مالک سے  
 اور دلیل لائے ہیں اسی فرمان والی حدیث سے اور ظاہر  
 بن حکیم کی حدیث سے کہ اگر کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اپنے مرنے سے دو مہینے پہلے نہ نفع تو تم مردار کی  
 کھال سے اور نہ اوس کے پٹھوں سے روایت کیا  
 اسکو صحابہ سنن نے اور تیسرا قول یہ کہ پاک ہو جاتی ہے  
 رنگنے سے اودن جانوروں کی کھال جھکا گوشت کھایا  
 جاتا ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور ابو ثور و اسحق  
 بن راہویہ کا اور کہا اوتھوں نے کہ رنگن مشابہ ہے زکوة  
 کے بوجہ اوس حدیث کے جو روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے مردار کی کھالوں کے بارہ میں کہ رنگنا اور کھانا  
 زکوة ہے اونکی اور زکوة دیکھتی ہے اودن جانوروں کی  
 جھکا گوشت کھایا جاتا ہے پس منطرح رنگنا۔ اور چوتھا قول یہ  
 کہ پاک ہو جاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں مگر سور کی

ابن حنیفہ و یحییٰ اہل اہل اہل الخ  
فی الاستثناء بمسئلة الصید والخائض  
یظہر الجیم الا انه یظہر ظاہرہ دونہ بلطہ  
فلا ینتفع بہ فی الماشات واما ینتفع فی  
الیاہسات وهو قول عن مالک وھذا  
التفصیل بین الماشات والیاہسات فاللیل  
علیہ یلہس والسادس یظہر الجیم حتی کلہ  
والخائض وهو منہب داود عن ابی یوسف  
مر وی ایضا واستدلوا بجموع قول صلے اللہ  
علیہ وسلم اما اھاب فینفع فقل ظہر واما سابع  
انہ یجوز ان لا تنفع ابع الجیم جواز  
المیتة وان لم تدبہ والیہ ذھب الزھری وبطل  
اصحاب الشافعیة واستدلوا بحدیث الشافعی  
باعتبارہ وایة التی لولین کریمہا اللہ یاخ۔

اور یہ قول ہے اس شخص کا جسے نزدیک کتا نجس میں نہیں ہے  
اور بعض اصحاب ابی حنیفہ میں اور حجت ہے نہیں اس کی  
حدیث سے جو گزری قول اول میں اور ظاہر اول مذہب کا  
مسئلہ صید سے کیا ہے اور پانچواں قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی  
میں سب کھالیں مگر پاک ہوتی ہے ظاہر صید نہ ہلن میں شیش  
لیا جائے اس سے ترجمہ نہیں اور استعمال کیا جاوے  
خسک موات پر اور یہ ایک قول ہے امام مالک اور تفصیل کہ  
ترخسک میں فرق ہے دلیل اس کی خسک ہے یعنی مزرور  
اور پانچواں قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں سب کھالیں ترخسک کتا اور سور  
بھی اور یہ مذہب ہے داؤد کا اور وی ای اور یوسف بھی اور دلیل مالک  
میں رسول اللہ کے قول کا جو حدیث ہے کہ کھال بھی ننگ لی جائے وہ پاک  
ہو جاتی ہو اور پانچواں قول یہ ہے کہ مزرور شیش لینا تمام داروں کی کھالوں  
اگرچہ درنگی پناہوں اور یہی ہے کہ مزرور بھی پاک ہوتا ہے شیش کی اور  
استدلال ان میں بکری کے اس حدیث سے کہ حسین بن علی کا ذکر نہیں کیا گیا

## ہذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ لعمہ عباس بن عبد المطلب

یہ وہ مسلمان ہے جو بکرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کے

قال فی سیرۃ الحمیرۃ انہ ابی شیبہ  
قال فیہ وکان العباس اسلم قبلہ یا و لکنہ  
کان یکتلم الاسلام وقیل انہ اسلم یوم  
ابداس وقیل اسلم یوم فتح خیبر وقیل کان  
یکتلم ایمانہ حتی اظہر یوم الفتح وکان ذھب  
القدوم علیہ صلے اللہ علیہ وسلم فکتب  
علیہ الصلوۃ والسلام والیہ۔  
ان مقامات بسکۃ خیر لک۔

کہا سیرۃ الحمیرۃ میں بخبرج کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہا اور میں  
اور عباس رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تھے پہلے اول بیکان  
پوشیدہ رکھتے تھے اپنے اسلام کو اور بعض نے کہا کہ اسلام لائے  
تھیں بعد کے دن اور بعض نے کہا کہ فتح خیبر کے دن اور کہا گیا ہے  
کہ چپا تھے تھے اپنے ایمان کو یہاں تک کہ ظاہر کیا اس کو فتح  
کے دن اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آجایا تھے تھے پس لکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
تحقیق کر میں بتا رہا تھا کہ ہے تمہارے لیے

اور بخبرج کی ہے محمد بن سعد نے اس کی طبقات میں حضرت عباس  
کے ترجمہ میں ان الفاظ کے علاوہ دوسرے لفظ نہیں آچکے





يَتَذَكَّرُونَ سَبِيحًا أَوْ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحُكْمُ لِلصَّلَاةِ سَأَلَهَا فِي مَقَامِهِ مَسْئَلَةً مِنْ مَصَالِحِ الْإِسْلَامِ -

کی اور نہ راہ چل سکتے ہیں یا خاص یہ ہے اور کو دخل اللہ نے اس حکم کے ساتھ ہر کسی مصلحت کے جو اپنے نوجوانی ہوگی مصلحت اسلام سے۔

هَذَا أَيْضًا كِتَابُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ عِبَّاسُ بْنُ الْمَطْلَبِ  
یہ بھی وہ مسلمان ہے جو کبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباسؓ کو

دُرُودِ صَاحِبِ سَيِّدَةِ الْحَمْدِ يَتَذَكَّرُونَ فِي الْمَجْزَاتِ  
بَلَا سُنْدًا وَتَحْمِيحًا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كُتِبَ لِلْعَبَّاسِ - الْحَدِيثُ مِنَ الْكُوفَةِ  
وَالْمِيدَانِ مِنَ الشَّامِ وَالْخَطْمَنِ وَالْجَمْعِ  
مَسِيدَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الْأَرْضِ الْيَمَنِ - فَلَمَّا  
اِفْتَتَحَ ذَلِكَ أَتَى بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ محمدیہ نے معجزات کے کہیں  
بغیر سند اور تحمیل کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبار  
حضرت عباسؓ کے لئے دعا کی تھی حیرت کو دوسے اور سید  
شام میں سے اور خطم نام مقام، ہجر میں سے اور یمن منزل  
کے مقداد زمین، ارض یمن سے۔ یمن جب فتح ہوئے  
مقام تو لائے یہ تحریر حضرت عمرؓ کے پاس۔

اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَى اسْتِحْلَاطِ الْقَبْضِ فِي مَحَلَّةِ  
الْهَبَةِ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ مَا رَوَاهُ الْأَمْرُ وَالْأَكْ  
فِي الْمَوْطِئِ عَائِشَةُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ  
كَانَ نَحْلَهَا جَادَ عَشْرِينَ وَسَقَانِ مَالَهُ  
بِالْعَابَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ يَا بَنِي آفِي  
كُنْتُ بِحُلَّتِكَ جَادَ عَشْرِينَ وَسَقَانِ وَلَوْ كُنْتُ  
جَدِّدَتَهُ وَاحِدَةً لَمَّا كُنْتُ لَكَ وَأَضَاهُ الْوَيْلُ  
مَالٍ وَارِثٍ فَالْقِسْمَةُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَهَذَا  
صَرِيحٌ عَلَى أَنَّ الْهَبَةَ أَضَاقَتْكَ بِالْقَبْضِ  
لِقَوْلِهِ لَوْ كُنْتُ جَدِّدَتَهُ وَاحِدَةً لَمَّا كُنْتُ لَكَ  
وَذَلِكَ لِأَنَّ قَبْضَ الْفَرَسِ بِالْجَدَادِ وَلَكِنْ  
هَذَا الْكِتَابُ وَغَيْرُهُ مِثْلُ كِتَابِ تَعْيِيرِ  
الدَّامَرِ وَغَيْرِهِ يُفِيدُ عَلَى خِلَافِ مَا اتَّفَقُوا  
عَلَيْهِ مِنْ اسْتِحْلَاطِ الْقَبْضِ فِي الْهَبَةِ أَقُولُ  
وَالْتَوْفِيقُ مُمْكِنٌ بِوُجُودِ الْأَوَّلِ إِنْ يَكُونُ

اتفاق کیا ہے علماء نے اس بات کو کہ ہنس کے یہ قبضہ  
شرط ہے اور ولایت کرتی ہے ہر وہ حدیث جو کبار و شہ  
کیا ہے امام مالکؒ موطن مالک نے کہا کہ ابو بکر صدیقؓ نے  
دی تھی آپ کو بیس وست کئی تھی اپنے مال غنیمت میں حبیب کیا کیا فاق  
کا وقت آیا تو فرمایا کہ اے نبیؐ میں نے تم کو بیس وست دیے تھے اور  
اگر تم کو شہادت دینی اور حق کر لیتی تو دہرے سے تھے لیکن اب وہ  
مال ہے وارث کا پس تقسیم کیا اور کو موافق کتاب اللہ کے  
پس یہ میرے ہے اس بات میں کہ یہ ملک بڑا ہے قبضہ سے  
بوجہ قول ابو بکرؓ کو کنت جدو کہ لینے اگر کو شہادت دینی تو دو کو دلا  
جمع کر لیتی تو تیری ہو جاتی۔ اور یہ اس وجہ کے قبضہ پہلوں پر  
کاٹنے سے ہوتا ہے لیکن یہ فرمان اور اس کے سوا  
جیسے کتاب تیم الدامری وغیرہ کی شانہ دیتی ہے خلاف  
اس مسئلہ کہ چہرہ انہوں نے اتفاق کیا ہے یعنی شرط  
لگا قبضہ کی بیس میں کچھ تاہم کہ تو فیق من اعتراض  
کی ممکن ہے چند طرح اول یہ کہ قصداً فرمان کا اہل اسلام

کا ہے اور قبضہ اتفاق ملد کا مؤخر ہے اس سے پس ہو جاوے گی  
یہ مؤرخ دوسرے یہ کہ اس قسم کا ہند رسول اللہ کی خاص  
میں سے جو قیصر سے یہ کہ آپ کے معجزات میں سے تھا  
پس گویا یقین ہو گیا تھا آپ کو قبضہ فاعیل ہو جانے کا  
میں جاری کیا آپ نے اسکو اور قرب کیا اور پھر حکم  
قبضہ کا۔

قصۃ الکتاب فی اوائل الاسلام و قصۃ  
الاتفاق مناخرو عنها اقصاء و نسوفا والثلث  
ان یکون من غصبا اقصیٰ علیہ علیہ علیہ علیہ  
والثالث ان یکون من معجزات علیہ علیہ علیہ  
وسلمو حیث یتقن حصول القبض فاجت  
علیہ و مرثب حکم القبض علیہ۔

## هذا ما كتبه صلى الله عليه لعثمان بن عفان رضي الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو حکم رسول اللہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو

تخریج کی محمد بن سلیمان مرانی نے وحشی بن حرب سے  
روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح عثمان کو اور عثمان  
مکہ میں تھے کہ تحقیق لشکر متوجہ ہوا ہے کسی طرف اور یہی  
میں تہاری طرف دوس کو غلام آنکر ذرہ رسول اللہ صلی  
حکم کیا ہے میں نے اسکو کہ چلے وہ تمہارے آگے چنڈا  
لیکا اور یہی میں نے تہاری طرف خالد بن ولید کو تاکہ کچ کرے  
تم ذکر کیا ہے اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا کہ روایت  
کیا ہے اسکو صدیق بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند  
سے اور تخریج کی ہے ابی ابن مندہ اور ابی نعیم نے۔

انخرج محمد بن سليمان المراني عن وحشي بن  
حرب عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم  
كتب الى عثمان وهو بمكة -  
ان اجد قديما قبل مكة واني بعثت  
اليك دوسرا (مولى رسول الله) وامرته  
ان يتقدما بين يديك باللواء وبعثت  
اليك خالد بن الوليد لتسيي -  
ذكريه الحافظ طين الاثير وقال راوا هذه  
ابن خالد عن وحشي بن حرب باسناد و  
انخرجه ابن مندة وابو نعير -

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعلاء بن خالد

یہ وہ فرمان ہے جو حکم رسول اللہ نے علاء بن خالد کے لئے

تخریج کی ہے ترمذی نے ابواب البیوع میں کہا کہ حدیث  
بیانی ہم سے محمد بن بشائر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
عباد بن لیث صاحب الکراہیں نے کہا حدیث بیانی ہم سے  
عبد الحمید بن مرثب نے کہا کہ ابیہ سے عباد بن خالد نے کہا کہ  
نہیں سناؤں مگر جو تحریر جو بھی ہے میرے لیے رسول اللہ صلی

انخرج الترمذي في ابواب البيوع قال حدثنا  
محمد بن بشائر قال حدثنا عباد بن ليث  
صاحب الكرايين قال حدثنا عبد الحميد  
بن وهب قال قال لي العلاء بن خالد لا  
اقرا لك كتابا كتب لي صلى الله عليه وسلم

کتاب لعثمان بن عفان

کتاب لعلاء بن خالد

قلت بطے فاخرجہ فی کتابا نسیختہ۔  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ہذا ما اشتكى  
 العللاء بن خالد بن هوندة من محمد رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا  
 اوامة (شاك الراوى) لا واء ولا فائلة  
 خبيثة۔ بيع المسلم للمسلم۔  
 واخرجه ابن الاثير وابن عبد البر بسند  
 الترمذى وايضا ابن عبد البر بسند آخر  
 وذكره في جامع اذهر فقال اخرجه البخارى  
 وغيره عن خالد بن العلاء فكلهم وافقوا  
 في لفظهم وخالفوا الترمذى فقالوا لا واء  
 ولا فائلة ولا خبيثة وهذا اللفظ اخرجه  
 ابن سعد في الطبقات في العلاء فقال  
 اخبرنا يحيى بن راشد قال حدثني عبد بن  
 ليث الشكري قال حدثني عبد الحميد بن  
 وهب قال حدثني العلاء بن خالد بن هوندة  
 قال اخرجه الى كتابا۔ فذكر الحديث۔

عليه وسلم نے بیٹے کہا میں ہیں نکالی ایک تخریج کا نسخہ ہے کہ  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اذکی کہ خریدار عبد البر بن خالد  
 بن ہوندة نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خرید لیا ہے  
 ایک غلام یا چوکری (شک راوی کا) نہ بیساری ہے  
 نہ کوئی عیب ہے ضیث۔ بیع مسلمان کی ہے مسلمان  
 کے لئے۔  
 اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اور ابن عبد البر نے  
 ترمذی کی سند سے اور ابن عبد البر تخریج کی دوسری سند  
 سے بھی اور ذکر کیا ہے اسکے جامع ازہر میں ہیں کہا کہ تخریج  
 کی ہے اسکی بزار نے خالد بن عدار سے ہیں جسے آپس میں  
 لفظ میں موافقت کی ہے اور مخالفت کی ہے لفظ الترمذی  
 کی ہیں کہا کہ نہ کوئی بیساری نہ عیب ہے غلام ہری اور بیس  
 باطنی۔ اور ان ہی الفاظ سے تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے  
 طبقات میں عدار کے ترجمہ میں ہیں کہا کہ خبری ہیکل بن راشد  
 نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد بن لیث الشکری نے  
 کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد الحمید بن وہب نے کہا کہ حدیث  
 بیان کی مجھ سے عدار بن خالد بن ہوندة نے کہا نکالی ایک تخریر میں

## غرائب الألفاظ والمسئلة الماخوفة منه

شرح لغات اور سلاج مستنبط ہوتے ہیں فرمائے

دأء هو العيب الباطن في السلعة الذي  
 لم يطلع عليه المشتري۔ غائلة هي ان  
 يكون مسرا وقاملا فاذا ظهر ما لكانه خال  
 مال مشتريه اي تلفه وهي صفة او خصله  
 هلكة۔ خبيثة۔ الخيانة ما فيه هلاك  
 المال لكونه أبقا۔ اعلم ان هذا يدل  
 على وجوب تبليغ العيب او عده للمشتري

و اگر وہ عیب باطنی بیعت میں جیسے خریدنے والا خبردار  
 نہ ہو سکے غالمکہ وہ یہ کہ خلا چور ہو جبکہ ظاہر ہو جائے  
 اور کمالک تو تادان پڑے گا مال مشتری پر۔ اور وہ ترکیب  
 میں صفت ہے یعنی فصلت ہلکہ۔  
 خبیثہ۔ وہ خیانت جیسے اندیشہ ہو ہلک مال کا جیسے  
 ہونا غلام جگہ لڑا جان تو کہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے  
 اس بات پر کہ مشتری پر اس بات کا ظاہر کر دینا واجب ہے کہ

کوئی عیب یا نہیں اور عرام سے عیب کا چھٹا اوس سے پس اگر  
 ظالم ہو گا کے بعد میں یہ بات کہیں عیب وادبی طور و ہوجائی  
 یہ سنا یہ دیکھتی ہے اس پر وہ حدیث جو مروی ہے مانتا کہ ایک شخص نے  
 خریدا ایک غلام رسول امیر کے نام میں پھر معلوم کیا اوس میں  
 عیب تو واپس کر دیا اور کو جو عیب کے رعایت کیا اس کو باطل سمجھا  
 اور ابرو داؤد بنے اور یہی ولایت کرتا ہے یہ فرمان جواز  
 پرست حاضر میں جو تیشی ہے قول امیر عزوجل اِنَّ اَنْ تَكُونُ شَجَرَةً  
 میں یعنی درگاہ تم تحریر اگر کہ تجارت حاضر ہو جو دست پرست  
 ہوتی ہے کہ پس میں نہیں گناہ تہر اس بات کلمہ کہہ دو کہ  
 اور یہ جواز معلوم ہوتا ہے قول امیر عزوجل سے اور اس قسم  
 کی تجارت میں اس وجہ سے رخصت دی ہے کہ لوگوں کے  
 وعیان بہت بڑے ہے پس اگر اس میں تحریر کے رکھتے کیے  
 جاتے تو یہ اور شراں ہوتا اور اس وجہ سے کہ جبکہ بلیہ ایک  
 خرید و فروخت کر نہ لے لے اپنا حق اپنے ساتھی سے اسی  
 مجلس میں تو اب انکار کا خوف نہیں جسکی وجہ سے مشروع ہوئی  
 ہے کتابت میں کوئی ضرورت نہیں رہی ہوگی۔

وخریدو کہ انھما عن فلان ظہر بعد ان المبيع  
 كان مغيبا عند المبيع يرد المبيع ويؤدى ما  
 روى عن عائشة ان رجلا ابتاع غلاما  
 في عهد النبي صلى الله عليه وسلم ثم وجد  
 عيبا فارد به بالعيب راواة احمد وابوداود و  
 يَدْأُلُ اِيضاً على جواز الكتاب في المبيع  
 الحاضر وهو ما استثنى في قوله عز وجل الا  
 ان تكونن بغير امانة حاضرة تديرونها بينكم  
 فليس عليكم جناح ان لا تكتبوها - وهذا  
 الجواز هو مفاد قوله تعالى وانما رخص  
 الله تعالى في الكتابة في هذا النوع من القواف  
 لكثرة ما يجري بين الناس فلو كلفوا فيها  
 الكتابة شق ذلك عليهم ولا نه اذا اخذ  
 كل من المتبايعين حقه من صاحبه في ذلك  
 المجلس لم يكن هناك خوف الجاحد الذي  
 شرع له الكتابة فلا حاجة اليه -

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعك و خيوان الحمد

یہ وہ فرمان ہے جو کھارسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ و خیوان پہنچائی کیلئے

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کر دایت کی ہے عیسیٰ نے ہمارے  
 شہر کے ہر ایک کو سلام لایا مکہ و خیوان میں کہا گیا اور نہ کہ  
 ہمارے رسول امیر کے پاس اور لو اور نہ کہ ان اون لوگوں کے  
 لئے جو تمہارے ساتھ ہیں اور اپنے مال کے لئے اور تمہارا  
 ایک گاؤں جس میں ان کے غلام تھے پس ان کے رسول امیر  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ تھے طرف اسلام کے پس اسلام لے آئے  
 ہم اور میری زمین ہے جس میں غلام ہیں پس لکھ دیجئے مجھے فرمان میں

قال حافظ وابن الاثير روى الشيخ عن  
 حاضرین الشهر قال سلم عك و خيوان  
 فقيل له اطلق الى رسول الله فخذ منه  
 الامانة على من قبلك و مالك و كانت  
 له قرية بهما رقيق فقدم على رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله  
 ان مالك بن هراة قد ريد عوالي الاسلام  
 فاسلمنا ولى ارض بهما رقيق فاكتب لي كتابا

یہ وہ فرمان ہے جو کھارسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ و خیوان پہنچائی کیلئے

فكتب صلى الله عليه وسلم له كتابا بخطه  
 بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول  
 الله لعك ذ وخيول ابن كان صادقاً في  
 امره واهل وواقعه فله الامان ذو متخير  
 صلى الله عليه وسلم وكتب مالك بن سعيد  
 قال ابن الاثير قال عبدان (الراوى) مالك  
 وهشام الصواب خالد (راوى في الكاتب) و  
 اخبرني ابو موسى وقال الحافظ رواه ابى  
 يعلى ايضاً - و اخبرني محمد بن سعد الطائفي  
 في نسخة من شهره كذا سواء الا انه قال  
 وكتب خالد بن سعيد بدل مالك  
 قوله ان كان صادقاً - ظاهرة  
 يدل على ان عقل الامان تصح بالتعليق  
 ايضاً اذا كان معلقاً بالشرط مع ان اصل  
 في العقود عند جمهور الفقهاء انها لا تصح  
 ولا تلزم الا بالتفويض اعني ان لا تكون معلقاً  
 بشرط ولو لم يكن هذا الا مان لم يكن علقه  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرط  
 بالصدق ولكن بيان الامر واقعى وبیانہ  
 ان قوله صلى الله عليه وسلم ان كان  
 صادقاً يقتل الامون يعني ان يكون  
 من جملة الصدق الى اسلامه واصل الكتاب  
 الاولى كونه صادقاً في تملكه الارض والملا  
 والريق وهو الظاهر وعلمه كالتقدير  
 فالشرط بيان الواقعة فان كان كل امان  
 شراب صلى الله عليه وسلم فهو معاقبه و  
 ان لم يبين -

کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم نے اس کے لیے فرمان نفاذ سکری کر  
 بسم الله الرحمن الرحيم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب  
 مکتبہ دخیان کے لئے اگر ہے وہ چاہتی زمین میں اور اپنے  
 مال اور غلام میں اتنی ان چیزوں کی انہماکیت میں تو اس کے  
 واسطے امان ہے اور نہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کلمہ مالک  
 بن سعید نے  
 کہا ابن اثیر نے کہ کہ عبدان راوی مقدمہ سے کتاب کی کتاب  
 کہ مالک ہم ہے اور صواب خالد ہے تصحیح کی کتابی راوی نے  
 اس کے الفاظ نے کہ وایت کیا ہو اس کا پہلی سببی تصحیح کی ہو  
 محمد بن سعد نے طبعیت میں ابن اثیر نے شہر میں باطل طریق  
 مگر کہ بخالد بن سعید عرض میں مالک بن سعید کے  
 قول انکان صادقاً ظاہر اس قول کا دلالت کرتا ہے اس پر  
 پر کہ عقدا مان صحیح ہو جاتی ہے تعلیق سے یعنی جبکہ معلق ہوگی  
 شرط کے ساتھ اور اس کے اصل حقوق میں چہرہ فہمائے  
 نزدیک یہ ہے کہ شرط کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے اور نہیں تمام  
 ہوتے عقد مگر قس کے ساتھ یعنی جو معلق کسی شرط کے ساتھ  
 لیکن یہ امان معلق نہیں کیا ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے صدق کے شرط سے بلکہ یہ بیان ہے امر واقعہ  
 کا اور تفصیل اس کی ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا اشکان صادقاً احتمال رکھتا ہے دو اموال کا یعنی یہ کہ  
 ہر مرجع صدق کا طرف اسلام حامل کتاب کے یا طرف  
 اس بات کے سچا ہے وہ اپنی زمین اور مال اور غلام کے  
 انہماکیت میں اور یہی احتمال ظاہر ہے اور دو وقت میں  
 یہ پیشہ بیان ہوگی واقعہ کی پس ہر وہ امان جو مرتب  
 ہے اسلام پر پس وہ ضرور معلق ہے اس کے ساتھ  
 اگرچہ بیان ہی نہی جاوے۔

# ہذا مکتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمیر ذی مران

یہ وہ فرمان ہے جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کے لئے

کتاب الی عمیر ذی مران

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے مجالد  
طریق مجالد بن سعید بن عمیر عن ابیہ عن  
جدہ قال جاءنا کتاب الجنبہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول  
اللہ الی عمیر ذی مران ومن اسلم من ہلک  
فاسلام علیہ کما فانی احمد الیک اللہ الذی لا  
الہ الاہو اما بعد فاننا بلغنا اسلامک  
مقد منا من امراض الروم فابشر وافان اللہ  
قد اهداکم بعد ایتہ وانکم اذا شہدتم ان  
لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ والتمتع  
بالصلوة والطیتم الزکوۃ فان لکم ذمۃ اللہ و  
ذمۃ رسالہ علی دماکم واما لکم علی  
ارض القوم الذین اسلمتم علیہا سہاوا  
جباہا غیر مظلومین ولا مضیق علیہم  
وان الصدقۃ لا تقل لحمد ولا لہل  
بیتہ وان مالک بن ہریرۃ الرہاوی قد  
حفظ العیب اوی الامانۃ بلیغ الرسالۃ  
فامرک بہ خیرا فانہ منظور الیہ فی قومہ  
قال ابن الاثیر اخبرہ ابن ہندۃ وبلو  
لعیم وابن عبد السبب واخبرہ ابن  
سعد فی الطبقات فی ترجمۃ عمیر +

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے مجالد  
طریق مجالد بن سعید بن عمیر عن ابیہ عن  
جدہ قال جاءنا کتاب الجنبہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول  
اللہ الی عمیر ذی مران ومن اسلم من ہلک  
فاسلام علیہ کما فانی احمد الیک اللہ الذی لا  
الہ الاہو اما بعد فاننا بلغنا اسلامک  
مقد منا من امراض الروم فابشر وافان اللہ  
قد اهداکم بعد ایتہ وانکم اذا شہدتم ان  
لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ والتمتع  
بالصلوة والطیتم الزکوۃ فان لکم ذمۃ اللہ و  
ذمۃ رسالہ علی دماکم واما لکم علی  
ارض القوم الذین اسلمتم علیہا سہاوا  
جباہا غیر مظلومین ولا مضیق علیہم  
وان الصدقۃ لا تقل لحمد ولا لہل  
بیتہ وان مالک بن ہریرۃ الرہاوی قد  
حفظ العیب اوی الامانۃ بلیغ الرسالۃ  
فامرک بہ خیرا فانہ منظور الیہ فی قومہ  
قال ابن الاثیر اخبرہ ابن ہندۃ وبلو  
لعیم وابن عبد السبب واخبرہ ابن  
سعد فی الطبقات فی ترجمۃ عمیر +

ابن سعد نے طبقات میں عمیر کے ترجمہ میں۔

## المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوئیں اس فرقہ سے

قوله فأبشروا- رتب النبي صلى الله عليه وسلم الأبشار على خيرها لك بن مرارة بأسلامهم فهذا دليل من قال بأن خبر الأحاد يفيده اليقين وهو قول الإمام أحمد ابن حنبل وداؤد الظاهري وغيرهما من هذا الباب جوي فيه الخلاف الكثير حتى قالت طائفة منهم إن خبر الواحد يكون ناسخاً للمتنوع أو ذلك فيما رواه البخاري ومسلم عن ابن عمر قال بينا الناس يصلون الصبح في مسجد قباء فجاء رجل فقال قد أنزل على النبي صلى الله عليه وسلم قرآن وقد أمر أن يستقبل الكعبة فاستقبلوا فتوجهوا إلى الكعبة والأكثرون على خلاف ذلك وقالوا لا يفيده العلم مطلقاً فمنهم الأئمة الثلاثة وقيل يفيده بالقرينة وقيل لا يطرد-

### قوله ان الصدقة لا تحل

وهو كما روى عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال أخذ الحسن بن علي قومة من قومة الصدقة فجعلها في فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحك أرميها أما علمت أن لا تأكل الصدقة متفق عليه وأكثر الكلام في هذه المسئلة سابقاً بكتاب ذرمة بن سيف +

قوله فأبشروا- رتب النبي صلى الله عليه وسلم الأبشار على خيرها لك بن مرارة بأسلامهم فهذا دليل من قال بأن خبر الأحاد يفيده اليقين وهو قول الإمام أحمد ابن حنبل وداؤد الظاهري وغيرهما من هذا الباب جوي فيه الخلاف الكثير حتى قالت طائفة منهم إن خبر الواحد يكون ناسخاً للمتنوع أو ذلك فيما رواه البخاري ومسلم عن ابن عمر قال بينا الناس يصلون الصبح في مسجد قباء فجاء رجل فقال قد أنزل على النبي صلى الله عليه وسلم قرآن وقد أمر أن يستقبل الكعبة فاستقبلوا فتوجهوا إلى الكعبة والأكثرون على خلاف ذلك وقالوا لا يفيده العلم مطلقاً فمنهم الأئمة الثلاثة وقيل يفيده بالقرينة وقيل لا يطرد-

قوله ان الصدقة لا تحل- وهو كما روى عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال أخذ الحسن بن علي قومة من قومة الصدقة فجعلها في فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحك أرميها أما علمت أن لا تأكل الصدقة متفق عليه وأكثر الكلام في هذه المسئلة سابقاً بكتاب ذرمة بن سيف +



## ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمر وبن حزم

یہ بھی وہ فرمان ہے جو کھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لیے

قال من محمد بن سعد فی الطبقات فی ترویجہ  
محمد بن عمرو بن حزم کان رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم قد استعمل عمرو بن حزم علی بنجران  
الیمن فولد لہ ہنا لک علی عہد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الحجۃ غلاما فسمی  
عمر وکتبہ ابا سلیمان وکتب بذلک لک علی رسول  
اللہ فکتب الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ان سمہ محمد واکتہ ابا عبد الملک ففعل

عمر بن سعد نے طبقات میں محمد بن عمرو بن حزم کے  
ترجمہ میں کہا کہ رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو مابل  
بنایا تھا بنجران میں پرپس وہیں رسول اللہ کے زمانہ  
میں اون کے ایک لڑکا پیدا ہوا اسے اسمہ بنجرانی میں  
ادھوں نے اس کا نام محمد رکھا اور کنیت ابو سلیمان  
اور کھار اس کی بابت رسول اللہ کو پس آپ نے اون کو  
تحریر فرمایا کہ نام رکھا وکھا محمد اور کنیت ابو عبد الملک  
پس کیا کنیت ہی +

## ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمر وبن حزم حین بعثہ الی الیمن

یہ وہ فرمان ہے جو کھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لیے جبکہ بیجا اون کو یمن کی طرف

ذکر کیا ہے سیوطی نے درمنویر میں کہ تخریج کی ہو جاتی ہے  
دلائل میں ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہا کہ یہ فرمان ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس جو لکھا تھا اپنے  
عمرو بن حزم کے لیے جبکہ بیجا تھا اون کو یمن کی طرف  
تاکہ سکھائے وہاں والوں کو مسائل اور طریقہ سنت  
کا اور لے اون کے صدقات پس لکھا آپ نے کہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ اور اس کے رسول  
لے لو کہ جو ایمان لائے ہو پورا کردہ حلال کیے گئے تھے اس لیے  
چپائے چٹنے والے تھے اس لیے کہ جو شہی جاتی ہو اور پھر تھے حلال  
ہاتھ والا شکر کا اور ہم احرام باغیہ ہو جیتا اس حکم کو چھوڑنا  
ہے اور لو کہ جو ایمان لائے ہوتے تھے کہ وہ اللہ کی نشانیں کو اور  
ہر عمل احرام کو اور نہ وہ جان چھوڑنا کہ وہ ہوا اور اس کی کو چھوڑ  
میں پڑو کہ لکھا میں کہہ کہ اور نہ قصہ کہ میں والوں کو تحریر فرمایا

ذکر السیوطی فی الدار المنقوشہ واندلس الیہی  
فی الدلائل عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن  
حزم قال ہذا کتاب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم عندنا الذی کتبہ لعمر وبن حزم  
حین بعثہ الی الیمن یفقه اہلہا و یعلمہم  
السنتہ و یاخذ صدقاتہم فکتب  
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من  
اللہ ورسولہ یا ایہذا الذی نؤمن اؤفوا  
بالعقود و اؤفوا لکم بحیثہم الا نؤا و الا  
ما یثلم علیکم فایز علی الصبی و انکر حرم  
ان اللہ یحکم ما یریدہ یا ایہذا الذی نؤمن  
لا یحکم شیءا غیر اللہ ولا الشہر الخوام ولا  
الحدی ولا القلائم ولا ایتین البیت الخوام



فيه وينهى الناس ان لا يعس القرآن احد  
الا وهو طاهر ويخبر الناس بالذي لهم الله  
عليهم وليبين لهم في الحق وليبشروا  
في الظلم فان الله كره الظلم ونهى عنه فقال  
لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَى الظَّالِمِينَ - ويبشروا الناس  
بالجنة وبعمالها وينذروا الناس النار وعملها  
ويتألف الناس حتى يفقهوا في الدين ويعلموا  
الناس معالو الحج وسننه وقرآنه وعمالها  
الله به في الحج الاكبر والحج الاصغر فالحج الاكبر  
الحج الاكبر والحج الاصغر العمرة وينهى الناس  
ان يحصل احد في ثوب واحد صغير ان لا  
يكون واسعا فيخالف بين طرفيه على عاتقه  
وينهى ان يخطي الرجل في ثوب واحد ويفض  
بفرجه الى السماء ولا يعقص احد شعره  
لاسه اذا صلى في قفاه وينهى اذا كان بين الناس  
هميم ان يمد عوبد عوى القبائل والعشائر  
وليكن دعائهم الى الله تعالى وحده لا شريك  
له ثم لم يدع الى الله تعالى دعوا الى القبائل  
والعشائر فليعطفوا بالسيف حتى يدعوا  
الى الله تعالى وحده لا شريك له ويأمر  
الناس باسباغ الوضوء وجوهرهم وايدهم  
الى المرافق واجهلهم الى الكعبين ويصهروا  
برؤسهم كما امرهم الله تعالى وامرهم بالصلاة  
لوقتها واما الزكوة والخشوع وان يغسلوا  
بالصبر ويهبطوا لاجرة حين تزيغ الشمس و  
صلاة العصر والشمس حية بالارض والمغرب  
حين يقبل الليل ولا يؤخر المغرب حتى

سکھائیں لوگوں کو قرآن اور سجدہ کریں اور لوگوں کو اس میں  
کریں لوگوں کو کہتے چومے کوئی قرآن کو گرہ پاگ ہو اور  
خبر سے لوگوں کو اذن کے فائدہ اور ضرر کی اور چاہے کونسی  
کرے اور حق میں اور سخی کرے ظلم میں اسوجہ سے کہ اس  
پر اجنا ہے ظلم کو اور منع کیا ہے اس نے اس سے پس  
فرمایا کہ لعنت ہے اس کی ظالموں پر اور بشارت دے  
لوگوں کو جنت اور اس کے کام کی اور ڈرائے لوگوں  
کو دوزخ اور اس کے کام سے اور ہر مانی کرے لوگوں  
کے ساتھ یہاں تک کہ سجدہ ہو جاویں وہ دین میں اور سکھائیں  
لوگوں کو احکام حج اور اسکے سن اور فرائض اور جو چیز  
جس کا حکم دیا ہے اس میں حج اکبر اور حج اصغر میں پس  
حج اکبر تو حج اکبری ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور منع  
کرے لوگوں کو اس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی ایک ایسے  
چھوٹے کپڑے میں جو وسیع نہ ہو کہ اس کے دونوں سر  
اپنے دونوں ہوں پر ڈالے اور منع کرے اس بات  
سے کہ پیٹ پر کپڑا اس طرح پر کہ سر عورت اس کی آسمان کی  
جانب کھلی ہوئی ہو اور نہ چوڑا بنا ہے کوئی اپنے سر کے  
بالوں کا جبکہ نماز پڑھے اپنی گتھی میں اور منع کرے اس بات  
سے جبکہ لوگوں میں شورش ہو تو فرما دے کہ میں قبائل کو چاہا  
کہ اور چاہیے کہ ہو چکا اور انکی طرف اشارہ کرے جو اکیلا ہے  
نہیں ہے شریک اس کا اور نہ چاہا لیجائے طرف اس کے چاہا  
کے چاہا لیجائے طرف قبائل اور عشائر کے تو چاہیے کہ پیٹ  
جاویں وہ تلواریں یہاں تک کہ ہو چکا اور انکی ایسا اس کے طرف  
جو اکیلا ہے نہیں ہو کوئی شریک اس کا اور حکم کرے لوگوں کو وضو  
کے کامل کرنا اور نہ میں اپنے موند کو اور ہاتھ کو کہیںوں تک اڑ  
پیر کو ٹخنوں تک اس طرح کریں اپنے سروں پر صیبا کہ حکم کیا ہے  
اور کہ اسد تعالیٰ نے اور حکم کیا اور کہ نماز پانے وقت میں اس طرح

تبدو النجوم فی السماء والعشاء اول الليل  
 ولهم بالصحة الی الجمعة اذا فودی بها  
 والفضل عند الله واحب اليها ولهم ان ياكلوا  
 من المغفرة خمس الله وما كتب على المؤمنين  
 فی الصدقة من العاشر عشر ما سقى البعل  
 وسقت السماء وعلى سقى الغرب نصف العشر  
 وفي كل عشر من الابل شاتان وفي كل شترين  
 من الابل اربعة شياه وفي كل اربعين من  
 البقرة بقرة وفي كل ثلاثين من البقرة بقیع  
 جدع او جدعة وفي كل اربعين من الغنم  
 ساقه شاة وانها فرضية الله التی افترض  
 على المؤمنين فی الصدقة فمن تراخى  
 فهو له وانه من اسلم من یحیی ویصل فی  
 الاسلام خالصا من نفسه ودان بدین  
 الاسلام فانه من المسلمین له مثل الثلث  
 لهم وعليه مثل الذی علیهم ومن كان على  
 نصرانية او یهودیة فانه لا یفتن عنها وعلى  
 كل حاله ذکر اوائلی حرا وعبد دینا راف  
 او عرضة ثیابا من اوی ذلك فان له ذمة  
 الله وذمة رسول ومن منع فانه عدو الله و  
 رسوله والمؤمنین جمیعاً صلو ات على  
 محمد النبی والسلام ورحمة الله وبرکاته  
 کن اذکر فی السیوطی فی جامع الکبیر فی مستند  
 الترمذین حرم عن ابن اسحاق قال حدثنی عبد  
 الله بن ابی بکر عن ابی بکر بن محمد بن عمر  
 بن حزم قال هذا کتاب رسول الله ﷺ  
 بطوله قال واخرجه ابن عساکر فی تاریخه

اور شروع اور شروع کے کامل کرنا اور اس بات کا غور کرنا  
 صبح اور عجلدی پڑ میں نہر جبکہ زائل ہو جائے سورج اور پڑ میں  
 نماز عصر جبکہ صبح زندہ ہو اور اس کے خوب شکنی والا ہو اور پڑ میں  
 جبکہ شروع ہو شام اور تاخیر کریں مغرب کی اور وقت تک کہ تک  
 کل آویں اور شام پڑ میں اول رات میں اور حکم کرنا عجلدی جائے کل  
 جمعہ کی رات جبکہ اذان دیکھو اس کی اور غسل کرنا کھانا جانے  
 وقت اور حکم کیا اذان کو گیس غنیمتوں میں سے غنیمت  
 اس کا اور غنیمت پر غنیمت پر زکوۃ زمین میں سے عشر اذان  
 زمینوں کا جو یہ اب ہوں سچہ ہونے سے بلاتی پائی جادیں  
 آسمان سے یعنی بارانی اور دے پائے جائیں چرس کا آئیں  
 نصف عشر ہے اور ہر دس اونٹنیوں کو بکریاں ہیں کوئی ایک عشر  
 میں ہار بکریاں اور ہر چالیس گائے میں ایک بقرہ اور ہر تیس  
 گائے میں سے ایک بقرہ جمع ہو یا چند یعنی زیادہ اور  
 ہر چالیس بکریاں جو میر میں چرنے والی ہوں ایک بکری پر یہ  
 فرض ہے اس کا جو مقرر کیا ہے اس نے زکوۃ کے باب میں  
 جو شخص زیادہ کرے آئیں تو بہتر ہے اس کے لئے اور یہ بھی  
 اور ضررانی میں سے جو شخص اپنے خالص دل سے اسلام لے  
 آئے تو وہ مسلمان ہو گا اس کے لئے ہے جو شخص جو مسلمان ہو گیا  
 اور اس کے لئے ہے وہ نقصان جو مسلمانوں کے لئے ہے اور جبکہ  
 یہ حریت انصاریت ہے ہے تو چاہیے کہ زمین میں اچانک سے اپنے  
 دین سے اور مذہبی عقل و دیا حدت پر عقلم ہو یا آزاد ایک دنیا  
 ہے کہ اگر اجیر کا اور کسی قیمت کا پڑ میں جو شخص کراہ کرے اس کو تو  
 واسطے اس کے ذمہ ہے اس کا اور اس کے رسول کا اور جو شخص کرے  
 اس کو پس تحقیق وہ دشمن ہے اس کا اور اس کے رسول کا اور یہ مسلمان  
 کا وہ و نازل ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام اور رحمت اس کی  
 اور برکتیں اس کی اس طرح ذکر کیا اس کو سولی نے جامع کہ یہ حریت  
 حریم کی سندیں بروایت ابن ابی کبیر حدیث بیانی ہے جبکہ مذہب



بشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی  
 اهل اليمن هو الكتاب الذي كتبه لعمر بن  
 حزم وليس كذلك بل قد سبقنا ان الكتاب  
 الذي كتبه لعمر بن حزم الذي وضاه فيه و  
 بين فيه احكام الاسلام غير الكتاب  
 الذي اصله لاهل اليمن ومنشأ الموم هو  
 ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كتب هذين  
 الكتابين ودفعا لعمر بن حزم حين بعثه  
 الي اليمن فكانت الكتابة وقت في حين  
 واحد وانما يشهد على ما فصلنا في سياق  
 الكتابين وكفى به شهيدا - ثم اعلم  
 ان النسائي زاد في رواية كتاب الجراح  
 ايضا في هذا الكتاب ولم يروى السيوطي  
 في رواية ابن عساکر فهذا زيادة من  
 الترمذي -

کہ وہ فرمان جو تھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 وصیت کی تھی اور ان کو اور بیان کیے تھے احکام اسلام  
 کے وہ غیر ہے اس فرمان کا جو بیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اہل یمن کو اور منشاء وہم کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 علیہ وسلم نے کچھ دو فرمان اور دیے تھے وہ دو  
 عمرو بن حزم کو جبکہ بیجا تھا انکو یمن کی طرف۔  
 پس مجھے گئے تھے دو نو ایک ہی وقت میں۔ اور گواہ  
 ہے ہمارے اس بیان کا کہ وہ دو نو ملحد ملحد ہیں  
 طرز اور دو نو تحسیروں کا اور یہ کافی گواہ ہے۔  
 پھر جان کر کہ ناسی نے زائد کیا ہے اپنی روایت میں  
 کتاب الجراح کو بھی کس فرمان میں اور نہیں روایت  
 کیا اس کو سیوطی نے ابن عساکر کی روایت میں پس یہ  
 زیادتی ہے ترمذی کی +

## غرائب ما في هذا الكتاب

شرح اور لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

بهيمة - بھیمہ صغیر ولد الضأن ولا تنامل  
 کلا بھیمہ لا غا استبہمت عن الکلام -  
 منخقة - يقال خنقه اى عصر حلقه  
 وترقوته - موقوفه - الوقف الضمان  
 المثلث والكسر يقال وقف النفاق اى كسر  
 ودفعه - مئروية - من الردي وهو  
 الهلاك - نصيب هو بضم الجمجمة  
 وسكوها جحر كالواينصبون في الجاهلية  
 وتجننونه صفا فيعيدونه وجهه الصواب

بہیمتہ بھیمہ صغیر کا چھوٹا بچہ۔ اندھ پائے سب بہیمہ میں  
 کیونکہ بہیمہ میں وہ کلام کرنے سے۔  
 منخقة بولا جاتا ہے خنقه یعنی ہیچ ڈالا اور کھلایا اور  
 نخرہ۔ موقوفہ۔ وقف بہاری اور وزن دارجہ کی چٹ  
 اور تھڑ ڈالا جاتا ہے وقف النفاق یعنی تھڑ ڈالا اور سکو اور  
 کھو دیا اور سکو مئرو یہ شق ہے ردی سے جس کے  
 معنی ہلاک کرنے کے ہیں نصیب بضم ضا وجمہ۔ اور  
 سکون بھی۔ وہ تیر جحر کو گاڑ لیتے تھے زمانہ جاہلیت اور پھر  
 بت بنا کر ان کی پوجا کرتے تھے۔ اور ان کی مع انصاف ہے۔

وقیل یجرئ صیونہ فیذا یحون علیہ والمال  
واحد از لام جمع الزل یقع جمعة ونها  
وفتح اللام - وحی قد اح کتب فیها افضل ولا  
تفعل - ولا شئ - فی الجاهلیة اذا الادمهم  
سفر او امر اخریج منها قدامان خیر الامم  
یفعل وان خیر الی امتنع وان خیر  
لا شئ اعدا الخراج - **یحتبے** - فی عن  
الاحتباء فی ثوب واحد هو ان یغیر رجله  
الی بطنه بثوب جمعبابه مع ظهرة ویشد  
علیها وقد یكون بالیدین فیقال سألته  
عبتیا بیدیه هو ان یجلس بحیث یکون  
رکبتا مضمومتان ویطنا قد صیه موقوف  
علی الارض ویلایة موضعی عتین علی ساقیه  
ووجه المنع اندر لما تحرك او تحرك الثوب  
فتباد وعبی راتہ - **یوقص القص**  
جمع الشعر وسط راسه اولت ذوائبه  
حول راسه کفعل النساء - **قلنس**  
قلنسة انحر اللیل اختلط بضمی الصم -  
**یجبر الہاجرة** - التجبر التکبر الی کل  
شئ والہبادرة الیہ - وصلوة الہجیر  
والہاجرة هی صلوة الظهر - **تزیل الخراج**  
ای علی الخراج یقل راجع عن الطریق الی  
حد لحدہ - **عقار حاء فی الحدیث**  
من باعد امرأ او عقاراً لفتی - الضیعة  
والفحل کلا راض وخطا ومنه فزع علیہم  
ذرا یریم وعقار بیوتہم اراد ان یریم وقیل  
متاع بیوتہم وادانہ وادانہ وقیل

کہا وہ پھر کرگا کشتے تھے اوسکو اور مرقائی کرتے تھے اوسکو  
مقصود واحد ہے از لام جمع الخراج الخراج راہ سجد اور مرقا  
اور فتح لام کا اور وہ جو تلے تھے جبین کہا ہوتا تھا افضل  
کر ولا تفعل نہ کر - ولا شئ کچھ نہیں - زمانہ جاہلیت میں جبکہ  
ارادہ کرتے تھے سفر کا یا کسی کام کا تو نکالتے تھے اوس  
سے ایک پیڑ ہیں اگر نعل آنا حکم تو کردادہ کام اور اگر نکلتی تھی  
تو روکتا اوس سے اور اگر نکلتا شئ تو پھر تیر نکال لیتا تھا  
یہ کتبی نسخ کیا ہے اعتبار سے ایک کپڑے میں اور منے  
اوس کے یہ ہیں کہ لاوے اپنے پاؤں اپنے پیٹ سے تھک  
ایک کپڑے کے مع اپنے پیچہ کے اور باندھے اوس  
کپڑے کو اوپر اور کبھی ہوتا ہے اعتبار پاؤں سے پس بولا  
جاتا ہے کہ راتہ عبتیا بیدیه - اور وہ یہ ہے کہ نیلے سطح  
کہ ہوں اوس کے دو ٹوٹ گئے کپڑے اور تلے زمین پر  
ہوں اور دو فہم تھے ہوں پٹہ لیں پر اور وجہ مانفت  
کی یہ ہے کہ باوقات ایسا لگا کہ حرکت کرے وہ شخص یا حرکت  
کرے کپڑا تو کل جائیگا سزاؤ کا بعینہ مقص جمع کرنا پاؤں  
کا وسط میں یا گوندہنا کچھوں کا گوندہ کر کے شل حدوں کے  
عکس اندر صری آخر شب کی جو چاہے سو کی مٹوئی کے ساتھ  
یہ کچھ الہاجرة تجبر سبقت اور بادرت کا ہر شے کی طرف  
اور صلوة الہجیر اور صلوة الہاجرة - سے مراد ان ظہر  
ترکیب بولا جاتا ہے لا یخرج فی مینی بائیں کرے اوسکو  
ایمان سے اور بولا جاتا ہے لا یخرج عن الطریق یعنی پھر گیا  
راستہ سے عقار حدیث میں آتا ہے کہ من یخرج واماؤ  
عقاراً - من یخرج من ہلک یعنی وہ نیچے گھر یا عقار نکالتا اور  
کچھ دیں اور زمین اور شل اس کے اور اسی سے ہے فزہ  
کچھ مینی راجع کر کے اونکو انکی اولاد اور اوس کے گھر کی تھا  
مراد انکی زمین اور کہا گیا کہ اونکے گھر کی پوچھی اور اوس

متاعہ الذی یتبدل فی الایام وقیل  
العقار الارض وما یصلحھا ومنہ خیر  
المال العقرب بالضر وقیل بالغتم اصل کل  
شیء وقیل اصل مال له تمام لکن هنا  
المراد منه الارض حیث یعلوم ما بعدہ  
غروب۔ بغتم المجهمة وسكون المهملة  
هو الدال والعظيمة تقذف من جملة ثورا۔  
تبلیع۔ ولدا البقرة اول سنة حاله  
ای الجوزیة علی کل بالغه احتلوا ولهم حتم  
سراف۔ یقال کان فاه یوف ای تبرق  
استانه من سراف البرق اذا تلاقوا۔  
الما صومعة۔ ولا ائمة شجرة بلغت اثم  
الداس۔ والجائفة فی طعنة تنقل فی  
الجوف والمراد بالجوف کل مالدقة حيلة  
کالبطن والدماغ۔ الموضحة۔ فی طعنة  
التي توضح ای تظهر العظم۔

برتن اور سامان۔ اور کیا گیا کہ وہ سامان جیسا استعمال ہو سکتا  
ہو گیا جاتا ہے۔ اور کیا گیا ہے کہ عقار کے معنی زمین کے  
پس اور جو اس کے متعلق ہو اور اسی سے ہے خیر کل شیء  
بغیر زمین اور بغیر کیا فتح امین۔ اصل ہر شئی۔ اور کیا گیا کہ  
اصل وہ مال جس کے لئے ضروری ہو لیکن مراد اس سے اس فرمایا  
زمین ہے جس کے معلوم ہو رہے ہیں اس کے بعد سے غروب  
فتح فین بجدہ سکون رار ہلہ۔ وہ ڈال جو بنایا جاتا ہے  
بیل کی ثابت کمال سے طبع کئے گئے کچھ اول سال کا۔  
حالم یعنی جزیہ ہے ہر ہفتہ روزہ وہ حکم ہو یا نہ ہو۔ راف  
برہا جاتا ہے کائن فافہ یوف یعنی پختہ ہیں دانت اس کے  
مشق ہے رفا الثبری سے برہا جاتا ہے جس کے بجلی کئے۔  
ما مومہ اور آتہ وہ زخم جو وسط دہان تک پہنچے۔  
جائفة وہ زخم جو نگوڑے جانے جوف تک اور مراد  
جوف سے وہ جگہ ہے جس میں قوت مغیرہ ہو جیسے پیٹ  
اور دماغ۔ موضحة۔ وہ زخم جو ہڈی کو ظہر کرتے

## المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوئے ہیں اس قرآن سے

قولہ اوفوا بالعقوب۔ فیہ دلیل علی  
انہ لا خیاری فی مجلس البیعة ومن العقد یلزم  
وینبت بلاخیار وهو ذہب ای حنیفة  
عالمک رحمہما اللہ وخالفہما الشافعی واحمد  
وغیرہما واخبة لهم فی ذلک ما ثبت فی  
الصحیحین عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اذا ابتایم  
الرجلان فکلوا احد منهما بالخیار والوفیة  
وقالوا ان هذا صریح فی اثبات خیاری

قولہ اوفوا بالعقوب۔ ایمن ذیل ہے اس بات پر کہ خرید  
نہیں ہے بیع کی مجلس میں اور اس بات پر کہ لازم اور کفایت  
ہو جاتی ہے عقد بغیر خیار کے اور یہی نہیں ہے امام ابو حنیفہ  
اور امام مالک جہاں اس کا اور مخالفت کی ہے اہل و فکی  
امام شافعی و امام احمد وغیرہ نے حجت انکی وہ حدیث ہے  
جو مروی ہے صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جبکہ بیع و شرا کرے  
دو شخص ہم ایک کو اوئیں سے خیار ہے یعنی قبول کرے  
کا جب تک کہ وہ علحدہ نہ ہوں اور کہا اور ہوں گے یہی ہے



المجلس المنتعق لعقد البيع وليس هذا  
مناهيًا للزوم العقد بل هو من مقتضياته  
شراءً عامًا للزمام من تمام الوفاء بالعقود  
والجواب عن الحنفية والمالكية أن المراد  
بالأفراق في حديث ابن عمر الأفراق  
بالقول لا بالابدان والدليل عليه ما  
رواه النسائي والحاكم والبيهقي عن سمرة  
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال البيعة  
بالخير أحق بيعة أو يأخذ كل واحد منهما  
من البيعة ما حوى وتخيرون ثلث مرات  
يعيد قوله ثم وأشهدوا إذا أتيا بكم  
فما سمعنا بتوثيق الشهادتين فلو شهد في  
المجلس فبقاه الخيار لنا في التوثيق -  
قوله ثم أحلت لكم هيمه الانعام  
الهيمه كل شيء لا يميز وقيل كل ذات أربع  
الأرواح الثمانية والحق به القبيح والبق  
الوحش ونحوهما مما يماثل الانعام في  
الاجزاء وعدم الانياب فلو بقيت على  
عمومها كان أولى ليكون استثنائه قوله تعالى  
الوما يتل عليكم محرمه في آية التحريم كذا  
في التفسير الامدي - قوله ثم إذا حلتم  
فاصطلاوا - يدل على أن الاصطلا  
للحرم حرام ما دام محرمان لكن هذا في  
صيد البرخاصة واصافي صيد البحر فلا  
لانه حلال لقوله تعالى أحل لكم صيد  
البحر وطعامه مما عا لكم وللبياتة وحرم  
عليكم صيد الدماء مملوك حرام - وأقر الله

[illegible]

۴۰ علی الاقتصار الذي هو الاصل يعني اعلنت كمجتمع بصفة الانعام الاما تلي عليكم -

الَّذِي إِلَيْهِ تُخْشَرُونَ هَكَذَا فِسر في  
التفسير الراحمدي -

قوله وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ

المراد من الجوارح كواسب الصيد من

سباع البهائم والطير والكلب والفهد

والعقاب والصقار والباري وغير ذلك

من ذی ناب او غلب وهو قول الجمهور

وامثلة الاربعة منهم وجميعهم ما روى عن

ابن عمر قال ما صاد من الطير البازا

وغيرها فادركت فهو لك والا فلا

قطعه وقد روى عن مجاهد وغيره انه

كوهو صيد الطير كله وقالوا ان المراد

بالجوارح هي الكلاب الملعمة واستثنى

الا ما ما حمل صيد الكلب الاسود لانه

عنده ما يجب قتله ولا يهل اقتناءه

من تفسير ابن كثير مختصر - ا قوله

وَيَنْبَغِي أَنْ يَحْتَبَةَ - وقد صح في رواة

جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

يَنْبَغِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْتَبَةَ

الرجل في ثوب واحد كما شفا عن فرجه

راواه مسلم - قوله وَلَا يَحْقُصْ

احد شعر أسفه - عن ابی رافع قال

يَنْبَغِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْتَبَةَ

الرجل وراسه معقوص رواه احمد و

ابن ماجه وغيره والحكمة في ذلك ان

الشعر يعجل معه حين تعجل صراوى ابن

ابن خزيمة في مصنفه باسناد صحيح عن ابن

عمر بن الخطاب رضي الله عنه ان من لم يحرم من امره ما حرم الله من امره لم يمت حتى يلقى الله

قوله تعالى - وعلتم من الجوارح - مراد جوارح من شكار كالحواشي

جانور من منده - جوايه اور پرندہ جیسے کتا اور چیتا اور عقاب اور

شکرہ اور باز وغیرہ جو ذی ناب ہوں وہ دانست جو ایسے بہائم

کے ہوتے ہیں یا جو چکل سے شکار کریں اور یہی قول ہے جو ہوا کا

نیش ہی انکار میں مجتہد کی وہ حدیث ہے جو مروی ہے

ابن عمر سے کہ اگر وہ جسکو شکار کریں پرندہ جیسے باز وغیرہ چاہیں

پائے تو رہتی فوج کیلئے تو وہ اسلئے تیرے ہی در دست کہا

تو اسکو اور روایت ہے مجاہد وغیرہ سے کہ انہوں کو مکروہ جانا

سب پرندوں کا شکار اسکا کہ مراد جوارح سے صرف عقاب وغیرہ

کہتے ہیں اور استثنی کیا امام احمد نے کالے کتے کا شکار اس

وجہ سے کہ اسکو نزدیک وہاں جانور نہیں سے جو حیا

ماڈا نکلا جبکہ اور جائز نہیں ہے اسکا پالنا بغیر ابن

کثیر مختصر

قوله وَيَنْبَغِي أَنْ يَحْتَبَةَ - حديث في صحيح حديث في رواية جابر

وه رواية كثر في رسول الله صلى الله عليه وسلم

كما كثر في رسول الله صلى الله عليه وسلم كراهية

كوفي كثر في رسول الله صلى الله عليه وسلم كراهية

كراهية كثر في رسول الله صلى الله عليه وسلم كراهية

كراهية كثر في رسول الله صلى الله عليه وسلم كراهية

كراهية كثر في رسول الله صلى الله عليه وسلم كراهية

كراهية كثر في رسول الله صلى الله عليه وسلم كراهية

كراهية كثر في رسول الله صلى الله عليه وسلم كراهية

كراهية كثر في رسول الله صلى الله عليه وسلم كراهية

كراهية كثر في رسول الله صلى الله عليه وسلم كراهية

كراهية كثر في رسول الله صلى الله عليه وسلم كراهية

كراهية كثر في رسول الله صلى الله عليه وسلم كراهية

مسجد میں پس کیجا داں ایک شخص کو نماز پڑھا تھا اپنے  
 ہاتھ کو گوندھ کر وہ فاف ہوا تو کہا اس مسودے نے کہ  
 جب تو نماز پڑھا کرے تو مت گوندھا کر اپنے ہاتھ کو اس  
 وجہ سے کہ تیرے ہاتھ بال سجدہ کرتے ہیں تیرے ساتھ اور  
 واسطے تیرے ہاتھ کے خواص ثواب سے کہ ہاتھ اس  
 شخص کو گوندھا ہو جس کو گوندھ کر وہ ہاتھ میں بھر جائیگا جو ایمان  
 مسودے کے گوندھا تھا میں بہر تابہ تیرے تیرے لیے کہ ہاتھ اتنی  
 نے کہ یہ حکم خود اس مرد کے ساتھ ہو جو اس کے ساتھ کیا کہ ایک ایک  
 بل میں اس کے اس کے گوندھا تھا نماز میں قول یا امر ان میں اس کے  
 الوضو میں یہ ہو گا کہ پانی اوضو وضو اور پانی اوضو وضو  
 کا اور کیا ہے حدیث میں اس کے ساتھ ساتھ حدیث کی  
 ہے نہ ان کے ان کے وہ حدیث کہ تیرے میں اس کے  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ اگر تو وضو اور حدیث کی  
 نقیض بن کر وہ اس کے کہ اگر تو وضو اور حدیث کی  
 در بیان اور اللہ کے تاک میں پانی ڈالنے میں اگر کہ تو وضو اور  
 حدیث کی اس کو نام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے کہا کہ  
 حسن ہے اور صحیح ہے۔ قولہ وایمیں الی المرافق کہا اللہ عز وجل  
 نے جو وہ تم اپنے ہاتھ نہیں لگے۔ عثمان نے کہ حدیث  
 میں ہے جو کہ تم کیا ہے بخاری اور مسلم نے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئے اپنے ہاتھ کہیںوں تک تین  
 مرتبہ اور مرفق یعنی سیم وکسر قاف اور اس کا کسر بھی دو مرتبہ  
 ہیں۔ اور گئے ہیں علماء امت اس بات کی طرف کہ اوکھا  
 دہنا واجب ہے اور مخالفت کی ہے اونکی زفر اور بونکر  
 میں داؤد ظہری نے اس استدلال کے نہیں اس حدیث  
 سے جو کہ روایت کیا ہے دارقطنی اور ترمذی نے جابہ شمس  
 مرفوع کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونچا پانی کی کہ  
 ایک پھر فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے کہ نہیں قبول کرنا اللہ عز وجل

مسعود اندر داخل مسجد فرمایا فیہ رجلا  
 یصلی ما تھا شعرہ فلما انصرف قال عبد اللہ  
 اذ اصلیت فلا تعقص شعرک فان شعرک  
 تعجل معک وکذا کل شعرۃ اجزأ فقال  
 الرجل انی اخاف ان یتشراب قال تکریمہ  
 خیر لک۔ قال العراقی ہو مختص بالرجال  
 دون النساء لان شعرهن عورة یجب  
 سترہ فی الصلوۃ۔ قول یا امر الناس  
 یا سباع الوضوء۔ ای البغوا موضع  
 وادفوا کل عضو حقہ وقد ورد فی الحدیث  
 بصیغۃ الرمر۔ راوی النسائی عن ابن  
 عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسبغ  
 الوضوء وعن لقیط بن سمیرۃ مرفوعاً۔  
 اسبغ الوضوء واخلل بین الایهام وایلم  
 فی الاستنشاق الا ان تكون صائماً۔ روا  
 احمد وابوداؤد والترمذی وقال حسن  
 صحیح۔ قول وایلم الی المرافق  
 قال اللہ تعالیٰ وایلم الی المرافق۔ وفی  
 حدیث عثمان راضی اللہ عنہما بخاری و  
 مسلمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدیه الی  
 المرفقین ثلاث مرات وهو یقیم الیمین و  
 کسر الغاء وعکسہ ایضا الغتان وقد ذهب  
 علماء الامۃ الی وجوب غسلها واخلل  
 مرفق وایلم بکون داؤد الظاہری وسترہ  
 بامراؤۃ الذار قطنی والبیہقی من حدیث  
 جابر رضی قوا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 ان الماء الی مرفقیہ فرق قال ہذا وضوء



قولہ قوضاً ثلثاً ثلثاً محتملاً ولا خلاف فی الصحیح  
 الی جماعت فی عدم تکرار المسح عین المراد  
 بہ ویدان التثلیث باعتبار الغالب من  
 الاعضاء وخصوصاً بالاعضاء المنسوخة  
 وبناء المسح علی التخیف قیاساً علی افضل  
 وبناء علی الاکمال ولا سیاق قیاس مع  
 القاراق قال ابوداؤد واحادیث عثمان  
 راضی اللہ عنہ وہی صحاح الباب کما  
 دالت علی ان مسح الرأس مرة واحدة وبه  
 قال ابو حنیفة - قوله ان یغسل  
 بالصبح اختلافت الا متفی ان الاسفار  
 افضل ام التعلیس فذهب مالک والشافعی  
 واحمد والحق والاوزاعی ودأود الظاہری  
 والطبری الی ان التعلیس افضل من  
 الاسفار غیر مندوب واحقوا باحادیث  
 التعلیس فہما ماراواة البخاری وغیرہ  
 عن عائشة فی حدیث صلوۃ الفجر  
 یعرف بعضهم بعضاً من الغسل غیر  
 ذلك من الاحادیث سیما حدیث ابوسعید  
 انه قال فی حدیث الاوقات الخمسة - ثم  
 کانت صلوۃ بعد ذلك التعلیس - و  
 ذهب ابو حنیفة والشافعی والحسن وهو  
 مروی عن علی وابن مسعود ان الاسفار  
 افضل ومجتہم ماراواة افع بن خدیج  
 ماراواة اسفاراً بالفجر فانه اعظم الاجر  
 ماراواة وصحیح جمع من الحدیثین ولفظ الطیار  
 اسفاراً والصلوۃ الصبح حتی یری القوم مواقع

احادیث صحیح جو آئی ہیں عدم تکرار مسح میں متعین ہے ہر بار اس  
 سے اور ظاہر ہے کہ تثلیث باعتبار غالب اعضا کے ہے  
 اور خصوصاً ہے اہل ان اعضا کے ساتھ جو دہوئے جاتے  
 ہیں اور بنیاد مسح کی تخفیف پر ہے پس قیاس مسح کا غسل  
 پر اور بنا کر اکمال اور بدلہ پر قیاس مع القاراق ہے کہا  
 ابوداؤد نے کہ احادیث عثمان کی جو صحیح ہیں اس باب  
 میں وہ سب وال ہیں اس امر پر کہ اس کا ایک مرتبہ  
 ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔ قوله ان یغسل بالصبح  
 اختلاف کیسا ہے امت نے اس بات میں کہ افضل  
 ہے یا تغلیس ہیں امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی  
 اور اوزاعی اور داؤد ظاہری اور اشعری اور طبری کا مذہب  
 قویہ ہے کہ تغلیس افضل ہے اور اسفار غیر مندوب اور  
 محبت اور کی وہ حدیثیں ہیں جو تغلیس کی بابت آئی ہیں ان میں  
 سے وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری وغیرہ  
 نے عائشہ سے نماز فجر کی حدیث میں کہ نہیں پہنچی تھیں  
 بعض حدیثیں بعض کو بوجہ اندمیرے صحیح کے اور اس کے  
 سوا حدیثیں خاصہ کہ وہ حدیث جو مروی ہے ابن مسعود کو کہا  
 انہم ملے نے اوقات نماز خمس کی حدیث میں کہ پہر ہفتی  
 نماز رسول اللہ کی بعد اس کے تغلیس میں یعنی آپ نے  
 ہمیشہ اسی وقت پڑھی اور مذہب امام ابو حنیفہ اور شافعی  
 کا ادبی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعود سے کہ اسفار  
 افضل اور محبت اور کی وہ حدیث ہے جو مروی ہے رافع  
 بن خدیج سے مرفوعہ کہ اسفار کرو نماز فجر میں کہ جو کہ  
 مذہب ہے اجر کے لئے روایت کیا اور صحیح کی اس کی  
 ایک جماعت محدثین نے اور لفظ طیار کے یہ ہیں  
 کہ اسفار کرو نماز صبح میں یہاں تک کہ دیکھے قوم اپنے تیر  
 گرنے کی جگہ اور جواب قیاس ہے تغلیس کی حدیث کا اسکو

نبیہم واجابوا عن حدیث التخلیس انہ  
 تقریر فی الاصول ان الخطاب للامة  
 او یعارضہ فعل النعم صلی اللہ علیہ  
 وسلم فی حقہا وامرنا بالاتباع بقوالہ  
 فی مثل ذلک لا یفعلہ سواہ  
 بالاجرة حین تنزیع الشمس  
 اختلف العلماء فی ان صلوة الظہر  
 فی اول الوقت افضل مطلقا او فی  
 سواء ایا م شدۃ الحر فی الشافعی  
 ومن قال کقولہ ذہبوا الی افضلیتہ  
 فی اول الوقت مطلقا والآخر کجھول  
 وعصوا بما عدا شدۃ الحر وحجة  
 الشافعی الاحادیث الواردة فی  
 افضلیتہ اول الوقت کما یدل علیہ  
 هذا الکتاب وملازمة النبی صلعم  
 صلوة الظہر اذا لم تزلت الشمس - واما  
 دلیل الجھول فاصاروی عن ابی ذر  
 قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فی سفر فاراد المؤمن ان یؤذن بالظہر  
 فقال ابن دثر اراد ان یؤذن فقال  
 لہ ابرہ حتی رأینا فیقول القول فقال  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان شدۃ  
 الحر من فیہ جھلہ فاذا اشتد الحر  
 فابرء وبالصلوة متفق علیہ واجابوا  
 عن احادیث الواردة فی فضل اول  
 الوقت بالتخصیص بحدیث ابی ہریرہ  
 هذا ویساروی عن انس قال کان صلعم

کہ اصول میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خطاب امت کو نہیں خاص  
 ہوتا ہے بل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے حق  
 میں اور حکم دلا ہے ہرگز اپنے قول کے اتباع کا ایسی مقرر  
 میں نہ اتباع فعل کا۔  
 قولہ یبر یا ہاجرہ میں تنزیع الشمس اختلاف کیا ہے علما  
 نے نماز ظہر میں کہ اول وقت اور میں افضل ہے مطلقا  
 خواہ موسم شدت گرمی کا ہو میں امام شافعی اور جس نے  
 اول وقت کو مطلق قول کیا ہے اس بات کی طرف گئے ہیں  
 کہ افضلیت اس کی اول وقت ہے مطلقا اور کسی موسم  
 میں افضلیت کی ہے انکی جہد نے اوقات کیا ہے افضلیت  
 اول وقت کو شدت گرمی کے سوا اور نجات امام شافعی کی وہ  
 حدیثیں ہیں جو آئی ہیں اول وقت کی افضلیت میں جسکی وہ  
 کہتا ہے ای پرینسان - اور عیسیٰ پند رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم کا نماز ظہر چکر ڈبل جائے سدرج لیکن دلیل  
 جہد کی وہ حدیث ہے جو روایت ہے ابو ذر سے کہ اگر  
 تھے ہم رسول اللہ کے ساتھ غز میں پس ارادہ کیا مؤمن  
 نے کہ اذان دے ظہر کی آپ نے فرمایا اگر دینی شہد  
 ہوئے دے پیر ارادہ کیا اذان دے پیر فرمایا اگر دینا تک  
 کہ دیکھا ہم نے شیلہ کے سید کو پس منہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم نے کو شدت گرمی میں نہر کی لپٹ ہے پس جب  
 گرمی سخت ہو تو ارادہ کرنا میں متفق علیہ اور جواب دیا ہے  
 جہد نے اول حدیث کا جو اول وقت کی افضلیت میں  
 کسی تخصیص دوسم کے ساتھ جو اس حدیث  
 ارادہ کے اور جو اس حدیث کے جو مروی ہے ان  
 سے کہنا نہ پڑھتے تھے رسول اللہ ظہر کی نماز جازوں  
 میں اور نہیں جانتے ہم کہ جو حدیث کا ذکر ہوا تھا وہ ائمہ  
 ہوتا تھا وہ جو باقی رہتا تھا یعنی شیک نہضت النہار پر

قوله والعصر واثناس حتى يعني صاف تنگ الانہیں تغیر کرتا تھا اور میں اور تفسیر اکی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے حدیث مسلم میں کہ وقت نماز عصر کا جب تک ہے کہ نہ پہلا طے آفتاب اور نہ گر جائے اور اسکا اول کندہ۔

قوله والمغرب میں یقین لیل۔ اختلاف یہاں ہے طہانے اول وقت مغرب میں پس کہا بعض نے کہ اسکا اول وقت اور وقت ہے جبکہ آفتاب کی چوٹی لگی ہو ڈوب جائے اور یہی قول جمہور طہاکا ہے اور بعض نے کہا کہ اسکا اول وقت ستارہ دیکھنے پر ہے اور حجت لائے ہیں وہ حدیث شانی بہرہ سے کہا کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی غنم دھام مقام میں اور کہا کہ یہ نماز ٹھیک کی گئی تم سے اول کی امتوں پر پس مناش کر دیا اور انہوں نے اسکو کواؤ جو شخص کہ حفاظت کرے گا اس کی قوم کا اسکو اجر دوہرا اور ٹھیک نماز ہے بعد اس کے یہاں تک کہ نیکے شاہد اور شاہد ستارہ سے روایت کیا اسکو مسلم اور شانی نے اور جواب دیا اسکا جمہور نے جس طہاکا سے کہ قولہ الشاہد الفجر مدح ہے اور رفع نہیں ہے اور اگر ثابت ہی ہو جاوے تو امر اور شاہد سے غلطی لڑا کہ یہی روایت ہے ابو ایوب سے کہا کہ جلدی کرو نماز مغرب میں قبل طلوع فجر سے روایت کیا اسکو امام احمد وغیرہ نے۔

قوله ولا یؤخر المغرب۔ اور یہی مروی ہے عقبہ بن عامر سے کہ ہمیشہ یہی کہی میری امت بجلالی پر جب تک کہ نہ دیر کرے گی اور نماز مغرب میں یہاں تک کہ روشن ہو جاوے سب ستارے روایت کیا اسکو امام احمد داؤد وادو نے اور اختلاف کیا ہے طہانے آخر وقت مغرب میں پس کہا امام شافعی نے ایک روایت میں کہ وقت مغرب کا وہ ہے جب آفتاب گر جائے سورج وقت واحد ہے نہیں جائز ہے نماز اس کے بعد

یصلی الظهر فی ایام الشتاء وما لذلک  
ام ما ذهب من النهار کثرا وما بق منه  
قوله والعصر والشمس حیه  
ای صافیۃ الملون لم یتغیر وقد فسرہ  
قوله صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث  
مسلم وقت صلوۃ العصر والیہ یصف  
الشمس ویسقط قرنہ الاول قوله  
والمغرب حین یقبل لللیل  
اختلف العلماء فی اول وقت المغرب  
فقال بعضهم ان اول وقتہ حین یسقط  
قرص الشمس بکمالہ وهو قول الجمهور  
وقیل برویتہ الکواکب واحتجوا بحديث  
ابی بصیرۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم انما رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم العصر بالشمس  
وقال ان هذا صلوۃ عرضت علی من  
کان قبلکم فضیعو عواہا ومن حافظ  
علیہا کان لہ اجرہ مرین ولا صلوۃ  
بعد ما حتی یطلع الشاہد والشاہد  
الفجر واہ مسلم والنسائی واجاب عنہ  
الجمهور بان قوله الشاہد الفجر مدح  
ولیس برفع وان صح فالمراد بالشاہد  
ظلمۃ اللیل وایضا ما روی ابو ایوب  
بما مر وایضا صلوۃ المغرب قبل طلوع  
الفجر رواہ الامام احمد وغیرہ  
قوله ولا یؤخر المغرب  
وهو المروی عن عقبہ بن عامر لا تزال  
تضحی ما لم یؤخر المغرب حتی تشبک النجوم

اور حجۃ الوبی وہ حدیث ہے کہ روایت کیا جاوے حدیث جبریل علیہ السلام  
 کی کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ اے نبی اور نماز پڑھنے  
 کے بعد چھپ کر نماز پڑھ کر کہ جبکہ ڈوب گیا سوچ پھر نماز  
 پڑھی دوسرے دن اسی وقت نہیں تھا ورنہ اس سے  
 روایت کیا اس کو امام احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا کہ  
 نے کہ آخر وقت مغرب کا شفق کے جاتے رہنے تک ہے  
 بوجہ حدیث ابو موسیٰ کے کہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کہ آپ کے پاس ایک شخص جو دریافت کرتا تھا نماز کے وقت  
 اور اس میں ہے پھر تاخیر کی مغرب میں یہاں تک کہ ہوا شفق کے  
 جاتے رہنے کا وقت۔

**قولہ والشماء اول الليل** تاکید کرتی ہے اس کی وحدیث  
 جو مروی ہے مائشہ علیہا کہ نماز مشا پڑھتے تھے وہ شفق کے  
 غائب ہونے کے بعد رات کے اول کے تہائی حصہ کے  
 اندر اور اختلاف کیا ہے ملد نے اس کے وقت کے  
 اقتدار میں اس کہا بعض نے کہ تہائی رات تک اور حجۃ  
 الوبی وہی حدیث جبریل کی ہے اور کہا بعض نے آدمی  
 رات تک اور حجۃ الوبی حدیث عبد اللہ بن عمر کی ہے  
 مرفوع کہ وقت نماز عشاء کا آدمی رات تک ہے روایت  
 کیا اس کا امام احمد اور نسائی اور مسلم نے اور کہا بعض نے  
 فجر تک اور دلیل اوکی حدیث ابنی تھا وہ کی ہے روایت  
 مسلم اور اس میں ہے کہ نہیں میں زیادتی۔ زیادتی  
 تو اس شخص پر ہے جو نماز پڑھتا ہے یہاں تک کہ کھائے  
 دوسری نماز کا وقت۔

**قولہ وانزل عند الزوال الیہ** کیا واجب ہے غسل  
 یوم جمعہ یا نہیں پس کہا بعض ملد نے کہ ان میں دو آوا  
 ہے اور وہ ایک گروہ ہے صحابہ اور غیر صحابہ ان میں سے  
 ابو ہریرہ اور عمار اور حسن اور مالک اور عمر بن ابی بکر

رواہ احمد وابود الدود واختلفوا فی آخر  
 وقتہ اتفاقا الشافعی فی روایتہ عنہ ان  
 وقت المغرب حین تغیب الشمس وقتا  
 واحدا لا صلوۃ بعدھا واجتہد ما رواہ  
 جابر بن عبد اللہ حدیث جبریل علیہ السلام  
 ان جاء الینہ صلعم فقال قر فصل فی  
 فصل المغرب حین وجبت الشمس ثم  
 صلی ثلث الیوم وقتا واحد المیزل  
 عنہ رواہ احمد والنسائی والترمذی  
 وقال الجرمی ان آخر وقتہا عند سقوط  
 الشفق لحدیث ابی موسی عن النبی صلعم  
 فیما تاتہ سائل یسئلہ عن مواقیب الصلوة  
 وقیہ ثم اخر المغرب حق کان عند سقوط  
 الشفق۔ **قولہ والعشاء اول**  
**اللیل** یؤیدہ ما روی عن عائشہ  
 قالت کان الیصلون العتمة فیما بین ان  
 یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول لاختلاف  
 العلماء فی امتداد وقتہ فقال بعضهم  
 الی ثلث اللیل وحجتہم حدیث جبریل  
 وقال بعضهم الی نصف اللیل واحتجوا  
 بخدیث عبد اللہ بن عمر عوفی حال وقت  
 صلوۃ العشاء الی نصف اللیل رواہ  
 احمد ومسلم والنسائی وقال بعضهم  
 الی الفجر والدلیل حدیث ابی قتادہ  
 عند مسلم وقیہ لیس فی التوامر  
 تقریط وانما التفریط علی من لو یصل  
 الصلوۃ حتی یجئ وقت الصلوۃ الاخری



قوله والغسل عندنا رواه

اليوم - هل يجب غسل يوم الجمعة  
أم لا قال بعضهم نعم وطائفة ممن  
الصلاة وغيرهم منهم أبو هريرة  
وعمار والحسن ومالك وعمر حكاة ابن  
حزم وقال الجمهور استحباب وجبتهم  
حديث عكرمة ما رواه أبو داود عن عكرمة  
أن ناسا من أهل العراق جاؤا فافتوا  
بأن عباس أتى الغسل من يوم الجمعة  
أجبا قال لا ولكنه أظهر وخير أن يغسل  
من لم يغسل فليس عليه واجب  
الحديث بطوله - قال ابن دقيق العيد  
مثل هذا دليل على تعليق الأمر  
بالتغسل باليحيى إلى الجمعة واستدل  
بما لا شك في أنه يعتد بأن يكون الغسل  
فما بالذهاب وواقفه الأوزاعي  
الليث وقال الجمهور لا يجزئ من  
تجبر وجبتهم أيضا حديث عكرمة -

اس کو ابن حزم نے اور کہا جمہور علماء نے کہ مقتول  
محبت اور مکرر کی حدیث مکرر کی ہے روایت کیا ہے  
اور اس کو ابو داؤد نے مکرر سے کہ کچھ لوگ عراق کے  
آئے اور کہا ابن عباس سے کیا آپ کے نزدیک  
مغل یوم جمعہ واجب ہے آپ نے جواب دیا کہ  
نہیں۔ پاکیزگی ہے اور جو مغل کرے تو اچھا ہے  
اور جو نہ کرے تو اس پر واجب نہیں ہے۔ الحاشیہ  
مجاہد ابن قتیبہ العیسیٰ نے ایسی حدیثوں میں دلیل ہے  
علم مغل کی تعلیل پر جمعہ کو جانے کے وقت دینی  
پابندی وقت مغل چاہیے، اور استدلال لائے  
یہ امام مالک اس سے اس بات پر معتبر ہے یہ  
بات کہ مغل متعل جو جانے کے ساتھ اور وقت  
کی ہے اور مغل اذاعی اور لیث نے اور کہا  
جمہور نے کہ کاتی ہوگا مغل فجر  
سے اور محبت اور کی حدیث  
مکرر کی ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم في الصدقة وكان عند عفا شريفا

یہ تحریر بھی رسول اللہ نے صدقات کے میں ایسی اور تہی حضرت عمرؓ کے پاس مشہور ہوئی آپ کے نام سے  
 ہذا کتاب کہ لیکن البتہ صلے اللہ  
 علیہ وسلم کتبہ لہم۔ وانما اشہر واسمہ  
 نہ قرنہ بسیفہ فوجد وہ بعد وفاتہ  
 رضی اللہ عنہ فاشہر واسمہ کما رواہ  
 الارانی واخرہ ابوداؤد والترمذی  
 الحاکم والامام احمد کلام من طریق  
 ابواسمہ بن ابراہیم کہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 حضرت عمرؓ کے لئے اور اس کے نام سے اس وجہ سے مشہور  
 ہو گئی ہے کہ کہ لیا اسکو انہوں نے اپنی تلوار میں پایا لوگوں نے  
 اسکو اپنی وفات کے بعد میں مشہور ہو گئی آپ کے نام سے جیسے کہ  
 کیا ہے اسکو دانی نے اور بیچ کی ہے ابو داؤد و ترمذی اور  
 حاکم اور امام احمد سب ضعیفان بن حسین کے طریق سے وہ

ملک کتاب الصلوات عن عبد الله بن عمر

سفیان بن حسین عن الزهري عن  
سالم عن أبيه قال كتب رسول الله  
صلی اللہ علیہ وسلم کتاب الصدقة  
لو يخرج إلى عالمه حتى قبض فقره بسيفه  
فعمل به أبو بكر حتى قبض ثم عمل به  
عمر حتى قبض فكان فيه -

فی خمس من الابل شاة وفي عشرين  
شاة وفي خمس عشرة ثلاث شاة  
وفي عشرين اربع شاة وفي خمس  
عشرين اربعة غنایں فی خمس  
وثلثین فان زادت واحدة فیها  
ابنة لبون الى خمس واربعین فاذا  
زادت واحدة فیها حقنة الى ستین  
فاذا زادت واحدة فیها جذاعة  
الى خمس وسبعین فاذا زادت  
واحدة فیها ابنة لبون الى تسعین  
فاذا زادت واحدة فیها حقنة  
الى عشرين ومائة فان كانت الابل  
اکثر من ذلك ففي كل خمسين حقنة  
وفي كل اربعین ابنة لبون وفي  
الغنم في كل اربعین شاة شاة الى  
عشرين ومائة فان زادت واحدة  
فثلاثان الى مائتين فان زادت  
على المائتين ففيها ثلاث شاة  
الى ثلاثمائة فان كانت الغنم اكثر من  
ذلك ففي كل مائة شاة شاة  
لیس فیها شیء حتی تبلغ مائة واربعة

روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے  
باپ سے کہا کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب  
الصدقة نہیں جاری کیا اور سکھانے والوں کی طرف یہاں تک  
کہ آپ کی وفات ہو گئی اور کہہ دیا تھا اسکا اپنی تموا میں میں مل  
گیا آپ ابو بکر نے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوئی پھر عمل کیا اور  
حضرت عمر نے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوئی پس تحریر کیا اور میں کہ  
پانچ اونٹوں میں دو کو تکی ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں  
اور پندرہ میں تین بکریاں اور میں میں چار بکریاں اور پچیس میں  
بنت خاض بنتیں تک پس اگر زائد ہو جائے اس سے  
ایک ہی تو پھر اس میں بنت لبون ہے نہ تالیس تک -  
پس جبکہ زائد ہو جائے ایک ہی تو اس میں حقہ ہے  
ساتھ تک پس جبکہ زائد ہو جائے ایک ہی تو اس میں  
جذعہ ہے پچتر تک پس جبکہ زائد ہو جائے ایک ہی  
تو اس میں دو بنت لبون ہیں نو تک پس جب زائد  
ہو جاوے ایک ہی تو اس میں دو حقہ ہیں ایک سو بیس تک  
پس اگر ہوں اونٹ اس سے بھی زائد تو ہر چار میں ایک  
حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون -  
اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ایک سو  
بیس تک اگر زائد ہو جاوے ایک ہی تو دو بکریاں دو سو  
تک پس اگر زائد ہو جاوے دو سو پر ایک ہی تو اس میں  
تین بکریاں ہیں سو تک -

پس اگر ہوں بکریاں اس سے بھی زائد تو ہر سو بکریوں میں  
ایک بکری ہے نہیں ہے اور میں کچھ جب تک کہ تعداد  
کو پہنچے پورے ہو اور نہ جدا کیا جاوے مال مجتمع اور نہ  
تجزیہ کیا جاوے مال متفرق زکوٰۃ کے خوف سے اور  
جوں کو دشر کیوں کا ہو تو جو رجوع کریں وہ آپس میں برابر  
نہا جائے زکوٰۃ میں بولٹا اور نہ عیب دار -

یہ فرق بین مجتمعه ولا یجمع بین  
متفرق عنان الصدقة و ما  
کان من خلیطین فانہما یتزاجعا  
بینہما بالسویة ولا یؤخذ فی الصدقة  
ہرمۃ ولا ذات عیب۔

اعلم ان الکتاب الذی کان رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ لابی  
بکر الصدیق راضی اللہ عنہ فیہ هذا  
الکتاب وان کان ابوبکر الصدیق  
عمل عند الیضاً فلا یلزم من هذا  
اتحادہما فکان ہو غیۃ کما یدل  
علیہ الروایات وتغایر الفاظہما  
کل اقالہ الزرقانی فی شرح المواہب۔  
وکما استوفیت الکلام فی کتاب  
ابی بکر الصدیق بیان المسائل  
المستنبطۃ من باب الزکوۃ وغیرہ  
وشرح الالفاظ الغریبۃ الواردۃ  
فی الحدیث استغنیت من تکرارہا  
ہہنا۔

جان تو کہ۔ وہ تحریر جو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے  
کی تھی (جو کوہم اور کہہ آئے) وہ  
اس تحریر سے ملحدہ تھی اگرچہ ابوبکر رضی  
اللہ عنہ نے اس پر بھی عمل کیا ہے پس  
نہیں لازم آتا اس سے ایک ہوتا دو نو  
تحریروں کا پس تھی وہ اس کے ملحدہ ہو سکے  
والہت کرتی ہیں اوس پر روایتیں اوسان  
دو نو کے الفاظ کا فرق۔ اس طرح بیان کیا  
ہے زرقانی نے شرح مواہب میں اذ  
جیکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ والی تحریریں  
دکلا وغیرہ کے مسائل اور لغات  
غریبہ کی شرح میں خوب اپنی طرح  
بیان کر دی ہے تو اس جگہ  
اوس کے تکرار کی ضرورت

نہیں بھی

\*\*\*

♦♦

♦

ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمار کتب مع قطن بن حارثۃ

یہ وہ فرمان ہے جو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کتب کے لئے قطن بن حارثۃ کے ہمراہ

تحریر کی ہے ہشام بن ابی حمزہ نے کہا کہ حدیث بیان کی کہ  
میرے باپ نے ابی ہشام بن سعد بن ابی وقاص سے بیان  
کر کے کہ قطن بن حارثۃ اپنی قوم کے ہمراہ حاضر ہوئے  
رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لائے اور قرعین  
کی رسول اللہ کی اپنے قول اشعار سے۔ دیکھائیں نے

اخبرہم ہشام بن ابی حمزہ قال حدثنا  
ابی عن ابی ہشام بن سعد بن ابی وقاص  
بن قطن بن سائرۃ وقد مع قطنہ علی  
ابنہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم  
والشد ابنہ صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ

یہ وہ فرمان ہے جو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کتب کے لئے قطن بن حارثۃ کے ہمراہ

آپ کو اسے خیر مخلوقات اہل - حجت مینہ غایت  
درجہ پر قبیلہ کعب کی نسل میں۔

آپ عزیز تر ہیں کہ روشن کر دیا چاند کے چہرہ کو۔  
جبکہ ظاہر ہوئے آپ لوگوں کے سامنے سرداری  
باس میں۔

قائم کیا آپ نے حق کا راستہ بعد اوس کے بیٹے جانی کے  
اور پالا آپ نے لوگوں کو سمت اور قسط سالی میں۔

پھر نکھار رسول اللہ نے اون کے ساتھ فرمان قبائل  
کلب کو فتح اوسکا یہ ہے کہ۔ یہ فرمان ہے محمد کی جانب

سے قبائل کلب اور اون کے ہم جہد ون اور اون لوگوں  
کی طرف جنگ کو اسلام اون کے ساتھ جمع کر کے قطن

بن عارض کی ہمراہ نماز کو اپنی اوقات پر ادا کرنے اور زکوٰۃ  
کو اوس کے حق شرعی کے موافق دینے کی بابت ہمت و تکی

محمود و قار محمد اور دیکھا گیا ہے مسلمان گواہوں کے  
روبرو اون میں سے وجہ گہبی اور سعد بن عبادہ اور عبد

بن ائیس ہیں۔  
اون پر زکوٰۃ فرض ہے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ

کے چرنے والے اونٹوں میں اور اونٹوں میں جن  
کے بچے مر جاویں اور وہ دوسرے کے بچوں پر مالوت

کر لئے جاویں ہر پچاس پر ایک ناقہ بے حیب اور اونگی  
بد بداری کے اونٹوں میں زکوٰۃ دلیچاوے اور بکریوں

میں دو سالہ بکری خواہ گھامین ہو یا نہ ہو۔ اور اوس زمین میں  
جو نہر سے پانی جاوے زکوٰۃ کا دسواں حصہ ہے اور

ہماتی میں اور کا نصف۔ عادل مصر کے تخمینے کے بقی  
اس سے نائد او شہر کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا جاوے۔

یہ معاہدہ ہے جس پر محمد کیا ہے اللہ اور اس کے رسول  
اور کلب ثابت بن قیس بن شماس نے تمثیل یہ کہا حافظ نے

اشع  
ہر آیتک یا خیر البریۃ کما  
ثبت قصاری (نصاری) فی الاما و قد ذکر

اعزک ان البدار ستہ وجھا  
اذا ما بد الناس فی الحلل العصب

اقمت سبیل الحق بعد اعوجاجہ  
ورایت الناس فی السقایۃ والجد

ثم کتب معہ کتابا لعماد کلب لیخت  
ہذا کتاب من محمد لعماد

کلب و احلافہا ومن ظانۃ الاسلام  
من غیرہم مع قطن بن الحارثۃ

العلیمی باقام الصلوۃ لوقتها  
ایفاء الزکوۃ بحقہا فی شدۃ عقدہا

و وفاء عہدہا لحضر من الشہود  
المسلمین منہم و حیتہ بن خلیفۃ

الکلبی وسعد بن عبادۃ وعبد اللہ  
ابن ائیس۔ علیہم من الاموال

الرعیۃ ابساط الظآر من کل  
نحسین ناقۃ غیر ذات عوار

والحمولۃ المائتۃ لہم طایغۃ و  
فی الشوقی الوراقی مسننۃ

او حائل۔ و فیما سقۃ الجد ول من  
العین المعین العشر و فی العشر

شطرۃ بقیۃ الامین لا یزاد علیہم  
وظیفۃ ولا یفرق۔ عہد علی ذلک

اللہ و رسوالہ و کتب ثابت بن قیس  
ابن شماس۔ تمثیلہ۔ قال الحافظ



# ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم من مرة الجحہ ولقوہ

پیڑن سوان ہے جو پکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن مروہ جینی اور اوس کی قوم کے لئے

عن عمرو بن مرة الجعفی قال خرجنا  
مجاہا فی الجاہلیۃ فی جماعۃ من  
قوی فرأیت فی المنام وانا بمکة  
نورا اساطعاً من الکعبة حتی اضللی  
اجل یثرب واشعر یحیة وسمعت  
صوتاً فی النور وهو یقول انقضت  
الظلمة وسطع الفیض وبعث خاتم الانبیاء  
ثم اضاء فی اضاءۃ اخری حتی نظرت الی  
قصور الحیرة وابیض المدائن وسمعت  
صوتاً فی النور وهو یقول ظہر الاسلام  
وکسرت الاعمصار ووصلت الارحام  
فانتهت فورا فقلت لقمی یجد ثنی فی  
هذا الخ من قریش عداثا واخبرتمہا  
ما رأیت فلما انتهیت الی بلادنا جئنا  
الخبران را جلا یقال لہ احمد قد  
بعث فخر جت حتی اتیتہ واخبرتہ  
بما رأیت فقال یا عس ومن ملة  
انا انبیئہ المرسل الی العباد کافۃ  
ادعوا ہم الی الاسلام والہم یحقن  
الدماء وصلة الارحام وعبادة  
اللہ وحدة ورفض الاعمصار وفتح  
البیت وصیام شہر رمضان شہر  
من اثنی عشر شہراً فمن اجاب فله  
الجنة ومن عصى فله النار فامن عمر

روایت ہے عمرو بن مروہ جینی سے کہ اس نے ہم جاہلیت  
کے زمانہ میں اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ پریت  
حج پر میں نے خواب میں دیکھا اور میں گھبرا کر  
ایک فوریند ہوا کہ میرے یہاں تک کہ روشن ہو گئے میرے  
لئے درخت کے پہاڑ اور حدیث کا اشعر دہاڑ کا نام ہے  
اور کستانے ایک آواز اوس نور میں سے کہ کہتا تھا  
جاتی رہی اندھیری اور کج روشنی اور مبعوث ہوئے  
خاتم الانبیاء پھر روشنی ہوئی میرے لئے دوسری مرتبہ  
یہاں تک کہ دیکھا میں خیر کے غلوں اور دائر کے قمر آئینہ  
کی طرف اور کستانے ایک آواز نور میں سے کہ کہتا تھا کہ ظاہر  
ہو گیا اسلام اور ٹوٹ گئے بت اور صلہ رحمی پہنچے ہیں جاہ  
میں گھبرا کر اور میں نے اپنی قوم سے کہا کہ میرا اس قیلہ قریش  
میں کوئی نئی بات ہو گئی اور خبر دی میں نے انکو اپنے خواب  
کی پس جیب ہم اپنے شہر واپس پہنچے تو خبر کی کہ ایک آدمی  
جنگ نام احمد ہے مبعوث ہوا ہے میں نکلیں حتی کہ حاضر  
ہوا آپ کی خدمت میں اور اپنے خواب کے آپکو مطلع کیا فرمایا اپنے  
کہنے عمرو بن مروہ میں بنی ہوں بیجا گیا ہوں تمام مخلوق کی طرف  
بلاتما ہوں اور کو اسلام کی طرف اٹھ کر کما ہوں اور کو خون ناحق  
سے کئے کا اور صلہ رحمی اور ایک آدمی کی عبادت کرنے  
اور بتوں کے چھوڑنے اور حج کرنے اور بارہ ماہ میں سے  
رمضان کے ایک مہینہ کے روزہ رکھنے کا پس جس  
شخص نے قبول کیا تو اس کے لئے جنت ہے اور  
جس نے نافرمانی کی اس کے لئے دوزخ ہے پس  
ایمان لے آئیں اور امن میں کیجئے اللہ جزیر کی گری سے

ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم من مرة الجحہ ولقوہ

پس میں نے کہا گا ہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی  
معبود مگر اسدہ آپ اسدہ کے رسول ہیں ایمان لایا میں  
تمام اون حلال و حرام کے احکام پر جو آپ لائے ہیں  
پھر پڑھے سینے وہ شعر جو سینے آپ کی خبر سن کر کہے  
تھے اور پھر ایک بت تھا جس کا متولی میرا باپ  
تھا پس توڑ ڈالا میں نے اسے پھر آگیا میں رسول  
کی خدمت میں اور میں کہہ رہا تھا

شعر

گواہی دیتا ہوں میں کہ اشرف حق ہے اور میں۔  
پتھروں کے معبودوں کو ضرور چھوڑ دوں گا  
اور مضبوط ارا دوں کر لیا میں نے ہجرت کا۔  
قطع کر رہا ہوں میں طرف تیرے مصائب سفر کو بعد تیرے  
خیلوں کے تاکہ ساتھی بنوں میں اس کا جو بہتر ہے لوگوں کے  
بالذات وہاں نصب جو رسول ہے اس کا آسمانوں پر۔  
فرمایا رسول اسدہ صلعم نے فرمایا عمرو میں نے عرض  
کی کہ میرے پاس باپ آپ پر خدا ہوں مجھے میری قوم کی  
طرف بھیجے شاید اسدہ اپنی میری وجہ سے احسان  
کے جیسے کہ مجھ پر آئی وجہ سے احسان کیا کہ عمرو  
نے میں سے بیجا مجھے آپ نے اور فرمایا نری کہ اور فرم  
پتیں کر اور دست جو سخت اور نہ شکبر اور نہ عاصد پس آیا  
میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے بنی رفاعہ علیہ  
اے معشر جہینہ میں رسول اسدہ کا قاصد ہوں تمہاری  
طرف بلاتا ہوں میں تم کو اسلام کی طرف اور حکم کرتا  
ہوں تم کو خیر نافع سے رکنے کا۔ اور صلہ رحمی اور  
ایک اللہ کی عبادت اور بتوں کے چھوڑنے اور کعبہ کا  
حج کرنے اور بارہ مہینوں میں سے رمضان کے روزہ  
رکھنے کا میں جسے قبول کیا اور سکے لیے جنت ہے

یومئذ یومئذ اللہ من حر جہنم فقلت أشهد  
أن لا اله الا الله وأنت رسول الله  
أمنت بكل ما جئت به من حلال  
وحرام ثم أشهد بقرابہ ابی انا قلت ہا لین  
سبععت بہ وکان لنا صمد وکان ابی  
سبأ ذہ فکسرته ثم لحقت بالنبی صلعم  
یومئذ اقول -

شعر

شہدت بان الله حق و ان نبی  
لا اله الا حجار لا شک تارک  
وشہدت عن سابق الزمار عجار  
اجوب الیک الوعث بعد الدار  
لا صاحب خیر الناس ففساد والدار  
رسول ملیک الناس فوق الجبار  
قال انبی صلعم الله علیہ وسلم  
جبارک یا عمن وفقت یا ابی انت راعی  
ابصرت الی قومی لعل الله ان یمن  
فی جلیہم کما منت بک علی قال فی بعض  
فقتال علیک بالرفق والقول السد  
ولا تکن فظا ولا متکبرا ولا حسودا  
خالت قومی فقلت یا بنی رفاعہ  
یا معشر جہینہ انی رسول رسول الله  
الله علیہ وسلم الیکم ادعوکم الی الاسلام  
وامرکم بحقن الدماء وصلة الرحم  
عبادة الله وحده ورفض الاصنام  
والحج البیت وصیام شهر رمضان  
اشتی عشر شہد ا فمن اجاب قل الجنة

اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لئے دوزخ ہے۔  
 اے معشر حینہ تحقیق اللہ نے کیا ہے مگر ہترادوں میں  
 جن میں سے تم ہو اور بنو شکر کا طرف ہمسائے بہاری ہجرت  
 کے زمانہ میں ہی اوس چیز کو جو بے سبب تانتا۔ دا  
 اور عربوں کے لئے کیونکہ وہ نکل میں جمع کرتے ہیں وہ  
 بہنوں اور ادا کرتے ہیں شہر حرام میں اور شادی کر لیا ہی  
 مرد اپنے باپ کی بیوی سے پس قبول کر دھکم اس  
 نبی مرسل کا جو بنی لونی بن غالب میں کا ہے پاؤں  
 تم بزرگی دنیا کی اور کرامت آخرت کی پس نہیں آیا  
 میرے پاس مگر ایک آدمی پس کہا کہ لے عمرو بن  
 صحیح کرے اللہ تیری زندگی کو کیا حکم کرتا ہے تو بھوکا ہوا  
 معبودوں کے چھوٹے کا اور یہ کہ طبع ہو جائیں ہم  
 جماعت سے اور چھوٹے اپنے باپ و دادا کا دین جو  
 بلند و برتر ہے اور آدیں اطراف اوس دین کے جس  
 کی طرف اہل تہامہ کا یہ قرشی بلاتے نہ پسندیدہ ہو وہ  
 اور نہ زندگی ہو اوس سے پہر خمیشت یہ پھر رہے ہنگامہ۔  
 ابن مرداسی بات لیکر آیا جو اصلاح چاہئے وہ کسی  
 بات نہیں ہے میں اوس کے قول و فعل کو گمان کرتا ہوں  
 کہ ایک دن مغلوب ہو گا اگرچہ ایک عرصہ کے بعد ہو تاکہ  
 بیوقوف کر دے اور بزرگوں کو جو پہلے گزر گئے ہیں  
 جو شخص کہ اس کی اطاعت کر لیا نہیں پہونچ چکا خلاف کو۔  
 کہا عمر نے جو شخص جو شاہو خواہ بہاری جانب کا یا  
 تیری جانب کا تو تلخ کرے اور اوس کی زندگی اور  
 گوئی کرے اوس کی زبان اور گرا دے اوس کے  
 دانت کہا پس قسم اللہ کی نہیں مرا وہ حتی کہ گر گئے  
 اوس کے سانسے دانت اور اندھا ہو گیا سہیجا  
 کیا تھا اور کھانیا کمرہ نہیں معلوم کر سکتا تھا پس نکاح و

ومن عصی فله النار۔ یا معشر اھمیتہ  
 ان الله جعلكم خیاراً من انتم منه و  
 بغض اليكم في جاهليتكم ما جعل لي  
 خيراً من العرب فانهم كانوا يجمعون  
 بين الاختلاف والغزاة في الشہر  
 الحرام ويقتل الرجل على امرأۃ  
 ابیه فاجیبوا هذا الخبیر المرسل  
 من بنی لونی بن غالب تنالوا مشرف  
 الدنیا وکرامۃ الآخرۃ فما جاء فی  
 الا رجل فقال یا عمر بن مساع  
 امراً اللہ عیشک انما را نا برض اللہ تنال  
 وان نفسی جمعنا وان نفارق دین  
 ابائنا الشہد علیہ الی ما یدعوننا  
 الیہ هذا القرشی من اہل قمامۃ  
 لا حیا ولا کرامۃ لوانشأ الخبیث  
 یقول۔ شہد۔  
 ان ابن مسعود قد اتی بعقالۃ  
 لیست مقالۃ من یرید اصلاحاً  
 لانی لا حسب قولہ وفعالہ  
 یوما وان طال الزمان ذب احاء  
 لیسفہ الامشیخ من قد مضی  
 من را م ذلک لا اصاب فلاحاً  
 قال عمر و الکاذب منی ومنک  
 امراً اللہ عیشہ واکمل لسانہ واکمل  
 اسنانہ قال فواللہ ما سالت حق  
 سقط قواہ وغمی وخرق وکان لا یولد  
 طعموا الطعام فخرج عمر و من اسلم





اور بند کرنے کا پس وہ سادہ ہے اور اس کی  
جمع سبتہ۔ اجوب مشتق ہے جو ب بمعنی قطع سے  
الوجش ریت اور سخت ہوتا ہے چنانچہ اس میں  
اور اسی سے ہے وحش اور سفر یعنی سفر کی شدت  
اور شدت

**دکادک** اسکا واحد دکک ہے بولا جاتا ہے  
سہل و دکک وہ ریتہ جو برابر ہو زمین کے اور بہت  
اوجھا ہو۔

**جہامک** جمع ہے جہیکہ کی راستہ مراد شلوکی  
اس جہگہ آسمان ہے کیونکہ اس میں راستہ ہوتے  
ہیں تاروں کے۔ اس طرح تفسیر کی ہے اس مصرعہ کی  
جمع الجہامیں الشم مشتق ہے ظم سے جس کے معنی ناک  
کی ڈنڈی کے اور اچھا ہونے کے ہیں اور اس سے  
کہا یہ ہے رغبت اور زندگی سے۔

و یا جا بولا جاتا ہے ذوق جبکہ چمکائے اپنا سر کیہ  
پتی اور ذلت سے تلاح پانی پہنکی جہگہ  
بلندی سے پتی کی طرف جمع ہے تلتہ کی اور بعض  
نے کہا کہ یہ لغات اصداو سے ہر اطلاق کیا جاتا  
ہے پست زمین پر بھی اور بلند زمین پر بھی۔ التیقہ  
ادنی وہ نصاب جس پر زکوٰۃ آتی ہے جیسے کہ  
اونٹ میں پانچ اور بکریوں میں چالیس۔

العصر لمیۃ نصف ہے عصر کی۔ اونٹ اور بکریوں  
کا گلہ کہ گھی ہے کہ وہ بیس سے لیکرتیں اور  
چالیس تک ہے اور مراد یہاں بکریوں سے ایک سو  
اکیس سے لیکر دو سو تک ہیں۔

**المشیرۃ** کیتی کے میل۔  
**الورادۃ** مشتق ہے در و ودلی المار سے مراد

بابہا و اخلاقہ سدان فہو  
سادن جمعہ سدانۃ۔ اجوب  
من الجواب وهو القطع۔ الوجش  
الرمل ویشد الممشی فیہ وامنہ  
وعشاء السفر افی شدتہ ومشقتہ

**دکادک**۔ واحدہ دکک  
یقال سہل و دکک علی ما تلبد  
من الرمل بالارض ولوتش تفع

کثیرا۔ جہامک جمع جہیکہ یعنی  
الطریق یعنی بہا السلوک لان فیہا  
طرق المجوم کن افسر هذا فی جمع

الجہار۔ الشیم من الشیم واهو  
ار تفاع قصبۃ الونف واشراف  
الورنبۃ کنایۃ عن الرفعة واشرف

ذیالھا یقال ذبح اذا طأطأ لاسہ  
کنایۃ عن الخفض والذل تلاح  
ہی مسائل المار من علوی الی سفلی

جمع تلعة وقیل من الاصداو یقع  
علی ما اخذ من الارض واشرف  
منہا۔ التبعۃ۔ ہی اسم لادنی ما

یحب فیہ الزکوۃ من الحيوان  
کا خمس من الابل والاربعین من  
الغنم۔ العصر لمیۃ مصغر الصرۃ

ہو القظیم من الابل والغنم قیل من  
الاعشیرین الی الثلاثین والاربعمین  
والمراد ہنا من الغنم مائۃ واحدک

وعشر و من مشاة الی المائین المشیرۃ

بقدر الحرث - الوارادة - من الورود على الماء اراد بها ما يحبس في البليت من المواشي فلا تكون سائمة - بلقطة اللبق الخلط يعني لا يخلط الوارادة بالسائمة في الزكوة -	وہ جانور جو گھر کے جاویں اور جگل کے چرنیو لے نہ ہوں۔ بلقطة - بئٹ کے معنی ملاسنے کے ہیں یعنی نہ ملائے جاویں گھر کے پٹے ہوئے جانور زکوٰۃ کے جانور کے ساتھ۔
---	--

هذا كتاب من المهاجرين والاضواء فيه هو واحد واوهم على انهم شرطوا لفتح  
يعملونه واثبتوا فيهم من المهاجرين والاضواء فيه هو واحد واوهم على انهم شرطوا لفتح

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من محمد النبي صلى الله عليه وسلم بين المؤمنين والمسلمين من قریش و یثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحدة من دون الناس - المهاجرون من قریش على ربعتهم يتعاقلون بينهم وهم يفتنون عائيتهم بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو عوف على ربعتهم يتعاقلون معاقلم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو ساعدة على ربعتهم يتعاقلون معاقلم الاولى وكل طائفة منهم تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو الحرث على ربعتهم يتعاقلون معاقلم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو جشم على ربعتهم يتعاقلون معاقلم الاولى	بسم الله الرحمن الرحيم یہ تحریر ہے محمد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آپس میں درمیان و یثرب اور مسلمانوں کے اور قریش کے اہل مدینہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے اون کی پیروی کر لی ہے اور انہیں مل گئے ہیں اور ان کے ساتھ ملکر جہاد کیا ہے اس اقرار پر کہ یہ سب ایک گروہ ہیں اور لوگوں کے مقابلہ میں۔ قریش کے مہاجر اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپس میں مستحق رکھیں اور اپنے قیدیوں کا فدیہ دیں ایسے مال سے جو ساتھ لے کر انصاف کے جو درمیان مسلمانوں کے اور بنو عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپس میں مستحق سابق دیتوں کے رکھیں اور ان کا گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ دیے ایسے مال سے جو ساتھ بھلائی اور انصاف کے جو درمیان مسلمانوں کے اور بنو ساعدہ اپنی اصلی حالت پر رہیں دیتوں کا معاملہ مستحق سابق رکھیں اور ان کا گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ بھلائی اور انصاف میں المؤمنین کے ساتھ داکرے اور بنو حارث اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپس میں مستحق سابق رکھیں اور ان کا گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ بخوبی اور انصاف میں المؤمنین کے ساتھ داکرے اور بنو جشم اپنی
--	---

بسم الله الرحمن الرحيم

وكل طائفة منهم تقدي عانيها  
 بالمعروف والقسط بين المؤمنين  
 ويتوعدون عوف على ريعتهم  
 يتعاقلون معاقلم الاولى وكل  
 طائفة تقدي عانيها بالمعروف  
 والقسط بين المؤمنين ويتوعدون  
 على ريعتهم يتعاقلون معاقلم الاولى  
 وكل طائفة تقدي عانيها بالمعروف  
 والقسط بين المؤمنين ويتوعدون  
 على ريعتهم يتعاقلون معاقلم الاولى  
 وكل طائفة تقدي عانيها بالمعروف  
 والقسط بين المؤمنين لان المؤمنين  
 لا يتركون مفرجا بينهم ان يعطوا  
 بالمعروف في فداء وعقل وان  
 يخالف مؤمن مؤمن دون وان  
 المؤمنين المتقين على من بغى  
 منهم او ابتغى دسيسة ظلم او اشر  
 او عدوان او فساد بين المؤمنين و  
 ان ايلياهم عليه جميعا ولو كان  
 ولدا احدهم ولا يقتل مؤمن مؤمنا  
 في كفر ولا ينصر كافر على مؤمن وان  
 ذمة الله واحدة لا يجير صلح اذناهم  
 وان المؤمنين بعضهم موالى بعض  
 دون الناس وانه من تبعنا من يهود  
 فلن له النصر والا سواة غير مظلومين  
 ولا متناصر عليهم وان سلم المؤمنين  
 واحدة لا يسال مؤمن دون مؤمن

اصلی حالت پر رہیں کہ معاملہ دیتوں کا بدستور سابق آپس میں  
 رکھیں اور ہر گروہ اور ٹکاپنے قیدیوں کا خدیو غنی اور انصاف  
 بین المؤمنین کے ساتھ اور اگرے اور بنوعربین عوف اپنی اصلی  
 حالت پر رہیں معاملات دیت بدستور سابق آپس میں رکھیں اور ہر گروہ  
 اور ٹکاپنے قیدیوں کا خدیو غنی اور انصاف بین المؤمنین کے  
 ساتھ اور اگرے اور بنوعربین عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا  
 معاملہ آپس میں بدستور سابق رکھیں اور ہر گروہ اور ٹکاپنے قیدیوں کا  
 خدیو غنی اور انصاف بین المؤمنین کے ساتھ اور اگرے اور بنوعربین  
 عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپس میں بدستور  
 سابق رکھیں اور ہر گروہ اور ٹکاپنے قیدیوں کا خدیو غنی اور  
 انصاف بین المؤمنین کے ساتھ اور اگرے اور اس امر پر کہ  
 مسلمان نہ چھوڑیں آپس میں کیونکہ مصیبت زدہ بلکہ دین اور سکو  
 کچھ مال غیر غریب کے ساتھ خدیو غنی میں یا دیت لینے میں  
 اور کوئی مسلمان کے غلام آزاد کیے ہوئے کی مخالفت نہ کرے  
 اور سکو حقیر واکبر اور اس بات پر کہ مسلمان پر بیگناہ وکفر میں  
 شخص کی جیسے کسی نے بغاوت کی ہو یا طلب کیا ہو مال قلم سے  
 یا گناہ یا فساد کی رو سے در میان مؤمنین کے اور اس امر پر کہ  
 اور نہ سبکی نہ دے گا ساتھ دوسرے کو اگرچہ وہ ظالم انیس سے کسی کی  
 اولاد ہو اور اس امر پر کہ قتل کرے مؤمن مؤمن کو بعض کافروں  
 اور مذہدوں کے کافر کی مؤمن کے مقابلہ میں اور اس امر پر کہ فتنہ  
 اور کالیکیس پر پناہ دیکھا کرے اور نہ اسے ادنیٰ کوہ اور اس امر  
 پر کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں دوسروں کے  
 مقابلہ میں اور اس امر پر کہ شخص کہہ ہو دین کے جاری پیروی کے  
 تو اس کے لئے جاری جائے کہ وہ ہے اور بخیر اسی حالت میں کہ  
 وظلم کیا ہو یا کفر اور نہ دیکھ دیکھا ہے اور اس امر پر کہ  
 مصالحت مؤمنین کی ایک نہ صلح کرے کوئی مؤمن بغیر مشورہ  
 دوسرے مؤمن کے چھادی نبیل اور اس امر پر کہ ایسے امر پر جو

فی قتال فی سبیل اللہ الا علی سواہ  
وعدل بیدہم وان کل غنائم غزت  
معنا تعقب بعضہا بعضا وان المؤمنین  
یعین بعضہم علی بعض بما اتوا دماؤہم  
فی سبیل اللہ وان المؤمنین المتقین  
علی احسن ہدی واقومہ وانہ لا  
یجید مشارک ما لا لقیض ولا نفسا  
ولا یحول دونہ علی مؤمن وانہ من  
اعتبط مومنا قتل عن بیتہ فانه قد  
بہ الا ان یرضی ولی المقتول وان المؤمنین  
علیہ کافۃ ولا یحل لہم الا قیام علیہ  
وانہ لا یحل لمؤمن اقدم فی ہذا  
الخصیفة وامن باللہ والیوم الآخر  
ان ینصر محمدنا ولا یوویہ وانہ من  
نصر او اوالہ فان علیہ لعنة اللہ  
غضبہ یوم القیمۃ لایوحن منہ  
صرف ولا عدل وانکم ہما اختلافتم  
فیہ من شئی فان مردۃ الی اللہ و  
الی محمد رسول اللہ علی اللہ علیہ  
وسلم وان الیہود ینفقون مع  
المؤمنین ما داموا احاریین وان  
یہود بنی عوف امة مع المؤمنین  
لیہود دینہم وللمسلمین دینہم و  
موالیہم وانفسہم الا من ظلم واثر  
فانہ لا یوترک الا نفسہ واهل بیتہ  
وان لیہود بنی النجار مثل ما لیہود  
بنی عوف وان لیہود بنی الحارث مثل

برابری اور عدل کے ساتھ مسلمانوں میں اور جو حاجت ایک بار  
اڑ چکے ہمارے ساتھ تو وہ سری حاجت بھی جائے دینی تو ہے  
برہنوت جماعتیں مسلمانوں کے چھا کیلئے جاتی ہیں اور اس امر پر کہ  
مسلمان آپس میں چشم پوشی کریں اس چیز پر کہ جو انکو مصیبت پہنچی  
اس کے راستہ میں۔ اور اس امر پر کہ شیعہ ہوں یا بھی سیرت اور تقیم  
خصلت پر ہیں اور نہ پناہ دے کوئی مشرک قریش کے سال اور  
جان کو اور نہ عامل ہوں مومن کے مقابلہ میں اور جو شخص کر دے  
کسی مومن کو جاکہ ثروت لگا ہو شے ہو جائے تو اس کا قصاص  
لیا جائے مگر اگر اسی ہر جان میں مقتول کے دشمن ہمارے مسلمان  
سب کے سب اس جہد پر ثابت رہیں نہیں جائے اور انکو گراہی نہ  
اس جہد کی اور اس بات پر کہ نہیں جائے مسلمان کو جو اقرار  
کرے ان باتوں کا جو اس میں نہیں ہیں اور ایمان لائے  
اسد اور ہم قیامت پر کہ مدد کے ہر مکتبی اور پناہ دے  
اور سکو اور تحقیق جو مدد کرنا چاہتی کی پناہ دے گا تو کس پر  
لنت ہے اس کی اور قصاص اس کا ہے قیامت کے دن نہ  
قبول کیا جاوے گا اس سے فدیہ اور نہ توبہ اور جب تم اختلاف  
کر کسی امر میں تو رجوع کرو اسکو اسد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی طرف اور اس امر پر کہ یہود مسلمانوں کے برابرانی  
حر قدریں جو جنگ کر رہے ہیں اور اس امر پر کہ یہود بنی  
حوف مسلمانوں کی ایک گروہ شمار کیے جاوے گئے یہود اپنے دین پر  
رہیں اور مسلمان اپنے دین پر خود اور ان کے موالی مگر جو اپنی  
کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کرے گا مگر اپنی جان کو اور  
اپنے اہل بیت کو اور بنی بنیاد کے یہود کے ساتھ وہی  
معاملہ ہے جو یہود بنی حوف کے ساتھ ہے اور یہود بنی  
حارث کے لیے یہی وہی معاملہ ہے جو یہود بنی حوف کے  
لے ہے اور یہود بنی سادہ کے لیے وہی معاملہ ہے  
جو یہود بنی حوف کے لے ہے اور یہود بنی چشم کے لے

وہی معاہدہ ہے جو یہودی عہد کے لئے ہے اور یہودی  
 بنی اوس کے لئے وہی معاہدہ ہے جو یہودی عہد کے  
 لئے ہے اور یہودی شعبانہ کے لئے وہی عہد ہے جو یہودی  
 بنی عوف کے لئے ہے مگر جو ظلم کرے یا گناہ کرے پس  
 نہیں ہلاک کرے گا مگر اپنی جان کو اوس اپنی اہل بیت کو اور  
 تحقیق قبیلہ جثہ ثعلبہ کے قبائل میں شمار کیا جائے۔  
 اور بنی شطنہ کے لئے وہ معاہدہ ہے جو یہودی عہد  
 کے لئے ہے نیکو کاری بدکاری کے حکم میں نہیں  
 رکھی جاوے گی اور قبیلہ ثعلبہ کے مرالی مثل ثعلبہ  
 کے شمار ہوگی اور حلیف یہود کے مثل یہود کے  
 شمار کئے جاویں گے اور نہیں نکلے گا اون میں سے  
 کوئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اُٹھنے  
 حاصل آئیں گے کسی زعفر کے قصاص پر اور جو شخص  
 کہ بدعہدی کرے گا پس اوس نے اپنے نفس کے  
 ساتھ بدعہدی کی مگر مظلوم اور اللہ بدگار اس سے  
 کے پھر کرنے والے کا ہے اور یہود پر نفقہ ادا نہ کریں  
 اور مسلمانوں پر نفقہ ادا نہ کریں اور اس میں اون کو  
 مدد دینا ہوگی اوس شخص کے معتبلہ جو اس صحیفہ کے  
 معاہدین سے لڑے اور آپس میں پہلائی اور غیر خواہی نہیں  
 اور نیکی کو گناہ کے برابر نہ سمجھیں اور مرد گنہگار نہ سمجھا  
 جائے اپنے حلیف کی بدکاری سے اور مظلوم کی مدد  
 کی جائے اور یہودی مالی صرفہ دیں مسلمانوں کے ساتھ  
 جب تک کہ وہ لڑیں اور وسطی شرب حرم ہے اس  
 صحیفہ والہل کے لئے اور پڑوسی مثل اپنے سمجھا جائے  
 نہ ضرر دیا جائے اور نہ گنہگار سمجھا جائے۔ اور نہ پناہ  
 دیا جائے کسی کے آہو مگر اوس کے اہل کے اذن  
 سے اور اس نام پر کہ جب ہو کوئی حادثہ اس صحیفہ کے

ما یهود بنی العوف وان یهود بنی  
 ساعدہ مثل ما یهود بنی عوف  
 وان یهود بنی جشم مثل ما یهود  
 بنی عوف وان یهود بنی الاواس  
 مثل ما یهود بنی عوف وان  
 یهود بنی ثعلبہ مثل ما یهود  
 بنی عوف الا من ظلم واثر فانه  
 لا یؤثر الا نفسه واهل بیتہ و  
 ان جثہ بطن من ثعلبہ کانفسہم  
 وان لیثہ الشطنہ مثل ما یهود  
 بنی عوف وان البردون الا ثروان  
 موالی ثعلبہ کانفسہم وان بطانہ  
 یهود کانفسہم وان لا یخروج منهم  
 احد الا باذن محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم وانه لا یخجز علی ثار جرح و  
 انه من قتله فینفسہ فتک واهل  
 بیتہ الا من ظلم وان اللہ علیہ  
 وان علیہ الیہود نفقتہم وعلی المسلمین  
 نفقتہم وان بینہم النصر علی من حارب  
 اهل هذه الصیفة وان بینہم  
 الصیفة والنصیفة والبردون الا ثرہ  
 وانه لم یأثم امرأ بحلیفہ وان النصر  
 للمظلوم وان الیہود ینفقون مع  
 المؤمنین ماداموا محاربین وان  
 یثرب حرام جو فہا لاهل هذه الصیفة  
 وان الجار کانفسہ غیر مضر ولا آثر  
 وانه لا تجار حرمة الا باذن اہلہا وانه

ماکان بین اهل هذه الصحيفة من  
 حدث او اشجار يخاف فساد فان  
 مراده الى الله عز وجل والى محمد  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم و  
 ان الله على الحق مافى هذه الصحيفة  
 وابره وان لا تجار قيش ولا من نص  
 وان بينهم النصر على من وهم يثرب و  
 اذا دعوا الى صلح يصلحونه ويلبسونه  
 فانهم يصلحونه ويلبسونه وانهم اذا  
 دعوا الى مثل ذلك فانه لهم على  
 المؤمنين الا من ضارب في الدين  
 على كل اناس صبرهم من جاتهم  
 الذی قبلهم وان يهود الا ومن  
 من ايههم وانفسهم على مثل  
 ما لا اهل هذه الصحيفة مع البر  
 المحض من اهل هذه الصحيفة  
 وان البر دون الا ثم لا يكسب  
 كاسب الا على نفسه وان الله على  
 اصدق ما في هذه الصحيفة و  
 ابره وان لا يهول هذا الكتاب  
 دون ظالم او اشر وان من  
 خرج امن ومن قعد امن بلدين  
 الا من ظلم او اشر فله جازا  
 لمن يروا اتقى وحمد رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم +

معاہدین میں یا کوئی اختلاف ہو جس میں مشاۃ اندیشہ  
 ہو نہیں رجوع کیا جاوے اور اس طرف اللہ عز وجل  
 اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ تعالیٰ اور مشائخ  
 اس شخص سے جو پورا کرنے والا ہے اس صحیفہ کا  
 نہ پناہ دیے جاویں قریش امدت اور کئے مددگار اور  
 آپس میں مدد کریں مقت بلدی اس شخص کے جو حکم کرے  
 یثرب پر جبکہ وہ بلائے جائیں طرف کسی صلح کے کہ مصالحت  
 کریں اور بل میں تو چاہیے کہ صلح کریں اور بل میں اور جب  
 وہ صلح وغیرہ کی طرف بلائے جائیں تو مسلمانوں پر  
 اور ان کی مدد گاری ہے مگر جو شخص کہ دین میں ارشہ  
 اور ہر آدمی پر حصہ رسد واجب ہے اپنے اپنے  
 گنہگار اور اسیر کا حساب جہاں میں سے ہے اللہ  
 یہود اور اوس ہوائی اور خود اوسی حسابہ پر ہیں جو اس  
 صحیفہ والوں سے کیا گیا ہے پوری وفاداری کے  
 ساتھ اس صحیفہ والوں سے اور نیکو کاری مثل  
 بدکاری کے شمار نہیں کی جاوے گی  
 نہیں گناہ مکائے گناہی اگر اپنی جان پر اور اللہ تعالیٰ  
 خوش ہے اس صحیفہ میں پھر سننے والے سے  
 اور یہ کتاب حاکم نہیں ہوگی ظالم اور گنہگار کے  
 لئے اور جو شخص کہ مدیشر سے جائے یا وہاں  
 آئے امن میں ہے مگر ظالم یا گنہگار  
 اور تحقیق اللہ پناہ دینے والا ہے اور اس شخص  
 کا جو شخص کہ وفاداری کرے اور پرمیزگار رہے  
 اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

# غرائب فی هذا الكتاب

وہ لغات جو اس قرآن میں آئے ہیں

سابع و یروی۔ علی سباعہم من دیم  
ای ثبت در باعة الرجل و رخصتشان  
و حالہ للتعویذ ای ثابت  
علیہا فالمراد انہم علی اس ہم  
الذی کانوا علیہ من قبل یتعاقلون  
العقل الدیة و اصلہ ان من یقتل  
نفس الدیة من الاہل فیعقلہا بقتل  
او یا ما المقتول ای یشدہا فی عقل  
لہ صلاہا الیہم ویقضوہا منہ یقال  
لعقل البعید عقلا و العاقل العصبیة  
و الاقارب من قبل الاب ابن  
یلتون دیت قتل۔ المعقل  
جمع معقل و معی الدیة یقتل بنو  
خاون علی معاقلہم الی کانوا علیہا  
و المراد یكونون علی ما کانوا علیہ  
من قبل فی اخذ الایات و اعطاہا  
عائہم۔ العافی ہوا الاسیر و کل  
من ذل و استکان و خضع فقد عفی  
یعف و عنہ حدیث فک العانة و فک  
تخلیصہ بقدرہ و نحوہ من ایوی الکفار  
قولہ بالقسط۔ ای بالعدل  
فالعطف تفسیری۔ قولہ فخرجا  
قتل ہوا القتل یوحید بغلابة  
ولا یكون قریبا من قریة فاندیودی

سابع اور ایک روایت ہے علی رباعہم شق ربیع سے  
یعنی ثابت رہے اور رباعہ الریل اور ربیعہ الریل۔ اوک  
حال اور اوس کی شان۔ الی ہو ربیع یعنی چہرہ  
ثابت ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اس امر پر  
رہیں چہرے اس سے اول۔ یتعاقلون عقل  
یعنی دیت۔ اور اصل معنی یہ ہیں کہ جو شخص کہ مار ڈالا جائے  
توجع کی جاتی ہے دیت اوس کے اہل سے۔ پس  
دیت دیکھتی ہے اوس کو اولیاد مقتول کو یعنی نامزد  
جاتا ہے اوس کو تاکہ پہنچا دیا جاوے اوس کی طرف  
اور ادا کریں وہ دیت اوس سے بولا جاتا ہے عقل کبیر  
عقل اور عاقلہ کے معنی ہیں عصبہ اور کشتہ دار باپ  
کی جانب سے جو دیتے ہیں دیت قتل کی المعقل  
جمع معقلہ کی جس کے معنی دیت کے ہیں بولا جاتا ہے  
بنو فلان علی معاقلہم الی کانوا علیہا۔ اور مراد اس سے  
یہ ہے کہ رہیں وہ اسی حالت پر چہرے اس سے  
اول۔ دیتیں لینے ادا اس کے دینے میں  
عائہم۔ عافی۔ یعنی قیدی۔ اور مراد وہ شخص جو ذلیل ہو  
اور عاجز ہو پس بولا جاتا ہے معنی یعنی۔ اور اسی سے  
ہے حدیث فک العانة کی۔ اور فک اس کا یعنی چھوڑنا  
غیرہ دے کر غار کے ہاتھوں سے۔  
قولہ بالقسط یعنی عدل کے ساتھ۔ پس عطف تفسیری  
ہے قولہ فخرجا کہا گیا ہے کہ وہ قتل جوایا جائے  
جس میں اور نہ ہو قریب آبادی کے پس اذکی جاوے  
کی دیت اوس کے بیت المال سے اور نہیں



من بیت المال ولا یبطل دمه وقیل  
 من لا عشيرة له وقیل هو بالهاء  
 المهملة وهو المقتل بحق دية او  
 فداء او غرم - قوله وسيدة  
 من الله سر وهو الدفع والمراد انه  
 طلب دفعا على سبیل الظلوف اضافة  
 اليه وهو اضافة بمعنى فهو زان  
 يراد باللسیعة العطية ای اتفقهم  
 ان یدفعوا اليه على وجه ظلمهم  
 ای کو نعم مظلومین او اضا فها ای  
 ظلمه لانه سبب دفعهم لها - قوله  
 یحجر من جبر العظماء المكسورة  
 وفي الحديث واجبرني وفي حديث  
 آخر واجبرهم من جبرة الوهن  
 اذا اصلحته وجبرة المصيبة اذا فعلت  
 مع صاحبها ما ينسأها به وراوت  
 عليه ما ذهب منه او عوضته عنه  
 قوله اعتبط - الاعتباطی الأصل  
 الصوت بغیر حلة یقال مات عبطة  
 ای شابا صحیفاً وعبطت الناقة  
 فوجتھا من غیر مرض والمراد من  
 قتله بلا جناية ولا عويدة - قوله  
 لا یوتغ من وتم تغا ووقع غیره  
 ای هلک او اهلک ومنه حدیث  
 الامارة حق یكون عمله هو الذم  
 بظلمه او یوتغ ای هلک - قوله  
 بطانة یهو - بطنه الرجل

بطل ہوگا اور کا خون اور بعض نے اس کے سننے کے  
 ہیں کہ وہ قاتل جس کے کہنے والے نہ ہوں۔ اور بعض  
 نے کہا ہے کہ وہ مار بھلے سے ہے جس کے معنی ہیں  
 وہ قیدی جو دیت یا فدیہ یا قرض کی وجہ سے قید ہو کہ  
 وسیعہ مشتق ہے وسیع سے جس کے معنی وسیع کرنے  
 کے ہیں اور اس سے یہ ہے کہ وہ طلب کرے  
 مالی سبیل الظلم پس اضافة کی اوس کی طرف اور وہ  
 اضافة یعنی من ہے اور جائز ہے کہ مراد وسیعہ سے  
 عطیہ ہو یعنی چاہا جاوے اور اس کے کہ دین وہ اور کو  
 عطیہ اوس کے ظلم کے طریقہ پر یعنی ہوں وہ مظلوم یا اضا  
 کی ہے اور اس کی معنی اور کا ظلم اسوجہ سے وہ سبب اس عطیہ کے  
 عطیہ کا اور کو کہ بجز شق ہے جبر العظماء المكسورة سے یعنی جبر  
 ٹوٹی ہوئی ہڈی کا اور حدیث میں ہے واجبرنی۔ اور دوسری  
 حدیث میں ہے کہ واجبرہم بجز مشتق ہے جبرۃ الوهن سے  
 جبکہ درست کر دے تو اس کو اور جبرۃ المصیبت سے جبکہ  
 مصیبت زدہ کے ساتھ ایسا کام کرے جس سے وہ  
 اپنی مصیبت بھول جائے اور یہ ہے تو اس کو دوسری  
 جو جاتی رہی ہو اس سے یا عوف کر دے اور کا قول  
 اعتبط اعتباط کے اصل معنی ہیں مرافقہ و پیادگی کے بولا گیا  
 ہے امت جلیطے جمان تندرست اور بولا جاتا ہے جلیط  
 الناقة یعنی فوج کیا جیسا کہ کوئی پیادگی کے اور مراد  
 لڑانا ہے بے گناہ اور بے قصہ کہ لا یوتغ بجز مشتق  
 ہے تم تغا ووقع غیر سے ہلاک کیا اور کو یا  
 مراد نکالا اور اس کو اور ای سے ہے حدیث امامہ کی کہ  
 یہاں تک کہ ہو اس کا کام ہلاک کر دے اور کو  
 قوله بطنه یہود۔ بطنۃ الرجل ہم صحبت اوس شخص کے  
 اور راز دہا اوس کے اور ذیل اوس کے کاموں میں

وہ جن سے مشورہ لے اپنے احوال میں اور اسی سے وہ حدیث کہ نہیں ہے کوئی نبی اور نہ کوئی خلیفہ مگر کہ اس کے دو بطن نہ ہوتی ہیں دو زیر مشیر  
 قولہ لا یخجز۔ الانجاء الحلوۃ  
 شمار۔ قصاب۔ اور فتک۔ حذر اور کر۔  
 قولہ اشتجار۔ چکر اکرنا اور اسی سے  
 مشاجرت۔

اور اس زمانہ میں مسائل بہت ہیں ہر حال اور مسئلہ ہے اور یہ صحیفہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جبکہ مسلمان باہم مسلح کریں تو جائز نہیں کر لینا اسی مسلح میں کفار کے ساتھ۔

جلساء وصاحب سرا وداخلۃ امراء  
 الذی یشاور فی احوالہ ومنہ حدیث  
 من نبی ولا خلیفۃ الا کانت لہ بطانتہ  
 قولہ لا یخجز۔ الانجاء الحلوۃ  
 والشار القصاب والفتک الغدا  
 والخذۃ۔ قولہ اشتجار۔ وهو  
 المنازعۃ ومنہ المشاعرۃ۔  
 وفی ہذا الکتاب مسائل کثیرۃ کل  
 فصل منها مسئلۃ وھذا الصیفۃ  
 یدل علی ان یجوز اصطلاح المؤمنین  
 مع الکفار اذا اصطلموا المؤمنین  
 بعضهم مع بعض۔

هذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم للضحیم بن عبد اللہ البکالی  
 یہ وہ فرمان ہے جو حکماء رسول اللہ نے ضحیم بن عبد اللہ بکالی کو

ذکر الحافظ وخریج ابن الاثیر فقال  
 انہما نایحی بن محمود اذا باسنادہ الی  
 ابن ابی عاصم قال حدثنا الحسن بن  
 علی قال حدثنا الفضل بن دکیں  
 قال اخرج الیسا عبد الملک بن عطاء  
 البکالی کتابا من ابنیہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فقال اکتبوا ولم یملہ علینا  
 وزعم ان الیمن بنت الضحیم حدثتہ  
 بہ فاذا فیہ۔

ذکر کیا حافظ نے اور خریج کی ابن اثیر نے کہا  
 کہ خروزی بکالی بن محمود نے سنا کہ اپنی سند سے جو  
 پہنچتی ہے ابن ابی عاصم تک کہا کہ حدیث بیانی کی ہم  
 حسن بن علی نے کہا حدیث بیانی کی ہم سے فضل بن دکیں  
 نے کہا کہ نکالی چائے لے عبد الملک بن عطاء بکالی  
 نے ایک تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 پس کہا کہ کچھ دیکھو اور نہیں پڑا اور کچھ ہم پر اور گمان  
 کیا اور سنئے کہ الیمن بنت الضحیم نے حدیث بیانی کی  
 اس کی تو اس میں تھا کہ۔

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا ضحیم اور اس شخص  
 کے واسطے جو پوری کرے اس کی مسلمان اور نماز  
 پڑھے اور زکوۃ دے اور اطاعت کرے اللہ اور

هذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم للضحیم ومن تبعہ من  
 اسلم واقام الصلوۃ واتى الزکوۃ

اوس کے رسول کی اور دسے غس حصہ مال غنیمت  
کا اور ذکر کرے اشر کے نبی کی اور گواہ بنائے اوسکو  
اپنے اسلام پر اور صلح ہے مشرکین سے پس وامن  
میں امد کی اور امن میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
کہا مافظ نے اور روایت کیا اسکو ابن شاہین نے  
عبد الرحیم بن زید باری کے طریقہ سے وہ روایت  
کرتے ہیں عقیقہ بن وہب بکائی سے وہ منجھ سے شل اس  
کے اور شاہد بکائی ابن بکائی سے اس حدیث کی طرف پس  
کہا کہ آئے وہ منجھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس  
پس کہا اور گئے لے فرمان اور وہ اوکے پاس ہے۔

واظلم الله ورسوله واعطى من المظف  
نحسن الله وافرقي الله واشهد على  
السلامه وفارق المشركين فانه امن  
يا مان الله وامن محمد صلى الله عليه وسلم  
قال الحافظ وما رواه ابن شاهين من  
طريق عبد الرحيم بن زيد الباري  
عن عقيق بن وهب البكائي عن النخعي  
نحوه واشاد ابن الكلبي الى هذا الحديث  
فقال وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم  
فكتب له كتابا وهو عندنا هم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمر بن الخطاب وكان عاملا في مصر

یہ وہ فرمان ہے جو کہا رسول اللہ نے فروز بن عمرو جزائی کو جو عامل تھے روم میں تیسری کی جانب

کہا مافظ نے کہ بیان کیا ہے ابن سعد نے واقعی سے  
وہ روایت کرتے ہیں عمرو وغیرہ سے وہ ذہری سے  
وہ حمید اللہ سے وہ ابن عباس سے اور بیان کی  
دوسرے طریقہ سے چار صحابہ سے روایت کر کے کہا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ لوٹے مدینہ سے  
ستہ ہجری میں تو بیچے آپ نے قاصد یا شاہینوں  
کے پاس جو انکو دعوت اسلام کرتے تھے۔ پس  
ذکر کیا قصہ۔ اور اوس میں کہا کہ فروہ عامل تھے  
قیصر کے عمان پر جو بقلہ کے توان سے ہے پس  
بھی فروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے  
اسلام کی خبر اور بیجا آپ کو ہدیہ اپنی قوم کے ایک  
شخص کے ساتھ جس کا نام مسعود بن سعد تھا پس  
پڑا رسول اللہ نے اونکا خط اور تسبیح کیا اونکا  
ہدیہ امد انعام دیا اون سے قاصد کو پہنچا مودہم

قال الحافظ ساق ابن سعد والواقدي  
عن معمر وغيره عن الزهري عن  
عبيد الله عن ابن عباس وساق من  
طريق اخرى عن اربعة من الصحابة  
قالوا ان رسول الله صلى الله عليه  
وسلم لما رجع من الحديبية في ذي  
الحجة سنة ست ارسل رسلا الى  
الملوك يدعوهم الى الاسلام  
فذكروا القصة وفيها قال وكان فزوة  
عاملا في مصر على عمان من البلقاء  
فكتب فزوة الى رسول الله صلى الله عليه  
وسلم باسلامه وارسل اليه  
بهدية مع رجل من قومه يقال  
له مسعود بن سعد فقرأ رسول الله

کتب الی فزوة بن عمرو

صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ وقیل ہفتہ  
 وایضا تراویحی لہ خمساً اذہم۔ انقی  
 و ذکر صاحب المصباح ایضا ہذا  
 القصۃ بروایۃ ابن الجوزی عن  
 مرسل بن عمر والجدانی و قال  
 فیہ اسلم فرقة وبعث الیہ علیہ اللہ  
 علیہ علیہ بیغلة بیضاء و فرس و حمار  
 و اثواب و قباء سندس فکتب الیہ  
 مرسل اللہ علیہ وسلم۔  
 متن محمد رسول اللہ الی فروقہ بن عمرو  
 اما بعد فقد اقام علینا رسولک و  
 بلغنا ما اوسلت و و خبرنا ما قبلک و  
 انزلنا ما اوسلت فان اللہ قد هدانا  
 لهذا۔  
 وبلغ ملک الروم اسلام فروقہ قد جاء  
 و قال لہ اجمع من دینک قال لا افرق  
 دین محمد علیہ وسلم و انک  
 تعلم ان علیہ قد بشر بہ فی سہ ثور  
 اخرجه فیہ۔  
 انہما اور ذکر کیا صاحب مصباح نے بھی اس  
 قصہ کو ہر روایت ابن جوزی رائل بن عمرو و جدانی سے  
 اور کہا اس میں کہ اسلام لائے فروقہ اور بنی حارث  
 کو ایک پسندیدہ اور ایک گھوڑا اور گدھا اور کپڑے  
 اور ایک سندس کی قبا پٹن بکھار رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ان کو  
 دستان ہے عمر رسول اللہ کی جانب سے  
 فروقہ بن عمرو کی طرف۔  
 بعد اس کے معلوم ہو کہ آیا ہمارے پاس  
 تہلہ اقا صد اور پیوچی وہ چیز جو پیوچی تھے  
 اور خبری تہلہ کے حالات کی اور خبری تہلہ کے  
 اسلام کی پس احمد نے ہرایت کی ہے جو کہ اپنی  
 جانب سے۔  
 اور خبر پیوچی قیصر روم کو فروقہ کے اسلام کی پس  
 بلایا اس کو اور کہا لوٹ جا اپنے دین سے کہا  
 کہ نہیں چوڑوں کا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 اور تحقیق تو جانتا ہے کہ مسی علیہ السلام نے خوشخبری  
 دی تھی اکی۔ پس متبدد کر دیا ان کو پھر سخی دیدی۔

## هذا ما كتب لي عليه ملاي قيس بن مالك الارجسي

یہ وہ دستان ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک الارجسی کو

قال الحافظ وابن الاثير اخبرنا ابن مندة  
 من طريق عمرو بن يحيى بن عمرو بن سلمة همداني عن طريقه عن  
 سلمة الحمداني قال حدثني ابو عن  
 ابيه عن جداه ان رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم كتب الي قيس بن مالك الارجسي  
 انہما حافظ اور ابن الاثير اخبرنا ابن مندة  
 نے عمرو بن یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی کے طریقہ سے کہا  
 کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے آپ سے روایت کی  
 وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے قیس بن مالک الارجسی کو لکھا کہ

سلام علیک اما بعد فانی استعملتک  
 علی قومک عنہم وحمورہم وموالیکم  
 واقطعتک من ذرۃ نسا ما فی صاع  
 ومن ذبیب خیوان ما فی صاع جاہک  
 ذلک لعقبک من بعدک ابد الابد  
 قال الحافظ وهو طرف من الذی انحر  
 ابن شاہین من طریق المنذر بن  
 محمد الباقی فی قال حدثنا ابی وحید  
 بن محمد عن ہشام بن الکلبی بسند  
 وفیہ - اندرجہ الی النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم قیس بان قومہ قد اسلموا  
 فقال نعم وافدا القوم وامثال باصبہ  
 الیہ وکتب عہدہ علی قی قی ہمدان  
 عنہا و موالیہا و خلاظہا ان  
 یسمعوا للہ ویطیعوا وان لہم ذمہ  
 اللہ ما اقاموا الصلوۃ واکوا الزکوۃ  
 واطعموا ثلث ثلثہ فرق جادیۃ ابد امن  
 مال اللہ عز وجل -

کن اذکرۃ الزرقانی فی وفد ہمدان  
 وقال لا منافاة بین ہذا و بین  
 ما راوی فی هذا الوفا ان امر  
 علیہم مالک بن غطف واستعمل علی  
 من اسلم من قومہ لاحتمل انہ  
 مشرک مع قیس بعد ذلک مالک  
 ابن غطف - حمورہم - جاء فی الحدیث  
 البعثت الی الاحمر ولا سودای الیچم  
 والعرب لان الغالب علی الیچم الحمرة

سلام ہو تجہ پر بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) عامل بنایا بیٹے  
 تجہ کو تیری قوم پر عرب - عجم شمالی وغیرہ پر - اور مقرر کیا  
 بیٹے تیرے لیے نند کی چاریں سے دوسو صاع اور  
 خیوان کے انگور دل میں سے دوسو صاع - جو چاری ہیں  
 گے تیرے لئے اور تیرے بعد تیری اولاد کے لئے  
 ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ کہا حافظ نے کہ وہ ایک ٹکڑا ہے اس  
 حدیث کا جسکی تخریج کی ہے ابن شاہین نے منذر بن محمد  
 باقری کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیانی ہم سے میرے  
 باپ احمد بن محمد نے ہشام بن الکلبی سے روایت کر کے  
 اپنی سند سے اور او میں ہے کہ کوٹھے قیس رسول اللہ کی  
 خدمت میں اس خبر کے ساتھ کہ: اگلی قوم اسلام لے  
 آئی آپ فرمایا کہ: اچھا ہے اپنی قوم کا اور اشارہ  
 کیا اپنی اگلی سے اگلی طرف اور کہا: اگلے لئے عہد لکھی  
 قوم ہمدان پر وہاں کے عرب اور موالی اور خلاظہ وغیرہ  
 کے لئے کہ ان میں اور کا حکم اور اطاعت کریں اور یہ کہ وہ ان  
 کے لئے ذمہ اللہ کا ہے جسک کہ وہ ناز پر ہیں اور زکوۃ دیں  
 اور بیچے جاویں تین سو فرق دہیانہ جو چاری رہیں گے  
 اور عز وجل کے مال سے۔

اسی طرح ذکر کیا ہے کہ زرقانی نے وفد ہمدان میں اور کہا  
 کہ کوئی منافات نہیں ہے اس کے درمیان میں اور اس  
 حدیث کے درمیان میں جو روایت کی گئی ہے اس  
 وفد کے بارہ میں کہ امیر بنایا اور ہر مالک بن غطف کو اور  
 عامل بنایا اور کو اگلی قوم کے مسلمانوں پر جو با احتمال اس  
 امر کے کہ شریک کر دیا ہو بعد اس کے قیس کے ساتھ مالک بن  
 غطف کو - حمورہم حدیث میں آیا ہے کہ نبشت یعنی بیجا  
 گئی میں احمد اسود یعنی عجم اور عرب کی طرف اس خبر  
 سے مخالف رنگ عجم میں کسری اور سپیدی ہے۔

والبیاض وعلل العرب الادمة والسمرة اور عرب میں گندم گول ہونا۔

## هذا ما كتبه صلعم لقيلة بنت الحارث التيمية

یہ وہ نثر ہے جو کہار رسول اللہ نے قیلے بنت الحارث تمیمیہ کو

کتبہ ما لکھا ہے صلعم لقیلة بنت الحارث التيمية

قال الحافظ ما روى الطبراني وابن  
سندة من طريق عبد الله بن حسان  
العنبري عن صفية وادحبة  
ابنقي علية وكانتا مربيته قيلة  
كانت قيلة خمر لهما عن قيلة انما كانت  
تحت حبيب بن ابراهيم احد بني جباب  
فولدت لهما نساء ثم توفي فانق  
منا تها منها اثوب بن ابراهيم وهو  
عمهن فخرجت تبغى الصبي الى رسول  
الله صلى الله عليه وسلم في اول  
الاسلام اى اسلام قومه  
فبكت جوا يدية منهم وهي صبي  
حد يباء كانت قد اخذت لها  
الذمة عليها سديك من صوف  
فاحتلتها معها فبينما هما يرتكبان  
الجمل اذا اتت تحت الارانب فقالت  
الحد يباء القصبة لا والله لا نزال  
كعبك اعلم من كعب اثوب في  
هذا الحد يث ابدا (فوسخ الثعلب  
سمته اسما غير الثعلب) فقالت  
فيه ما قالت في الارانب فبينما هما  
يرتكبان الجمل اذا برزك واخذته  
رعدة فقالت الحد يباء - اور كنتك

كما حاطه في رواية كما ہے طبرانی اور ابن سندہ سے  
عبد اللہ بن حسان عن صفیہ وادحہ  
کرتے ہیں جیسا کہ اور جیسا ہے جو بیٹی ہیں علیہ  
کی اور دونوں پر کھش کردہ تھیں قیلہ کی اور تھیں قیلہ  
اون کے باپ کی نانی وہ روایت کرتی ہیں قیلہ  
کو وہ مشکوہ تھیں حبیب بن ابرہہ کی جو ایک شخص تھے  
بنی جباب کے پس پیدا ہوئیں اون کے لڑکیاں ہرگز  
اون کے خاندان میں لیں اون کی بیٹیاں ان سے  
اثوب بن ابرہہ نے جو ان کو (لڑکیوں کا) بچا تھا پس نکلیں یہ  
رسول اللہ کو خدمت میں حاضر کرنے کی غرض سے اپنی قوم  
کے شروع اسلام کے زمانہ میں پس روئی ایک لڑکی ان  
میں سے اور وہ سب سے چھوٹی تھی حد یبا سے لیا تھا  
اور سوزم - اور سب سے چھوٹی تھی حد یبا سے لیا تھا  
اوس کو جبکہ وہ سوار ہوئی تھیں اونٹ پر تو ہوا ایک  
سنگ گراش میں کہا حد یبا نے کو اسکے پیچھے لگ  
جاؤ قسم اللہ کی ہمیشہ ہم غنڈہ میں گے اثوب سے  
اس معاملہ میں یہ سب ظاہر ہوئی اور شری حبس کا  
نام اس نے ثعلب کے سوا کچھ اور لیا تھا۔ پس  
کہا اس کے بارہ میں یہی وہی جو کہا تھا سنگ گراش  
کے بارہ میں پس وہ سوار ہوئی تھیں اونٹ پر  
کہ وہ بیٹہ گرا اور اوس کو کچھ لگ گئی پس  
حد یبا نے کہ تجھے مصیبت آگئی اور امانت  
نے لی جاوے گی۔ بیان کیا راوی نے پس کہا

x

ہوئے اور سب سے پہلی میں اوس کی طرف کھڑی  
 ہو تیری اب میں کیا کروں کہا کہ اپنے کپڑے اٹھ  
 کر لے اور زمین پر لوٹ پڑ۔ اور اپنے اونٹ کا تیر  
 اٹھا کر دے پھر اوتا را اوس نے اپنا قمیض پس اٹھا  
 کر لیا اوس سے پھر زمین پر لوٹی قیل کہ جی ہیں اب میں کیا دینے  
 جس کا اوس نے بچے حکم دیا تھا پس اٹھا اونٹ اور  
 کھڑا ہوا۔ پھر لوٹ گیا پس کہا حدیبیہ سے پھر لوٹا اوس  
 بات کو جو تیرے علم میں ہے پھر میں نے وہی کیا پھر  
 وہ دوڑنے لگا پس آگاہاں اوثب دوڑتا آتا تھا ہمارے  
 پیچھے نکلی تھا کہ پس پوشیدہ ہو گئیں وہ دو نو ایک بٹے  
 غار کی طرف پس کہوا اوس غار کے گرد اور بٹا دیا  
 اونٹ اوس کہو کے وسط میں اور اونٹ شاکستہ تھا  
 پس گھس گئی میں غار کے اندر تو پایا بچے اوثب نے  
 تلوار کے ساتھ۔

پس کہا کہ دیدے بچے میرے بہائی کی بیٹی  
 اے دیدے پس پسینہ کیا میں نے اوس کو اوس کی طرف  
 پس اوس کو کندھے پر بٹھایا اور لگیا پس میں زائد  
 جانتی تھی اوس کا حال اہل بیت میں سے پس گئی میں  
 میری بہن کے پاس جس کا نکاح ہوا تھا بنی شیبان  
 میں جانا چاہتی تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں پس میں ایک رات ایسی بیٹی ہوئی تھی  
 کہ گویا میں سو رہی ہوں کہ آیا اوس کا غار نہ جانوروں  
 کی چراگاہ سے۔ اور کہا حقیر سے باپ کی پالی میں نے  
 قیلہ کے لئے سچا دوست میری بہن نے پوچھا وہ کون  
 ہے کہا وہ حریب بن حنظلہ شیبانی ہے جو اعلان  
 کے ساتھ جا رہا ہے۔

ایچی بکر قوم بکر بن وائل کا تھا میری بہن نے غزائی

والا مائتہ اخذت الثوب قال فقلت  
 ما اضطررت اليها ويحك ما اصبحت  
 قالت قلبي ثيابك ظهروها لبطونها  
 وتد حرجي ظهر لك لبطنك وقلبي  
 احلاس جملتك ثم خلعت سبيجها  
 فقلبتھا ثم تد حرجت ظهرها  
 لبطنھا ففعلت ما امرت به فانتقص  
 الجميل فقام (فناخ وبأخ) فقالت  
 ابعيدني عليه (اذا نك) ففعلت ثم  
 خبايرت فلذا اثوب يسع علي انارنا  
 بالسيف صلبت افعاليها الي رجواء ضم  
 فدارا اذ حيث الحق الجميل الي رواق  
 البيت الاوسط وكان حملا ذلوا  
 ثم اقتحمت داخله فلذكني اثوب  
 بالسيف فاصابت (فطية طافقة)  
 من فروية فقل التي الي اينة اخي  
 ياديار فرمت بها اليه فجعلوا علي  
 منكبيه وذهب بها فكننت اعلو به  
 من اهل البيت مضمت الي اخي  
 لي ناكح في بنی شيبان ابتغى الصباية  
 الي رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 فبينما انا عنده ذات ليلة من الليلي  
 بحيث اني نائمة اذ جاء نرجوا من  
 السامر فقال وابيك لقد وجدت  
 لقيلة صاحب صدق فقالت اخي  
 من هو قل هو حريب بن حنظل  
 الشيباني (عاويا) ذاصباح وافدا بكمين

میری مست خبر کرنا اس کی میری بہن کو پس چلی جاو گی  
وہ انہی بکربن وائل کے ساتھ دقہ من مع الارض بتی  
اسکو نخی رکھہ کہ زمین کے کان ہی نہ نہیں انہیں ہوگا  
اوس کی قوم میں سے کوئی کہا نہ نہیں ذکر کیا ہے میں نے  
اوس سے کہا میری بہن نے کہ اور میں ہی نہیں  
ذکر کروں گی اسکا اوس سے پس مسیح کی میں نے اور  
کا مٹی کسی اپنے اونٹ پر اور سنائیں نے ایک کہنے  
والے کو جو کہہ رہا تھا پس تلاش کیا میں نے اسکو  
پس پایا میں نے اوسکو قریب اور سوال کیا میں نے  
اوس سے ہمراہی کا اقرار کیا اور کہا ہر جا ساتھ چلنا  
شہزادہ ہمراہی اپنے ساتھ ہیں ہم اوس سے دوست  
کے ہمراہ چلے یہاں تک کہ آئے ہم رسول اللہ کے  
پاس اور آپ لوگوں کو معج کی نماز پڑھا رہے تھے اور  
کھڑی ہوئی تھی۔ نماز جبکہ مسیح محل چلی تھی اور ساتھ  
پہلے ہوئے تھے آسمان میں اور لوگ پہچانے نہیں جانتے  
تھے رات کے اندھیرے کی وجہ سے پس میں اوس  
کی صف میں کھڑی ہو گئی اور میں ایسی عورت تھی جو  
جدید اسلام لائی تھی پس پوچھا مجھے اوس شخص نے  
جو میرے برابر صف میں تھا کہ تو عورت ہے یا مرد  
میں نے کہا نہیں بلکہ عورت ہوں تو اوس نے کہا کہ تھے  
میری نماز ہی خراب کی تھی نہ پڑھ اپنے پیچھے عورتوں  
میں رجب توجہ کی میں نے تو پیدا ہو گئی تھی ایک صف  
میں جوڑوں کے نزدیک جس کو میں نے داخل ہوتے وقت  
نہیں دیکھا تھا پس یہی میں اوس عورتوں کے ساتھ رہتی  
طالع ہوا اٹھس تو قریب ہوئی اوس پس جب یہی تھی اوس کی  
شخص صاحب لباس کو توجہ تھی میری نظر اوس کی طرف  
تاکہ دیکھوں میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو اور لوگوں سے اول میں

واثل فقالت اخق الاول لی لا تخبر  
بھذا اخق فینہب معاً بکربن  
واثل (من سمع الارض و بصری ہا)  
لیس معاً من قومہا رجل قال لا فکرت  
لھا قلت وانا غیر ذاکرة لھذا فحدثت  
فحدثت علی جملے وسمعت قائلاً  
یقول۔ فحدثت عنہ فی حدیثہ  
غیر بعید و سالت الصحیبة فقال نعم  
و کرامۃ (و کایۃ مناخۃ) ہذا فخرجنا  
معہ صاحب صدق حق قد مناعہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و هو  
یصلی بالناس صلوۃ القدا قیمت  
حین شق الفجر و الخوم مثابک فی  
السماء و الرجال لا تکاد تعارف مع  
ظلمۃ اللیل فصفت مع الرجال  
وانا امرأۃ حدیثۃ عہد بالجاہلیۃ  
فقال لی الرجل الذی یمینی من  
الصفۃ امرأۃ کانت امرأۃ رجل فقلت  
لا بل امرأۃ فقال انک کدت  
تفتنی فی الصلوۃ فصلی و زاءک  
فی النساء فاذا ضف من النساء  
قد حدثت عند الحجرات لم اکن  
رأیتہ حیث دخلت فکنت معہن  
فلما طلعت الشمس دنوت فکنت  
اذا راہت رجلاً ذارداً و ذاقش  
طعم الیمہ بصری لاری رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فوق الناس فلما



جب آفتاب بلند ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہا السلام علیک  
یا رسول اللہ میں فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور  
آپ بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے جو دنانیریں  
تھیں زعفرانی رنگ کی جکانگ اور گچھا تھلا۔ آپ کے  
ہاتھ میں جھل کی کچور کی ٹکڑی تھی اوپر سے دوشاخہ  
اور آپ پنڈلیوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ کیے ہوئے  
بیٹھے تھے۔ پس جب کہ دیکھائیں نے رسول اللہ کو اس  
تحشم کے ساتھ جلسہ میں تو کانپ گئی میں خوف کے ہیں  
کہا میری بابت اذن کے ساتھ ہی لئے کیا رسول اللہ فرمودہ  
ہو گئی مسکینہ پس اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اور نہیں  
دیکھا میری طرف اور میں آپ کے پیٹھ کے پیچھے تھی  
دش بایا اے مسکینہ تجھ پر نازل ہو مسکینہ جب آپ نے  
یہ فرمایا تو کہو دیا اللہ نے وہ رجب جو میرے دل میں  
تھا اور بڑا میل سا تھی پس بیعت کی آپ سے اسلام  
پر اور اپنی قوم پر پھر کہا کہ اے رسول اللہ رکھئے  
ہم اے اور بنی قیس کے نزدیک دہنارہ تہا و ذکرے  
ہم پر کوئی گم سفر یا گزرنے والا نہ فرمایا آپ نے  
نکھڑا دس کے لئے اسے لڑکے دہنارہ پس جب  
دیکھائیں کہ حکم دیدیا اوس کے لئے دہنارہ کا تو ناگوار  
ہوا یہ سچے کیونکہ وہ میرا گھر اور میرا وطن تھا پس  
کہائیں نے یا رسول اللہ اس نے آپ کے نہیں  
کا سوال کرنے میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا دہنارہ  
اور ٹٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور بکریوں کی چراگاہ ہے  
اور نہ بنی قیس اور اذن کی اولاد اوس کے پاس  
رہتی ہیں نہ فرمایا آپ نے ٹھہرا او غلام بیچ بولا  
مسکینہ نے ہر مسلمان مسلمان کا بیانی ہے شریک  
ہیں وہ پانی اور شجر میں اور اعانت کریں ایک دوسرے

اس ترفع الشمس جاء رجل فقال  
السلام عليك يا رسول الله فقال  
وعليك السلام ورحمة الله وعليه  
اسمال صليتين قد كانتا لعن عقرتين  
وقد تفضتا وبدا عسيب غلة قفر  
غير خصيتين من اعلاه وهو  
قاصد القوفضاء فلما رايت رسول  
الله صلى الله عليه وسلم التشم في  
الجلسة اعدت من الفرق فقال  
لي جلس يا رسول الله اراعدت  
المسكينة فقال بيدا ولم ينظر  
الي وانا عند ظهري يا مسكينة عليك  
السكينة فلما قالها اذهب الله ما  
كان في قلبي من الرعب و تقدم  
صباحي قبايعه على الاسلام وعلى  
قومه ثم قال يا رسول الله اكتب  
بيننا وبين تميم بالدهناء ليعاواها  
عليها الا مسافرا وجاوز فقال اكتب  
لعمري يا رسول الله انك لا تكتب  
امر لهما بها الشخص بي وهي وطني و  
داري فقلت يا رسول الله لم  
يسالك السويبة في الامراض اذا  
سألك انما هي الدهناء (مقيد  
الجمل) ومرعى الغنم ونساء بنه  
تميم وبناءها وراة ذلك فقال  
امسك يا غلام صدقت المسكينة  
المسلم اخوا المسلم وينصها الماع

کی فتویٰ پر پس جب دیکھا حریب نے کہ حامل  
آگئی میں اوس کی تحسیر میں اپنا ایک ہاتھ دوسرے  
پر مارا اور کہا کہ

یہاں تک کہ گئے ہم رسول اللہ کی خدمت  
میں۔ لیکن مست ملامت کر تو بچے اس بات پر کہ انگوٹوں  
میں اپنا حصہ جبکہ مانگا تو نے اپنا حصہ کہا اوس نے  
کہ تیرا باپ مرے تیرا کیا حصہ ہے دہن میں پس  
میں نے کہا کہ میرے اونٹوں کے بیٹھے کی جگہ ہے  
پس کہا کہ گواہ کرتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو کہ تیرا بہائی رہوں گا جب تک کہ میں جیوں اگر  
تو اسے چھوڑ دے گی۔ میں نے کہا کہ جب تو نے  
اُسے شروع کیا ہے تو میں ہرگز اس کو نہیں چھوڑ  
گی۔ پس فرمایا رسول اللہ نے

پس فرمایا رسول اللہ نے قسم اوس فات کی  
کہ تمہارا نفس اوس کے ہاتھ میں ہے اگر نہ ہوتی  
تو مسکینہ تو ہم تجھے موندے کے بل گھیتے

والشعرویتعدنان علی الفتان  
فلما راہی حریب انه قد حیل  
دون کتابہ ضرب بیدایہا حدھا  
علی الاخری فقال کنت انا و انت  
کما قالھا (خففھا یحترسان بظلمھا)  
فقلت انا والله ما علمت ان کنت  
لدلیل فی الظلم (جواد ایدی الرجل)  
عفیما عن الرفقة حتی قد ما علی  
رسول الله صلی الله علیہ وسلم و  
لکن لا تلعن ان اسأل حظی اذا  
سألت حظک فقال وما حظک فی  
الدهناء لا ابا لک فقلت مقید  
بجملے یسألہ یحمل امرأک فقال  
لا جسم انی اشهد رسول الله صلی  
الله علیہ وسلم انی لا ازال لک احما  
حییت (اذ اثبتت) علی هذا عددہ  
فقلت اما اذا ابدأتھا فلن اضیعھا  
فقال صلی الله علیہ وسلم ایلما اهل  
ودان یفصل للحظۃ وینظرون وراء  
الحجرة قال فبکیک فقلت والله یا  
رسول الله لقد کنت (ولد احراما)  
فقاتل معک يوم الرینۃ ثم ذهب  
عیری من خیبر فاصلة حماھا فأت  
فقال والذی نفس محمد مبدیہ لو  
لم تکونی مسکینۃ لجری ناک علی جمحک  
(الغلب) احد ان ان تصاحبی  
فی الدنیا معی وفاقا ذاحال بینہ و

بينه من هو اولي به استرحه ثم قال  
 سرب انيسه ما مضيت واعنه علم  
 ما ابقيت فوالله نفس محمد بيده  
 ان احدا اكن تتبكه (فتستعين) اليه  
 صوب حبه فبا عباد الله لا تعد بوا  
 اخوانكم ثم كتب له في قطعة ادوية  
 لقيلة والنسوة نبات قيلة بان لا  
 يظلمن حقاً ولا يكرهن على منكر وكل  
 مومن مسلم لمن رضى احسن ولا تسأل  
 هذا ما اخرجه ابن مندة بطول وقد  
 رواه ابو داود في كتاب القطا ثم  
 والترمذي في كتاب الادواب من  
 طريق عبد الله بن حسان طرّاً  
 منه واخرجه الامام احمد من  
 طريق حاصم بن محمد عن ابى  
 واصل عن الحارث بن حسان البكر  
 قال مصرات للجوارى بالو بذة  
 الحديث بطوله (الجمهورية قيله)

یا عباد الله دست متاؤ لپنے ہا بیوں کو۔  
 پھر کھانقہ کے لئے سرخ ادھوڑی کے ٹکڑے میں  
 کر یہ تحریر ہے: قیلہ اور عروق کے لئے جو قیلہ کی  
 روگیاں ہیں کس بات کی کہ نہیں ظلم کی جاوے گی کسی  
 حق کی بابتہ اور نہ مجبور کی جاوے گی بری بات پر اور ہر  
 مومن مسلمان اور کھاندہ کا سہے نیکی کر اور بڑائی نہ کر اس  
 مطول قصہ کی تخریج کی ہے ابن مندے اور روایت  
 کیا ہے اسکو ابو داؤد نے کتاب القطن میں اور ترمذی  
 نے کتاب الادواب میں اس کا ایک ٹکڑا عبد اللہ بن  
 حسان کے طریقہ سے تخریج کیا اور تخریج کیا اس کو  
 امام احمد نے حاصم بن محمد کے طریقہ سے وہ روایت  
 کرتے ہیں ابی واصل سے وہ حارث بن حسان بکر سے  
 کہا کہ گندہ میں ایک بڑھیا پر ربہ میں۔ الحدیث  
 وہ بڑھیا قیلہ تھیں)

## غرائب ما في هذه الحديث

قوله سلبج - هو تصغير سبج  
 كرهيف فميص بالعنار سبج وقيل  
 ثوب صوف اسود - قوله اتفتحت  
 معناه وثبت ابى ظهرت - قوله  
 القصة - القص تتبع الاش منه  
 قوله تعالى فقالت لا حته قصيه



ففي سنتين بعيد في الغور فيها هلك  
اهل الكتاب من قبلكم ولقد اخرج  
يوما كتابا فقال وهو يقرأه -

هذا الكتاب من الرحمن الرحيم فيه  
تسمية أهل النار بأسمائهم وأسماء  
آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل على  
آخره لا ينقص منهم فريق في الجنة  
وفريق في السعير -

ثم اخرج كتابا اخر فقص عليهم  
كتاب من الرحمن الرحيم فيه تسمية  
اهل الجنة باسمائهم واسماء ابائهم  
وقباثلهم وعشائرهم يجعل على اخره  
لا ينقص منهم احد فريق في الجنة و  
فريق في السعير

واخرج الطبراني في الكبير عن ابى الهيثم  
وواصله وابى امامة قالوا اخرج علينا  
ابن عبد الله عليه السلام ونحن ننتد اكر القدر  
فقال من هذا فقالوا الله واويان عتيقان  
قفيان مظلومان لا تقيحوا على انفسكم  
وهج النار -

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب  
من الله الرحمن الرحيم يا أسماء أهل  
النار وأسماء أباها وأماها تموت  
فرغم بكم فرغم بكم فرغم بكم  
بلغت اني قد انذرت -

واخرج البزار عن ابن عمر - بسم الله  
الرحمن الرحيم - هذا كتاب من الله الرحمن الرحيم

ایسی دو گہائیاں (یعنی قضا و قدر) جو بہت گہری ہیں  
 بلاک ہو گئے انہیں تم سے اول اہل کتاب پھر کھلا ایک  
 روز ایک تحریر روانہ فرمایا اور آپ واسکو پڑھتے چلتے تھے کہ  
 یہ تختہ ربرہ، من و عین اور عجم کی جانب سے جس تعین پر  
 اہل تارکی امن کے نام اور امن کے باپ عثمان کو قابل  
 کے ماحول کے ساتھ ہر کر دی گئی ہے اس کے ختم پر  
 نہیں کر ہوگا اور میں سے ایک گروہ جنت میں ہے  
 اور ایک گروہ دوزخ میں۔

پھر نکالی دوسری کتاب اور پڑھی اون پر کہ  
تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جس میں متین  
اہل جنت کی ہے اون کے ناموں اور اون کے باپ  
اور قبائل اور عشائر کے ناموں کے ساتھ مہر کی گئی  
ہے اس کا غریب نہیں کم ہوگا اوس سے کوئی نیک  
گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں۔

اور تخریق کی ہے طبرانی نے کبیر میں اپنی دو بار اور  
واصلہ الی الامہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ اے ہمارے  
پاس رسول اللہ اور ہم ذکر کر رہے تھے قہر فرمایا  
مردم (کلہ توفیق) دونوں میں گہری (یعنی قضاوت شدہ)  
جن میں نہ پانی ہے نہ سایہ اور تلک نہ بہر کا کوئی جانور  
برائے گ کے شعلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر ہے امیر محمد  
رحیم کی جانب سے اہل تارا اور ان کے والدین اور  
ان کے قبائل کے ناموں کی۔ قاضی ہو گیا تہارار  
قاضی ہو گیا تہارار۔ قاضی ہو گیا تہارار۔  
یہاں کر دیا ہے اور ہو گیا اور ڈا۔

اور تخریج کی ہے بڑا نے ابن حجر سے بسم اللہ  
رحمن الرحیم یہ تحریر ہے امیر دہلی اور رحیم کی کتاب ہے

فیه اهل الجنة باعد ادهم وانما هم  
 وحسبهم محمد علیہم الی یوم القیمة  
 لا ینقص منہم احد ولا یزاد فیہم احد  
 وقد یسلك بالسعید طریق الشقاۃ  
 یقال هو منہم ما اشتبه بہم ثم یرال  
 الی سعادتہ قبل مواتہ ولی یفواق  
 ناقة - العبل بخواقة - قالہ ثلثا  
 وفی اسنادہ عبد اللہ بن مہموان  
 القراح ضعیف وقال البزار  
 صالح الحدیث وبقیۃ رجالہ رجال  
 الصحیح -

جنس مہل جنت میں گنتی دار اور ان کے نام اور ان  
 کے حسب ہر کردگئی ہے اور ان پر قیامت تک نہیں  
 کم ہوگا اور ان سے کوئی نہ تاہم ہوگا اور ان کوئی اور کسی اختیار  
 کرے گا جنت لانی طریقہ جو سچی کہا جائے کہ کہا جائے  
 کہ یہ ان میں سے ہی ہے کہ جس قدر مشابہ ہے اوسے  
 پھر مرنے سے پہلے اپنی (مقدر شدہ) سعادت کی طرف  
 لوٹ آئے اگرچہ عمل کا نتیجہ انجام پر ہے۔ فرمایا  
 اسکو تین مرتبہ اور اس کی اسناد میں عبد اللہ بن  
 میمون قراح ضعیف ہے اور کہا بزار نے وہ صالح  
 ہے حدیث کے لئے اور باقی راوی اوس کے جال  
 میحین کے ہیں۔

## کتاب من اللہ لاهل الجنة

خدا کا فرمان جنتیوں کے لئے

عن انس لا یدخل الجنة احد  
 الا بھوان -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ہذا کتاب  
 من اللہ لفلان بن فلان ادخلوہ  
 جنة عالیة قطوفھا دانیة الخیر  
 اور اداہ فی کثر العمال وقال اخرجه  
 عبد الرزاق وابن المنذر والشیخون  
 فی الالقاب وخرجه الطبرانی وابن  
 مرد ویہ والخطیب عن سلمان -

روایت ہے حضرت انس سے کہ نہیں داخل ہوگا  
 کوئی جنت میں مگر ساتھ برکت اللہ کے  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے  
 فلان بن فلان کے لئے داخل کرو اس کو ایسی جنت میں  
 جس کے پھلوں کے خوشہ قریب ہیں۔ غنیمت  
 بیان کیا ہے اس کو کثر العمال میں اور کہا کہ تحریر کی  
 ہے اس کی عبد الرزاق اور ابن منذر نے اور شیخ زنی  
 نے القاب میں اور تحریر کی ہے اس کی طبرانی اور  
 مردویہ اور خطیب نے سلمان سے۔

## کتاب من اللہ فی لوح محفوظ

خدا کا فرمان لوح محفوظ میں

عن ابی امامۃ ان اول شیئ کتبہ اللہ  
 روایت ہے ابی امامہ سے کہ اللہ نے سب سے اول

کتاب من اللہ لاهل الجنة

کتاب من اللہ فی لوح محفوظ

فی اللوح المحفوظ۔

لوح محفوظ پر لکھا تھا کہ

بسم الله الرحمن الرحيم من الله من ان الله لا  
 معبود غيري۔ نہیں ہے کوئی شریک میرا جو کہ مطیع ہو اسے  
 نوشتہ کا اور صبر کیا میری بلا پر اور راضی ہوا میرے حکم پر  
 کہوں گا میں اوسکو صدیق اور اہل اہل کا اوسکو صدیق  
 کے ساتھ قیامت کے دن۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ ان انا الله لا  
 اله الا انا لا شريك لي انه من استسلم  
 لقضائي وصلا على بلائي وراضى بحكمي  
 كتبته صديقا وبعثته مع الصديقين  
 يوم القيمة۔

بیان کیا اوسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کو  
 ابن النجار نے علی رضی اللہ عنہ سے۔

اور ادا فی کنز العمال قال واخرجه  
 ابن النجار عن علي رضي الله عنه۔

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وآله في كسر ملك الفلاس

یہ وہ فرمان ہے جو پیکار رسول اللہ نے کسری بادشاہ فارس کو

ذکر کیا ہے صاحب مہاسب نے اوس کے الفاظ کا  
 بہ تخریج و اقتدی اور کہا مصباح المعنی میں کہ نسخہ اور کتابت  
 الجوزی کے نزدیک اس طرح ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحيم ورفان ہے محمد رسول اللہ کی  
 جانب سے کسری بادشاہ فارس کی طرف سلام ہوا اس  
 شخص پر جو یہودی کے بڑے بیات کی اور ایمان لائے اللہ  
 اور اوس کے رسول پر اور گواہی دے اس بات کی کہ  
 نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ  
 کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھ کو دعوت اسلام کی طرف  
 کیونکہ میں رسول ہوں اللہ کا تمام مخلوق کی طرف تاکہ  
 ڈراؤں میں اور لوگوں کو جو زندہ ہیں یعنی زندہ ہے  
 دل اور نکار اویہ کہ اصلاح پذیر اور قابل قبول اسلام  
 ہے اور ثابت ہو جاوے حجت کا فروع پر اسلام کے  
 سلامت دیکھتا تو اگر انکا کیا تو تے تو تجھی پر ہوگا گناہ جو اس کا  
 بھی تخریج کی ہے بخاری نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کسری کے پاس اپنا فرمان لیکر علیہ السلام بن عذرا

ذکر المعاصی لفظہ فیما اخرجه لو اقلنا  
 وقال فی مصباح المعنی ان تحتہ  
 عند ابن الجوزی ہی هكذا۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد  
 رسول الله الى كسرى عظيم فارس  
 سلام على من اتبع الهدى وامن  
 يا لله وراسوله وشهد ان لا اله  
 الا الله وان محمدا عبده وراسوله  
 ادعوك بدعايتي الا سلام فاني  
 رسول الله الى الناس كافة لا نذر  
 من كان حيا ويحق القول على الكافرين  
 اسلم تسلم فان توليت فليكن اثم  
 الجحوس۔ اخرجه البخاري من حديث  
 ابن عباس ان الله صلى الله عليه وسلم  
 بعث بكتابه الى كسرى مع عبد الله  
 بن حذافة السهمي وامر ان يدفعه

ابن النجار عن علي رضي الله عنه

اسی کو بیجا اور حکم دیا اور گو وہ حاکم بحرین و منذر بن سائے  
کو دیس پس یہو بیجا دیا حاکم بحرین نے وہ فرمان کسری کی  
طرف جب اس نے تادم بدگ بڑا تو پہاڑ ڈالا پس بڑا  
کی آپ نے اس کے لئے۔ یس افطاکر کھڑے کھڑے  
کئے جاویں وہ اور اس طرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے  
طبقات میں عبد اللہ بن حذافہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبری  
ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے  
وہ روایت کرتے ہیں صلح بن کیساں سے کہا کہ کہا  
ابن شہاب نے کہ خبری ہم کو حمید اشدر بن عبد اللہ  
بن عتبہ نے کہ ابن عباس نے خبر دی اور گو کہ رسول اللہ  
صلعم نے اپنا منہ ان لیکر کسری کی طرف عبد اللہ  
بن حذافہ اسی کو بیجا اور حکم دیا اور گو کہ دیس وہ فرمان  
حاکم بحرین کو پس یہو بیجا دیا اور گو حاکم بحرین نے  
کسری کے پاس پس جب کسری نے اس کو ٹکڑا تو  
پہاڑ ڈالا کہا ابن شہاب نے کہ میرا خیال ہے کہ  
مسیب نے کہا کہ بدو ملک رسول اللہ نے اس کے  
لئے کہ وہ کھڑے کھڑے کئے جاویں۔

اور بعض نے کہا ہے کہ بیجا یہ منہ ابن عمر بن خطاب  
کے ہاتھ۔ تحریر کی ہے اس کی ابن حدی سے ضعیف  
سند کے ساتھ ابن عباس سے کہا ما حفظے اگر یہ  
ثابت ہو جائے تو شاید رسول اللہ نے کہا فرمان  
شاہ فارس کو دو مرتبہ کہتا ہوں میں کہ تائید کرتی ہے  
اس قول کی روایت خلیفہ کی اور شمس جکو ذکر  
کیا ہے جمع البجرام میں اور اس میں ذکر فرمان کا ہی  
الفاظ کے تفسیر کے ساتھ بہ نسبت اس نام کی اسناد اور کا  
اس طرح ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہی محمد  
رسول اللہ کی حاجت کسری پادشاہ فارس کی طرف

الی عظیم البحرین فدفعه عظیم البحرین  
الی کسری فلما قرأه مزقه فدعا علیہم  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قرأ  
اکل مرقق وھکذا ذکرہ محمد بن سعد  
فی الطبقات فی ترجمۃ عبد اللہ بن  
حذافہ قال اخبرنا یعقوب بن  
ابراہیم بن سعد الزہری عن  
ابیہ عن صالح بن کیسان قال  
قال ابن شہاب اخبر فی عبید اللہ  
بن عبد اللہ بن عتبہ ان ابن عباس  
اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بکتابہ الی کسری مع عبد اللہ بن  
حذافہ السہمی امرہ ان یدفعہ الی عظیم  
البحرین فدفعہ عظیم البحرین الی کسری فلما  
قرأه خرقه قال ابن شہاب فحسبت  
ان المسیب قال فدعا علیہم رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قرأ اکل مرقق +

وقیل بعث الكتاب مع عس بن  
الخطاب ثم اخرجہ ابن عدی بسند  
ضعیف عن ابن عباس قال لحافظ  
فان ثبت فلعلم کتب الی ملک فالله  
سرتین۔ **اقول**۔ ویویدہ راوایت  
الخطیب عن ابن معشر الذی اورجہ  
فی جمہ الجوامع وفیہ ذکر الکتاب  
بلفظ اخر من هذا ففسخته هکذا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد  
رسول اللہ الی کسری عظیم فارس



یہ کہ اسلام کے اسلامت رہے گا تو جس شخص نے قبول کی ہماری شہادت دینی مکہ توحید و اقرار رسالت اور مؤمنہ کیا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھایا ہمارا ذبح کیا ہوا پس اس کے واسطے پناہ اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور عربین شیعہ کی روایت میں ہے کہ یہاں یہ فرماں نہیں بن حذافہ عبد اللہ کے بھائی کے ہمراہ اور یہ غلط ہے اسوجہ سے کہ انہوں نے وفات پائی ہے احادیث اور قاصد یہ بھی گئے شیعہ پھر یہی آہی اور ذکر کر گیا ہے میں نے وہ نامہ جو کسری نے اذان کو کہا تھا رسول اللہ کے بار میں اور اس کے متعلق سب قصہ اذان کے نام میں ہے۔

ان اسلم تسمو من شہد شہادتنا واستقبلنا قبلتنا واکل ذبیحتنا فله ذمۃ اللہ وذمۃ برسولہ۔  
وفی راویۃ عمرو بن شیبۃ انہ بعثہ مع خنیس بن حذافۃ - اخو عبد اللہ وهو غلط فانه مات باحد و بعثہ المرسل فی سنة سبع اتمی قد ذکر کتاب کسری الی بآذان فی امرہ صلی اللہ علیہ وسلم و قصہ بعض فی اسر بآذان۔

## هذا ما كتبه صلعم الى عمر بن ماعز البکائی

نصران بنام ماعز بن ماعز البکائی

تخریج کی ہے ابن سعد نے طبقات میں اس پر کہا کہ خبر دی ہو کہ موسیٰ بن اسمعیل نے کہا کہ سنائیں نے۔ جہد بن عبد الرحمن سے کہتے تھے کہ عید اللہ بن ماعز نے اس نے حدیث بیان کی کہ ماعز کے رسول اللہ کی خدمت میں میں کہا آپ نے اذان کے لئے فرمان کیا اور بکائی اسلام لائے اپنی قوم کے آخر میں اور نہیں گنا کرے گا اور اگر اذکار پڑھتا رہے وہ صرف اپنے ہر قصور میں کپڑے جائیگے کہا ابن اثیر نے اسناد القاری میں روایت کیا ہے اس کی حدیث کو احمد بن ابی بن صلعم نے اپنی سلمہ بن اسمعیل سے وہ روایت کرتے ہیں منید بن القاسم سے اور وہ جہد بن عبد الرحمن سے کہ عید اللہ بن ماعز نے حدیث بیان کی اس نے کہ ماعز کے رسول اللہ کی خدمت میں میں ذکر کیا کہا اور تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے۔

اخو جہد ابن سعد فی الطبقات فقال اخبرنا موسیٰ بن اسمعیل قال سمعت الجعد بن عبد الرحمن یقول ان عبد اللہ بن ماعز جد ثہ بن ماعز اتی الینبۃ صلی اللہ علیہ وسلم فکتب لہ کتابا۔ ابن ماعز البکائی اسلم آخر قیامہ وانہ لا یحییٰ علیہ الایدہ۔  
قال ابن الاثیر فی الاسد سوائے حدیث احمد بن ابی اسحق بن صالح عن ابی سلمۃ موسیٰ بن اسمعیل عن اھنید بن القاسم عن الجعد ابن عبد الرحمن ان عبد اللہ بن ماعز جد ثہ بن ماعز اتی الینبۃ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر قال واخو جہد ابن مندہ و ابی نعیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لک بن احر

یہ وہ فرمان ہے جو بحار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لک بن احر کو

یہ کتاب الی ما القی ان احر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہذا کتاب  
من محمد رسول اللہ لک بن احر  
ولکن تبعہ من المسلمین امان لہم  
ما اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ واتبعوا  
المسلمین وجانبوا المشرکین وادوا  
الخمس من المثلث وادوا سهم الغارین و  
سهم کذا وادوا سهم کذا انہم امنوا  
با ما بان اللہ وامان محمد رسول اللہ

ذکر کیا اس کو جانتا نہ ہو میں اور کہا کہ تخریج کی ہے  
اس کی طرانی نے اوسط میں اور اس کی سندیں  
سید بن منصور حرامی ہیں جن کے ترجمہ پر میں اکت  
نہیں ہوا اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے کہا کہ  
خبر دی ہو ابو موسیٰ نے سنا کہ کہا خبر دی ہو جس بن احر  
نے کہا کہ خبر دی ہو ابو موسیٰ نے کہا کہ خبر دی ہو سلیمان  
بن احمد نے اوسط میں کہا کہ خبر دی ہو کو محمد بن ہارون  
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن صالح نے  
کہ حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ  
حدیث بیان کی ہم سے سید بن منصور حرامی نے  
اپنے دادا مالک بن احر سے روایت کر کے کہ  
جب اوکو رسول اللہ تشریف لانا معلوم ہوا تو  
حاضر خدمت ہوئے قبول کیا آپ نے اور انہما اسلام  
سوال کیا رسول اللہ کر کے اور انکو ایک فرمان  
لکھ دیں۔ آپ نے ایک اوچڑی کے ٹکڑے  
پر لکھ دیا۔ پس ذکر کیے لفظ فرمان کے شل مذکورہ بالا

ذکر فی جامعہ الزہری وقال اخرجه  
الطبرانی فی الاوسط وفيه سعيد  
بن منصور الخوازی لم اقف له على  
ترجمته واخرجه ابن الاثير قال  
اخبرنا ابو موسى اذا قال اخبرنا  
الحسن بن احمد قال اخبرنا ابو نعیم  
قال اخبرنا سليمان بن احمد في الاوسط  
قال اخبرنا محمد بن هارون قال  
حدثنا صفوان الخوازي قال حدثنا  
ابو الوليد بن مسلم قال حدثنا  
سعيد بن منصور الخوازي عن جده  
مالك بن احر انه لم يبلغه قدوم  
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد  
اليه فقبل اسلامه وسأله ان يكتب  
له كتابا يدا عوده الى الاسلام  
فكتب له في رقعة من ادم - فذکر

ابو یزید بن عبد اللہ کہہ کر روایت کیا اسکو بن عبد  
عبد امربین عبد اللہ حمصی نے ولید سے روایت  
کر کے کہا ولید نے کہ حدیث بیان کی مجھے سعید بن منصور  
بن حمز بن مالک بن احمد حنفی نے پہنے دادا سے کہ  
جب خبر پہنچی مالک کو رسول اللہ کے تبوک میں  
تشریف لائے تھے اس کی ابو عمر ابو موسیٰ نے انہیں  
مانڈنے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاذان نے یزید  
بن عبد ربیع کے طریقہ سے کہ جبکہ خبر پہنچی اہل مدینہ کو  
رسول اللہ کے تبوک میں آنے کی تو حاضر ہوئے  
آپ کی خدمت میں مالک بن احمد پس اسلام لے  
آئے اور دعا بخش کی رسول اللہ سے کہ نبی مدین  
اون کے لئے ایک فرمان پس لہا آپ نے ایک  
ادھوڑی کے ٹکڑے میں کہا ولید نے پس منال  
کیا ہے سعید بن منصور سے کہ سنائے ہو کہ وہ فرمان تو  
عذر کیا اپنے بڑا پے اور دینا ہی کہ ہو گیا کہ سوال  
کر اسکا ابو ایوب بن حمز بن منصور بن حمز سے پس ملا  
میں اوسنے تو نکالا میرے لئے ایک ادھوڑی کا ٹکڑا  
جسکا عرض چار اوٹھل اور طول تقریباً ایک باشت تھا  
تحقیق مڑ گیا تھا اوس میں لکھا ہوا پس سنایا ہو کہ  
ابو ایوب نے۔

بسم الرحمن الرحیم یہ سن کر ہے محمد رسول اللہ کی  
جانب سے ابن عمر کے لئے اور اوس شخص کے لئے  
جو پیروی کرے اوسکی مسلمانوں سے پس ذکر  
کیا فرمان تمناظ ابن اشیر کہا اور کسی طرح تخریج کی ہے  
اس کی بنوی نے ہارون بن عمرو غزوئی کے طریقہ سے وہ  
روایت کرتے ہیں ولید سے۔ اور کہا کہ نہیں جانتا میں

الكتاب بلفظ المذكور وقال ايضاً  
ابو راءة يزيد بن عبد ربیع انا بن  
عبد الله الحمصي عن الوليد قال  
حدثني سعيد بن منصور بن حمز  
بن مالك بن احمد الحنفی قال اخذ ابي  
داود الحزاني عن جدنا لما بلغه مقدم  
الرسول الله صلى الله عليه وسلم  
تتوكل فذكر الحديث وقال اخرجه  
ابو عمر داود بن موسى وقال الحافظ  
الخرجه ابن شاهين بغير تواتر يزيد بن  
عبد ربیع ما بلغهم مقدم النبي صلى الله  
عليه وسلم تتوكل وقد اليه مالك  
بن احمد فاسلم وسأل ان يكتب له  
كتاباً فكتب له في رقعة من ادم قال  
الوليد فسألت سعيد بن منصور  
ان يقرأ في الكتاب فذكر كسيرة ضعيف  
بعضه وقال ابو ايوب بن حمز بن  
منصور بن حمز فسل عنه فقيته  
فاخرج لي رقعة من ادم عرضها  
اربعة اصابع وطولها قد شاق  
انما ما فيها قرأ عليه ابو ايوب۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب  
من محمد رسول الله الى ابن عمر  
ومن تبعه من المسلمين۔ فذكر  
الكتاب مثل لفظ ابن اشير قال و  
ذكر الخرج البغوي من طريق هارون  
بن عمرو واخره عن الوليد وقال لا

اس سند سے سوائے اس فرمان کے اور خروج کی ہے  
اسکی طرانی نے اوسط میں صفوان بن صالح کے طریقہ سے  
وہ روایت کرتے ہیں ولیہ سے اور بیان کیا اوس سب  
نوع میں غیر متصل ہے کی بیان کیا ہے اسکو زید بن عبد  
نے کہتا ہوں میں کہ اور تو میں دفع تعارض کی دو نو  
روایتوں میں مکتوب الیہ کے نام کی بابت یہ کہہ جائے  
کہ اسکا عمل ہے کہ این عمر کفیت ہو مالک بن احمر کی  
واللہ اعلم۔

قوله وسرم الغارین اصل الغرم  
میں جو شاق ہو نفس پر اور نام رکھا گیا ارض کا دین بوجہ  
شاق ہونے اوس کے انسان پر اور مراد فارین سے  
قرضدار ہیں اور وہ دو قسم ہیں ایک قسم جو قرضدار ہوا  
اپنے نفس کے لئے مصیبت میں مرتب کیے بغیر پس بچے  
جاویں وہ مال زکوٰۃ سے اوسکے قرض کے موافق جبکہ نہ  
اوسکے پاس اسقدر مال کہ کافی ہو اوسکے قرض میں پس اگر  
اوسکے پاس اتنا ہو تو نہ دیا جائے۔ اور ایک قسم وہ ہے  
کہ قرضدار ہوا دوسری نیکی کے سرفروں اور آپس کے صلاح  
کرنے میں پس دیکھ جاویں زکوٰۃ کے مال میں سے  
اوسقدر کہ آذاکریں اوس سے قرض اپنا اگرچہ وہ غنی ہو  
بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے عطاء بن یسار سے کہ  
رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے صدقہ غنی کو اگرچہ  
شخص کو بڑھنے والا ہو کہ اس سے تیس یا چار ماہ اس پر  
اور قرضدار یعنی فی سبیل اللہ یا قیامتی اعانت کیا دے  
اوس کی اور اوس شخص کو جس کا پڑوسی مسکین ہو پس ہشہ کے  
مسکین پر پس ہر یہ دے مسکین غنی کہ تخریج کی ہو اسی ابو داؤد  
نے مرسل اس وجہ سے کہ عطاء نے نہیں کیا پانچ ماہی اللہ  
علیہ وسلم کو اور روایت کیا اس کو عمر نے زید بن

اعلم محمد بن اسلم خیر ہذا و اخرجه  
الطبرانی فی الاوسط من طریق صفوان  
بن صالح عن الولید وساقہ کلہ مدلیجا  
غیر مفصل کما فصلہ یزید بن عبد  
ربہ قلت والمتوفیق بین الدواہین  
فی اسم المکتوب الیہ ان یقال یعتل  
ان یكون ابن عمر لکنی لما لک بن احمد  
واللہ اعلم۔

قوله وسرم الغارین اصل الغرم  
فی اللغة ما یثقل علی النفس وسعی الدین  
غرم ما لکنہ شاقا علی الانسان  
والمراد بالغارین المذیون وھجر  
قسمان قسم اول انوالا نفسہم فی غیر  
معصیۃ فیعطون من مال الصدقات  
بقدر دیونہم اذ لو لکن ہم مال ینفے  
لیدیونہم فان کان عندہم وفاء فلا  
یعطون وقسم اذ انوافی المصروف  
واصلاح ذات البین فیعطون  
من مال الصدقات ما یقضون بہ  
دیونہم وان کانوا اغنیاء لما روی عن  
عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم قال لا تحل الصدقة لغنی  
الا الخمسة لغاری فی سبیل اللہ  
او لھما علیہما اولی الامر اول رجل  
اسیرا عانتہ ولرجل کان لہ جارا  
مسکینا فصدق علی المسکین فاھذا  
المسکین للغنی اخرجہ ابو داؤد

اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء بن  
یسا سے وہ ابو سعید خدری سے وہ  
نبی رسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے  
مقل اسی معنی میں لیکن اگر فرض معیت  
میں ہو تو چاہیے کہ نہ دے اوس کو  
صدقہات میں سے۔

لان عطاء لم يدرك النبي صلى الله عليه  
وسلم ورواه معمر بن زید بن اسلم  
عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري  
عن النبي صلى الله عليه وسلم متصلا  
بعناة اما من كان في معصية فلا  
يعط من الصدقات۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لملك بن عبيد الحشاش (بمعجمات)

یہ وہ فرمان ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن عبیہ حشاش کو دیہات (بمعجمات)

کہا انا اظن ان ابن ابي حشر بن ابي حشر بن ابي حشر بن ابي حشر بن ابي حشر  
نے حسین بن ابی حشر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے  
ہیں اپنے باپ سے اور اپنے چچاؤں سے جو قیس اور  
عبید انہم اتوا النبي صلى الله عليه وسلم  
وسلم يشكوا اليه رجل من بني فهم  
فكتب لهم النبي صلى الله عليه وسلم  
هذا الكتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وعبيد وقيس بن الحشاش انكم افئذ  
مسلمون على ما كنتم واما الكفر  
لا تقبلوا اخذون بجريرة غيركم ولا  
يجزى عليكم الا ابدىكم۔

قال الحافظ وابن الاثير اخبر ابو نعيم  
وابن منداه من طريق الحسين بن ابي  
الحسن ابيه مالك وعبيد قيس و  
عبید انہم اتوا النبي صلى الله عليه وسلم  
وسلم يشكوا اليه رجل من بني فهم  
فكتب لهم النبي صلى الله عليه وسلم  
هذا الكتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وعبيد وقيس بن الحشاش انكم افئذ  
مسلمون على ما كنتم واما الكفر  
لا تقبلوا اخذون بجريرة غيركم ولا  
يجزى عليكم الا ابدىكم۔

کہا ابن حجر نے الحشاش (بمعجمات)  
ابن شامی کی کتاب کے معتبر نسخہ میں (بہلات) کے  
ساتھ۔

قال ابن حجر الحشاش (بمعجمات)  
قال ورأيت في نسخة معتمدة من  
كتاب ابن شاهين بالمهملات۔

قولہ ولا تاخذون۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ  
کافر بنی موافقہ کیا جائے دوسرے کے گناہ میں سے  
کہ اگر گناہ کرے کوئی کافروں میں سے مسلمانوں پر پھر  
قید کر لیا جائے کوئی اور اس سے موافقہ کیا جائے

قولہ ولا تاخذون۔ هذا يدل على  
ان الكافر الحربي يؤخذ بجريرة غيره خوان  
بجناحة من الكفار على المسلمين  
فراخذ غيره منهم واسرا واخذ هذا

بمعجمات الحشاش

۱۔ ماسواہ علیہ السلام الجناية۔

۲۔ قیدی سے اس جنیت کے عوض۔

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمجاة بن مرام السلمي

یہ وہ فرمان ہے جو بحار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد بن مرام سلمیٰ کو

آخر حج ابوداؤد فی بیان مواضع قسم الخمس وسهم ذی القربی فقال حد ثنا محمد بن عبد بن عیسیٰ قال حد ثنا عنبسة بن عبد الواحد القزحی قال ابو جعفر ابو عیسیٰ کما نقول له من الابدال قبل ان نسمع ان الابدال من الموالی قال حدثني وخیل بن ایاس بن فوج بن مجاعة عن هلال بن سراج بن مجاعة عن ابيه عن جد المجاعة انه اتي النبي صلى الله عليه وسلم يطلب دية اخيه قتلتها بنو سادوس من بني ذهل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت جاعلاً لمشرک دية جعلت لآخيت ولكن ساعطيتك منه عقبة فكتب له النبي صلى الله عليه وسلم يماثل من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل فاخذ طائفة منها واسلمت بنو ذهل فطلبها بعد مجاعة ابي ابكر واما ما بكتاب النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له ابو بكر يا غني عشرا فاصاع من صدقة الائمة اربعة آلاف

تخریج کی ہے ابو داؤد نے خمس قیمت اور ذی القربی کے حصص کی تقسیم کے ذکر میں پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عیسیٰ نے کہا کہ حدیث بیانی ہم سے عنبسہ بن عبد الواحد نے کہا ابو جعفر ابو عیسیٰ نے کہ ہم اسکو ابدال میں سے شمار کرتے تھے پہلے اس سے کہنا ہم نے کہ ابدال موالی میں سے ہوتے ہیں کہا کہ حدیث بیانی ہم سے ذخیل بن ایاس بن فوج بن مجاعة نے ہلال بن سراج بن مجاعة سے دو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا مجاعہ سے کہ وہ اپنے رسول اللہ کی خدمت میں مانگتے تھے اپنے بہائی کی دیت جسکو مار ڈالا تھا بنو سادوس نے عربی محل میں سے پس پس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دیتا میں کسی مشرک کی دیت تو دیتا میں تیرے بہائی کی لیکن دو ٹنگا میں تجھکو اسکا عیوض پس بحار رسول اللہ نے اس کے لئے سوا دھنٹ اول اس خمس کی قیمت میں سے جو نکلے بنی ذیل کے مشرکین کے مال سے پس کچھ تو اس میں سے وصول کیا اور اسلام لائے بنو ذیل۔ پس مانگا بعد میں مجاعہ نے اپنی بکرہ سے اور لائے اون کے پاس فرمان رسول اللہ کا پس بھی اون کے لئے ابو بکر نے دہتر صاع یا مسک کے صدقہ میں سے چار ہزار صاع گپیوں اور چار ہزار جواد چار ہزار صاع کجوریں۔ اور تہا اس فرمان میں کہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم یہ فرمان ہے محمد بنی کا

جماعہ بن مراد کے لئے جو بنی سلی میں سے ہے  
کہ وہ یہیں نے اس کو سوانٹ اول مال غنیمت  
سے جو مکمل بنی ذیل کے مشرکین کے مال  
میں سے عیوض میں اس کے ہائی  
کے

**قولہ عقبہ من اخیہ** یہ دلالت کرتا ہے اس  
بات پر کہ امام کو جائز ہے کہ دے مال غنیمت  
سے عیوض دیت کا جبکہ ایسا واقعہ ہو جس میں  
دیت کسی پر نہ پڑ سکے۔ اور اسی لیے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا اس کا لیکن  
نہیں وقت آیا اس کے پورا ہونے کا رسول اللہ  
کے زمانہ میں پس پورا کیا اس کو  
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے  
بیت المال میں  
سے

بضار بعة آلاف شعیر واربعة آلاف  
تقروا ان فی کتاب الینبے صلے اللہ  
علیہ وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب  
من محمد الینبے لمجاۃ بن مرادۃ من  
بنی سلمیۃ انی اعطیتہ مائۃ مزلابل  
من اول خمس یخرج من مشرکی بنی  
ذہل عقبہ من اخیہ۔

**قولہ عقبہ من اخیہ**۔ ہذا  
یدل علی انہ یجوز للامام ان یعطی  
من الخمس عوض الدیۃ اذ لو تکن  
الواقعة ما تحمل الدیۃ ولهذا کان  
الینبے صلے اللہ علیہ وسلم وعدیہ و  
لکن ما حان الوفاء فی عہدہ صلے اللہ  
علیہ وسلم فوافی بہ ابو بکر رضی اللہ عنہ  
من بیت المال۔

جماعہ بن مراد

**ہذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لایضا لمجاۃ بن مرادۃ السلمی**

یہ فرمان بھی لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعہ بن مراد سلمی کو

کہا حافظ نے کہ مخزن کی ہے بنوی نے زید بن ابیوب  
سے وہ روایت کرتے ہیں غنیمت بن عبد الواحد سے  
وہ زید بن ابیاس سے وہ اپنے چچا ہلال بن سراج  
سے وہ اپنے باپ سراج بن جماعہ سے کہا کہ دی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعہ کو زمین ہامہ  
میں جو غورہ کہتے تھے اور لکھا اس بابۃ اون کے  
لئے ایک فرمان فرمان بنی سلی کے لئے دیا  
جانب سے جماعہ بن مراد سلمی کے لئے دیا

قال الحافظ اخرج البغوی عن زید بن ابیوب  
عن ایوب عن عنیدۃ بن عبد الواحد  
عن الرحیل بن ابیاس عن غنمہ ہلال  
بن سراج عن ابیہ سراج بن جماعۃ  
قال اعطی الینبے صلے اللہ علیہ وسلم  
لمجاۃ امرضا بالیماۃ یقال لہ الغورۃ  
وکتب لہ بذلک کتابا من محمد رسول  
اللہ لمجاۃ بن مرادۃ بن بنی سلمیۃ

انی اعطیتہ الغوراة فمن حاجتہن  
فلما اتی وقال ایضا اخرجه الطبرانی  
واین سندۃ ایضا من طریق ہارون بن  
سراج بن جعافۃ عن ایبہ و ذکر الحدیث  
وفیہ انی اعطیتک امراض کذا وکذا  
وفیہ - وکتبہ یزید - قال الحافظ  
یحتمل ان یکون ینید بن سفیان فاذ  
کان ینکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم  
و ذکر ہذا ابن الاثیر وابن عبد  
البر الاضا -

او کو غورہ پس جو چہ گرا کرے اوستے اس بارہ  
میں تو چاہیے کہ آئیں وہ ہمارے پاس اور یہی کہا  
کہ تخریج کی ہے اس کی طرانی اور ابن مندہ نے  
یہی ہارون بن سراج بن جعافہ سے روایت کرتے  
ہیں اپنے ہاں سے اور ذکر کیا حدیث اور اس  
میں ہے کہ وہی میں نے چھ کو ظاں اور سلمان زمین  
اور اس میں ہے کہ اور کہا اسکو ینید نے کہا حافظ نے کہ  
احتمال ہے کہ وہ یزید بن سفیان اس وجہ سے کہ وہ  
کاتب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر کیا اسکو  
ابن اثیر اور ابن عبد البر نے بھی

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم في الكذاب

یہ وہ منہ بن ہے جو کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کذاب

ذکر فی المواہب و زاد المعاد و مسند  
الحمدیۃ نقلوا عن ابن اسحاق ان  
وفد بنی حنیفۃ اقوا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم و خلفوا مسیلمۃ فی  
ما حالہم قلما اسلموا ذکر والہ مکانہ  
فقالوا یا رسول اللہ انا خلقنا صاحبنا  
فی ما حالنا و ما کاینا یحفظ ما لنا فامرہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما  
امر بہ القوم وقال لہم انہ لیس بشکر  
مکانا یحفظ صبیحتکم ثم انصرفوا فلما  
قد ما الیامۃ امرتہم عدوا للہ دینا  
وقال انی شرتک معہ فی الامم ثم جعل  
یسجع السجعات مضاهاتاً للقرآن و  
کتب الی ابنہ صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر کیا مواہب و زاد المعاد اور مسند  
ابن اسحاق سے کہ وفد بنی حنیفہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میں اور چوڑ دیا مسیلمہ کو اپنے سامان میں - پر جب  
اسلام لائے تو ذکر کیا انہوں نے اور کہا اور کہا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوڑ دیا ہے اپنے ایک ساتھی کو  
اپنے سامان اور انہوں میں کہ حفاظت کرنا ہے  
انکی پس حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے وہ جکا  
حکم دینا تا قوم کو اور نہ پایا کہ نہیں ہے وہم میں سے  
برہم حفاظت کرنا ہے تھا ہے سامان کی پہرہ لے آئے  
وہ جب یہاں میں پہنچے تو مرتہ ہو گیا حدو اللہ  
دین سے اور کہا کہ میں شریک کر دیا گیا ہوں ان کے  
ساتھ امر نبوت میں پہرہ فہندی کر کے لگاؤ ان کے  
مقابلہ کے لئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی طرف کہ -



من مسیلة رسول الله الى محمد رسول  
الله اما بعد فاني اشرکت معك في  
الامر وان لنا نصيب الامر والقول  
نصيب الامر ولكن قولنا قوما يعتدون  
فكتب رسول الله صلى الله عليه  
اليه في جواب كتابه -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد  
رسول الله الى مسیلة الکذاب سلام  
علي من اتبع الهدى اما بعد فان  
الامر من الله وانها من يشاء  
من عباده والعاقبة للمتقين  
قال في جمع الجوامع واخرجه الطبرانی  
عن نعيم بن مسعود وذكر في مصباح  
المختار انه قال ابن سعد وكتب  
رسول الله اليه وكان فيه -  
بلغني كتابك الکذب والافك والافتراء  
على الله -

وراد في الصحيحين مکالمته صلى الله  
عليه وسلم اياه فان قيل  
كيف يجتمع خبرين الصنف مع هذا  
الحديث الصحيح فالجواب ان الخبرين  
الي مافي الصحيحين اولي ويحتل ان يكون  
ان مسیلة قدام مراتب الاولی کان  
تابعاً وكان اس بنی حنیفة فیره و  
لهذا اقام في حفظ رجالهم ومروءة  
متبوعا وفيها خاطبه النبي صلى الله عليه  
وسلم والقصة واحدة وکانت اقامة

خطبے امیلہ رسول اللہ کی جانب سے محمد رسول اللہ  
کی جانب بعد اس کے معلوم ہو کہ شریک کر دیا گیا  
ہوں میں تمہارے ساتھ امر نہایت میں تحقیق واسطے ہر  
نصف حکومت ہے اور نصف واسطے قریش کے لیکن  
قریش ایسی قوم جو حد سے تجاوز کرتی ہے پس اس کے  
جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان بکھا کہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی  
جانب سے مسیلة کذاب کی طرف سلام ہوا کس شخص پر  
جو چہ وہی کرے ہدایت کی بعد حد کے معلوم ہو کہ ان میں  
اللہ کی ہے ناک کرے گا جو کما بیگا اپنے بندوں میں  
سے اور انجام واسطے پر میرے کاروں کے ہے۔

کہا میں الجوامع میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے  
نیم بن مسعود سے اور ذکر کیا ہے مصباح المغنی میں  
کہ کہا ابن سعد نے اور بکھا رسول اللہ نے اس کی طرف  
اور تھا اس میں کہ

مجھے پہنچا میرا خط جس میں چرٹ اور تہمت اور  
پہتان ہے اللہ پر۔

اور ذکر ہے صحیحین میں اس کے ساتھ رسول اللہ  
کی گفتگو کرنے کا پس اگر کہا جائے کہ کیسے جمع ہوگی  
خبر ابن ابی نعین کی اس حدیث صحیح کے ساتھ تو جواب  
یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں آج اور اسکا اختیار اولی ہے  
اور احتمال ہے آیا ہو سیکر دوم مرتبہ اول تو مانع ہو کر چکا  
تہا سردار بنی حنیفة کا کوئی اور اس کے سولہ اور اس  
وجہ سے رہ گیا تھا اور ان کے سامان کی حفاظت کے  
لئے اور ایک مرتبہ آیا تھا سردار بنی حنیفة اور اسی دفعہ گفتگو  
کی اس سے رسول اللہ نے یا قصہ ایک ہی ہے  
اور تھا اسکا سامان پر رہی نا عمل ہو چکا جس نے اس

امر کے کہ آئے وہ رسول اللہ کی مجلس میں۔ اور معاملہ کیا رسول اللہ نے اس کے ساتھ معاملہ کرام کا اپنی عادت کے موافق پس ارادہ کیا اس کی تالیف کا اپنے قول میں بشرک مکانا سے اس پتہ صل سے باخبر ہو کر دیا اس کو جو کہہ کر دیا اس کی قوم کو پس جبکہ نہیں فائدہ دیا اس بات نے تو بہ نفس نفیس خود آپ اس کے پاس تشریف لے گئے تاکہ اگر کچھ حجت قائم ہو بیان کیا ہے اس کو حافظ نے اور معلوم ہوتا ہے اس قصہ سے یہ کہ امام کو اور کفار کے پاس جاؤ اس سے ملنے آؤں غرضانا چاہیے جبکہ اس کی ضرورت ہو جو مسلمانوں کی کسی مصلحت کے۔

فی حالہم باختيارا استکبارا ان یحضر مجلس الخیر صلی اللہ علیہ وسلم وعاملہ صلی اللہ علیہ وسلم معاملہ الکرام علی عاداتہ فاراد استیلافہ بالقول حیث قال لیس بشکر مکانا وبالقول حیث اعطاه مثل ما اعطی قوامہ فلما لم یفد توجہ بنفسہ الیہ لیقیم علیہ الحجة۔ ہذا قالہ الحافظ ویستفاد من ہذا القصة ان الامام یاتی بنفسہ الی من قدم یرید لقاء من الکفار اذا تعین ذلک طریقاً لمصلحة المسلمین۔

## ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمصعب بن نزیب

یہ وہ فرمان ہے جو کلمہ رسول اللہ نے مصعب بن نزیب کو

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں کہ تخیل کی ہے دارقطنی نے ابن عباسؓ سے کہا کہ اجازت دیجئے گئے رسول اللہؐ جمعہ کی ہجرت کرنے سے اول۔ اور مدت نہیں تھی اس کی کہ جمعہ کریں مکیں جو جو علیہ کفار کے تو کلمہ آپ نے مصعب بن نزیب کو کہ۔

جمعہ کے آپس خیال رکھو اس دن کا جس میں زور سے پڑتے ہیں یہود زبور۔ پس حج کر تو اپنی عورتوں اور بچوں کو۔ پس جبکہ دن ڈھل جاوے زوال کے وقت جمعہ کے دن تو تقرب حاصل کرو طرف اللہ کے دو رکعتوں سے ۴

ذکر فی سیرۃ محمدیۃ اخر ج الدار قطنی عن ابن عباس قتال اذن الخیر صلی اللہ علیہ وسلم للجمعة قبل ان یہاجر ولم یستطع ان یجمع بمکة فکتب الی مصعب بن عمیر۔

اما بعد فانظر الیوم الذی یجھر فیہ الیہو دبالزبور فاجمعوا النساء کمر واپناءکم فاذا مال النہار عن شطرہ عند الزوال من یوم الجمعة ففقدوا الی اللہ برکتین۔

# ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمطرف بن کاہن البہالی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا مطرف بن کاہن البہالی کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال الحافظ اخروج ابن مشاھدین فقال قال عمر بن مالک قال خذنا المنذر قال حد ثنا الحسين بن محمد ابن علي قال حد ثنا علي بن محمد المدائني عن ابی معمر عن يزيد بن رومان عن محمد بن اسحق عن شيوخه قالوا وفد مطرف بن الكاهن الباهلي احد بني قريظ على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الفتح فقال يا رسول الله اسألتك السلام وشهد نادين الله في هوائه وانه لا اله الا هو وصد قناك وامنا بكل ما قلت فكتب لنا كتابا فكتب له - من محمد رسول الله لمطرف بن كاهن ولعن سكرن بيته من باهلة ان من احيا ارضنا موثا فيها من الا نعام فبى له وعليه في كل ثلثين من البقر فارض وفي كل اربعين الغنم عتود وفي كل خمس من الابل مسقة - قال وذكر ابو احمد العسكري والرشاطي واما ردة ابن الاثير منسوب الى ابی احمد العسكري - اللغات هـ ح - بالضم مواضع تاوى اليه الماشية ليلوا - فارض - المستنة

کہا حافظ اخروج ابن مشاھدین فقال قال عمر بن مالک قال خذنا المنذر قال حد ثنا الحسين بن محمد ابن علي قال حد ثنا علي بن محمد المدائني عن ابی معمر عن يزيد بن رومان عن محمد بن اسحق عن شيوخه قالوا وفد مطرف بن الكاهن الباهلي احد بني قريظ على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الفتح فقال يا رسول الله اسألتك السلام وشهد نادين الله في هوائه وانه لا اله الا هو وصد قناك وامنا بكل ما قلت فكتب لنا كتابا فكتب له - من محمد رسول الله لمطرف بن كاهن ولعن سكرن بيته من باهلة ان من احيا ارضنا موثا فيها من الا نعام فبى له وعليه في كل ثلثين من البقر فارض وفي كل اربعين الغنم عتود وفي كل خمس من الابل مسقة - قال وذكر ابو احمد العسكري والرشاطي واما ردة ابن الاثير منسوب الى ابی احمد العسكري - اللغات هـ ح - بالضم مواضع تاوى اليه الماشية ليلوا - فارض - المستنة

کہا حافظ نے کہ حضرت حج کی ہے ابن شاہین نے پس کہا کہ کہا عمرو بن مالک نے کہ خبر دی کہ کو مندر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن محمد بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد مدائنی نے ابی معمر سے اور انہوں نے یزید بن رومان سے اور انہوں نے محمد بن اسحق سے اور انہوں نے اپنے شیوخ سے کہا اور انہوں نے کہ مطرف بن کاہن البہالی جو بنی قریظہ میں سے تھے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسیح مکہ کے بعد پس کہا کہ اے رسول اللہ اسلام لائے ہم اور گواہی دی ہم نے اللہ کے دین کی جو اپنے آسمانوں میں ہے اور اس بات کی گواہی ہے کہ کوئی معبود اوس کے سوا اللہ ہی کی ہم نے آپ کی اور ہر اوس بات کی جو آپ نے فرمائی پس فرمان کہہ دیجئے کہ ہم کو پس کہا رسول اللہ نے اور ان کے لئے فرمان ہے کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے مطرف بن کاہن کے لئے اور اس کے اہل بیت کے لئے جو قبیلہ یامہ کے ہوں کہ جو شخص کاشت کرے پڑتہ میخ میں چھٹیکہ دو چر پاول کی تو وہ اس کو معاف کرے اور اوپر دو گدو کی ہر تیس بقریں ایک فارض ہو اور ہر چالیس غنم میں ایک خنود اور ہر پانچ اونٹوں میں ایک مسہ کہا اور ذکر کیا اس کو ابو احمد سکری نے اور شاطبی نے اور بیان کیا اس کو ابن اثیر نے ابی احمد سکری کی طرف سے جو کہ کے شرح لغات مراج - بالضم - وہ جگہ جہاں لٹکا پکڑیں جائے رات کو فارض مسہ اونٹ کا۔

من الابل - عقود - فی الصغیر  
 من اولاد المعز - اذا قوی وراے  
 واتی علیہ حول - مسنة - تقع علی  
 البقرة والشاة معناة طلوع سنہا  
 فی السنة الثالثة -

عقود وچھوٹا بچہ بھیڑ کا۔  
 جبکہ قوی ہو جائے اور چرنے لگے اور اوسپر  
 ایک سال گزر جائے مسنة اس کا اطلاق  
 آتا ہے گائے بیل اور بکری پر بمعنی اس کے۔ وہ جو  
 داخل ہو جائے تیسرے سال میں۔

## المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس نثران سے اخذ ہوتے ہیں

قول من احيا ارضا - الامر بالميتة  
 هي التي لم تعمر - شبهت عمارتها  
 بالحياة وتعطيها بالموت والا حياة  
 ان يعمل شخص في ارض لم يقدّم  
 ملك عليها الا حد فيحييها بالسق  
 او الزرع او العرس او البناء فقدر  
 يذ لك ملكه والكتاب يدل عليه  
 وهو قول الجمهور ولكن قال  
 ابو حنيفة لا بد من اذن الامام  
 وقال مالك يحتاج الى اذن فيما  
 قرب مالا هل القرية اليه حاجة  
 من مراعي ونحوه ويؤيده هذا  
 الكتاب - قوله في كل ثلاثين  
 هذا يدل على ان نصاب البقر  
 ثلاثون والغنم اربعون والا بابل  
 خمس - اما نصاب الغنم والا بابل  
 فلا خلاف فيه واما البقر فالحق ان  
 ابن جرير الطبري انه قال لا اجماع  
 المتيقن المقطوع به الذي لا اختلاف

قول من احيا ارضا - ارض ميتة - نين جأباد نہ ہو۔  
 تشبیہ دی گئی اوس کی آبادی زندگی سے اور اوس کا  
 بیکار رہنا موت سے۔ اور احیاء یہ ہے کہ عمل کرے  
 کوئی شخص اسی زمین میں جو کسی کی ملک نہ ہو پس زندہ  
 کرے اور گود پانی پکار کہیتی کرے یہ پیڑ لگا کر یا  
 مکان بنا کر جو جادے کی اسوجہ سے وہ اوس کی ملک  
 اور یہ نثران دلالت کرتا ہے اس پر اور یہی قول ہے  
 جمهور کا۔ لیکن کہا ابو حنیفہ نے کہ ضرور ہے اجازت  
 امام کی اور کہا امام مالک نے کہ ضرور ہے اذن اہل یہ  
 کی اجازت جبکہ ضرورت ہو اس زمین کی چرائی وغیرہ  
 کے لئے اور تائید کرتا ہے اس کی یہ فرمان۔  
 قولہ فی کل ثلاثین - یہ قول دلالت کرتا ہے اس امر پر  
 کہ نصاب بقر کا تیس اس میں اور غنم کے چالیس۔  
 اور اونٹ کے پانچ بکری اور اونٹ کے نصاب  
 میں تو اختلاف نہیں ہے۔ لیکن نصاب بقر کا۔ پس  
 حکایت کی گئی ہے ابن جریر طبری سے کہ اوستے کہا  
 کہ اجماع صحیح اور متیقن ہو چکا ہے جس میں اختلاف  
 نہیں ہے کہ ہر چاس بقر پر (ترتیباً) ایک بقر ہے  
 اور اعتراض کیا ہے اس پر صاحب امام نے

فیہ ان فی کل خمسین بقرة بقرة  
 وتعقبہ صاحب الامام محمد بن عمر  
 ان حزم الطویل فی الدیات وغیرھا  
 فان فیہ فی کل ثلاثین باقورة تبیع  
 جذع او جذاعة وحکے ایضاً عن ابن  
 عبد البر انہ قال فی الاستذکار -  
 لا خلاف بین العلماء ان السنة فی  
 زکوة البقر مافی حدیث معاذ قال  
 بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 الی الیمن وامرانی ان اخذ من کل  
 ثلاثین من البقر تبعة او تبیعا -  
 رواہ اصحاب الخمسة یعنی مسلم  
 واصحاب السنن - قال عبد الحق لیس  
 فی نصاب البقر حدیث متفق علی  
 صحته ولكن حدیث معاذ صحیح ابن  
 حبان والدارقطنی والحاکم وصحیح  
 ایضاً من رواۃ ابی وائل عن مسروق  
 عن معاذ ویقال ان مسروق قال سمع  
 من معاذ وقد بالغ ابن حزم فی تقریر  
 ذلك وقال ابن القطان هو علی  
 الاحتمال وینبغ ان یحکم لحدیثہ  
 بالارتصال علی راۃ المجہور - و  
 قال ابن عبد البر فی التمهید اسنادہ  
 متصل صحیح ثابت و وہم عبد الحق  
 فقال ان مسروق قال یلق معاذ اھذا  
 مھلا اھل فیہ لاحد خلافا - فلعنہ  
 الصمیم فی نصاب البقر ثلاثون +

عمرو بن حزم کی طویل حدیث سے جو دیات  
 وغیرہ میں ہے اور اس میں ہے کہ ہر تیس بقر پر  
 ایک بیج جنر خواہ نہ ہو یا مادہ - اور ابن عبد البر سے  
 یہی حکایت کی گئی ہے کہ اس نے استذکار میں  
 کہا کہ ملہ میں اس بات میں خلاف نہیں ہے کہ  
 سنت زکوة بقر میں وہ ہے جو مذکور ہے حدیث  
 معاذ میں کہ بیجا بھگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے یمن کی طرف اور حکم دیا بھگو کہ لوں میں ہر  
 تیس بقر پر زکوة ایک بیج (زیادہ) روایت کیا  
 اس کو مسلم اور اصحاب سنن نے  
 کہا عبد الحق نے کہ نصاب بقر کے بارہ میں ایسی  
 کوئی حدیث نہیں ہے جس کی صحت پر اتفاق  
 ہو - لیکن حدیث معاذ کی تصحیح کی ہے اس کی  
 ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے اور یہی تصحیح  
 کی ہے روایت ابی وائل سے وہ روایت کرتے  
 ہیں مسروق سے وہ معاذ سے - اور کہا جاتا ہے  
 مسروق نے نہیں سنا معاذ سے اور ابن حزم نے  
 اس کے اثبات میں مبالغہ کیا ہے اور کہا ابن  
 قطان نے کہ یہ بات (سمع مسروق عن معاذ)  
 محتمل ہے اور لائق یہ ہے کہ حکم کیا جاوے انفصال  
 سند کا جہور کی مار کے موافق - اور کہا ابن عبد البر  
 نے تمہید میں کہ اس کی اسناد متصل ہے  
 صحیح ہے ثابت ہے اور وہم ہوا ہے عبد الحق  
 کو پس کہا اس نے کہ مسروق نہیں ملا معاذ سے  
 اور یہ اول امور سے ہے کہ نہیں معلوم ہے اس میں  
 خلاف کسی کا - پس اس بنا پر ثابت ہو گیا کہ نصاب  
 بقر کا تیس اس ہے \*

# ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمطرف بن بھصل بالحق وحقہ

یہ وہ فرمان ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف بن بھصل کو

قال الحافظ اخرج البغوی وابن السکون وابن ابی عاصم من طریق الجندی بن امین بن ذرارة بن فضلة بن طریف بن نھصل الحارثی عن ابیہ عن جدہ فضلة - وفی رواية البغوی حدثنی ابی امین قال حدثنی ابی ذرارة عن ابی فضلة عن رجل منھم یقال له الا عشی واسمہ عبد اللہ بن اعور کانت عندہ امرأۃ منہم یقال لها معاذۃ - فخرجت الی الہلہ من شجی فہربت امرأتہ من بعدہ ونسرت علیہ وعادت برجل منھم یقال له مطرف بن بھصل فأتاہ وقال یا ابن عم عندک امرأتی فادفعها الی قال لیست عندک ولو کانت عندی ما دفعتها الیک وکان مطرف اعز منہ فخرج حتمۃ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم فغاضبہ وانشاء یقول -

اللہ

یا ما لک الناس و دیان العسیر  
ایک اشکو اذ ربتہ من الذر اب  
کاظلیۃ الشغیاء فی ظل السرب  
خرجت ابغیھا الطعام فی رجب  
فترعتہ بن اع وھرب  
اسے مالک لوگوں کے اور دیندار ترین عرب میں آپسے  
شکایت کرتا ہوں ایک بد زبان عورت کی جو شل اور کٹی  
کے ہے جو ضریر مہر فوں کی ڈار میں دیکھائیں کہنا لینے  
کو اس سے جب میں دپس لئی جبہ سے اور پہاگ لئی

بدھدی کی اور دم دہا کر ہیاگ گئی۔ اور طاقت  
میں ڈال دیا چھکود میں شریعت نسب کے  
اور حور تیں بڑا غالب خرمین اس شخص کے لئے جو  
اون پر قلب چاہے۔ پس رسول اللہ کرار فرماتے  
اس مصرعہ کی۔ "ومن شر قاب لمن قلب"  
پس بھار رسول اللہ نے مطرف بن بہصل کی  
طرف دشمنان اکہ

بہلت دعو اس کی بیوی معاذہ کو پس سپرد کر کے  
اوسکو اسکے پس جبکہ بڑا گیا اوسپر یہ فرمان تو کہا  
کہ اسے معاذہ یہ دشمنان ہے رسول اللہ کا تیرے  
بارہ میں اوساب میں دیدول گاہتھے اوسکو پس چاہ  
دیا اوس نے کہ اوس سے عہد و میثاق اور  
اوس کے بنی کا ذمہ لیتے کہ بچے سزا نہ دے اس امر  
کی جو میں نے کیا ہے پس عہد لے لیا اوس کے لئے  
اور سپرد کر دیا مطرف نے اوسکو پس کہے اس  
بارہ میں ششم

قسم تیری عمر کی نہیں ہے میری محبت معاذہ سے۔  
ایسی جکو میل دے کوئی حب لگانا لایا قدامت عمر کی  
اور نہ وہ برائی جو اوس نے کی ہے جبکہ بہکا دیں اوسکو  
پر کانے والے مرد جبکہ بھارتے ہیں اوسکو میرے بعد  
کہا مانتے اور تنبیج کی اس کی احمد اوسابن خثیمہ  
اور ابن شامین وغیرہ نے ابی معشر کے طریقہ سے  
جو روایت کرتے ہیں صدقہ بن طیلہ سے کہا کہ  
حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور اہل  
قبیلہ نے ایشی بن مانن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ  
کے پاس۔ الحدیث

اور یہی کہا کہ روایت کیا اوس کی حدیث کو عبد اللہ

اختلفت العهد ولطمت بالذنب  
وی ردنی بین عصب ینتسب  
وهن شر غالب لمن قلب  
فجعل الله عليه وسلم  
وهن شر غالب لمن قلب  
فكتب اليه صلى الله عليه وسلم  
ابى مطرف بن نھصل۔

انظر امرأة هذا معاذاً - فادفعها اليه  
قلنا كراي عليه الكتاب قال يا  
معاذة هذا كتاب رسول الله  
صلى الله عليه وسلم فيك فانا  
دافعك اليه فقالت خذني عليه  
العهد والميثاق وذمة بنيه ان لا  
يعاقبني فيما صنعت فاحذ لها و  
دفعها مطرف اليه فقال في ذلك  
قوله

لعمرك انما جئ معاذاً بالذي  
يغيرة الواشي ولا قدم العهد  
ولا سعاء مساجات به اذا نالها  
غوائت رجال اذينا دونها بعد  
قال الحافظ واخرجه احمد وابن ابى  
خيثمة وابن شاهين وغیرهم  
من طريق ابى معشر عن الصدقة  
ابن طيلة قال حدثني ابى واسحى عن  
اعشى بن مسازن قال اجمت رسول  
الله صلى الله عليه وسلم الحدیث  
وقال ايضاً راوى حدیثه عبد الله

ابن احمد فی زیاد ات المسند  
 من طریق عوف بن کمس بن الحسن  
 عن صدقة عن طیسلة قال  
 حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی  
 والحی بعده قال حدثنا الراشع  
 قال ایت رسول الله صلی الله علیه  
 وسلم للحديث - وروی عن صدقة  
 عن ثعلبة بن معوذة عن الراشع  
 عن صدقة عن یقبة عن ثعلبة  
 عن الراشع وروی عنه طیسلة  
 ابن صدقة قال حدثنی ابی واهی  
 عن الراشع واخرج ابن الاثیر  
 فقال اخبرنا ابی الفضل المصوف  
 ابی عبد الله الطبری باسناد الی  
 ابی یعلی احمد بن علی بن المثنی  
 قال حدثنا المقدمی قال حدثنا  
 ابی معشر یوسف عن یزید قال  
 حدثنی صدقة بن طیسلة قال  
 حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی  
 قال حدثنی الراشع المازنی قال  
 ایت النبی صلی الله علیه وسلم فذکر القصة  
 وهكذا سواء اخبره محمد بن سعد  
 الطبقات فی ترجمة الراشع قال  
 اخبرنا ابراهیم بن محمد بن عمر  
 بن البرند القرمی قال اخبرنی یوسف  
 بن یزید ابی معشر البلاء قال حدثنی  
 طیسلة المازنی قال حدثنی ابی واهی

ابن احمد نے زیادات مسند میں عوف بن کمس بن  
 حسن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صدقة  
 سے وہ طیسلة سے کہا کہ حدیث بیان کی چھ سے  
 معوذة بن ثعلبة مازنی نے اور اس کے بعد ابی یعلی  
 نے کہا اور انہوں نے کہ حدیث بیان کی چھ سے اشی  
 نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں ان حدیث  
 اور روایت کی گئی ہے صدقة سے وہ روایت کرتے  
 ہیں ثعلبة بن معوذة سے وہ اشی سے اور روایت  
 ہے صدقة سے وہ روایت کرتے ہیں یقبة سے وہ  
 ثعلبة سے وہ اشی سے اور روایت کی اور طیسلة  
 بن صدقة نے کہا حدیث بیان کی چھ سے یہ کہ یہ  
 اور یہاں نے اشی سے روایت کر کے اور تخریج کی  
 اس کی ابن الاثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہو اگر ابی الفضل  
 بن ابی عبد الصمدی نے اپنی سند سے جو پہنچتی ہے  
 ابی یعلی احمد بن علی بن المثنی کی طرف کہا کہ حدیث بیان  
 کی چھ سے مقدمی نے کہا کہ حدیث بیان کی چھ سے  
 ابو معشر یوسف نے یزید سے کہا کہ حدیث بیان کی  
 چھ سے صدقة بن طیسلة نے کہا کہ حدیث بیان کی  
 چھ سے معوذة بن ثعلبة مازنی نے کہا کہ حدیث  
 بیان کی چھ سے اشی مازنی نے کہا کہ آیا میں رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر یا قصداً یا بطریق  
 تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں اشی  
 کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہو اگر ابراهیم بن محمد بن عمرو  
 بن البرند قرمی سے کہا کہ خبر دی چھ یوسف بن یزید  
 پر اس نے کہا کہ حدیث بیان کی چھ سے طیسلة مازنی نے  
 کہا کہ حدیث بیان کی چھ سے یہ کہ یہ ابی واهی  
 نے اشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی



خدمت میں۔ پس ذکر کیا۔ پھر سند بیان کی اور کہا  
کہ خبر دی ہوگا احمد بن محمد بن اس نے کہا کہ خبر دی ہوگا  
ابو حفص صیرفی عمرو بن علی نے کہا کہ حدیث بیان  
کی مجھ سے حمید بن عبد الرحمن بن حمید رضی نے  
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے حمید بن ایمن بن فرو  
بن فضالہ بن طریف بن بہمل حرانی نے اپنے  
باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا فضالہ  
سے کہ ایک شخص ادون میں سے جس کا نام اعشی  
تھا۔ پس ذکر کیا پورا قصہ۔

عن اعشى بن مازن قال ائمت ائمتی  
صلعم۔ فذاکر۔ ثواسط فقال اخبرنا  
احمد بن محمد بن اس قال اخبرنا  
ابو حفص الصیرفی عمرو بن علی قال  
حدثنی حمید بن عبد الرحمن بن حمید  
الحنفی قال حدثنی الجندی بن امیة  
ذراوة بن فضالہ بن طریف بن بہمل  
الحرمانی عن ابیہ عن جدہ فضالہ  
ان رجلا منهم یقال له الا عشی۔  
فذاکر القصة بطوالہ۔

## هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لمعد يكرب بن ابرهة

یہ وہ فرمان ہے جو حکیمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معد یکرب بن ابرہہ کو

ذکر کیا ہے مصباح الحنفی میں اور نہیں پایا میں نے  
اوس کے سوا کہ کہا ابن سعد نے اور حکیمار رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے معد یکرب بن ابرہہ کو کہ واسطہ  
اوس کے معاف ہے ارض خولان کی وہ زمین چیر و سلام  
لایا ہے۔ فاکرہ دیا اس فرمان نے اس امر کو کہ عربی کی زمین  
میں امام کو جائز ہے تصرف کرے اور میں اور مالک کرے اور کسی

ذکر فی مصباح الحنفی و لم أجدا فیما  
سواہ اند قال ابن سعد و کتابہ  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمعد یکرب بن  
ابرهة ان له ما اسلم علیہ ارض خوکن  
اقاد ان ارض الحری بن یحوی لا الهام  
ان یتصرف فیہ ویملکہ غدیرہ۔

## هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لمعد يكرب بن جبلة

یہ وہ فرمان ہے جو حکیمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معد یکرب بن جبلة کو

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ابن سکن اور طبرانی نے سعید  
بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے  
وہ سہل بن یوسف بن سہل سے وہ اپنے باپ سے  
وہ حمید بن محرز سے وہ جعفر سے اللہ سے یہ ادون لوگوں  
میں جن کو یہ حکیمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذکر فرمایا

قال الحافظ اخبرنا ابن السكرو الطبرانی  
من طریق سعید بن عمرو وعن سہل  
بن یوسف بن سہل عن ابیہ عن  
حمید بن محرز عن جعفر وکان ممن  
بعثہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع

وہ کتاب معد یکرب بن ابرہہ

وہ کتاب معد یکرب بن جبلة

عبدالایمن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کتب الی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 ائی عرفت بلادک فی الدین والدنیا من  
 مالک حتی را کبت الدین وقد  
 طیبک لک الھدیۃ فان اھدی لک  
 شی فاقبلہ -  
**قولہ فاقبلہ** - ہذا یدل علان  
 ما اھدی لہ رضی اللہ عنہ فکان لہ  
 حدیثا ویدۃ ماراواہ احمد والظاہر  
 عن ابی حمید الساعدی قال قال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا یابا  
 العمال غلول - وما راوی عن بیریۃ  
 مرفوعا عن استعملناہ علی عمل  
 فرما قناہ رزقا فباخذناہ بعد فھو  
 غلول - ولعل الحلة كانت خاصة  
 لمعاذ رضی اللہ عنہ لمصلحة کانت  
 عنده صلی اللہ علیہ وسلم فی امر  
 او احکم عام لجمیع المسلمین و  
 یقول ہذا ماراواہ ابو داؤد عن  
 عمر رضی اللہ عنہ - رافعة - اذا  
 اعطیت شیئا من غیر ان تسئل  
 فکل وتصدق - ویکن التوفیق  
 ان فی حدیث عمر رضی اللہ عنہ  
 کانت عمالۃ اللہ راۃھا الامام  
 وقد راھا للعاملین ولا حدیث  
 اللق فیھا النبی محمولۃ علی الھدایا  
 والتحقق واللہ اعلم -

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل  
 رضی اللہ عنہ کی طرف کہ  
 پہچاننے یعنی جانتا ہوں میں مصیبت تیری دین کے  
 بارہ میں اور وہ جو کہ شرح ہوا تیرا مال حتی کہ غالب آجی آپ  
 تیرا دین اور حلال کر دیا کرتے تھے لے لے دیتے ہیں اگر  
 کوئی چیز تجھے دیتے دیکھا دے تو قبول کر تو اسکو  
**قولہ فاقبلہ** یہ فرمان دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جو  
 چیز میرے دیکھا دے حضرت معاذ کو تو حلال ہوگی اور میں  
 اور روکتی ہے اسکو وہ حدیث جو مروی ہے اصحاب  
 طبرانی سے بروایت ابی حمید سعدی کہا فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ لینا عالموں کا غلول ہے  
 یعنی اس کے حکم میں ہے اور وہ حدیث جو مروی ہے  
 بریرہ سے مرفوعہ کہ جس شخص کو کہ ہم عامل بنادیں اور  
 اسکا روزینہ مقرر کریں تو اس کے بعد جو کچھ لے گا وہ غلول  
 ہے یعنی اس کے حکم میں اور شاید علت خاص ہو  
 معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے جو کہ کسی مصلحت کے جو  
 رسول اللہ کے ذہن میں تھی - انکی بابتہ یا حکم علت کا  
 عام ہے جمیع مؤمنین کے لئے اور تا ید اس کی  
 وہ حدیث ہے جو مروی ہے عمر سے مرفوعہ -  
 جبکہ دیا جائے تو کوئی چیز بے مانگے تو کہا اور صدقہ  
 کہ اور ممکن ہے توفیق اس طور سے کہ حدیث  
 عمر کی تو محمول ہو اس روزینہ پر جو مقرر کرے  
 امام عالموں کے لئے  
 اور وہ حدیث جس میں وار ہے مخفی محمول ہوں محمول  
 اور یہ لین پر واللہ اعلم

# ہذا کتابہ صلی اللہ علیہ وسلم لایضاً المغائبین جیلین تو فایبہ

پیشکش کی جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاذین جیل کو جبکہ انہیں شمار کیا جاتا ہے

یہ کتاب ایضاً فی معاذین جیل

۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد  
 رسول اللہ فی معاذین جیل سلام  
 علیک فانی احمد الیک اللہ الذی  
 لا الہ الاہو۔ اما بعد فاعظم اللہ لك  
 الاجر والھلك الصبر وما نزلنا وایاك  
 الشكر فان انقضا واما لنا واهلنا  
 من مواہب اللہ وعو امرایہ المستوحۃ  
 متم اللہ بہ فی غبطۃ ومرار وقصہ  
 منك باجر كثیر۔ الصلوۃ والرحمة  
 والھدی۔ فان احتبسہ فاصبر  
 ویحیط جزعك اجرک فتقدم واعلم  
 ان الجزع لا یرد میتا ولا یدفع حزنا  
 وما هو انما نزل فكلان قد والسلمہ۔  
 ذکرہ فی جامع انھما وقال اخرہ  
 الطبرانی فی الکبیر والاوسط۔ واخرہ  
 الحاکم فی المستدرک فقال حدثنا  
 ابو علی الحسین بن علی الحافظ  
 قال اخبرنا الحسن بن عبد اللہ  
 ابن یزید القطان قال حدثنا عمرو  
 بن بکوا السکسکی قال حدثنا عیاض  
 بن عمر والاسدی قال حدثنا  
 الیث بن سعد عن عاصم بن عمر بن  
 قتادۃ عن محمود بن لبید عن معاذ  
 بن جبل۔ فذاکر الحدیث۔ وقال

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذین جیل کی طرف  
 سلام ہو تجھ پر پس محمد بنان کرتا ہوں میں طرف تیرے  
 ایسے اشک کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے  
 بعد حمد کے عظماء کہ اللہ تیرا اجر بڑا ہے اور تیرے  
 دل میں صبر بڑا ہے۔ اور توفیق دے ہو اور تھک ہو شکر  
 کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل اللہ کے عطیات  
 میں سے ہیں اور اوس کی مستعار نامیں ہیں فائدہ منبر کیا  
 اللہ نے تم کو اوس کے ساتھ بھات سرو و غبطہ یعنی  
 ایسی حالت میں کر لوگ ہم پر اور کسی وجہ سے رشک کریں  
 اور یلیا اور سکوت پر سے اجر کثیر کے عوض (انتظار کرتا ہوں)  
 اور رحمت اور ہدایت پس اگر یلیا ہے تجھے اور سکوت  
 صبر اور گھیر لیا تیرا رخ و غیر تیرے ثواب کو پس نادم ہو گا  
 تو اور جان لے تو کر دنا ہو نا نہیں میں تم کا گمراہہ کو اور غرض  
 کر لیا تم کو اور کچھ کہ ہو نہ والا ہے وہ ضرور ہو گا و اسلام  
 ذکر کیا کہ یحییٰ ابن ہریرہ میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی  
 نے کبیر اور الاوسط میں۔ اور تحقیق کی ہے اس کی حاکم نے  
 مستدرک میں اور کہا کہ حدیث یہاں کی ہے سے ابو علی حسین بن علی  
 حافظ نے کہا کہ خبر دی ہو حسین بن عبد اللہ بن یزید القطان  
 نے کہا کہ حدیث یہاں کی ہے سے عمرو بن بکوا السکسکی نے کہا کہ حدیث  
 یہاں کی ہے سے عیاض بن عمر والاسدی نے کہا کہ حدیث یہاں کی ہے  
 سے الیث بن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت  
 کر کے وہ روایت کرتے ہیں محمود بن لبید سے و معاذ بن جبل  
 رضی اللہ عنہ سے پس ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ غریب ہے

لفظ کتاب علی تخریج الحاکم والطبرانی وغیرہ

غریب حسن الا ان مجاشع بن عمر  
لیس من شرط هذا الكتاب والحق  
ابو نعیم فی الحلیۃ باختلاف یسیر  
فقال حدثنا ابو حلی محمد احمد بن  
الحسن قال قال احمد بن محمد بن  
ابی جعد حدثنا حفص بن عمر المقرئ  
قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن  
المقرئ عن محمد بن سعید عن  
عبادة بن نسی عن عبد الرحمن بن  
الغمر قال شهدت مع معاذ بن جبل  
حين اصیب ولده ووجده علیه  
فبلغ ذلك ان ینبض الله علیه وسلم  
فكتب الیه۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد  
رسول الله الى معاذ بن جبل سلام  
علیک فانی اطیبا لک الله لا اله الا هو  
اصابع فاعظم الله لک الاجر والحد  
الصبر ورازقنا وایاک الشکر۔  
ان انفسنا واهلنا وامننا واولادنا  
من مواهب الله عز وجل الھنیۃ  
وعوامر الھ المستویۃ یمتعمھا الی  
اجل معلوم ویقبض لوقت معلوم  
توافترض علینا الشکر اذا اعطی الصبر  
اذ ابتلے فکان ابتک من مواهب  
الله الھنیۃ وعوامر الھ المستودعۃ متعک  
به من غبطۃ وسرور وقبضۃ منک  
باجر کثیر۔ الصلوة والرحمة۔ ان

حسن ہے مگر مجاشع بن عمر نہیں ہیں اس کتاب کی شرط  
کے موافق اور حسن کی اس کی ابو نعیم نے علیم میں تہذیب  
اختلاف سے پس کہا کہ حدیث بیانی ہم سے ابو علی محمد احمد  
بن حسن نے کہا کہ کہا احمد بن محمد بن حبیب نے کہ حدیث بیان کی  
ہم سے حفص بن عمر و مقرئ نے کہا کہ حدیث بیان  
کی ہم سے جعد بن عبد الرحمن قرشی نے محمد بن  
سعید سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں جعد  
بن نسی سے وہ جعد بن عبد الرحمن بن خنم سے کہ تہذیب معاذ  
بن جبل کے ہمراہ جبکہ وفات ہوئی اون کے بیٹے  
کی اور وہ اس کے غم میں تھے پس خنم پہنچی  
اس بات کی رسول اللہ کو پس لھا آپ نے اون  
کی طرف کہ

بسم الله الرحمن الرحیم فقزیت نامہ ہے محمد رسول  
کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو جو حبیب بن محمد  
تیری طرف ایسے اللہ کی کہ انہیں ہے کوئی معبود مگر وہی  
بعد حمد کے پس بٹانے اندر تیرا اجرا و اسے تیرے  
دل میں صبر اور توسیق دے کہوا تیرے حکم کو کر کی  
پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل و اولاد اللہ کے  
عمر و عطیات میں سے ہیں اور اس کی مستعار باتیں  
ہیں۔ فائدہ مند کرتا ہے اس کے ساتھ وقت مقررہ  
تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر پھر فرض ہے ہم پر حکم  
کرنا جبکہ حکم کرے اور صبر کرنا جبکہ مستلزم کرے۔  
و مصیبت میں اور تہذیب تیرا اللہ کی عمر و عطیات اور  
اوس کی مستعار باتوں میں سے۔ فائدہ مند کیا تجھ کو  
اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ اور یلیا اوس کو  
تجھ سے اجر کثیر کے عوض۔ لازم کہ تو اپنے پر صلوة اور  
رحمت۔ اگر صبر کرے تو اور طلب ثواب کرے تو تو

کتاب معاذ بن جبل

جمع کر کے معاذ اپنے پر دو خصلتیں یعنی جزع فزع اور  
صبر ہیں کہ وہ سے لگا تو اپنے اجر کو بھرنام ہوگا اور کچھ  
جسکو تو نے فوت کر دیا اس کو مطلع ہو جائے اپنی مصیبت  
کے ثواب پر تو جان لیگا اس بات کو کہ مصیبت کم ہے  
ثواب کے مقابلہ میں پس پورا پائیگا تو اس کا وعدہ اور پوری  
کر جاتا ہے تراغم اور کچھ کہ کہ ہونی والا ہے وہ تو ضرور  
ہوگا۔ والسلام

اور یہی کہہ کر حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمر بن حن  
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے مام  
بن عمرو بن قتادہ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے  
ہیں محمد بن بکر سے وہ معاذ بن جبل سے کہ اس کا ایک  
بیٹا مر گیا پس ابھار رسول اللہ نے اور کو نامہ اجس میں توبہ  
کرتے تھے اور ان کے بیٹے کی۔ پس ابھار رسول اللہ نے ان کو  
بسم اللہ الرحمن الرحیم و تعزیت نامہ سے محمد بن علی  
کی طرف سے معاذ بن جبل کی طرف۔ پس ذکر کی کئی حدیث  
محمد بن سعید کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ سے اور  
روایت کی حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں  
ابن زبیر سے وہ ہاجر سے مثل اس کے اور یہ سب وہ ہیں  
ضعیف ہیں ثابت نہیں ہیں اس وجہ سے کہ وفات  
ابن معاذ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند رسالوں  
بعد ہوئی ہے۔ لکھا اس کی طرف بعض صحابہ نے پس  
وہ کیا راوی نے اور نسبت کر دی اس کی رسول اللہ  
کی طرف اور تھے معاذ اعظم اور اجل اس امر سے  
کہ جزع فزع کرتے اور ان کے اسلام پر غالب  
ہو جاتی جزع فزع۔ بل صحیح وہ ہے جسکو روایت کیا  
ہے عمارت بن عمرو نے اور ابوہریرہ سے جو شیخ نے ان  
کا اسلام لکھا تھا صبر اور ان کے بیٹے کے متھے وقت

صبر و احتسب فلا تجمع عن  
علیک یا معاذ خصلتین فحق بک  
اجرک فتندم علی ما فاتک فلو لم  
تجمع عن مصیبتک علمت ان المصیبة  
قد قصرت فی جنب الثواب فینجز  
من اللہ موعداً ولیدھب اسفلک  
ما هو نازل فکان قد والسلام  
وقال ابیضا حد ثنا مجاشع بن عمر بن  
حسان قال حدثنا الیث بن سعد  
عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمد  
بن بکر عن معاذ بن جبل انما  
انزلہ فکتب الیہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم یعزیزہ بابنہ۔ فکتب الیہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد  
رسول اللہ الی معاذ بن جبل فذکر  
مثل حدیث محمد بن سعید عن عبادہ  
وروی عن حدیث ابن جریج عن  
ابی الزبیر عن جابر نحوہ وکحل ہذا  
الروایات ضعیفۃ لا تثبت فان وفات  
ابن معاذ کانت بعد وفات ابنہ صلی  
اللہ علیہ وسلم بسنین وانما کتب الیہ  
بعض الصحابة فوهم الراوی فتنسبھا  
الیہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان معاذ  
اعظم واجل ان یجزع ویغلب الجزع  
عن الاستسلام بل الصحیح ما رواه  
الاحادیث بن عیدرة وبنو مذنب الجرجشی  
من الاستسلام واصطبارا عند

اور نہیں معلوم ہوتا معاذ کا طلوع رہنا رسول اللہ کی  
زندگی میں آپ کی خدمت سے مگر مین کی طرف پس آئے  
وہاں سے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے اور محمد بن سعید ابی جاش اور لوگوں میں نہیں ہیں  
جن کی روایں اور مفاد قابل اعتماد ہوں۔ ختم ہوا  
کلام ابونعیم کہ اور ذکر کیا اسکا ابن جوزی نے موضوعات  
میں باب تفریغ میں پس کہا کہ خبر دی ہکو ابو غالب محمد بن  
حسن ماضی اور ابو سعد احمد بن محمد بخاری نے کہا اور  
دوسرے کہ خبر دی ہکو مطہر بن عبد اللہ واحد نے کہا کہ خبر  
دی ہکو ابو جعفر بن مرزبان نے کہا کہ خبر دی ہکو محمد بن  
ابراہیم حروری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے  
عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ختم نے کہا کہ وفات ہوئی  
حضرت معاذ کے بیٹے کی پس ذکر کیا حدیث کو ش  
لفظ ابونعیم کے اور کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے  
اور محمد سعید کذاب و ضاع ہے جو سنی دیا گیا ہے  
زندیق ہونے کی وجہ سے اور ذکر کیا ہے میں نے  
اس میں اعتراض چند جگہ اور روایت کیا اس  
حدیث کو جاش نے عمر سے وہ روایت کرتے ہیں  
عمر بن حسان سے وہ لیث سے وہ عاصم بن عمر سے  
وہ محمد بن یسیر سے وہ معاذ سے ش اس کے۔  
کہا ابن حبان نے کہ وضع کرتا ہے حدیث کو نہیں جائز  
ہے اسکا ذکر مگر اعتراض کے ساتھ اور روایت  
کیا ہے اسکو سخت نے نجیب سے روایت کرتے  
ہیں عطارد سے وہ ابن عباس سے کہا کہ ہمارا رسول اللہ  
نے دائرہ مفاہی کی طرف اور وہ مین میں تھے محمد بن  
کی جانب سے معاذ کی طرف پس ذکر کیا ش اس  
کے مختصر اور کہا کہ اسکی معروف ہے کذب اور حدیث

وفات اپنے ولا یعلم لمعاذ غیبة فی  
حیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم الا الی  
الیمین فقد مر بعد وفاتہ صلی اللہ علیہ  
وسلم۔ و لیس محمد بن سعید ولا  
جاش عن یمن یعقل راویتهما و مفادہما  
انتم کلام ابی نعیم۔ و ذکرہ ابن الجوزی  
فی الموضوعات فی باب التفریغ فقال  
ابن نا ابو غالب محمد بن الحسن الما و را  
و ابو سعد احمد بن محمد البغدادی  
قالا اخبرنا المظہر بن عبد الواحد قال  
اخبرنا ابو جعفر بن المرزبان قال اخبرنا  
محمد بن ابراہیم الحروری قال حدثنا  
عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غنم قال  
اصیب معاذ بن لدا ذن کو مثل حدیث  
ابونعیم بلفظہ۔ وقال هذا حدیث  
موضوع و محمد سعید هو الکذاب  
الوضاع الذی صلب فی الزندقہ وقد  
ذکرنا القدر فیہ فی مواضع۔ وقد  
روی هذا الحدیث الجاش عن عمر  
عن عمرو بن حسان عن الیث عن  
عاصم بن محمد عن محمد بن یسیر  
عن معاذ مثله۔ قال ابن حبان یضع  
الحدیث لا یحل ذکرہ الا بالقدح وقد  
سرا و الحق من نجیب عن عطارد عن  
ابن عباس قال کتب را رسول اللہ الی  
معاذ وهو بالیمین من محمد رسول  
اللہ الی معاذ فذکر نحوه مختصراً وقال

وضوح کرتے ہیں۔ اور یہ سب روایتیں ہسل میں یکجہ  
 ابن معاذ کی وقت ہوئی ہے سن طاعون میں جو سئل  
 ہجری میں رسول اللہ کی وفات کے سات برس  
 بعد اور کہا تھا یہ اون کو بعض صحابہ نے نفس مرض  
 قمریہ سے ختم ہوا کلام ابن جوزی کا۔ اور ذکر کیا ہے  
 لانی مصنوعین کہ تخریج کی ہے خطیب نے کہا  
 کہ خبر دی ہم کہ ابو قاسم طلحہ بن علی بن صقر کانی نے  
 کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان محمد بن حسین  
 بن علی حرافی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے نعمان  
 بن مددک نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن  
 بشیر بغدادی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اسحق  
 بن نجیب نے عطار سے روایت کر کے وہ روایت  
 کرتے ہیں ابن عباس سے کہا کہ بھار رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کی طرف (تفریت نامہ) اور  
 وہ والی بایمن۔

(تفریت نامہ) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کی طرف  
 سلام ہو تجھ میں حد بیان کہ تہوں طرف تیرے اور  
 کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے  
 پس تحقیق تیرا فلاں اور فلاں روز مر گیا میں بڑھائے  
 اور تیرا اجر اور تیرے دل میں صبر ڈالے اور توفیق دے  
 تجھ کو بلا ہر بوقت صبر کرنے کی اور آسائش کے وقت  
 شکر کرنے کی۔ ہمارے جانیں اور ہمارے مال اور اہل اور  
 کی حمد و عطیات اور اس کی مستعار امانتوں میں سے  
 میں شفعہ حاصل کرتا ہے اللہ اور شے ہم کو ایک خاص  
 وقت تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر۔ اور حق اس کا  
 ہم پر جبکہ مبتلا کرے کہو (معیبہ میں) صبر کرتا ہے پس  
 لازم کرتا ہے پر اللہ کا خوف اور اچھی تفریت اسوجہ سے

اسحق معروف بالکذب و وضع الحديث  
 وكل هذه الروايات باطله انما كانت  
 وفاة ابن معاذ في سنة الطاعون سنة  
 ثمان وعشرين بعد موت رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم واما كتب اليه بعض الصحابة  
 تعزية - انتهى كلام ابن الجوزي وذكر  
 في راكبي الصناعة - اخبرنا الخطيب قال  
 اخبرنا ابو القاسم طلح بن علي بن صقر  
 الكنا في قال حدثنا ابو سليمان محمد بن  
 الحسين بن علي الحوافي قال حدثنا النعمان  
 بن مدرك قال حدثنا محمد بن بشير  
 البغدادي قال حدثنا اسحق بن نجيب  
 عن عطاء عن ابن عباس قال كتب اليه  
 صلى الله عليه وسلم الى معاذ بن جبل  
 وهو والي بایمن -

من محمد رسول الله الى معاذ بن جبل  
 سلام عليك فاني اسمع اليك الله لك  
 لا اله الا هو - اما بعد فان لي بك فلو ان  
 قد توفي في يوم كذا وكذا فاعظم الله لك  
 الاجر واهلك الصبر ورازقك الصبر  
 عند البلاء والشكر عند الرخاء انفسنا  
 واسمائنا واهلونا من مواهب الله  
 الطيبة وعواريه المستودعة يفتننا  
 بها الى اجل معدود ويقبضها في وقت  
 معلوم وحقه علينا هاتك اذا ابلانا  
 الصبر فليذك بك بمقوى الله وحسن  
 العزاء فان الحزن لا يرد ميتا ولا يورث

باز  
 معاذ بن جبل  
 بایمن

اجلہ وان الامسک لایرد ما هو نازل  
 بالعباد قال موضوع واسحق بن یحیی  
 کن ابی القحط ما قاله الخطیب و قد  
 اخرجه هذا الحدیث الامام محمد بن  
 یحیی داؤد الصبہانی (هو ابو داؤد الظاہری)  
 فی کتاب الزہراء قال حدثنا القاضی  
 ابراہیم بن العاصم قال حدثنا سلیمان  
 ابن عمرو - ابو داؤد الفقی عن مجاہد بن  
 ابی الحسن الشافعی عن عبد الرحمن بن  
 تمیم عن معاذ بن جبل - الحدیث الخیر  
 الفقیہ ابو الیث فی تنبیہ العاقلین  
 استدلال من طریق سلیمان بن عمرو عن  
 مجاہد بن الحسن عن عبد الرحمن بن  
 نعم عن معاذ بن جبل قال مات ابن  
 ابی قحط الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل  
 وساق الحدیث بلفظ الجعفی و آخر  
 الوکیع فی کتاب الغراف قال حدثنی ابو  
 اسمعیل بن ابراہیم بن الحسن بن علی  
 بن ابی طالب قال حدثنی عیسیٰ قال  
 حدثنی اسحق بن جعفر بن محمد (هو  
 اسماعیل بن ابی قحط بن علی بن الحسن بن علی  
 بن ابی طالب) عن جدہ ابی العاذر بن جبل  
 حدثنی جعفر بن علیہ جزء مثل ید الفکتب  
 الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اما بعد فان انفسنا و اموالنا و اھمنا و  
 اولادنا من موھب بلفظ الحسن و جعفر

کہ غم نہیں ہوتا یہ حکم دہ کو اور نہ مقرر کرے گا موت کو اور  
 انکس کرنا نہیں دے کرے گا اور جس کو جو حیوان الی  
 بندوں کے ساتھ کہ موضوع ہے اور اس بنی بنی کتاب  
 ہے غم ہوا قول خطیب اور تحقیق کی ہے اس کی امام غزالی  
 بن ابو داؤد صہبانی نے معنی ابو داؤد ظہری کتاب  
 الزہراء میں کہا کہ حدیث بیان کی ہے سے قاضی ابراہیم  
 بن عاصم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہے سے سلیمان بن عمرو  
 ابو داؤد فقی نے مجاہد بن ابی الحسن شافعی سے روایت کی ہے  
 وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن تمیم سے وہ معاذ  
 بن جبل سے الحدیث اور تحقیق کی ہے فقیہ ابو الیث  
 نے تنبیہ العاقلین میں سند بیان کی ہے اس کی سلیمان  
 بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد بن  
 حسن سے وہ عبد الرحمن بن نعم سے وہ معاذ بن جبل سے  
 کہا کہ مر گیا میری بیٹی ابی قحط کہا کہ امیر طرف رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ کی جانب سے  
 معاذ بن جبل کی طرف اور بیان کی حدیث بلفظ الجعفی  
 اور تحقیق کی ہے دیکھنے سے کتاب الغراف میں کہا کہ حدیث  
 بیان کی مجاہد سے ابو اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن علی  
 بن ابی طالب نے کہا کہ حدیث بیان کی مجاہد سے میرے  
 چچا سے کہا کہ حدیث بیان کی مجاہد سے اسحق بن جعفر بن محمد  
 نے یہ محمد امام باقر محمد بن علی بن حسین ہیں اپنے اپنے  
 روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ  
 معاذ بن جبل کا ایک لڑکا مر گیا چچا کہ نے بہت غم  
 کیا پس کہا کہ اس طرف تو میری امہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم نے بعد حرم سے تحقیق ہدی جانیں اور  
 ہمارے مال اور اہل اور اولاد اللہ کی عمر و عیادت اور  
 اس کی مستعد امانتوں میں سے ہیں - الحدیث -



المستودعة - الحديث تفصيل الكلام

والحاصل - ان هذا الحديث مروى

عن عدة من الصحابة منهم معاذ بن جبل

وابن عباس وجابر وعبد الرحمن بن غنم

راضى الله عنهم - فاما رواية معاذ فمن

طريق جاشع عن الليث عن عاصم عن

عمرو بن لبید عن معاذ - وهذا عند

ابن نعيم والحاكم - ومن طريق سليمان

ابن عمرو النخعي عن مجاهد عن عبد الرحمن

ابن غنم عن معاذ بن جبل عند ابی الليث

السمري قندی - واما رواية ابن عباس

فمن طريق اسحق بن يحيى عن عطاء عن

ابن عباس عند الخطيب واما رواية

جابر بن طريق ابن جبر عن ابی الزبير

عن جابر عند ابی نعيم - واما رواية عبد

الرحمن بن غنم فمن طريق محمد بن

سعيد عن عباد بن نسي عن عبد

الرحمن بن غنم - فرواية معاذ قال ابن

الجوزي موضوع لكون راويه محمد بن

سعيد وضاعا واما رواية ابن عباس قال

ايضا موضوع لكون راويه اسحق وضاعا

ورواية جابر ضعيفة ايضا ابن الجوزي

وابو نعيم لكون وفات ابن معاذ بعد

وفات النبي صلى الله عليه وسلم و

رواية ابن غنم فلكونه من رواية محمد

ابن سعيد الوضاع - اقول - كمشاهد

حسن وهو طريق اهل البيت عند

تفصيل كلام اوز غلاما وكتابي به كيه حديث

مروى به چند صحابه كيه حديث من معاذ بن جبل

اور ابن عباس اور جابر اور عبد الرحمن بن غنم كيه

ليكن روایت حضرت معاذ كيه مروى به بطريق

جاشع روایت كيه تيس ليث سے وہ عاصم سے

وہ عمرو بن لبید سے وہ معاذ سے اور یہ سند ہے

ابن نعيم اصحاك كيه زديك - اور مروى به بطريق

سليمان بن عمرو النخعي وروایت كيه تيس جابر سے وہ

عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے یہ سند ہے

ابو ليث سمرقندی كيه زديك -

ليكن روایت ابن عباس كيه پس مروى به بطريق

اسحق بن يحيى وروایت كيه تيس عطية سے وہ ابن عباس سے

خطيب كيه زديك ليكن روایت جابر كيه ابی نعيم كيه

زديك مروى به بطريق ابن جبر سے وہ روایت كيه تيس

ابن نعيم كيه پس مروى به بطريق محمد بن سعيد وروایت كيه تيس

ابن غنم كيه پس مروى به بطريق محمد بن نسي عن عبد

الرحمن بن غنم سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے پس روایت

حضرت معاذ كيه واما ابن جوزي كيه موضوع ہے

بوجہ ہونے ان كيه ملوئی محمد بن سعيد كيه واضح اور

روایت ابن عباس كيه پس موضوع ہے بوجہ ہونے

اوس كيه راوي اسحق كيه واضح الحديث اور روایت محمد

جابر كيه پس تضعيف كيه ہے اوس كيه ابی بن جوزي اور

ابو نعيم كيه اس وجہ كيه حضرت معاذ كيه بٹے كيه وفات

رسول امك كيه وفات كيه بعد ہوئی ہے اور روایت

عبد الرحمن بن غنم كيه تضعيف ہے بوجہ ہونے اوس كيه

راوي محمد بن سعيد كيه واضح كيه تيس ابی كيه پس

حديث كيه ليث سے حسن اور وہ طريق اهل البيت كا

کھاروینا وقد افاد ان للحديث اصلا  
لان الامام باقر ثقة مكثر في رواية  
الحديث تابعي يروي عن جابر وابن  
عمر وابن سبيد وغيرهم من الصحابة و  
زمانه مقدم على عهد الحاضرين  
المدن كورين فوافقه بعدل على الحديث  
قد وجد قبل زمان الوضائع واما  
ما قال ابن الجوزي وابو نعيم ان وفات  
ابن معاذ لما كان بعد النبي صلى الله  
عليه وسلم فيمكن ان ابن معاذ الذي  
توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم كان  
غير ابن معاذ الذي عوفي في عهد النبي صلى  
الله عليه وسلم فانه لم يسمع في حديث  
التنزيه ذلك الا ان المسند وقد صرح  
فيما سبق من الروايات ان ذلك وقع  
حين كون معاذ باليمن في عهد ابي  
الله عليه وسلم واما الذي توفي بعد  
النبي صلى الله عليه وسلم فهو عبد الرحمن  
ابن معاذ توفي مطعوما مع معاذ والله اعلم  
مصر

وکیج کے نزدیک عیسیکہ ہم نے روایت کیا اور فائدہ دیا  
اوس نے اس امر کا کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے  
اس لئے کہ امام باقر ثقیل کثرت سے حدیث کی روایت  
کرتے ہیں تابعی ہیں ولایت کتب میں حضرت جابر ابن عمر اور  
ابن سبید وغیرہ سے اور ادون کا زمانہ ادون واضیعین حدیث  
کے زمانہ سے مقدم ہے چکا ذکر کیا گیا پس ادون کی روایت  
دلائل کرتی ہے اس بات پر کہ اس حدیث کا وجود  
وضائعین کے زمانہ سے اول ہی تھا لیکن جو کچھ کہہ رہے  
ابن جوزی اور ابو نعیم نے کہ وفات ابن معاذ کی بعد وفات  
رسول اللہ کے ہوئی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن  
ہے کہ وہ معاذ کے بیٹے جو رسول اللہ کے بعد مرے  
میں دو سکے ہوں اور نے جن کے بارہ میں رسولی اسر  
نے تعزیت کہی کیونکہ حدیث تعزیت میں آپ نے اونکا نام  
نہیں لیا ہے اور نہ کدہ روایات میں تصریح کر دی گئی ہے  
کہ یہ تھما دس وقت کا ہے جبکہ رسول اللہ کے زمانہ  
میں حضرت معاذ زمین میں تھے لیکن آپ کے وہ صاحب زادے چکا  
انتقال رسول اللہ کے بعد ہوا ہے اونکا نام عبد الرحمن  
بن معاذ ہے جو طاعون زدہ ہو کر حضرت معاذ کے ساتھ  
مرے ہیں۔ واصلہ سلم

## ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لقوس عظیم القبط صاحب مصر

وہ نہرمان جو رسول اللہ نے کہا مقوس سر واقعہ عالم مصر کو

مناصب مصر صاحب المقنی نے کتاب فتوح مصر ایشام  
سے جو ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ قرشی مفسر شام  
امام طاعنی کی تصنیف ہے نقل کر کے کہا ہے کہ جبکہ  
سلسلہ ہجری شروع ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوٹے  
تو آپ نے قاصدہ یحییٰ بادشاہوں کی طرف پہر کہا ہی

تو کہ صاحب مصر صاحب المقنی ناقلہ عن  
کتاب فتوح مصر والمغرب لابن القاسم  
عبد الرحمن بن عبد اللہ القرشی المصری  
صاحب الشافعی قال لما کانت سنة  
ست من مهاجر رسول الله وراجم من

الحديث يثبت الى المملوك ثم قال حدثنا  
ابن عمر بن الخطاب قال حدثنا عبد الله بن  
وهب قال اخبرني يوسف بن يزيد عن  
ابن شهاب قال حدثني عبد الرحمن بن  
عبد القاري ان رسول الله صلى الله  
عليه وسلم قام ذات يوم على المنبر  
فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد  
فاذا امر ايدان البعث بعضكم الى مملوك  
الجم فلا تختلفوا على ما اختلفتموه  
اسما ائيل على عيسى قال المهاجرون  
يا رسول الله والله لا نختلف عليك  
في شيء ابد اخرنا واهشنا فبعث حاطب  
ابن ابي بلتعثة الى مقوقس بكتابه قال  
الحافظ اسما المقوقس جرجير مصغرا  
ابن مينا - ونسخة الكتاب هكذا -  
من محمد رسول الله وفي رواية عبد الله  
ورسول الى المقوقس عظيم القسط سلام  
علي من اتبع الهدى اما بعد فان الله  
بذل حاية الاسلام اسلم قلوبكم اليك الله  
اجرك مرتين فان توليت فعليك اجر  
القبض - يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة  
سواء بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله  
ولا نشرك به شيئا ولا يحد بحدنا بعضنا  
امرنا بان آمن بدين الله - فان تولوا فقولوا  
اللهم هذا منا مسلمون -  
فبعض حاطب بكتابه صلى الله عليه وسلم  
ولما انتهى الى اسكندرية وجد المقوقس

کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مردودہ نے کہا کہ حدیث  
بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن وہب نے کہا کہ خبر دی ہو کہ  
یوسف بن زید نے ابن شہاب سے روایت کر کے کہا کہ حدیث  
بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہ رسول اللہ  
ایک روز منبر پر کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد و ثنا بیان  
کی پھر نہ پایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تم میں سے بعض کو مملوک  
عمر کی طرف بیچوں میں مت اختلاف کرنا مجھے جیسے کہ  
اختلاف کیا بنی اسرائیل نے میثی پر کہا ہاجر بن نے  
کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی کہ نہیں اختلاف کریں گے ہم  
آپ پر کسی امر میں کبھی پس عمر و جبکہ ہم کو اور  
بیچے ہم کو میں بیوی حاطب بن ابی بلتعثہ کو مقوقس کی  
طرف اپنا فرمان لیکر  
کہا ملاحظہ کرو مقوقس کا نام جرجیر و وزن تصغیر ابن  
مینا نقل اور نسخہ نہ بیان کا یہ ہے کہ  
افران ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے اور ایک کتبہ  
میں ہے کہ اللہ کے بندہ اور اس کے رسول کی جانب  
سے مقوقس مرد قبط کی جانب سلام ہوا اس شخص پر جو  
پیر دی کرے ہدایت کی بعد حمد پس تحقیق بلاتا ہوں میں  
تجہ کو دعوت اسلام کی طرف اسلام نے سلامت پر لگا  
دیگا تجھ کو اللہ دہرا ثواب پس اگر انکار کرے گا تو تجھی پر  
ہوگا گناہ گروہ قبط کا اسے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی  
طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ نہیں عبادت کریں  
ہم گناہ کی اور نہیں شریک کریں اس کے ساتھ کسی کو  
اور نہ بناویں آپس بعض کو صاحب اللہ کے سوا اور  
اگر اعراض کریں نہ تو کہہ دو کہ گواہ رہو اس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں  
پس گئے حاطب رسول اللہ کا فرمان لیکر اور جب اس کی خبر  
پہونچے تو ہوا مقوقس کو ایک چہرہ کے میں جو دیکھ کے رخ

فی مجلس مشرف علی البحر فکرب  
 سفینة وحادی مجلسه وانشاء بالکتاب  
 الیه قام باحضارہ بین یدیه فلما جئ  
 به دفع الیه الکتب فقرأه وقال ما  
 منعه ان کان بنیا ان یدعو علی  
 من خالفه فیسلط علیہ فقال حاطب  
 ما منعه عیسی ان یدعو علی من خالفه  
 ان یسلط علیہ فسکت فقال حاطب  
 انه کان قبلک راجل ینزع من راب  
 الی علی فاحذره الله نکال الآخرة والا  
 فاعتبر بغیرک ولا یعتد بغيرک بش  
 قال ان لنا دینا لن ندعه الا لما هو خیر  
 منه فقال حاطب ندعوک الی دین  
 الله وهو الا سلام الکافی بالله فان ه  
 الیہ دعا الناس فکان اشد هم قریش  
 واعد اهل یهود واقرب منه النصاری  
 ولعربی ما بشارة موسیٰ بعیسی لا کشف  
 عیسیٰ محمد ونا دعائنا ایاک الی القرآن  
 الا کدعاءک اهل التوراة الا ان یخیل  
 وکل بنی ادراک قوما فہم من امتہ علیہم  
 ان یطیعوه وافت ممن ادراک هذا  
 ابنیہ ولسنا نہاک من دین المسیح ولكن  
 فامرک به فقال المقوقس انی نظرت  
 فی امر هذا ابنیہ فوجدتہ لا یامر بغيرہ  
 فیہ ولا ینہی عن مرغوب فیہ ولم اجد  
 بالاسرار الضال ولا الکاهن الکاذب  
 ووجدت معہ آية النبوة باخراج الحناء

پر تہا پس سوار ہوئے کشتی میں اور اس کے مقابل  
 ہوئے اور اشلہ کیا اس کی طرف تائمہ مبارک کا پس  
 حکم دیا ان کے حاضر کرنے کا پس جب کہ یہ وہاں پہنچے  
 گئے تو دیا اس کو فرمان پس پڑا اس کو اور کہا کہ اگر وہ  
 نبی میں تو کوئی بات منع کرتی ہے اور تو کہ اپنے مخالفوں کے  
 لئے بد دعا کریں پس مسلط ہو جائیں اور پڑا کہا حاطب نے  
 کہ کس چیز نے منع کیا تہا میں علیہ السلام کو کہ وہ دعا کرتے  
 آپ اپنے مخالفوں پر پس مسلط ہو جاتے اور پڑا چپ  
 ہو گیا اور کہا حاطب نے کہ تجھے پہلے ایک شخص تھا جو  
 گمان کرتا تھا کہ وہ معبود اعلیٰ ہے پس پڑا یا اس کو اور  
 نے آخرت کے مذاب میں پس حیرت حاصل کر تو غیر  
 اور موقع مت دے جس بات کا کہ کوئی اور حیرت  
 حاصل کرے تجھ سے کہا کہ ہمارا دین ہے جس کو ہم نہیں  
 چھوڑیں گے مگر اس سے بہتر کے محض تو کہا حاطب نے  
 کہ کہتے ہیں ہم تم کو اور کے دین کی طرف جو اسلام ہو  
 مولا کا ہے اور اس کا اس پر تحقیق اس نبی نے بلایا لوگوں  
 کو ہیں تھے سب کے لئے رحمت قریش اور اس کے سب کے  
 زائد دشمن ہیں وہ اور سب کے زائد نیک اور ان کی طرف نصاریٰ  
 اور قسم میری حرم کی کہ نہیں ہے بشارت دینا موسیٰ کا نبی  
 کی آیت مگر کہ مثل بشارت موسیٰ کی عمر صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 لئے اور رحمت ہمدی تم کو قرآن کی طرف ایسی ہی جو عیسیٰ کر  
 رحمت تیری اہل تورات کو انجیل کی طرف اور جو نبی کر پائے  
 زمانہ کسی قوم کا پس وہ اس کی امت میں ہوتی ہو جب  
 ہے اور اطاعت اس کی اور تو ان لوگوں میں سے  
 جنہوں نے پایا ہے زمانہ اس نبی کا اور نہیں منع کرتے  
 ہم تم کو نبی کے دین سے بلکہ حکم دیتے ہیں اس کا پس کہا  
 مقررش نے کہ غور کیا ہے اس نبی کے امر میں پس پایا

والاخبار بالجھوٹے وصافظرائی الاخبار  
الوامادة عليه بالنبوة واخذ كتاب  
النبوة صلى الله عليه وسلم فجعل في حقة  
من خارج ودفعه لجارية له ثم دعا كاتبها  
له يكتب بالعربية فكتب جوابه ليخبرني  
بسم الله الرحمن الرحيم محمد بن  
عبد الله من المقوقس عظيم القبط  
سلام عليك ما بعد فقد قرأت كتابك  
وفهمت ما ذكرت فيه وما تدعو اليه  
وقد علمت ان نبيا قد بقي وكنت اظن  
ان يخرج من الشام وقد اكرمتم رسولك  
وبعثته اليك بجاريقين لهما مكان  
من القبط عظيم وكسوة واهديت  
اليك بغلة لتركبها والسلام

هكذا نقله في زاد المعاد وسيرة  
المحمدية وذكره صاحب المواهب  
ايضا وذكر ايضا صاحب المصباح  
بلفظ آخر فقال راوى الواقدي بسند  
عن حميد الطويل يرفعه الى ابن  
الحق قال لما هاجر رسول الله الى  
المدينة كتب الى ملوك الارض منهم  
المقوقس ملك مصر وكتب ابو بكر ليخبرني  
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد  
رسول الله الى صاحب مصر لما بعد  
فان الله ارسلني رسولا وانزل علي  
قرآنا واهماني بالاعداد ولا تدارى  
مقاتلة الكفار حتى يدينوا بدينى ويدخل

كتاب المقوقس صلى الله عليه وسلم

كتاب الى صاحب مصر يروى الواقدي

میں کہ نہیں حکم کرتا وہ بڑی باتوں کا اور نہیں منع کرتا پس یہ  
کاموں سے اور نہیں پامائے اسکو ساگر گراہ اور نہ  
کاہن چوٹا اور دیر پا کی میں نے اسکو اسلمت بخیر دی چونکہ  
اور پھر خود کرنگام میں یعنی اون خبروں پر جو وارد ہوئی  
میں اونکی نبوت کے بارہ میں اور یلیا فرمان رسول اشتر  
کا اور اسکو ایک تہی دانت کے ڈیوے میں بند کر کے اپنی  
چوکر کی کو دیدیا پھر اپنے عربی لکھنے والے مفتی کو بلا پاس  
لکھا اسکا جواب نسخہ اسکا یہ ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحيم في خطه من محمد بن عبد الله  
لے مقوقس سردار قبطی جانب سے سلام ہو آپ پر بعد اس کے  
میں پڑھائیے آپ کا خط اور پھائیے اسکو جسکا آپ نے اتر کر  
کیا ہے اور جسکی طرف اپنے دعوت کی ہے اور میں جانتا ہوں  
کہ ایک نبی باقی رہا ہے مجھے خیال تھا کہ وہ شام میں پیدا  
ہوگا اور اگر ام کیا ہے آپ کے قصدا اسکو پہنچا ہوں اسکو دو  
چوکر یاں جسکا نام محمد قبطیوں اور لباس اور ہدیہ دینے لگا  
ایک خیر تاکہ آپ اسکو پرورہوں والسلام

اسی طرح نقل کیا ہے اسکو زاد المعاد اور سیرۃ محمدی میں اور  
ذکر کیا ہے اسکو صاحب الامم نے بھی اور ذکر کیا ہے اسکو  
صاحب المصباح نے وہ سیرۃ نقول کے ساتھ میں کہا  
کہ روایت کی یہ واقدی نے اپنی سند سے حمید طویل سے روایت  
کرتے ہیں وہ ابن الحنفی کی طرف کہ جسکی ہجرت کی رسول اللہ  
مریہ کی طرف تو فرمان مجھے بادشاہوں کی طرف اون سے  
مقوقس بادشاہ مصر کے اور کہا تھا اسکو ابو بکر نے نسخہ لکھا ہے  
کہ بسم الله الرحمن الرحيم فرمان ہے محمد رسول امیر کی جانب  
سے حکم مصر کی جانب بعد عمر سے معلوم ہو کہ تحقیق اس نے  
پہنچا ہے مجھے رسول بنا کر اور اتنا ہے پھر قرآن اور ذکر دینا  
جو حکم کرنا چاہتا تھا اسکا کفار سے اور یہاں تک کہ وہ میریوں اور

الناس في صلته وقد دعوا تلك الى  
 الاقرار بوحدايته فلان فعلت  
 سعادت وان ابيت شقبت والسلام  
 يدل كتاب المقوقس على ان  
 يجوز قبول الهدية من الكافران  
 ائني صلى الله عليه وسلم قبل وقد  
 وارد ذلك في احاديث الكشيحة الصحيحة  
 الشهيدة ويعارضها ماروي عن  
 عياض بن حمار انه اهدى للنبی  
 صلى الله عليه وسلم هداية اوفاقة  
 فقال صلى الله عليه وسلم اسلمت  
 قال لا قال اني خيت عن زبلا المشركين  
 وكذا ماروي ابن عاصم بن مالك القدسي  
 يروي ملاحظ الاسنة قدم على رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم وهو مشرك  
 فهدى له فقال اني لا اقبل هداية  
 مشرك راوه موسى بن عقبة في  
 المعناري قال الخطابي يشبه ان يكون  
 هذا منسوخا لانه صلى الله عليه وسلم  
 قبل هداية عبيد واحد من المشركين  
 وقيل انما رادها ليعظه فيقول فلانك على  
 الاسلام وقيل رادها لان الهدية  
 موضع من القلب ولا يجوز ان يعول  
 اليه بقلبه فردها قطعاً بسبب الميل  
 وليس هذا مانافيا بقبول هدية النصارى  
 واكيد رومة والمقوقس لا نرم اهل  
 كتاب كن في التماية وجمع الطبري

کریں اور داخل ہوں لوگ میرے ذمہ ہیں اور ملتا  
 ہوں میں تجھے اللہ کی وحدانیت کے اقرار کی طرف پران  
 قبول کیا تو نے سعادت حاصل کر لی تو اگر انکار کیا تو نے  
 توشیح ہو گا والسلام اور ولایت کرتا ہے چند دن  
 اس امر پر کہ جائز ہے کافر کا ہدیہ قبول کرنا اس وجہ سے  
 کہ رسول اللہ نے اس کو قبول کیا اور کہا ہے بہت  
 ہی صحیح حدیثوں میں  
 اور مخالف ہے اس کے وجہ روایت ہے عیاض بن حمار  
 سے کہ انہوں نے ہدیہ دیا رسول اللہ کو پس فرمایا  
 رسول اللہ نے کہ تو اسلام لے آیا ہے جوہر دیا  
 کہ نہیں تو فرمایا کہ میں منہ کیا گیا ہوں کفار کے ہدیوں  
 سے اور اس طرح ہے وہ جو روایت کی گئی ہے کہ عامر  
 بن مالک جبکہ ملاحظ البسبہ ہی کہا جاتا تھا رسول اللہ  
 کے پاس آئے وہ مشرک تھے پس ہدیہ دیا آپ کو آپ  
 نے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا میں ہدیہ مشرک کا روکتا  
 کیا اسکو موسیٰ بن عقبہ نے غازی میں کہا خطابی نے  
 کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ قبول کچھ  
 رسول اللہ نے بہت سے مشرکین کا ہدیہ اور بعض  
 نے کہا کہ روکیا اسکو تاکہ اس سے وہ اپنی نفس چھٹکے  
 کہائے پس برا بیگم کرے یہ بات اسکو اسلام لانے  
 پر اور بعض نے کہا کہ اسکو اس وجہ سے روکیا کہ یہ کی  
 جگہ دل میں ہوتی ہے اور نہیں جائز ہے کہ اہل ہوکافر  
 کی طرف اپنے دل سے پس رو کر دیا اسکو تاکہ قطع  
 ہو جائے سبب اہل ہونے کا ہدیہ نافی نہیں ہے  
 خاشی اکید اور مقوقس وغیرہ کے ہدیہ کو قبول کر لینے  
 کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اس طرح مذکور ہے نہایت  
 میں اور جمع کیا ہے طبري نے احادیث کے درمیان

بین الاحادیث فقال الامتناع فیما  
 اهدی له خاصة والقبول فیما اهدی  
 للمسلمین وفيه نظر لدون من جملة  
 ادلة الجواز السابقة ما وقعت الحديث  
 فیہ لصلی اللہ علیہ وسلم خاصة وجمع  
 غرض بان الامتناع فی حق من یرید  
 بعد یتقوا التورود والموالاة والقبول فی  
 حق من یرید ی بذلک تأییدہ وتالیفہ  
 علی الاسلام قال الحافظ وھذا القی  
 من الذی قبلہ وقیل یعتنم ذلک لظہور  
 من الاصرار ویجوز لہ خاصة وقال  
 بعضهم ان احادیث الجواز منسوخة  
 بحديث العیاض عکس ما قال الخطابی  
 ولا یخفى ان النسخ لا یثبت بمجرد الاحتمال  
 وکن ذلک الاخصصاص وقد ادرنا القول  
 فی صحیح حدیثنا استنبط منہ جواز  
 قبول ہدیۃ الوثقی ذکرہ فی باب  
 قبول الھدیۃ من المشرکین من کتاب  
 المحبة والھدیۃ قال الحافظ فی الفقہ  
 فیہ قساد قول من حل رد الھدیۃ  
 علی الوثقی دون الکتابی وذلک لان  
 الواهب المذکور فی ذلک الحدیث  
 وثقی +

میں بانظور کہ واپس کرنا تو ان دیوں میں تہاجر خاص  
 آپ کے واسطے ہوتے تھے اور قبول ان میں تہاجر  
 عام مسلمانوں کے لئے تھے اور اس میں احتراز اس ہے  
 کیونکہ مذکورہ اولہ جواز میں وہ حدیثیں ہی ہیں کہ ہدیہ دیا  
 گیا ہے خاص رسول اللہ کو اور وہ قبول ہوا اور جمع  
 کیا ہے غیر طری نے اس طور سے کہ عدم قبول اوس  
 شخص کے حق میں جواز دہ کرے اپنے ہدیہ کے دوستی  
 اور محبت کا اور قبول اوس شخص کے حق میں ہے کہ  
 امتیاز کی وجہ سے اس سے اوس کی تالیف اور موافقت  
 اسلام کہا جاتا ہے کہ یہ تاویل قوی ہے بہ نسبت سابق  
 کے اور بعض نے کہا کہ شیخ ہے قبول ہدیہ آپ کے سوا  
 اور اگر وہ جواز ہے کیونکہ مخصوص اسکا بعض نے کہ جواز  
 کی حدیثیں نسخ میں صحت عامہ والی حدیث سے برکس  
 قول خطابی کے اور شیخ ہاشمہ سے بہت کتب مجرد  
 احوال سے نہیں ثابت ہوا اور اسکی طبع خصوصیت  
 اور بیان کی ہے بھائی نے اپنی نسخ بخاری میں ایک حدیث  
 جس سے استنباط کیا ہے بہت حدیث کے ہر قبول  
 کرنا جواز ذکر کیا ہے اسکو کتابا للہیہ والہدیہ کے باب  
 قبول ہدیۃ المشرکین میں کہا جاتا ہے کہ اس میں  
 جواب ہے اوس شخص کے قول کا جس نے قبول  
 کیا ہے وہ ہدیہ کو بہت پرست کے ہدیہ پر مذمتی کے  
 ہدیہ پر کیونکہ ہدیہ دینے والا اس حدیث میں بہت پرست  
 ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لما كتب بن ساسي ملك جيون

یہ دوسرا ہے جو کہما دہل اس نے مندرجہ بالا ہادیہ کو

ذکر صاحب المواہب اللہ قال الواقدي

ذکر کیا صاحب مواہب نے کہ کہا واقدی نے اپنی

باستنادہ عن مکرمۃ و ذکرۃ صاحب  
مصباح الخلف فقال راوی صاحب  
الهدی المحمدی باسنادہ عن عکرۃ  
انہ قال وجدت کتابا فی کتب ابن  
عباس بعد موتہ فاذا فیہ - حدث  
را رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
العلامہ الحضرمی الی المنذر ابن  
ساوی و کتب الیہ کتابا یدعوہ  
فیہ الی الاسلام (وافی مع تفصیل)

فی حدیث کتب ما وجدت ہذا الکتاب  
بلفظہ - و ہکذا بغير لفظ ذکرہ محمد  
بن سعد فی الطبقات فی تہجۃ العلما  
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنا  
ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی ساریہ عن  
محمد بن یوسف عن السائب بن  
زیل عن العلما الحضرمی ان رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہجۃ من الحجۃ الی  
الی المنذر ابن ساوی معہ کتابا  
یدعوہ فیہ الی الاسلام - انقہ

قلبا و وصلہ الکتاب ا من و کتب الیہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کتابا فسمی -  
اما بعد یا رسول اللہ فانی قد ائت  
کتابک علی اهل البیون فہنم من  
احب الالاسلام و اعجبہ و دخل فیہ  
و منہم من کرہہ و بارخی یحسد  
و محبوب من فاحداث الی فی ذلک امرک  
فکتب الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سند ہے ہدایت عکرمہ ذکر کیا اسکو صاحب علی الخ  
نے نہیں کہا کہ روایت کی صاحب ہی عمری نے اپنی سند  
سے حکم دے کہ کہا مکرم نے کہ پائی بیٹے ایک تحریر کتب  
ابن عباس میں آپ کی وفات کے بعد جس میں کہا ہوا تھا کہ  
پہلے رسول اللہ نے جلا حضرت کو مندر بن ساوی کی  
طرف اور کہا اس کی طرف فرما کر بلا تے تھے آپ  
اوسکو اسلام کی طرف راہ باوجود چند کتابوں میں  
تلاش کرنے کے بچے اس فرماں کے نقطہ نہیں

پس جبکہ چوتھا اور گویہ خط قرآن میں آئے اور  
نکھار رسول اللہ کہ خط منہجہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے  
یا رسول اللہ میرے تئیں آپ کا فرمان اہل بحرین کو اور  
بعض سے اذان میں سے دوست رکھا اسلام کو اور  
پڑے کیا اور داخل ہو گئے اوس میں اور بعض نے  
مکرہ مانا۔ اور میرے ملک میں یہود اور جبرس ہیں  
ہیں اذان کی ابتداء ہے بہت حکم بیچتے۔

پس پھر رسول اللہ نے اذان کو مندر بن اس کے



وسلم کتابی جواب ذلک -

عبداللہ

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد  
 رسول الله الى المنذر بن سادى  
 سلام عليك فاني احمد اليك الله  
 الذي لا اله الا هو واشهد ان لا اله  
 الا الله وان محمدا رسول الله اما  
 بعد فاني اذكرك الله عز وجل فانه  
 من يعصم فاما يتعصم نفسه وافته  
 من يطعمه ويطعم امرأته فقد  
 اطاع الله ومن يعصم فاما يتعصم  
 وان رسله قد اتوا عليك خيرا واني  
 قد اشفعتك في قوامك فانت انا  
 للمسلمين ما اسلموا عليه وعقبت  
 عن اهل الذنوب فاقبل منهم واثق  
 بهما تصليهم فان نفعك عن عملك  
 ومن اقام على يمينه او جنى ميتة  
 فعليه الجزية -  
 هكذا بعد اللفظ في زاد المعاد  
 وفي سيرة الحمديّة -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد  
 رسول الله الى المنذر بن سادى  
 سلام عليك فاني احمد اليك الله  
 الذي لا اله الا هو واشهد ان لا اله  
 الا الله وان محمدا رسول الله اما  
 بعد فاني اذكرك الله عز وجل فانه  
 من يعصم فاما يتعصم نفسه وافته  
 من يطعمه ويطعم امرأته فقد  
 اطاع الله ومن يعصم فاما يتعصم  
 وان رسله قد اتوا عليك خيرا واني  
 قد اشفعتك في قوامك فانت انا  
 للمسلمين ما اسلموا عليه وعقبت  
 عن اهل الذنوب فاقبل منهم واثق  
 بهما تصليهم فان نفعك عن عملك  
 ومن اقام على يمينه او جنى ميتة  
 فعليه الجزية -

## هذا ايضا المنذر

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد

ذكر كذا الزرقاني في حقه بن ابن منذر  
 عن زيد بن اسلم عن المنذر بن سادى  
 سادى بن النخعي عليه السلام  
 كتب اليه - ان افرض على كل رجل  
 ليس له ارض اربعة دراهم وحيولة  
 ذكر كذا الزرقاني في حقه بن ابن منذر  
 عن زيد بن اسلم عن المنذر بن سادى  
 سادى بن النخعي عليه السلام  
 كتب اليه - ان افرض على كل رجل  
 ليس له ارض اربعة دراهم وحيولة

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

ہکذا ذکرہ الحافظ فی الاصابۃ۔ اسی طرح ذکر کیا ہے حافظ نے اصابت میں۔

## ہذا ایضاً ما کتب لمعذر فی مجوس ہجر

یہ نسیان بھی لکھا گیا ہے منذر کو مجوس ہجر کے بارہ میں

قال ابن منذر وکان منذر عامل  
رسول اللہ علی ہجر ذکرہ الحافظ فی  
ترجمتہ فری انہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کتب الیہ لمجوس ہجر۔ اعرض علیہم  
الا سلام فان ابوا اخذت منهم  
الجزیۃ بان لا تنکم نساء ہم ولا توکل  
ذہابہم۔ ہکذا ذکرہ الزرقانی۔  
کہا ابن منذر نے اسے منذر عامل رسول اللہ کے  
ہجر پر ذکر کیا اس کو حافظ نے ادن کے ہم کے ذیل میں  
پس روایت کی کہ زفر بن ابیہ اور رسول اللہ نے مجوس  
ہجر کے بارہ میں کہ پیش کرتا تھا اسلام پس اگر انکار کریں  
تو لے تو اپنے جزیہ پانیلوں کو نکال کر کچا دیں ادن کی توحید  
اور نہ کھائی جاویں ادن کے ذبح کر دو جانور سی طرح  
ذکر کیا ہے اس کو زرقانی نے۔

## ہذا ایضاً الی المنذر

یہ نسیان بھی منذر کے نام ہے

ذکر الحافظ وابت الاثیر انہ اخرج  
الطبرانی من طریق ابی جلد عن ابی  
عبیدۃ بن عبد اللہ بن مسعود  
عن ابیہ قال کتب الیہ صلی اللہ  
علیہ وسلم الی المنذر من ساوی۔  
من صلی صلوۃنا واستقبل قبلتنا  
واکل ذبیحتنا فذلک المسلم لہ ذمۃ  
اللہ وذمۃ رسولہ۔  
ذکر کیا حافظ اور ابن الاثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے  
ابی جلد کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ  
بن عبد اللہ بن مسعود سے وہ اپنے آپ سے کہہ کر  
نکھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفیران  
منذر بن ساوی کے طرف۔  
جس شخص نے کہ ہماری نماز جیسی نماز پڑھی اور ہمارے  
قبلہ کی طرف ٹوٹ گیا اور ہمارا فیکہ کھایا پس وہ تم سے  
مسلمان ہے اس کے لیے ذمہ ہے اللہ اور اس کے  
رسول کا کہ ابن الاثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ایندھ  
اور ابو نعیم نے اور ذکر کیا ہے اس کو مواہب میں بھی  
اس طرح کہتا ہوں میں کہ منذر کے نام دے اول زفر بن  
مد میں لکھ دیا ہوں کہ نہیں پایا میں اوس نسیان  
کے الفاظ کو جو رسول اللہ نے ان کو دعوت اسلام



ہی فضلہ فیہ علی قوی۔ اقول و  
منہا ہذا الکتاب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد  
رسول اللہ الی النہاجین امیۃ ان  
واقلا یستسعی (سیستبغض) ونوخل  
علی الاقبال حیث کانوا امن حضی  
موت۔ الحدیث۔ ہکذا ذکرہ  
ولم اجدہ فیما سواہ وھکذا ذکرہ  
صاحب سیرۃ المحمدیۃ بغیر سند۔

کہتا ہوں میں کہ ان ہی میں سے یہ مندرجہ ہے۔  
بسم اللہ الرحمن الرحیم و فرماں ہے، محمد رسول اللہ  
کی جانب سے مہاجرین امیہ کی طرف دین میں مضمحل  
دائل کو کشش کر کے گارہی (اسلام میں) دیا دائل تے  
میری تابعداری کر لی) اور نقل سردار ہے اقبال حضر  
موت پر جہاں وہ ہوں۔ الحدیث۔  
اسی طرح ذکر کیا ہے اس کو اور نہیں پایا میں اس کو  
اس کے سوا اور اس طرح ذکر کیا ہے اس کو صاحب  
سیرۃ محمدی نے بے سند۔

## ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لہری بن ابیض

یہ وہ مندرجہ ہے جو محمد رسول اللہ نے لہری بن ابیض کو

ذکر فی سیرۃ الشامیۃ انہ قال ذلن  
سعد انہ قد ام و قد امہوۃ علیہم  
مہربی بن ابیض علی رسول اللہ علی  
اللہ علیہ وسلم فعرض رسول اللہ  
صلی علیہم السلام فاسلموا او  
کتب لہم کتابا یفختہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب  
من محمد رسول اللہ لہری بن  
ابیض علی من امن بہ من بنی مہرق  
لا یواکلو ولا یعمروا علیہم اقامۃ  
شرائعہ الا سلام فمن بدل بعد  
حارب اللہ ومن امن بہ فله ذمۃ  
اللہ و ذمۃ رسولہ۔ اللفظ تخریجاً  
والسارحۃ معداة والنفت الشیبۃ  
والرفق الفسق و کتب محمد بن مسلمہ لانفاذ

ذکر کیا سیرت شامی میں کہ کہا ابن سعد نے کہ گئے قبیلہ  
مہر و کے لہری رسول اللہ کے پاس جن کے امیر مہری  
بن ابیض تھے پس پیش کیا اور رسول اللہ نے  
اسلام میں وہ اسلام لے آئے اور محمد رسول اللہ نے  
اون کو مندرجہ بیان جگہ تخریر ہے کہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ  
کا مہری بن ابیض کے لئے (دین میں مضمحل کہ جو ایمان  
لے آویں بنی مہر میں سے وہ مواکلت ذکر کریں اور  
نہ اوئے لڑائی کجا دے۔ اور واجب ہے اوپر  
قائم رکھنا شرائع اسلام کا پس جس شخص نے کہ بدلا  
اس کے بعد میں لڑائی کی اس نے اللہ سے اور جو  
شخص کہ ایمان لایا اس پر اس کے لئے ذمہ اللہ کا  
ہے اور اس کے رسول کا۔ لفظ تخریر ہے۔  
راستہ پہلے والے کے لئے) اور جو شخصے جائز تھا  
میں اور کہا اس کو محمد بن مسلمہ انفاذ نے۔

## غرائب ما فی هذا الكتاب

شرح الطحاوی ثلث کی جاکس فران میں آئی ہیں

لا یوکلوا - نمی عن المواکلة وهو ان  
 یكون لا حدین علی آخر فهدی الیه  
 شیئاً یوخره فکان کل متما یوکل  
 صاحبہ - لا یرکول - من العرک  
 ای لا یقاتلوا ومنه المعرکة - المرادة  
 والمزودة - ما یجعل فی الزاد للسفر  
 والمراد هنا الزاد - السارحة والسطح  
 والسرح سواء الماشیة - معدلة  
 یقال عدلی عنه ای تجاوز والمراد  
 انها عفو یعنی ان مواشیکم اللہ تزی  
 فی المسارح لا یوخذ عنها الزکوة - قوله  
 النفث الشیبة والرفث لفسو  
 الشیبة هو سن الشیموخة من عمر  
 الانسان والنفث هو النخ وسن  
 الحدیث ان رادح القدس نفث  
 فی روعی لی اوی جبریل والقی من  
 النفث ما یفهم وهو شبیبة بالنفث وهو  
 اقل من الثقل لان مع الثقل شیئاً  
 من الریق ومنه اعواد یا لله من نفثه  
 ونفثه وفس بالشعر الذموم ونفث  
 الکتاب فس النفث بالشیبة کانه  
 انشأه الی ما یروى فی حدیث الاستعا  
 من النفث ان المراد به هو السعال  
 یرض فیہ نوال العقل وسقوط

لا یوکلوا - نمی عن المواکلة وهو ان  
 یكون لا حدین علی آخر فهدی الیه  
 شیئاً یوخره فکان کل متما یوکل  
 صاحبہ - لا یرکول - من العرک  
 ای لا یقاتلوا ومنه المعرکة - المرادة  
 والمزودة - ما یجعل فی الزاد للسفر  
 والمراد هنا الزاد - السارحة والسطح  
 والسرح سواء الماشیة - معدلة  
 یقال عدلی عنه ای تجاوز والمراد  
 انها عفو یعنی ان مواشیکم اللہ تزی  
 فی المسارح لا یوخذ عنها الزکوة - قوله  
 النفث الشیبة والرفث لفسو  
 الشیبة هو سن الشیموخة من عمر  
 الانسان والنفث هو النخ وسن  
 الحدیث ان رادح القدس نفث  
 فی روعی لی اوی جبریل والقی من  
 النفث ما یفهم وهو شبیبة بالنفث وهو  
 اقل من الثقل لان مع الثقل شیئاً  
 من الریق ومنه اعواد یا لله من نفثه  
 ونفثه وفس بالشعر الذموم ونفث  
 الکتاب فس النفث بالشیبة کانه  
 انشأه الی ما یروى فی حدیث الاستعا  
 من النفث ان المراد به هو السعال  
 یرض فیہ نوال العقل وسقوط

القوی او هو تصیص الشعس۔ والرف  
قال الا نهری هو کل ما یریدہ  
الرجل من المرأة وفي الحديث فلا  
یرفث ای لا یفحش فی الکلام فلهذا  
فسر بالفسق +

ظنی کتابت کی ہے یا وہ لفظ شرک ہے اور رث  
کے معنی از ہری نے کہے ہیں کہ ہر وہ چیز  
جو مرد کی مراد محرم قضا سے ہوتی ہے حدیث  
میں ہے ظاہر رث یعنی فاحش کلام نہ بول اسی وجہ  
سے اس کی تفسیر فسق سے کی گئی۔

هذا ما كتب عليه المولى النجاشي ملك الحبشة  
یہ وہ فرمان ہے جو کبار رسول اللہ ﷺ نے بادشاہ حبشہ کی طرف

وكتب النبي صلى الله عليه وسلم الى  
النجاشي ذكره في المواهب وقال  
الزرقاني اخبر عن الواقدي وروى اليه  
عن ابن اسحق ان لفظه هكذا -

اور فرمان کہہا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف ذکر کیا  
اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ مخبر  
کی ہے واقدی نے اور روایت کی ہے یحییٰ نے ابن  
اسحق سے کہ لفظ اس کے کس طرح ہیں کہ

بسم الله الرحمن الرحيم وازنان ہے محمد رسول الله  
کی جانب سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جانب بعد محمد  
پس تحقیق میں مسدیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے  
اشد کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو بادشاہ ہے  
بہت پاک امن دینے والا گویاں اور گواہی دیتا ہوں کہ  
بن مریم رحیم ہیں اللہ کے اور کلمہ ہیں اور سکا کلاما اسکو  
طرف مریم کے جو ممتاز ہیں سب عورتوں سے بے غیر  
مردوں سے پس قابل ہونے وہی سے پس پیدا کیا  
اپنی بیعت سے اللہ اپنی ہونے کے لیے پیدا کیا آدم کو اپنے  
سے اور بلانا ہوں میں تجھے اللہ کی طرف جبکہ کوئی شریک  
نہیں ہے اور اسکی اطاعت کی طرف اور اس بات کی  
طرف کہ اطاعت کر کے تعمیری اور ایمان لائے اس ذات  
پر جتنے تجھے پہنچا ہے پس تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا اور  
میں بلانا ہوں تجھے اور تیرے لشکر کو اللہ کی طرف اور تحقیق  
پہنچا دیا میں تجھے اور صحت کر دی میں تجھے پس قبول کر

وكتب الله الرحمن الرحيم - من محمد  
رسول الله الى النجاشي ملك الحبشة  
اصلي بعد قافي احبدا اليك الله الذي  
لا اله الا هو الملك القدوس المؤمن  
المهيمن واشهد ان عيسى بن مريم  
روح الله وكلمته القاها الى مريم  
التهنول الطيبة الحصينة فحلت بعيسى  
فخلق من روحه ونفثه كما خلق آدم  
بهداه واني ادعوك الى الله وحده  
لا شريك له والموالاته على صلاته  
وان يتبعه وتؤمن بالذي جاء في  
قافي رسول الله واني ادعوك  
وجنودك الى الله تعالى وقد بلغت  
ونصحت فاقبلوا نصيحتي وقد  
بعثت اليكم ابن عمي جعفر اومعه

نفر من المسالین والاسلام علی من اتبع الهدا  
ویرث رسول الله صلی الله علیہ وسلم  
هذا الكتاب مع عمر وبن اُمیة الضمیر  
فقال الجعفی له عند ما قرأ الكتاب  
اشهد یا الله انه الیٰ الله الذی  
ینتظره اهل الكتاب وان بشاره  
موسیٰ برأب الحمار عیسیٰ بکشاره  
عیسیٰ برأب الجمل محمد صلی الله  
علیہ وسلم وان العیان لیس  
یا سقیم من الخیر عنه و لكن عوان من  
البحش قلیل فانظر فی کذا الاعداد  
والین القلوب ثم کتب الیٰ الیٰ الله  
علیہ وسلم یجواب کتابه -

بسم الله الرحمن الرحیم - الیٰ محمد رسول  
الله من الجعفی احکمہ سلام علیک  
یا رسول الله ورحمتہ وبرکات الله  
الذی لا اله الا هو الذی هدانی  
للاسلام ما بعد فقد بلغنی کتابک  
یا رسول الله فما ذکرک فی امر عیسیٰ  
فورب السماء والارض ان عیسیٰ  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کما ینید علی  
ما ذکرک ثم قال رضیم المشغلہ والراء  
المہملہ ما بین النواہ والقشر اندکما  
ذکرک وقد عرفنا ما بعثت بہ الیٰنا  
فاشهد انک رسول الله صمد قاصد  
وقد بايعتک وبايعت ابن عمک  
واسلمت لله رب العالمین وقد بعثت

بسم الله الرحمن الرحیم

تم میری نصیحت کو اور پہچانے میں نے تہذیبی طرف پانچ  
چپا کے بیٹے جعفر کو اور اونکے ہمراہ چند مسلمان اور  
سلام ہوا اس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور جیسا  
رسول اللہ نے یہ فرمان عمرو بن امیہ غفیری کے ہمراہ  
پس کہا اور نے نجاشی نے جبکہ پٹا اس فرمان کو کہ گواہ  
کرتا ہوں میں اللہ کو کہ یہ میری نبی امی ہیں جسکا انتظار کرتے  
تھے اہل کتاب - اور بشارت موسیٰ علیہ السلام کی  
راکب المہملہ کے ساتھ شل بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی  
راکب المہملہ کے ساتھ اور شاہدہ اوس خبر سے فائدہ  
شانی دکائی نہیں ہے لیکن میرا مذکور ہوا شکر تھوڑا ہے  
پس پیچہ مہلت دو کہ میں مذکور ہوا ثنائوں اور لوگوں  
کے دل نرم کر لوں پھر پیکار رسول اللہ کو آپ کے فرمان کا  
جواب +

بسم الله الرحمن الرحیم خطبے محمد رسول اللہ کی  
جانب نجاشی محمد کی طرف سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ  
اور رحمت اور برکتیں ایسا اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود  
میری جس نے ہدایت کی مجھے اسلام کی بعد جس کے پس  
پہونچا میرے پاس آپ کا فرمان یا رسول اللہ پس جو کہ  
کہ ذکر کیا آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں پس قسم  
رب سموات والارض کی کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں  
زائد کہ تھے تھے ہم پر مقدار فرق کی ہی و شرف فوق  
مثلاً و راجعہ و ہم نے جو ہشتالی اور کمال کے دریاں حق کی  
وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا اور پچانے میں  
اون کو کہہ آپ نے ہماری طرف پیچھے پس گواہی دیتا  
ہوں میں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں سچے اور تصدیق  
کیے گئے اور عیسیٰ کی بیٹے آپ کو آپ کے چچا کے بیٹے  
سے اور اسلام لایا میں اللہ کو کہ اسے جواب دے

اليك يا بني وان شئت ايتتك بنفسه  
فعلت فان شهد ان ما تقول له حق  
والسلام عليك ورحمة الله وبركاته  
وهذا هو الصحة الذي هاجر اليه  
المسلمون في رجب سنة خمس من  
الهجرة وبعث صلى الله عليه وسلم اليه  
عمرو بن أمية هذا الكتاب فسلم كما  
صاحت سنة ست على يد جعفر و  
توفي في رجب سنة تسع من الهجرة  
ونفاة النبي صلى الله عليه وسلم يوم  
توفي وصلى عليه بالمدينة

کا اور بیجا ہے میں نے آپ کی طرف اپنے بیٹے کو اور  
اگر آپ چاہیں گے تو میں خود آؤں گا اس وجہ سے  
کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ سچ ہے  
اور سلام ہو آپ پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوس  
کی۔ اور یہ وہ احمد ہے جس کی طرف ہجرت کی مسلمانوں  
نے رجب ششم ہجری میں اور بیجا رسول اللہ نے  
اون کی طرف عمرو بن امیہ کو یہ فرمان لیکر پس  
اسلام لایا وہ بیجا مراحت کی میں نے سترہ  
میں حضرت جعفر کے ہاتھ پر اودفات پائی رجب ششم ہجری  
میں اور رسول اللہ نے اسی موت کی خبر دی جس دن کہ  
انکا انتقال ہوا اور نذر جنازہ پڑھی آپ پر دین میں +

هذا ما كتبني رسول الله صلى الله عليه وسلم (هذا غير النجاشي الذي ذكره)  
یہ وہ فرمان ہے جو بیکار رسول اللہ نے نجاشی کی طرف دیا کہ سب ملادہ دوسرا نجاشی جو حکم ذکر کیا گیا

راوى اليه يهق عن ابن الصق انه قال  
هذا كتاب من النبي صلى الله عليه وسلم  
الى النجاشي اذ هم عظيم الحبشة سلام  
عليكم اتبع الهدى وامن بالله ورسوله  
وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك  
له لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان  
محمد امده وراسوله وادعوا  
بدعائه الله فاني انما رسولك فسلم وسلم  
يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء  
بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله  
ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا  
بعضا اربابا من دون الله - فان  
قولوا فقولوا شهدوا باقان مسلمون

روایت کی ہے یہی سنے ابن الصق سے کہ وہ نہیں لکھا کہ  
یہ فرمان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی کو  
سروار حبشہ کی جانب سلام ہو اوس شخص پر جو پوری کلمہ  
ہدایت کی اور ایمان لائے اشد اور اوس کے رسول پر  
اور گواہی دی اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ  
جو اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے نہ اوس نے  
کسی کو پوری بنایا اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور گواہی  
دی اس بات کی کہ محمد اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول  
ہیں۔ بلکہ انہیں چھ دعوت اللہ کی جانب پس تحقیق میں شہد  
کہ رسول ہوں اسلام لے آؤ سلامت دیکھ لے اہل کتاب  
ایسے کہ کیوں جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے دیکھان یہ کہ  
نہیں عبادت کریں ہم گمراہی اللہ کی اور نہیں شریک کریں ہم اللہ  
ساترہ کہ کما حدیث بنائے ہم میں سے بعض بعض کو صحابہ اللہ کے



سو آپس اگر اعراس کریں وہ تو کہہ دو تم نے مسلمانوں کو شک  
 گواہ رہو تم اس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں پس اگر ان کو کچھ تو کہہ دو  
 پر وہ گواہی ہی قوم نصائے کا گواہی مثنیہ اس فرمان میں  
 جو نجاشی کے نام کے ساتھ لفظ امم ایک ہے تو کہا ان کی شہرت  
 کہ شاید وہ زیادتی ہے راوی کی جانب سے جملہ وہ کہتا  
 اپنی کہتا ہوں میں کہ یہی صحیح ہے کیونکہ وہ نجاشی جس  
 کی طرف کہا جاتا ہے اس پر علیہ وسلم نے اور وہ اسلام لایا  
 اور نماز جنازہ پڑھی اور رسول اللہ نے جس دن کہا تھا  
 انتقال ہوا وہ غیر میں اس نجاشی سے جو اسلام نہیں  
 لایا جیسے کہ روایت ہے صحیح مسلم میں اس سے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان اچھا کسری اور قیصر اور نجاشی  
 اور ہر چار سرکش کی طرف جاتے تھے آپ اور کھواش کی  
 طرف اور یہ نہیں ہیں وہ نجاشی جن کی نماز جنازہ پڑھی  
 رسول اللہ نے اور اس طرح (دوسرے) وہ قول جو  
 کہا زہری نے کہ کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 نجاشی کی طرف ایک ہی مرتبہ اداوں سب رسول میں  
 یہ آیت تھی یعنی یا اہل الکتاب قتالوا اللہ ورسولہ منی ہے  
 بلا خلاف انہی قول الزہری کہہا زرقانی نے اور زہری  
 کی رائے رسول اللہ کے فرمان میں جہاں کتاب کی طرف تھے  
 اور وہ دونوں نجاشی اور ہر قتل اور مقتول میں باقی قول الزرقانی  
 کہتا ہوں میں کہ ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے کہ رسول اللہ  
 کا وہ فرمان جو نجاشی صحیحہ کی جانب تھا اس میں یہ آیت نہیں  
 ہے پس یہ بات دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ رسول اللہ  
 والا فرمان اس سے اول ابتداء ہلام پہلی ہجرت کے  
 وقت کچھ ایسا تھا کہ اس میں کہ خطا کر دیا ہے بعض  
 نے اور نہیں تیر گمان اور دونوں پس گمان کیا دونوں کو کہ  
 ہی اور یہ پہلے صحیحہ کی تو کہتا ہے اور روایت کی ہے

فان ابدیت فعلیک اثر النصارى من قومک  
 تکلمہ۔ ما وارد فی الکتاب من اسم  
 النجاشی هذا الاصحح فقال ابن کثیر  
 لعل المقصود من الراوی بحسب ما فهمہ  
 انتہی اقول هذا هو الصحيح فان  
 النجاشی الذی کتب الیہ النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم وصلى عليه النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم یوم توفی هو غیر النجاشی  
 هذا الذی لم یسلم ما راوی فی صحیحہ  
 مسلم عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی کسری  
 والی قیصر والی النجاشی والی کل جزار  
 حلید۔ یدعوهم الی اللہ ویسروا لہما  
 الذی صلی علیہ۔ وکن اما قال الزہری  
 کانت کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی  
 النجاشی واحدة وکلا فیہا هذه  
 الاية وهي مدنیة بل خلاف انتہی  
 قال الزرقانی وما ادا الزہری کتبہ الی  
 اهل الکتاب وهم النجاشیان وقرئ  
 والمقوقس انتہی اقول قد روينا انه  
 کتابہ صلی اللہ علیہ وسلم الی النجاشی  
 صحیحہ یس فیہ تلك الاية فهذا يدل  
 علی ان الکتاب الاول کان قبل ذلك  
 الکتاب فی بدأ الاسلام عند  
 الهجرة الاولى۔ قال فی المواهب و  
 قد خلط بعضهم ولم یسز بینہما  
 فظنہما واحدًا فہذا اکما تری وقد

راوی الطبرانی عن المسور قال خرج  
صلی اللہ علیہ وسلم الی اصحابہ  
فقال ان الله بعثني للناس كافة  
فادوا عنه ولا تختلفوا علي فبعث عبد  
الله بن حذافة الی كسرى وسليط  
الی هودرة واليامة والعلامة المنذر  
يحيى بن العاصی الی جيفر وعبداد بنی  
الجلندار بعان ودحية الی قيصر وشجاع  
ابن وهب الی ابن ابی شمر وعمر بن امية  
الی النخاشی فرجعوا جميعا قبل وفاة  
صلی اللہ علیہ وسلم غدير خم  
والعاصی - اقول عرف هذا ان  
عمر بن امية هو المبعوث الی  
النخاشیین وان الاول قد اسلم كما  
ثبت من صلوة صلی اللہ علیہ وسلم  
عليه بعد واقعة وان الثاني هذا  
يسلم لما ثبت عن انس في صحيح مسلم  
والله اعلم -

طبرانی نے مسور سے کہا مجھے رسول اللہ ایک دفعہ اصحاب  
کی طرف اور فرمایا کہ امد سے پہنچا ہے سب سے تمام مخلوقات  
کی طرف ہیں پہنچاؤ مجھ سے اور سنت اختلاف کرو نہیں  
پس پہنچا عبد اللہ بن حذافہ کو کسریٰ کی طرف اور سلیطہ کو  
ہودہ اور یامہ کی جانب اور علامہ کو منذر کی طرف بحرس  
اور عمر بن العاصی کو جیفہ و عباد کی طرف جہینے میں بلندی  
کے مقام میں اور وحیدہ کو قیصر کی طرف اور شجاع بن وہب  
کما بن ابی شمر کی جانب اور عمرو بن امیہ کو نخاشی کی طرف  
پس لوٹ آئے وہ سب رسول اللہ کی وفات سے  
اول سنائے عمرو بن العاصی کے  
کہتا ہوں میں کہ معلوم ہو گئی اس سے یہ بات کہ  
عمر بن امیہ ہی جیسے تھے میں دو دو خاشعین کی جانب  
اور یہ کہ نخاشی اول اسلام لے آئے جیسے کہ  
ثابت ہے رسول اللہ کا ادن پر بعد وفات  
نماز جنازہ پڑھنا اور یہ دوسرا اسلام نہیں  
لایا جیسے کہ ثابت ہے حضرت انس سے صحیح مسلم  
میں واللہ اعلم +

## هذا ما كتبه علي الله عليه السلام النخشل بن مالك الوائلي

یہ وہ نسخہ ہے جو کتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نخشل بن مالک وائلی کی جانب

قال ابن الاثير ذكره يوسف بن عمر  
ابن موسى بن سعيد بن سلم بن قتيبة  
ابن مسلم بن عمر والحسين الوائلي  
عن امية عن سلم بن قتيبة انه  
بلغه ان النبي صلى الله عليه وسلم  
كتب للنخشل كتابا - وذكر الحدیث  
کہا ابن اثیر نے ذکر کیا اسکو یوسف بن عمر بن موسیٰ بن  
سعید بن سلم بن قتیبہ بن سلم بن قتیبہ بن عمر و الحسین وائلی نے اپنے  
باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں سلم بن  
قتیبہ سے کہ پہنچی او کو یہ بات کہ رسول اللہ نے  
فرمان کیا نبض کی جانب اور ذکر کیا حدیث کو اور کہا  
کہ نخشل کی اس کی ابن منذر نے لیکن نہیں ذکر کیا

وقال اخرجه بن منذرة لكن لو بدى كرم  
لفظا الكتاب فذل كرم صاحب مصباح  
المصنف فقال قال ابن سعد وكتب الغيبة  
صلعم كتابا لثمثل بن مالك  
الواصل من باهلة لثمت هكذا  
باسمك اللهم - هذا الكتاب من محمد  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
لثمثل بن مالك ومن معه من  
بنى وائل من اسلم واقام الصلوة  
واقى الزكوة واطاع الله وراسوا له  
واعطى من المغنوخ خمس الله وسماه  
الغنية صلى الله عليه وسلم واشهد على  
اسلامه وفارق المشركين فاندامن  
يا مانات الله ربى اليه محمد صلى  
الله عليه وسلم من الظلم كله وان  
لهم ان لا يحشروا ولا يعشروا واعلم  
من انفسهم وكتب عثمان بن عفان رضى

نسخه فرمان کے پس ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المصنف نے  
پس کہا لکھا ابن سعد نے اور کہا بنی مصلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمان ہمیش بن مالک والی کو جو قبیلہ باہلہ سے تھا نسخہ  
اسکا یہ ہے کہ  
باسمک اللهم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی جانب سے ہمیش بن مالک اور اس کے ساتھ  
والے بنی وائل کے لئے جو شخص کہ اسلام لایا اور  
نماز پڑھی اور زکوۃ دی اور اطاعت کی اللہ اور اس  
کے رسول کی اور دی مال فینیت سے خمس صلہ لے لیا  
اور صدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گواہ بنالیا  
اپنے اسلام پر اور علحدہ ہوا مشرکین پس وہ اللہ  
کی امن میں ہے اور یہی ہیں رسول اللہ اور سپر  
فکر کرنے سے باطل اور درمیت سے اون کے  
لئے یہ کہ نہ جمع کیے جاویں گے وہ فکر نہ کرنے کو  
اور نہ اون سے عشر لیا جاوے گا اور حاکم اون پر اون  
ہی میں سے ہوگا اور کہا اسکو عثمان بن عفان رضی  
نے

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لواصل بن حجر بن جهم

یہ وہ فرمان ہے جو حکم رسول اللہ نے وائل بن حجر بن جهم کیلئے

ذکر فی مصباح المصنف بخبر محمد بن سعد  
فی الطبقات - قال وائل بن حجر یا  
رسول الله اکتب لی بارضی القی کانت  
لی فی الجاهلیة وشهد لہ اقبال حمیر  
واقبال حضرموت - قال وکان  
الا شعث وغیرہ من کندیة نازعوا  
واصل بن حجر فی وادی الحضرموت

ذکر کیا ہے مصباح المصنف میں ابن سعد کی تخریج سے  
جو طبقات میں ہے کہ کہا وائل بن حجر نے یا رسول اللہ  
فرمان ہمید تجھے میری اکوس زمین کی بابت جو میرے  
قبضہ میں تھی بزمانہ جاہلیت اور گواہی دی اون کے  
لئے سر واران حمیر اور سر واران حضرموت نے  
کہا اور اشعث وغیرہ نے جو بنی کندیہ میں سے تھے  
چنگڑا لیا تھا وائل بن حجر سے اس وادی کے بار میں

فاد عوۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکتب یہ رسول اللہ لوائٹل بن حجب۔ وکان کتابہ ہذا کتاب من محمد رسول اللہ لوائٹل بن حجر قیل حضر موت و ذلک انک اسلمت وجعلت لک صافی یدیک من الراضین والمصون وانہ یوخذ منک من کل عشرة واحد ینظر فی ذلک ذوا عدل وجعلت لک ان لا تظلم فیہا ما قام الدین والنبی والمؤمنون علیہ انصار۔

جو حضرت موت میں تہی پس دعویٰ رجوع کیا اونہوں نے رسول اللہ کے پاس میں لکھا اُس کی بابت آپ نے وائل بن حجر کے لئے۔ اور ہذا آپ کے فرمان میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے وائل بن حجر سردار حضرت موت کے لئے۔ اور یہ اسلئے کہ اسلام لایا تو اور ہر ستور تیرے قبضہ میں رکھا بیٹہ وہ جوادل تیرے قبضہ میں تھا زمین اور قلعہ اور تحقیق لیا جاوے گا جہد ایک خود کریں گے اس میں بغض صاحب عدل اور لازم کیا میں نے کہ ظلم کیے جاؤ تم اس میں جب تک کہ قائم رکھو تم دین کہ اور نبی اور سب مسلمان اوپر مددگار ہیں۔

جو حضرت موت میں تہی پس

## ہذا کتابتہ صلی اللہ علیہ ملا یضا لوائٹل بن حجر

پیشمان ہی لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجر کے لئے

قد ذکرک فی حرف المیم فی اسمہا جریں امیۃ قال وائل انہ لکتاب لی ثلث کتب کتاب فی فضلہ فیہ علی قومی فہو ہذا الکتاب کما ستظلم۔ قال صاحب مصباح المصنف قصۃ اسلامہ وقد وعدہ علی رسول اللہ کما قال ابن الظفر فی کتاب البشرای ان وائل بن حجر وکان ملکاً مطاعاً وکان لہ صنف من العقیق یعبداہ ویحبہ ولم یکن یکلمہ الا انہ کان یرجی کلامہ وکان یکتب السجود ویذبح لہ الذبايح لیستقر بہ الید فیہا

ذکر کیا میں نے حرف میم میں ہوا جریں امیۃ کے نام میں کہ کہا وائل نے کہ کہیں میرے واسطے تین کتبیں جن میں سے ایک میں فضیلت نبی تہی مجھے میری قوم پر اور وہی نشان ہے جیسے کہ ابھی تجھے معلوم ہوگا بیان کیا ہے صاحب مصباح المصنف نے رسول اللہ کے پاس اوکے آئے اس اسلام لایا کہ قصہ ہدایت ابن ظفر فی کتاب البشرای میں طودا کہ روایت ہے کہ وائل بن حجر جو بادشاہ اندامی قوم کے سردار تھے اونکا ایک بت تھا حقیق میں کی وہ عبادت کرتے اور دوست رکھتے تھے وہ کلام نہیں کرتا تھا لیکن اونکو امنیت تھی اس کے بولنے کی اس کے سامنے بہت سجدہ کرتے اور قربانیاں کیا کرتے تھے تاکہ اونکا قریب مال کریں

ہذا کتابتہ صلی اللہ علیہ ملا یضا لوائٹل بن حجر

ایک روز دو پہر کو وہ سو رہے تھے کہ ایک ہونٹا کھانا  
 نکلے گا جسے جو اس حجرہ میں سے آتی تھی جیسے بت تھا۔  
 پس یہ اُسٹے اور اسکو سجدہ کیا تو سنا کہ ایک کہنے والا  
 یہ کہہ رہا تھا کہ ریشہ

تجب ہے داکل بن حجر سے۔ اور کالکان ہے کہ  
 وہ نہمتا ہے حالانکہ وہ کچھ نہیں سمجھتا۔ کیا اُمید رکھتا  
 ایک تراشے ہوئے پتھر سے جس میں عجل ہے  
 نہ سمجھ۔ اور جو پیش پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔  
 کاش کہ داکل بن حجر اطاعت کرتا میرے  
 حکم کی۔

کہا داکل نے پس اُٹھایا مینے اپنا سر پھر بیٹھ گیا میں  
 اور کہا مینے کہ سن یا مینے پس کیا حکم کرتا ہے تو  
 مجھے تو کہا کہ۔

شعر

جامدینہ کی طرف جو کجوروں والا ہے۔  
 مستقل ہو کر۔ پس اختیار کر دیں روزہ دار اور  
 نساوی کا۔ جو عہد میں بہتہ پین رسل۔  
 پھر وہ بت اور نہا کر گیا پس میں نے اس کی  
 گردن توڑی پھر روانہ ہوا میں یہاں تک کہ آیا میں  
 مدینہ میں پس جبکہ دیکھا مجھے رسول اللہ نے تو  
 کیا مجھے اپنے اور میرے لیے چار مبارک پچاوی  
 اور ہر پچے چڑھے آپ اور مجھے اپنے سائے کھڑا کر دیا  
 پھر فرمایا کہ لوگو یہ داکل بن حجر ہے جو بہت دھرم  
 تھا سب پاس آیا ہے اسلام کی طرف راضی ہو کر پس  
 میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے آپ کے بعد کی خبر پہنچی اور میں  
 بڑی سکومت میں تھا پس احسان کیا اللہ نے پھر کہ  
 جو پڑویا مینے وہ سب اور اختیار کر لیا اللہ کا دین

ہو یا ثم فی الظہیرۃ ایقظ صلی  
 منکرم الخدی فیہ الصم  
 فقام و سجد بین ید یہ واذا قال یقول  
 شعر

و اعجا من وائل بن حجر +  
 یحال یداری وھولیس یدلی +  
 ماذا استرجی من خیمت صفی +  
 لیس بذی عرف ولا ذی فکا +  
 ولا بذی فقع ولا ضر +  
 ولو کان ذا جس اطاع امری +  
 قال فرقت لاسی ثم استویت جالسا +  
 ثم قلت لقد سمعت فماذا تامر فی +  
 یہ فقیال -

شعر

۱۱ اصل انی یثرب ذات النخل +  
 و سرائیہ سیر المستقل +  
 فذان بدین الصاقر المصل +  
 محمد الرسول خیر الرسل +  
 ثم خرا الصمروں جھہ فاند قت +  
 عنقہ ثم سرت الیہ جتی التبت +  
 المدینۃ قلبا رانی رسول اللہ +  
 الانانی و بطنی راداعہ و صول المنبر +  
 واقاسمے بین ید یہ ثم قال ایما اناس +  
 هذا وائل بن حجر انکرم ارض +  
 بعیدۃ من حضر موت راعنا فی +  
 الا سلام فقلت یا رسول اللہ بلغنی +  
 ظھورک و انانی صلیک عظیم فوک اللہ

علی ان رفضت ذلک کله واثرت  
 دین الله قال صدقت اللهم بارک  
 فی وائل بن حجر وولدا وولد  
 ولدا انتھ وقال ابن عبد البر  
 قدم وائل ویکنه اباهنیدة وکان  
 قبلہ من اقبال حضر موت فلما  
 دخل ملیہ حملہ الله علیہ رجب  
 بہ وادناہ من نفسه ورجی لفقار  
 اللهم بارک فی وائل وولدا وولد  
 ولدا - واستعمل علی الاقبال  
 من حضر موت وکتب معہ ثلاث  
 کتیب - منها هذا الکتاب الی  
 الاقبال العباہلة - نسختہ هکذا  
 الی الاقبال العباہلة وکلا رواع  
 المشابیہ فی التبعة شاة لا مقورة  
 الایاط ولا ضناک وانطوا الثبعة  
 وفی السیوب الخمس ومن زنی معہ  
 بکر فاصبحوا مائة واستوفضوه  
 حاما ومن زنی ممرثیب فضی جواہ  
 بالاضامیر ولا تقصیر فی الدان  
 ولا ضمة فی فرائض الله وکل مسکر  
 حرام ووائل بن حجر یترفل علی  
 الاقبال -

فرمایا کہ سچا ہے تو لے اسد برکت دے وائل بن حجر  
 اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں انتہی  
 اور کہا ابن عبد البر نے کہ آئے وائل اور کنیت وکیل  
 ابابہنیدہ تھا۔ وہ ایک شہر اترتھوڑا بن حضر موت میں سے  
 پس جب پہونچے رسول اسد کے پاس تو آپ نے  
 خوشی ظاہر فرمائی اور اپنے قریب کیا اور دعا کی اور  
 کے لئے پس فرمایا کہ لے اسد برکت دے وائل اور  
 اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں۔ اور وائل بن  
 اوگو اقبال حضر موت پر اور کچھ ان کے لئے  
 تین مہمان۔

اور میں ہی سے یہ فرمان ہے مستقل سرداروں کی  
 طرف۔ نسخہ اسکا یہ ہے کہ  
 فرمان ہے اپنے ملک میں پہنچنے والے رئیس اور  
 ذی وقار اور خوش رو سرداروں کی طرف کہ زکوٰۃ کی اہر  
 چاہیں بکریوں میں ایک بکری ہے نہ ایسی بلی جس کی  
 کہاں بدن سے لگی ہو اور نہ موٹی۔ اور دو تم زکوٰۃ میں وسط  
 مال اور معدن میں پانچواں حصہ۔

اور جو شخص کہ زنا کرے کنواری سے تو بارہ سو  
 کوڑے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کر دوا جو  
 زنا کرے نکاح شدہ سے تو رجم کر دوا جو کو بیہوشوں سے  
 اور نہیں جائز ہے سستی اور شرم اسد کے فرائض میں  
 اسد ہر شہر والی چیز حرام ہے اور وائل بن حجر ہر دین  
 سب سرداروں پر۔

## غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اور نقات کی جو اس فرمان میں آئیں

العباہلة - بباء موحدة مفتوحة  
 العباہلة - بار موحدة مفتوحة وہ پادشاہ جبرہ اترتھ

اپنے ملک پر نہ ہٹائے جاویں اور اس سے بولا جاتا ہے  
جہلت التامة جبکہ چھوڑ دے تو اسکو تاکہ جرتی پھرے  
جہاں چاہے اور واع بفتح ہمزہ مکون راء ہملہ  
اور آخر میں میں ہملہ سرد اور بعض نے کہا کہ وہ جس کا  
حسن تجھے پسندائے بولا جاتا ہے امرأة اور عار یعنی  
خوبصورت چہرہ والی عورت۔

مشابہ سبب بفتح میم و شین مجہدہ اور کسر بار موحده  
پھر یاد تھانیہ ساکنہ پھر بار موحده۔ وہ آدمی جن کے  
رنگ سپید ہوں اور بال سیاہ۔ اور بعض نے کہا  
ہے کہ اذکیار ذی شعورہ اور بعض نے کہا کہ سادات  
اور رؤسا۔

الطیعة کہا نہایہ میں اس درجہ حیوانوں میں وجوب  
زکوٰۃ کی تعداد کا جیسے کہ پانچ اونٹوں میں اور چالیس  
بکریوں میں اور بعض نے کہا کہ اس کے معنی میں چالیس  
بکریاں۔ بیان کیا ہے اسکو زبدہ شرح فقہ میں۔

مقورة الالیاط۔ الاقوار کہاں کا ڈھیلہ ہونا اور  
نک جانا اور الیاط جمع ہے لیط کی بکسر لام مکون  
تختانیہ کڑی کا چمکہ (چمال) تشبیہ دگئی کہاں کے  
ساتھ بوجہ اس کے التزام کے گوشت سے مراد  
یہ ہے کہ ڈبلے پن کی وجہ سے اون کی کہائیں لٹکی  
ہوئی نہ ہوں۔

ضناک۔ بالکسر موٹی۔ انطوا۔ طاء ہملہ بینہ  
دو تہم اور اسی سے پھر قرآۃ شاذہ میں۔ انا انظیناک لکوث  
دہ جائے انا اظیناک کے (البشیرہ شمار مثلثہ خم بار  
موحدہ پھر جیم یعنی دو تہم مال متوسط ذکوٰۃ میں نہ بہت  
عمر مال اور نہ بالکل بڑا۔

السبوب سین ہملہ اور یاد تختانیہ اور بار موحده

ملوک الذین اقرواعہ ملکہم لا  
یزالون عنہ یقال عہلت الناقۃ اذا  
اطلقتہ لترعى مقی شامت۔ ارواع  
بفتح الهمزة وسکون المہملۃ ولفظ  
حدین مہملۃ السادات وقیل هو  
الذی یجیل حسنہ یقال امرأة  
سروعاء ای حسن الوجہ۔ مشابہ  
بفتح المیم والشین المنجبتہ۔ وکسر  
الموحدة ثم التختانیۃ الساکنۃ ثم  
الموحدة۔ الرجال الذین الوانہم  
بیض وشعورہم سمیہ وقیل لادکیار

وقیل الروسا والسادات۔ التیعة  
قال فی النہایۃ اسم لا وفی ما تجب  
فیہ الزکوٰۃ من الحيوان کا خمس  
من الابل والا ربعین من الغنم  
وقیل الاربعون من الغنم قالہ  
فی الزیادۃ شرح الشفاء۔ مقورة  
الالیاط۔ الاقوار الاسترخاء  
فی الجلود والالیاط جمع لیط بکسر  
اللادام والتختانیۃ قشرا لعود مشبہ  
بہ الجلود لا لتزاقہ بالحم المراد غیر  
مسترخیۃ الجلود لہذا ضناک  
بالکسر السمینۃ۔ انطوا۔ طاء ہملہ  
ای اعطوا ومنہ فی القرآۃ الشاذۃ  
انا انظیناک لکوث البشیرۃ۔ الثاء  
المثلثہ ثم الموحدة ثم الجیم اے  
اعطوا الواسط فی الصدقۃ لا من

خيار المال ولا من رذالت السنين  
 بالسين المهيمنة والتخاتية والمودة  
 الزكاة قول ممبرك فاصقوة  
 في لغة اليمن بيد لون لا مر التعريف  
 مما فتكون راء بكر فكسورة بلا متون  
 لان اصله من البكر فلها ابد اللام  
 مما بقيت الحركة بحالها - فاصقوة  
 اى اضربوه واصل الصقع الضرب  
 على اس وقيل الضرب ببطن الكف  
 واستوفضوه - اى غسبوه  
 واظروا من فضيت الا بال  
 فقرت - فخرجوه بالاضام  
 اى ادموه وارجوه بالجارفة  
 جمع اضامة - لا توصيل في  
 الدين - الوصو الفترة والهن  
 اى لا تفترواى اقامة الحدود ولا  
 تقابوا فيها - لا غمة في فاض  
 الله - اى لا تستروا تخف فاضه  
 دفعا للتهمة - يترفل - اى يتسح  
 ويتراش استعداد من ترفيل الثوب  
 وهو اسباغ واسباله - قوله  
 من زنى ممبرك فاصقوة  
 مائة واستوفضوه عاما  
 من زنى ممبرك فاض  
 بالاضامير - اى اضربوا  
 بكر مائة وغربوه عاما وارجوه  
 من اى ثيب - فاعلم ان التعريب هو

رکاز معدن  
 قولہ ممبرک فاصقوة نخست زمین بدستہ ہیں لام معرفہ  
 کو ممبرک سے ہیں جوگی راہبر کی کسور جاتون کے کیونکہ  
 اوس کی اصل من البکر ہے جس جب بد لام ممبرک سے تو  
 باقی گئی حرکت اپنے حال پر۔ فاصقوة۔ لے مارو تم  
 اوسکو۔ اصل میں مع سر پر مارے کو کہتے ہیں۔ اور  
 بعض نے کہا کہ مارا بیتلی سے (یعنی پتھر مارنا)  
 واستوفضوه یعنی جلا وطن کر دو اوسکو اور  
 جہگ دو۔ ماغرض ہے فضیت ان کے سے بولا جاتا ہے  
 جبکہ وہ ملحد ہو جائے۔  
 فخرجوه بالاضام یعنی خون آلود کرو اوسکو اور بجر  
 کرو پتھروں سے پس وہ جہ ہے اضامہ لگی۔  
 لا توصیر فی الدین۔ وسم سستی اور کالی یعنی بدشتی  
 کرو اور لے حدود قائم کرنے میں اور نہ محبت کا  
 خیال کرو۔  
 لا غمة فی فاض الله یعنی مت چمپاؤ فرائض  
 اللہ کو تہمت دینے کے لیے۔  
 یترفل یعنی سردار ہے اور رئیس ہے بدشتی جو  
 ترفیل الثوب سے جس کے معنی ہیں کپڑے کا لٹکا  
 اور گھینٹنا کیونکہ علامت ہے سرداری کی  
 قولہ من زنى ممبرک فاصقوة  
 اوسے سو کوڑے اور جلا وطن کر دو ایک سال اور جو  
 زنا کرے نکاح شدہ سے اور اگر جرم کرو پتھروں  
 سے یعنی مارو کتھاری سے زنا کرنے والے کے  
 سو کوڑے اور جلا وطن کر دو اوسکو ایک سال اور  
 جرم کرو منکوہہ کے ذاتی کو پس جان تو کر تعزیر کے  
 معنی ہیں نکال دینا ذاتی کو اپنی جگہ سے ایک سال کے



لفظ الزانی عن محد سنة والیه ذهب  
 الشافعی ومالك وغیرہما و اقل  
 ما يطلق علیه اسم الغریبة قيل  
 هو مسافة قصر. وحكى في البحر  
 عن علي وزيد بن علي والصادق  
 والناس في احد قولیه ان التعریب  
 هو حبس سنة واجیب عنه بانه  
 مخالف لوضع التعریب کیف وقد  
 شہر الاول من الصحابة الذین لم  
 اعرف لمقاصد الشارع فقد غرّب  
 عمر بن الخطاب من المدينة الى الشام و  
 غرّب عثمان الى مصر وابن عمر من  
 الى قذافي. واختلعت العلماء في  
 وجوب نفی الزانی البکر وعدم وجوب  
 فادعی محمد بن نصر في کتاب  
 الاجماع الاتفاق علی وجوب نفی  
 الزانی البکر الا عند الکوفیین قال  
 ابن منذر قسم رسول الله صلى الله  
 علیه وسلم في قصة العسيف انه  
 يقضه بکتاب الله ثم قال انه  
 علیه جلد مائة وتعریب عام و  
 هو المبین لکتاب الله ثم وخطب  
 عمر بن الخطاب على رؤس المناسین  
 وعمل به الخلفاء الراشدون ولم  
 ینکره احد فكان اجماعا وقد حکى  
 القول بذلک صاحب البحر عن  
 الخلفاء الراشدة وزید بن علی

لئے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک  
 وغیرہ کا اور اقل مدت چہر غربت کا اطلاق آگے کتاب  
 کہا گیا ہے کہ وہ اس قدر مسافت ہے جہیں سنا  
 قصر ہی جاوے اور نقل کیا ہے بحر میں علی ابوبکر  
 زید بن علی اور صادق نے اور ناصر کے ایک قول  
 کی رو سے کہ تعریب کے معنی میں قید کرنا ایک سال  
 اور جواب دیا گیا ہے اس کا اس طرح سے کہ یہ  
 مخالف ہے وضع تعریب کی اور کیسے صحیح ہو یہ قول  
 جبکہ قول اول مشہور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو  
 زائد سمجھتے تھے مقاصد رسول اللہ کے اور شہر مدینہ  
 ہے حضرت عمرؓ نے مدینہ سے شام کی طرف اور حضرت  
 عثمانؓ نے مصر کی طرف اور ابن عمرؓ نے اپنی چوکی  
 کو ذک کی طرف اور اختلاف کیا علماء نے کنہاری کے  
 زانی کو شہر مدینہ کے وجوب اور عدم وجوب میں  
 پس دعویٰ کیا ہے محمد بن نصر نے کتاب الاجماع  
 میں زانی بکر کے شہر مدینہ کے پر اتفاق علماء کو کہ نہیں  
 کے نزدیک کہا ابن منذر نے کہ قسم کہا تھی رسول اللہ  
 نے قصہ عسيف میں کہ آپ حکم کرینگے کتاب اللہ سے  
 موافق پھر نہ آیا کہ اس پر سو گڑھے ہیں اور ایک  
 سال کے لئے جلا وطنی اور یہی ظاہر ہے کتاب اللہ  
 سے اور خطبہ ثانی اس پر حضرت عمرؓ نے برسرِ مہر اور  
 عمل کیا اس پر خلفاء راشدین نے اور نہیں انکار  
 کیا اور کسی نے پس ہو گیا اجماع اور اسی قول کو  
 حکایت کیا ہے صاحب بحر نے خلفاء اربعہ اور زید  
 بن علی اور صادق اور ابن ابی لیلة اور ثوری اور  
 امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور ابی حنن  
 اور امام یحییٰ وغیرہ کا اور ایک قول کی رو سے یہی

مذہب ہے تاجر کا اور حکایت کی گئی تاسمیتہ اور امام  
ابو حنیفہ اور حاد سے یہ کہ جلالہ طینی اور میں دو خوشتر و تہیب  
میں اور استدلال اور لحاظ قول ائمہ کا ہے آیت جلد میں  
کہ اذکرکم لکرا۔ اور قول رسول اللہ کا اذانتک الیہ یعنی  
جب تک کہ تم میں سے کسی کی چوکر کی تو چاہیے کہ  
کوڑے مارے اسے احرار۔

اور ظاہر ان سب احادیث کا جو جلالہ طینی کی بابت ہیں  
وال ہے اس امر پر کہ وہ ثابت ہو و عورت سب  
کے حق میں اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور کہا  
امام مالک اسلافی نے کہ نہیں ہے جلالہ طینی حضرت  
کے لئے کیونکہ اس کے لئے متر مروتی ہے اور  
یہی مروی ہے امیر المؤمنین علی سے۔ اور نیز ظاہر احادیث  
مذکورہ وال ہے اس امر پر کہ کوئی فرق نہیں اس  
حکم میں حر اور عید کا اور یہی مذہب ہے ثوری اسلاف  
اور طبری اور امام شافعی کا ایک قول کی رو سے اور  
امام بخاری کا۔

اور بعض کا مذہب ہے کہ یہ سزا نصف کی جاوے  
چوکر کی اور عن کلام کے حق میں۔ قیاس کیا ہے حدود  
پر اور یہ قیاس صحیح ہے اور امام شافعی کا ایک قول  
ہے کہ ان دونوں کے حق میں بھی تعصیف نہ کی جائے۔  
اور آگے ہیں امام مالک اور امام احمد اور اسحق اور  
امام شافعی ایک قول میں اور یہی مروی ہے حسن بصری  
کے کہ ظلام کھینچے جلالہ طینی نہیں ہے۔ اور استدلال  
لائے ہیں حدیث اذانتک سے جو اوپر گذر گئی۔  
لیکن نانی منکوحہ کے بارہ میں پس رجم ہے  
باتفاق علماء اور نقل کیا ہے بحر میں غلط ہے  
کہ وہ غیر واجب ہے۔ اور اس طرح نقل کیا ہے

والصادق وابن ابی یعلیٰ والثوری و  
مالک والشافعی واحمد واسحق  
والامام بخاری واحد قوالی الناصب  
وہکے عن القاسمیتہ و ابی حنیفہ  
وحماد ان التغریب والحبس غیر  
واجبین واستدل لهم بقولہ اذکرکم  
ینکر ان فی آیتہ الجلد وبقولہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اذ انت امتہ احدکم  
فی الجلد ہا۔ الحدیث و ظاہر لکھا  
التغریب انہ ثابت فی الذکر و لا یفتی  
والیہ ذہب الشافعی وقال مالک  
و لا یفتی لا تغریب علی المرأة  
لا یفتی عورۃ و هو مروی عن امیر  
المؤمنین علی رضی اللہ عنہ و ظاہر ہا انہ لا  
فرق بین الحر والعبد والیہ ذہب  
الثوری و داؤد والطبری والشافعی  
فی قولہ و لا مالہ بخیری۔ وقد ذہب  
بعضہم الی انہ ینصف فی حق الامتہ  
والعبد قیاساً علی الحد و هو قیاس  
صحیح و فی قول للشافعی انہ لا ینصف  
فیہا و ذہب مالک واحمد بن حنبل  
واسحق والشافعی فی قولہ و هو  
مروی عن الحسن الی انہ لا تغریب  
للمرق واستدلوا بالحدیث اذ انت  
احدکم المتقدم۔ و اما فی نانی  
التغیب فالرجم مجمع علیہ و ہکے  
فی الجمع عن الخوارزمی وغیرہ واجب

اور نے ہر عسری نے بھی ایسی ہی منقول ہے بعض  
مستدرک سے یہ ایک نظام اور اس کے اصحاب اور کوئی سند  
نہیں ہے اور کی گریہ کہ نہیں ذکر کیا گیا اسکا فتہ آن میں  
اور یہ ہل ہے کیونکہ وہ ثابت ہے سنت متواتر سے  
چہر اتفاق ہے ملایا۔ اور بھی یہ ثابت ہے نص  
قرآن سے بوجہ حدیث عمرہ کے جس کی تخریج  
کی ہے سب اصحاب سنن نے کہ انہوں نے کہا  
کہ آیت رجم اور ان آیتوں میں سے جو ان میں رسول اللہ  
پر پس پڑا ہم نے اسکا واسطہ اور کہا ہم نے اسکا واسطہ  
رجم کیا رسول اللہ نے اور رجم کیا ہم نے آپ کے  
بعد اور شیخ تلمذ کا نہیں لازم ہے شیخ حکم کو جیسے کہ  
تخریج کی ابو داؤد نے حدیث ابن عباس سے اور  
تخریج کی ہے امام احمد اور طبرانی نے کبیر بن عیث  
ابن امامہ بن اہل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی قالہ  
محمد سے کہ اس نے جو تہ آن تہا ہے اسی میں  
سے ہے یہ آیت کہ ان الشیخ ذاک شیخ ذاک کہ پڑھا اور  
پڑھیا جبکہ نہ کریں تو رجم کو دو دفعہ ضرور اس کے  
موضوع میں جو عامل کی ہے انہوں نے لذت اور تفریح  
کی ہے اس کی ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابی بن  
کعب کی حدیث سے کہ صوره اخرا ب برابر تہی صوره  
بقر کے اور تہی اس میں آیت رجم کی کہ الشیخ ذاک  
الحديث۔

اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا جاوے کوڑے مارتا  
یہی رجم کے ساتھ لگتی ہے اس کی طرف ایک جماعت  
ملک کی اور بی بی میں سے حضرت ہیں اور امام احمد اور  
اسحق اور داؤد ظہری اور ابن منذر اور گئے ہیں امام  
ملک اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء اس بات کی

وکن لک حکاہ عنہم ایضاً ابن العربی  
وحکاه ایضاً عن بعض المعتز لک  
النظام واصحابہ ولا مستند لہم  
الا انہ لو یذکر فی القرآن وهذا باطل  
فانہ قد ثبت بالسنة المتواترة الجمع  
علیہا وایضاً ہوا ثابت بنص القرآن  
لحدیث عمر عند الجماعة انہ قال  
کان مما أنزل علی رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم آیتہ الرجم فقرأ ناھا  
ووعیناھا ورجفنا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ورجفنا بعدہ ونسخ  
التلاوة لا یتستلزم نسخ الحكم كما  
اخرجه ابو داؤد من حدیث ابن  
عباس وقد اخرج احمد والطبرانی  
فی الکبیر من حدیث ابی امامة بن  
سہل عن خالته البجلاء ان فیما  
أنزل اللہ من القرآن - ان الشیخ  
والشیخۃ اذا نیا فالرجموا ہما  
البتۃ بما قضی من الذنۃ واخرجه  
ابن حبان فی صحیحہ من حدیث  
ابی بن کعب بلفظ کانت سورۃ  
الاحزاب تو انی سورۃ البقرۃ  
وکان فیہا آیتہ الرجم - الشیخ والشیخۃ  
الحديث وقیل یجمع الحبل مع الرجم  
ذهب الیہ جماعۃ من العلماء منهم  
العلامة واحمد واسحق وداؤد  
اعظاھری وابن منذر وذهب لک

والحنفية والشافعية وجمهور العلماء  
الى انه لم يجلد بل يرجم فقط وهو  
ما روى عن احمد بن حنبل في مسنده  
بعد اثباته في انه صلى الله عليه  
وسلم لم يجلد ما غزاه من اقصى  
الرحمة قالوا هو متاخر عن احاديث  
الجلد فيكون ناسخا -  
طرف کر کوڑے نہیں مائے جاویں بلکہ صرف رجم  
کی جاوے فقط اور یہی مروی ہے امام احمد بن حنبل  
سے اور مستدل لائے جس وہ سمرہ کی حدیث سے  
کہ رسول اللہ نے نہیں کوڑے مارے مگر کو بلکہ  
اقتصار کیا اس کے رجم پر کہا علمائے اور یہ قصد  
متاخر ہے احادیث جلد سے دکرڑے مارنا نہیں ہوگا  
یہ تلخ -

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لو فد غامد ثم عشرة

یہ وہ نشان ہے جو تمہارا رسول اللہ نے وقت قتل کو اور وہ کس آدمی تھے

قال في زاد المعاد قال ابو اقدى  
وقدم على رسول الله صلى الله  
عليه وسلم وفد غامد سنة عشر  
وهو عشرة فزولوا بقميص عن قد  
وهو يومئذ اثل ثم انطلقوا الى  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وخلفوا عند رحالهم احد ثم سنا  
فنام عنه واتى سارق فسرق عيبة  
لاحد هم فيها اثواب له وانهن القوم  
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم  
فسلموا عليه واقروا له بالاسلام  
وكتب لهم كتابا فلم يذکر لفظه وقال  
لهم من خلفتم في رحالكم قالوا احثنا  
سنایا رسول الله قال فانه قد نام  
عن متاعكم حتى اتى ايت فاخذ عيبة  
احدكم فقال رجل من القوم فالاخذ  
من القوم عيبة غیری فقال صلى

ذكر شيخنا زاد المعاد في كبره اقدى في كبره آ  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
النجي اور وہ دس آدمی تھے پس اترے وہ بقیع خرقہ  
میں اور وہاں آجمل جہاڑ کی چھاڑی ہے پھر گئے وہ  
رسول اللہ کی خدمت میں اور چوڑ دیا اپنے سلمان  
میں اپنوں میں سے سب چھوٹی عمر والے کو پس لگیا  
وہ اور آیا چور میں چھالی ان میں سے ایک کی گٹھری  
جس میں اس کے کپڑے تھے اور پونچھے وہ سب  
رسول اللہ کے پاس پس سلام کیا آپ کو اور اقرار  
کیا اسلام کا اور تمہارا رسول اللہ نے ان کے لیے  
فرمان ہیں نہیں دکر کیے اُس کے لفظ -  
اور پوچھا اور نے رسول اللہ نے کس کو چھوڑا ہے  
تم نے اپنے سلمان میں کہا ہم میں سے چھوٹی عمر  
والے کو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ سو گیا تھا کہ  
سلمان سے اور ایک چور آیا جو تم میں سے ایک شخص  
کی گٹھری لگیا ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ  
میرے سوا کسی کی گٹھری نہیں ہے پس منسوب

اﷲ علیہ وسلم قد اخذت ورحمت  
 الی موضعها فخرجہ القوام سراجا  
 حقہ القوام واحلہم فسالوا عن صلایہم  
 الخیر قال فرغت من نومی ففقدت  
 العیبة فقمیت فی طلبہا فاذا راجل قد  
 کان قاعدا فلما رآنی صار یعدو  
 عنی فلما انتهیت الی حیث انتہی  
 فاذا اثر حفص واذا هو قد غیب  
 العیبة فاستخرجتها قالوا فشہد انہ  
 رسول اللہ قد اخبرنا یاخذہا وانہا  
 قد رادت فرجعوا الیہ صلے اللہ علیہ  
 وسلم واخبروہ وجاد الغلام الذی  
 خلفوہ فاسلموا منہ الخ لجنۃ صلے اللہ  
 علیہ وسلم ابی بن کعب فعلہم  
 قرأنا و اجازہم کما یحییذ الوفود والصلو  
**قال ابن الاثیر فی ترجمتہ** عبد  
 بن الحارث الزنادی انہ ساروہ  
 ابن شاہین باسنادہ عن اسمعیل  
 بن خالد الزنادی عن ابیہ عن  
 حفص بن عبد اللہ عن ابی لظیان  
 عمیر بن الحارث الزنادی انہ ابی النبی  
 صلے اللہ علیہ وسلم فی نفر من قوم  
 منہم یحضر بن المرقم ابوتشیر و  
 تحف وعبد اللہ ابنا سلیم وعبد  
 شمس بن عقیف سماء ابنتہ صلے اللہ  
 علیہ وسلم عبد اللہ وجہد بن زہید  
 وجندب بن کعب والحارث بن الحارث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ گھڑی اور اپنی جگہ واپس  
 لائی گئی پس لوٹے وہ سب جلدی سے یہاں تک پہنچے  
 اپنے مقام پر پس پوچھنے کے ساتھ ہی سے حال کہا کہ  
 جب میں اپنی نیند سے جاگا تو گھڑی کو گناہوا پائی  
 میں اسے ڈھونڈنے چلا تو ایک شخص بیٹھا ہوا تھا  
 جب اس نے مجھے دیکھا تو ہلکا ہوا گیا جب میں ہاں  
 پہنچا جہاں وہ بیٹھا تھا تو میرے گھڑی کا نشان دیکھا  
 جہاں اس نے وہ گھڑی چپا دی تھی پس نکال دینے  
 اور سکو کہا ان سب نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ وہ  
 رسول ہیں اللہ کے خبر دی تھی اور انہوں نے اس  
 کے لئے جانے کی اور یہ کہ وہ لوہا لینگے پس لوٹے وہ  
 سب رسول اللہ کی طرف اور خبر دی اور کو اور آیا وہ  
 کہہا جسکو انہوں نے پہچنے چھوٹ دیا تھا پس اسلام  
 لایا وہ اور حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو پس  
 سکھایا اور کو تو رکن اور انعام دیا آپ نے اور کو جو کچھ دیا  
 کرتے تھے قاصدوں کو اور لوٹ گئے وہ سب کہا ابن  
 اثیر نے عمیر بن حارث ازدی کے ترجمہ میں کہ روایت  
 کی ہے ابن شاہین نے اپنی سند سے اسمعیل بن خالد  
 ازدی کے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے  
 باپ سے وہ حفص بن عبد اللہ سے وہ ابی القبیان  
 عمیر بن حارث ازدی سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی  
 خدمت میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ ان  
 میں سے مجھ بن مرقم تھے انہ ابو سیرہ اور تحف اور  
 عبد اللہ بن سلیم اور عبد شمس بن عقیف جن کا نام  
 رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جندب بن زہید  
 اور جندب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہید  
 بن عثی اور حارث بن عامر پس کہا رسول اللہ صلی

اور ان کے لئے فرمان۔

بعد حمد کے پس جو اسلام لائے قبیلہ قاعد میں سے  
پس اوس کے لئے ہیں وہ منافق جو مسلمان کے لئے ہیں حرام  
ہے اور کمال اور اوس کی جان نہ عرش لیا جائے اور نہ بیع  
کیا جائے شکر بنائے کو اور تخریج کی ابو موسیٰ نے۔ لایحش  
نہ لایحش جمع اور دعوت ہے اوس کو وہ زمین جو اسلام  
لئے وقت اوس کے قبضہ میں تھی۔

کہتا ہے ہیں کہ یہ وہی مسلمان ہے جس کا قصہ زنا و المعاد  
میں مذکور ہے لیکن اوس کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے کیونکہ  
رسول امد نے نام لیا ہے اپنے فرمان میں قبیلہ قاعد کا  
اور عادت عرب کی یہ تھی کہ ایک قبیلہ کے ایک  
بی مرتبہ آتے تھے اور نیز اصحاب و فدایاں قصہ  
میں بھی دس ہی ہیں۔

جیسے کہ کہا ہے صاحب زنا و المعاد نے و اللہ اعلم

بن الحارث و بن ہدی بن الحشہ و بن الحارث  
بن عامر فکتب الیہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لہم کتابا۔

اما بعد ان اسلم من غامد فله  
ما للمسلم حرم ماله و دمه و لا  
يعش ولا يحشر۔ و اخرج ابی موسیٰ  
لا يحشر و اولا يعش و اوله ما اسلم  
من امرأه۔ اقول ہذا هو  
الكتاب الذی ذکر قصته فی نراد  
المعاد و لوین کہ لفظہ لاثہ صلی اللہ  
علیہ وسلم و سمی فی کتابہ ہذا قبیلہ  
غامد و عادتہم ان یقدون علیہم  
واحدا و ایضا اصحاب الوقوف ہنا  
عشر و کما قالہ صاحب نراد المعاد  
واللہ اعلم۔

## ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لو قد ثقیف

یہ وہ فرمان ہے جو کہا رسول امد نے وفد ثقیف کو

ذکر کیا تھا راہ میں کہ لئے رسول امد کی خدمت میں وفد  
ثقیف آپ کے تبرک سے واپسی کے بعد اور اذان کا  
قصہ کس طرح ہے کہ جب رسول امد لوٹے اذان سے  
تو آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول امد بدو ملک ثقیف  
کے لئے ہیں کہ کہ اے امد بادشاہت کہ قبیلہ ثقیف کو  
اور لاؤ کو تو نبی اسلام لانے کی غرض سے آپ جسکے  
رہے ملنے تو آپ کے پیچھے چلے عروہ بن حود یہاں تک کہ  
کہ پایا آپ اسلام لائے اور پوچھا آپ سے کہ لوٹ جاؤ یا  
ابن قریہ کی طرف اسلام لے کر ہیں جب اون پر ظاہر ہوئے

ذکر فی المواہب و قد ام علیہ صلی اللہ  
علیہ وسلم و قد ثقیف بعد قد و  
من تبویک و کان من امراہم انہ صلی  
اللہ علیہ وسلم لما انصرف من  
الطائف قیل لہ یا رسول اللہ ارجع  
علی ثقیف فقال اللہم اھد ثقیفا  
و اتبرہم و لما انصرف عنہم اتبرہ  
اثرہ عمر و کجمن معوی و حتی ادراکہ  
فاسلم و سألہ ان یرجع الی قومہ

بالاسلام فلما اشراف لهم على  
 غلبة وقد دعاهم الى الاسلام  
 واطهر لهم دينه ساموه بالنبل  
 من كل وجه فاصابه سهم فقتله ثم  
 اقام ثقيف بعد قتله اشهر اثر انهم  
 استمروا فيما بينهم وراوا انهم لا طاعة  
 لهم بحرب من حولهم من العرب وقد  
 بايعوا واسلموا فاجمعوا ان يرسلوا  
 اليه صلى الله عليه وسلم فبعثوا  
 عبد ياليل بن عمرو بن عديرو معه  
 اثنان من الاخلاف الحكم بن عمرو  
 بن حذيل بن غيلان وفلثة من  
 بني مالك عثمان بن ابي العاص  
 واوس بن عوف وغدير بن جرشة  
 فلما قدموا ضرب عليهم قبة من  
 ناحية المسجد وكان خالد بن سعيد  
 ابن العاص هو الذي يمشي بينهم  
 وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 حتى اسلموا واكتبوا كتابهم وكان  
 خالد هو الذي كتبهم وكان فيما  
 سئلوا رسول الله ان يدعهم لطافية  
 وهي اللات لا يهد لها ثلث سنين  
 فابى صلى الله عليه وسلم عليهم الا  
 ان يبعثوا اسفيان بن حرب والغيوة  
 ابن شعبة هذ ما تھا وكان فيما سألوا  
 ان يعفيهم من الصلوة فقال صلى  
 الله عليه وسلم لا خير في دين ولا صلوة

ایک چروکے سے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف اور  
 ظاہر کیا اونپر اپنا دین تو اونہوں نے تیرا بے پناہ شک  
 کر اونکو ایک تیرنگا جس سے وفات ہوئی پھر چند ماہ ان  
 کے قتل کے بعد ثقیف پرستور اپنی حالت پر بے  
 پیر جب اونہوں نے دیکھا کہ اون کے گرد اگر دوجوہ  
 کہ ہیں اور جو اسلام لے گئے ہیں اور جنہوں نے کہ  
 بیعت کر لی ہے اون سے لڑنے کی ان میں طاقت  
 نہیں ہے تو اتفاق کیا اس بات پر کہ ہمیں قاصد  
 رسول اس کی طرف پس بیجا عبد یالیل بن عمرو بن عید  
 کو اور اون کے ساتھ دو آدمی اپنے ملیفوں میں سے  
 حکم بن عمرو اور شریل بن غیلان اور تین آدمی حبیلہ  
 بنی مالک سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف  
 اور غیر بن جرشہ پس جب یہ آئے تو ان کے لئے  
 مسجد میں خیمہ کھڑا کیا گیا اور تھے خالد بن العاص جو  
 درمیانی تھے گفتگو میں رسول امیر اور اون کے  
 درمیان یہاں تک کہ وہ اسلام لائے اور فرمان کھانا  
 چاہا اور خالد نے یہی فرمان کھانا دیا اور اونہوں نے  
 جو رسول امیر سے چاہا تھا ان میں سے یہ بھی تہا کہ اونکا  
 بت لات تین سال تک اون کے لیے رہنے دین  
 اور اسکو توڑیں نہیں پس انکار کیا رسول امیر نے  
 مگر یہ کہ ابھی ابوسفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو  
 اوس کے توڑنے کے لیے اور یہ خواہش کی تھی کہ  
 نماز اونکو عاف کر دیں پس منہ پایا رسول امیر نے  
 نہیں ہے بھلائی اوس دین میں جس میں نماز نہیں ہے  
 پس جب وہ اسلام لائے اور اون کے لیے فرمان  
 کھا گیا تو امیر تنہا اوپر عثمان بن ابی العاص کو جو سب  
 سے چھوٹے تھے لیکن قرآن سیکھنے اور اسلام کی

معلومات حاصل کرنے میں سب سے نامزد حبش تھے  
پس واپس ہوئے وہاں ان کے ہمراہ ابرو سفیان بن حرب  
اور مغیرہ بن شعبہ تھے بت توڑنے کے لیے پس جب  
مغیرہ وہاں گئے تو مارا اسکو تیر اور ثقیف کی عورتیں  
اوسپر انوس کر کے روتی تھیں اور مغیرہ نے  
اوس کو توڑنے کے بعد اوس کا مال اور زیور لیلیہ اور قبا  
رسول اللہ کے فرماں میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے (محمد رسول اللہ)  
صلی اللہ علیہ وسلم کا مومنین کی طرف، خلد دار و خست  
مادی و دینی کے اور وہاں کا شکار حرام ہے نہ کاٹنا  
کچرہ جو شخص کہ ان امور میں عین کار کتب پایا جائے  
تو چاہیے کہ اسے کوڑے مارے جاویں اور چہین  
لیے جائیں اوس کے کپڑے اور جو حجت کرے اس  
بار میں پس اوس کو کپڑا دیا جائے اور ہونچایا جائے  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔  
یہ حکم ہے محمد رسول اللہ کا۔ اور نکہا ہے اسکو خالد  
بن سعید نے محمد بن عبد اللہ کے حکم سے۔ پس  
چاہیے کہ نہ ظلم کرے کوئی اپنے نفس پر اوس چیزیں  
جس کی بابت حکم لیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے۔

اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو شیخ الرحلان نے اپنی سیرت  
میں اور بیت سے اصحاب سیرت نے جی اسی طرح ذکر  
کیا ہے۔ اور اس کا ذکر ہے محمد بن سعد کے طبقات  
میں ثمان بن ابی العاص کے ترجمہ میں جن کو انہیں لہر بتایا  
تھا اور وہ سب چھوٹے تھے اور خالد بن سعید بن العاص کے ترجمہ  
میں پس ابابکر خضریٰ ہم کو محمد بن عمر نے کہا کہ

حدیث بیان کی مجھ سے جعفر بن محمد بن قسطل

فیہ فلما اسلموا و کتب لہم الکتاب  
امر علیہم عثمان بن ابی العاص و کان  
من احد ثلثہم سنا لکنہ کان من  
احصرہم علی التفقہ فی الاسلام و  
تعلم القرآن فرجعوا الی بلادہم  
و معہم ابی سفیان بن حرب و المغیرہ  
بن شعبہ لہم الطاغیۃ فلما دخل  
المغیرۃ علیہا علما یضربہا بالمعول  
و خرج نساء ثقیف حسرا ایسکین  
علیہا و اخذ المغیرۃ بعد ان کسرہا  
مالہا و حلہا و کان کتاب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی  
المومنین ان عضاہ و ج و صیدہ  
حرام۔ و لا یضد من و جد یفعل  
شیئا من ذلک فانہ یجلد سوتنزع  
شیئا بہ فان تعدی ذلک فانہ یوخذ  
فیلزمہ الخیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
و هذا امر النبی محمد رسول اللہ و  
کتب خالد بن سعید بامر محمد بن  
عبد اللہ فلا یعداۃ احد فیظلم  
نفسہ فیما امر بہ محمد رسول اللہ۔  
ہكذا ذکرہ شیخ الرحلان فی سیرتہ  
و غیر واحد من اصحاب السیر ہكذا  
و لہ ذکر فی طبقات محمد بن سعد  
فی ترجمۃ خالد بن سعید بن العاص



نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے روایت کر کے کہا کہ خالد حبشہ کی واپسی کے بعد رسول اللہ کے پاس شہرے مدینہ میں وارد ہو آپ کے کاتب تھے۔

اور وہی ہیں جنہوں نے وفد ثقیف کا فرمان لکھا اور یہی اون کے اور رسول اللہ کے درمیان ثالث تھے صلح کی گفتگوں۔

عصاہ - میں حملہ کمروہ پر مڑا محمد اور آخر میں ہار ہوتا ہوا فرقا نیر۔ ایک درخت کا شوش دار۔

وج - منہخ داؤ اور تشدید جیم ایک طائف کے محل کا نام ہے نہ شہر کا اور غلطی کماٹی ہے جو ہری نے کر کہا ہے اس کو شہر اسی طرح ہے قاموس میں۔

فقال ان عبد بن محمد بن عبد الله قال حدثني جعفر بن محمد بن خالد عن محمد بن عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان قال اقام خالد بعد ان قدم من ارض الحبشة مع رسول الله صلعم بالثنية وكان يكتب له وهو الذي كتب كتابا لوفد الثقيف وهو الذي مشى في الصلح بينهم وبين رسول الله صلعم۔

عصاه - بمسلة مكسورة ثم محبة واخره هاء لواتاء شجور ذي سواك۔ وج بفتح الواو وشد الجيم واو بالطائف لا بلدي به وغلط الجوهري حيث قاله بلدكن في القاموس۔

## المسائل

سائل

قولہ وضرب علیہم قبتی فی الجہد - فائدہ دیا اس قول نے اس بات کا کہ جہاد پر شرک کا آثار تا مسجد میں عام کر جبکہ امید ہو اس کے اسلام لانے کی اور اس بات کی کہ جبکہ پکڑے گا اسلام اس کے دل میں قرآن کے سننے اور اہل اسلام اور ان کی عبادات کے دیکھنے سے۔ قولہ انہم علیہم معلوم ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ متحق المارت قوم کے لئے وہ ہے جو ان میں سے ہے ناکہ جاننے والا اور نہ سمجھنے والا جو کتاب اللہ کو اور حرمین جو دین میں۔ اگرچہ عمریں سب سے چھوٹے ہو۔

قولہ الا ان یبعث اباسفیان - فائدہ دیا اس نے مواضع الشک کے گراے جانے کے جو اسکا۔ وہ جو بنائے

قولہ وضرب علیہم قبتہ فی المسجد - یفید جواز انزال المشرک فی المسجد لا سیما اذا کان یرجو اسلامہ و تمکینہ من سماع القرآن و مشاہدۃ اہل الاسلام و عبادتہم قولہ افس علیہم یتفاد منه ان المستحق لومارة القوم و امامتہم افضلہم و اعلمہم بکتاب اللہ و افعہم و احصہم فی دینہ و لو کان من احد ثہم سنا۔ قولہ ان یبعث اباسفیان

جاتے ہیں مگر بتوں کے لئے مند اور اس کا گانا  
بہت محبوب ہے اور اس کے رسول کو اٹھ  
ہے اسلام اور مسلمانوں کے لئے۔ اور یہی حال ہے  
اور عمارت کا جو بنائی جاتی ہیں قبروں پر جو رہ جاتے  
ہیں اور اس کے سوا اور شریک کیا جاتا ہے قبروں اور ان  
کو اور اس کے ساتھ۔ نہیں جانتے ہے اور سکا باقی رکھتا  
اسلام میں اور واجب ہے اور نگارنا اور نہیں محسوس ہے  
اور نگار وقت اور نہ اور وقت۔ اور امام کو چاہئے کہ  
جاگیر میں دیدیں وہ اور ان کے اوقات سلمان لشکر  
کو اور صرف کریں اور اس کو مصلح مسلمین پر جیسے کہ  
ایلیا رسول اور نے ان مندوں کا مال اور چھپا  
اور اس کو مصلح مومنین میں۔

اور ان مندوں میں بھی یہی ہوتا تھا جو ہوتا ہے ان  
نیارت گاہوں پر یعنی اوپر زئیر چٹانا اور نئے ترک  
مائل کرنا اور چھوڑنا اور چھوڑنا چاہئے  
اور یہی تعارض ان کفار کا اور ان بتوں کے ساتھ  
نہ یہ کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے اس بات کا کہ ان بتوں نے  
پیدا کیا ہے آسمان زمین بلکہ اور کفار کے باطل ہلے  
زمانہ کے نیارت گاہوں پر جاتے دالوں کے شرک  
کی طرح قد اور اس سے ہم کو چاہئے

قولہ عشاء ورج وصیدہ حرام۔ اختلاف ہے اس میں  
کہ کیا داوی ورج حرم ہے اور حرام اور اس کا شکار اور ان  
کے درخت کا شکار بھی حرام ہے کہ وہ حرم  
نہیں ہے کیونکہ دنیا میں کھانا اور دینہ کے سوا اور کوئی  
حرم نہیں ہے۔ اور مخالفت کی ہے اول کی حرم مدینہ  
کی بابت نہیں حلال کیا اور ان کا شکار اور وہاں کے  
درختوں کا کھانا اور اس کے حرم ہونے پر حجت ہیں

یفیدوا انما هدموا اضرع الشراك  
اللقى تفقدوا ميوت الطوا غيت وهده  
احب الى الله ورسوله ولقعه للاسلاك  
والمسلمين وهذ احوال المشاهد المبينة  
على القبول التي تعبد من دون الله  
ولشرك بالابها مع الله لا يحل ابقاها  
في الاسلام ويحب عذها ولا يصح  
وقفها والوقف عليها ولا ما مان  
يقطعها واقادها بجنود الاسلام  
ويستعين بها على مصالح المسلمين  
كما اخذ النبي صلى الله عليه وسلم  
اموال يهود هذه الاطوا غيت  
وهي في مصالح الاسلام وكان  
يفعل عند ما يفعل عند هذه  
المشاهد سواء من التذورات لها  
والتبرك بها والتسبح بها وتقبيلها  
واستلامها وهذا كان شرك  
القوم بها ولم يكونوا يعتقدون  
انها خلقت السموات والارض  
بل كان يشركهم بها كشرک اهل  
الشرك من ارباب المشاهد في  
زماننا جبينه۔ اعاد الله منه۔  
**قولہ عشاء ورج وصیدہ**  
**حرام۔** اختلاف فيه هل هو حرم  
يحرم صيد وقطع شجرة فالجواهر  
على انه لا يحرم ذلك لانه ليس في  
البقاء حرم الا حرم مكة والمدينة

وخالقهم ابو حلیفة فی حرم المدینة  
 فاباح صیدہ وقطع شجرة وهی عجوة  
 بالا حدیث الصحیفة فی البخاری  
 وغیره وقال الشافعی فی أحد قولیه  
 وحرم یحرم صیدہ وشجرة وهذا  
 هو القول الجدید عنه وایقن لهذا  
 القول بعد یشدن احدا ہما هذا  
 الکتاب واجاب عنه الجمهور  
 بضمعه اذ ذکرہ ابن المحقق بلا سند  
 والشافی حدیث عراوۃ بن الزبیر  
 عن ابیہ ان ابنیہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم قال ان صیدہ وحرم  
 حرم محرم اللہ ما وادہ الاما ما احمد  
 وابوداؤد ولكن فی سماع عراوۃ  
 عن ابیہ نظروا ان کان قد راآ  
 فاصحاب الحدیث نقوا اسماعہ مدہ

احادیث صحیحہ بخاری وغیر میں ہیں اکبر امام شافعی  
 نے اپنے ایک قول میں کہ وحرم ہے حرام ہے وہاں  
 کا شکار اور وہاں کے درخت اور یہ قول جدید ہے  
 اور ثکاب اور حجت اس قول کی دو حدیثیں ہیں اول یہ  
 حدیث فرمان کی اور جواب دیا ہے جہود نے اسکا کہ  
 یہ ضعیف ہے کیونکہ ذکر کیا ہے اسکا ابن احنی نے  
 بلا سند  
 اور دوسری حدیث عروہ بن زبیر کی وہ روایت کرتے  
 ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ  
 دادی وحرم کا شکار اور وہاں کے خار دار درخت  
 حرم ہیں حرام کیے ہوئے اللہ کے روایت کیا  
 اس کو امام احمد اور ابوداؤد نے لیکن پس ہیں  
 کلام ہے کہ عروہ نے اپنے باپ سے حدیث سنی  
 یا نہیں اگرچہ دونوں نے ذکر کیا ہوا اپنے باپ کو  
 پس اصحاب صحیح نے انکار کیا ہے ان کے سماع  
 کا ان کے والد سے۔

## هذا وصية من آدم ابو البشر لى جميع ذرئته

یہ وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اپنے تمام اولاد کی جانب

قال الحافظ يروى عن سليمان  
 الا فقيم صاحب كعب الاحبار عن  
 كعب الاحبار ان الخضر كان وناير  
 وى القديين وانه واقف معه على  
 جبل الهند فداى وناقة مكتوب  
 فيها -

کہا حافظ نے کہ روایت ہے سلیمان  
 شاکر ہیں کعب الاحبار کے وہ روایت کرتے ہیں  
 کعب الاحبار سے کہ خضر جو ذریعے ذوالقرنین کے  
 وہ کھڑے ہوئے تھے ان کے ساتھ ہند کے پہاڑ  
 پر دفن کیا کہ مرزا زبیر ابن کیا ایک دن جیس کہ ہوا ہوتا  
 کہ

بسم الله الرحمن الرحيم من آدم  
 الى البشر الى ذرئته - اوصيكم

بسم اللہ الرحمن الرحیم (آدم ابو البشر  
 کی جانب سے ان کی اولاد کے نام وصیت کرتا ہوں

هذا وصية من آدم ابو البشر لى جميع ذرئته

بتقاعی الله واحد را کہ من گیدا  
عداوی وعدو کہ ابلیس قانہ  
انزلنے ہٹا۔

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور ڈرانا ہوں تم کو میرے  
اللہ تبارکے دشمن کے کمرے جو ابلیس ہے کیونکہ وہ  
نے مجھے یہاں آنا رہا۔

## هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى هرقل ملك الروم

یہ وہ فرمان ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل بادشاہ روم کی طرف

دکتابہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ہرقل  
المدعو یقول ثم قال بعد تمام  
الكتاب من ینطلق بکتابی هذا  
الی هرقل وله الجنة فقالوا وان  
لم یصل یا رسول الله قال وان  
لم یصل فاخذنا دجیة بن خلیفة  
الکلبی وتوجه به الی مکان فیہ  
هرقل وهو بیت المقدس کہا  
هو الصمیم - و نسخة الكتاب -

اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف  
فرمان کیا کہ نام ہرقل تمام فرمان ختم ہونے کے بعد  
کہ کون بجاتا ہے یہ میرا خط ہرقل کی طرف اور بعض اس  
کے اس کے لیے جنت ہے صحابہ نے پوچھا اور اگر  
وہاں نہ پہنچے یا رسول اللہ نہ رہا یا ان اگرچہ نہ  
پہنچے پس لیا اور سکود حید بن خلیفہ لکھی نے اور روانہ  
ہوئے قیصر کے رہنے کی جگہ کی طرف اور وہ بیت المقدس  
تھا جیسے کہ یہ ثابت ہوا ہے صحیح روایت سے  
اور نسخہ اس فرمان کا یہ ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد  
رسول الله - عبد الله ورسول  
الی قیصر صاحب الروم السلام  
علي من اتبع الهدى اما بعد فاف  
ادعوك بدعاة الاسلام اسلم  
تسلم بعتك الله اجرک مراتین  
فان تولیت فعلیک انما الارسیان  
وَالْأَهْلُ الْكِتَابُ تَعَالَى الْإِلَهِ الْكَلِمَةُ  
سَوَاءٌ بَيْنُنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ لَا تَعْبُدُونَ  
إِلَّا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا  
وَلَا يَخُفُّ عَنْهُمْ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا تَعْبُدُونَ  
وَدُونِ اللَّهِ - فَإِنْ تَوَلَّيْنَا أَفْقُوا

کی جانب سے جو اللہ کے بندہ اور اس کے رسول  
ہیں قیصر شاہ روم کی طرف۔ سلام اس شخص پر جس نے  
پیر کی روایت کی بعد محمد کے بلاناہوں میں تجھے  
روح اسلام کی طرف اسلام لا سلامت دیکھ دیا  
اللہ تجھے قراب و درہل پس اگر تمھاری قوم نے توجہ نہ  
ہے گناہ کا شکار دل کا لہجہ تیری قوم کے تلم آدین  
کا اللہ سے دل کتاب آؤ ایسے کہہ کی طرف جو برابر  
ہم ہیں اور تم میں یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور  
نہیں شریک بناویں اور کسی کو اور نہ بناوے بعض ہمارے  
بعض کو صاحب اللہ کے مساویں اگر اعراض کریں وہ  
تو کھدواؤ سنئے کہ گواہ ہو جاؤ تم اس بت پر کہ ہم مسلمان

أَشْهَدُ وَأَنَا مُسْلِمُونَ -

راواہ البخاری فی مسندہ کثیرہ  
واخرجه مسلم فی المغازی ورواہ  
البنیاز وکثیر من اصحاب السیر  
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات  
فی ترجمۃ وحیۃ الکلبی قال اخبرنا  
یعقوب بن ابی نعیم بن سعد الزہری  
عن ابیہ عن صالح بن کیسان قال  
قال ابن شہاب اخبرنی عبید اللہ  
بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود  
ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ ان  
راسول اللہ صلی علیہ وسلم کتب الی قیص  
یدعوا الی الاسلام وبعث بکتاہ  
مع وحیۃ الکلبی وامرہ صلعم ان  
یدفعہ الی عظیم بصری لیدفعہ الی  
قیص فذفعہ عظیم بصری الی قیص  
قال محمد بن عمر لقیہ بمحضر فدفعہ  
کتاب رسول اللہ صلی علیہ وسلم وذلک فی  
حرم سنۃ سبع من الحجۃ -  
والذی راواہ ابو عبید القاسم بن  
سلام بن عبد اللہ بن شداد بن  
فلما کان لیسخت علی اختلاف ما  
راوینا اور داہ بلفظہ لانہ یسکن  
ان یکون مرۃ آخر و یؤید هذا القول  
قول الزہری کما ذکرناہ فی کتاب  
المناشی الذی لم یسلم من کون  
الایۃ فی الکتاب ولیس فی راویہ

ہیں۔ روایت کیا اسکو بخاری نے بہت جگہ اور تخریج کی  
ہے مسلم نے مغازی میں اور روایت کیا ہے اسکو بنابر  
اور بہت سے اصحاب سیر نے۔ اور تخریج کی ہے  
اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں وحیہ کلبی کے ترجمہ  
میں۔ کہا کہ خبیری ہم کو یعقوب بن ابی نعیم بن  
سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے  
ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے  
کہ خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن  
مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس نے خبر دی ان کو  
کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمان لکھا قیصر کو دعوت اسلام  
کا اور پیغامہ فرمان لیکر وحیہ کلبی کو اور حکم دیا ان کو  
کہ دے دیں وہ حاکم بصرے کو تاکہ پہنچا دے  
حاکم بصرہ قیصر کی طرف۔

کہا محمد بن عمر نے کہ ملا وہ محضر میں پس دیدیا اسکو  
فرمان رسول اللہ کا۔ اور یہ قصہ محرم شہ کا ہے۔  
اور وہ فرمان جس کو روایت کیا ہے ابو عبید  
قاسم بن سلام نے عبد اللہ بن شداد سے پس  
جبکہ اس کا نسخہ ملوہ تھا اس روایت سے  
جس کا ہم نے ذکر کیا تو اسکو یہاں بلفظ ذکر  
کر دیا کیونکہ ممکن ہے یہ دوسری مرتبہ ہو  
اور شاید اس قول کی قول زہری کا ہے  
جس کو ہم نے ذکر کیا بخاشی خیر مسلم کے فرمان  
میں کہ۔

وہ آیت ہی سب فرمانوں میں

اور ابو عبید کی روایت

میں وہ آیت نہیں

ہے

ابی عبیدہ ہذا الایۃ فالظاہر انہ  
مروۃ اخری اوالی قیصر انوفانہ لہ  
یسیر قیصر فی الکتاب۔

پس ظاہر ہے کہ یا تو یہ مشرمان دوسری مرتبہ لکھا  
گیا ہے یا دوسرے قیصر کی طرف ہے کیونکہ مشرمان میں قیصر  
کا نام تو ہے نہیں۔

## هذا ايضا الى هرقل كما رواه ابو عبید

یہ بھی وہ مشرمان ہے جو کہ رسول اللہ نے ہرقل کی طرف سے روایت ابو عبیدہ

من حجج رسول الله الى صاحبه لروه انا  
ادعوك الى الاسلام فان اسلمت فلک  
یا مسلمین وعلیک ما علیہم ان لم تدخل فی  
الاسلام فاعط الحجزۃ فان الله فیمارک فیہ  
بقول عاکلوا الذین لا ینؤمنون یا الله ولا  
یا الیوم ولا آخر ولا ینؤمنون فاعزوا الله  
وذر سؤلک ولا ینؤمنون وین الحق من الذین  
أو توالکما حتی یعطوا الحجزۃ عن  
لکین وھو صابر وین۔ والا فلا تعل بہن  
الفلاحین وین الاسلام ان یدخلوا  
فیہ او یعطوا الحجزۃ۔

دفرمان ہے کہ رسول اللہ کی جانب سے حاکم روم کی طرف  
بلکہ ہرقل میں تجھے اسلام کی طرف میں اگر تو اسلام  
آئیگا تو مسلمانوں کے منہ نقصان کا شریک ہے اور اگر نہ  
داخل ہو تو اسلام میں تو جزیہ دے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے  
کہ اگر مومن لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ اور پیغمبر قیامت  
پر اور نہیں حرام جانے اور چیزوں کو حرام کر دیا ہے  
اللہ اور اس کے رسول نے اور نہیں اختیار کرتے ہیں  
دین حق پر یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جیتے گئے ہیں  
کتاب یہاں تک کہ دیں وجزیہ درآئیا کہ وہ ذلیل ہو جائے  
درگزرت مست حاصل ہو جو امام انسان اور اسلام کے درمیان  
میں اس بات پر کہ وہ داخل ہوں اسلام میں یا دیں جزیہ۔

## هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لهرمز ان الفارسی ملك الفارس

یہ وہ مشرمان ہے جو کہ رسول اللہ نے ہرمزان الفارسی شاہ فارس کے نام

قال لما ظف النجوم القافض انما یصل بن اصفی قال  
حدثنا یحیی بن عبد الحمید قال حدثنا  
عبد بن العیاض عن حمید بن عبد الله بن شاذان  
قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الھرمزان  
من محمد رسول اللہ الی الھرمزان  
انی ادعوك الی الاسلام ما سلم  
تسلم۔

ابو حاتم نے کہ یحییٰ بن اصفی بن اخیل نے کہا  
حدیث بیان کی کہ ہم سے یحییٰ بن عبد الحمید نے کہا کہ حدیث شریف  
کی ہم سے جواد بن محمد ام نے حمید سے روایت کی کہ  
وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ نے شاذان سے کہا کہ لکھا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرمزان کی طرف دفرمان کہ  
محمد رسول اللہ کی جانب ہرمزان کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے  
اسلام کی طرف۔ اسلام لے آ۔ سلامت رہیگا۔

# ہذا ما کتب صلے اللہ علیہ وسلم لہلال صاحب البحرین

یہ وہ نسخہ مان ہے جو کبار رسول اللہ نے لہلال حاکم بحرین کے لئے

لکھا کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہلال صاحب البحرین

ذکر فی مصباح المصنوع قال یوسف کتب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہلال  
صاحب البحرین تسعة -  
سکرات فی الحمد لیک اللہ الذی لا الہ الا هو لا شریک لہ وادعوا الی اللہ وحده  
تو من یہ تطیع وتدخل فی الجماعۃ فانه خیر لک  
والسلام علی من اتبع الهدی -  
ذکر کیا ہے مصباح المصنوع میں کہ کیا ابن سعد نے اور کبار رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لہلال حاکم بحرین کی طرف نسخہ لکھا  
یہ ہے کہ سلامت ہے تو ہمیں ہمیں بیان کرتا ہوں طرف تیرے  
ایسے اشک کہ نہیں ہے کوئی معبود و گردی نہیں ہے کوئی اور کا  
شریک اور بھلا ہوں میں تجھے اللہ کی طرف جہاد کیا ہے ایسا  
لے آؤ سپر اور اطاعت کا اور داخل ہو جا جاوے میں کیونکہ  
بہتر ہے تیرے لیے اور سلام ہو اور سپر چھوڑ دی کہسہ دیت کی

ذکر فی المصابیح ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب  
الی صاحب الیمامة هود بن علی وارسل بہ  
مع سلیمان بن عمرو والعمری هکذا ذکرہ محمد  
ابن سیدتی فی الطبقات فی توجہ سلیمان فقال  
وشهد سلیمان احدوا للمشاهد کما مع لیس  
اللہ صلواتہ وکان صلواتہ وجمہ بکتابہ الی  
هود بن علی فزال فی الخمر سنة سبع من  
الھجرة - ونسختہ -  
یوسف اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی  
ھود بن علی سلام علی من اتبع الهدی وادعوا  
المن دینی لیظہر الی منہ فی الخمر فافتراسل  
اسلم اجعل لک ماتحت یدیاک -  
ذکر کیا ہے سلیمان بن علی کے ساتھ اور یہ تھا کہ اپنے اور کبار فرمان دیکر  
ہود بن علی کی طرف اور یہ قصہ غم شدہ چھری کا ہے اور انگریز  
اوس کا یہ ہے کہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی  
جانب سے ہود بن علی کی طرف سلام جو اس پر چھوڑ دی کہ  
ہدایت کی اور جان تو کر میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک کہ انگریز  
سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے ہیں اسلام لے آؤ سلامت رہو  
اور میں تیرے مقبوضات پر ستور تیرے قبضہ میں رکھوں گی -  
جب سلیمان رسول اللہ کا فرمان دیکر وہ مر گیا ہوا تھا وہاں پہنچے  
تو ہمانی کی دفعتی اور انکو غصت دیا اور نہ آیا اور نہ روان

## ہذا ما کتب صلے اللہ علیہ وسلم لہود بن علی

یہ وہ نسخہ مان ہے جو کبار رسول اللہ نے ہود بن علی کو

لکھا کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہود بن علی

ذکر فی المصابیح ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب  
الی صاحب الیمامة هود بن علی وارسل بہ  
مع سلیمان بن عمرو والعمری هکذا ذکرہ محمد  
ابن سیدتی فی الطبقات فی توجہ سلیمان فقال  
وشهد سلیمان احدوا للمشاهد کما مع لیس  
اللہ صلواتہ وکان صلواتہ وجمہ بکتابہ الی  
هود بن علی فزال فی الخمر سنة سبع من  
الھجرة - ونسختہ -  
یوسف اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی  
ھود بن علی سلام علی من اتبع الهدی وادعوا  
المن دینی لیظہر الی منہ فی الخمر فافتراسل  
اسلم اجعل لک ماتحت یدیاک -  
ذکر کیا ہے سلیمان بن علی کے ساتھ اور یہ تھا کہ اپنے اور کبار فرمان دیکر  
ہود بن علی کی طرف اور یہ قصہ غم شدہ چھری کا ہے اور انگریز  
اوس کا یہ ہے کہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی  
جانب سے ہود بن علی کی طرف سلام جو اس پر چھوڑ دی کہ  
ہدایت کی اور جان تو کر میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک کہ انگریز  
سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے ہیں اسلام لے آؤ سلامت رہو  
اور میں تیرے مقبوضات پر ستور تیرے قبضہ میں رکھوں گی -  
جب سلیمان رسول اللہ کا فرمان دیکر وہ مر گیا ہوا تھا وہاں پہنچے  
تو ہمانی کی دفعتی اور انکو غصت دیا اور نہ آیا اور نہ روان

ذکر فی المصابیح ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب  
الی صاحب الیمامة هود بن علی وارسل بہ  
مع سلیمان بن عمرو والعمری هکذا ذکرہ محمد  
ابن سیدتی فی الطبقات فی توجہ سلیمان فقال  
وشهد سلیمان احدوا للمشاهد کما مع لیس  
اللہ صلواتہ وکان صلواتہ وجمہ بکتابہ الی  
هود بن علی فزال فی الخمر سنة سبع من  
الھجرة - ونسختہ -  
یوسف اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی  
ھود بن علی سلام علی من اتبع الهدی وادعوا  
المن دینی لیظہر الی منہ فی الخمر فافتراسل  
اسلم اجعل لک ماتحت یدیاک -  
ذکر کیا ہے سلیمان بن علی کے ساتھ اور یہ تھا کہ اپنے اور کبار فرمان دیکر  
ہود بن علی کی طرف اور یہ قصہ غم شدہ چھری کا ہے اور انگریز  
اوس کا یہ ہے کہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی  
جانب سے ہود بن علی کی طرف سلام جو اس پر چھوڑ دی کہ  
ہدایت کی اور جان تو کر میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک کہ انگریز  
سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے ہیں اسلام لے آؤ سلامت رہو  
اور میں تیرے مقبوضات پر ستور تیرے قبضہ میں رکھوں گی -  
جب سلیمان رسول اللہ کا فرمان دیکر وہ مر گیا ہوا تھا وہاں پہنچے  
تو ہمانی کی دفعتی اور انکو غصت دیا اور نہ آیا اور نہ روان

ذکر فی المصابیح ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب  
الی صاحب الیمامة هود بن علی وارسل بہ  
مع سلیمان بن عمرو والعمری هکذا ذکرہ محمد  
ابن سیدتی فی الطبقات فی توجہ سلیمان فقال  
وشهد سلیمان احدوا للمشاهد کما مع لیس  
اللہ صلواتہ وکان صلواتہ وجمہ بکتابہ الی  
هود بن علی فزال فی الخمر سنة سبع من  
الھجرة - ونسختہ -  
یوسف اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی  
ھود بن علی سلام علی من اتبع الهدی وادعوا  
المن دینی لیظہر الی منہ فی الخمر فافتراسل  
اسلم اجعل لک ماتحت یدیاک -  
ذکر کیا ہے سلیمان بن علی کے ساتھ اور یہ تھا کہ اپنے اور کبار فرمان دیکر  
ہود بن علی کی طرف اور یہ قصہ غم شدہ چھری کا ہے اور انگریز  
اوس کا یہ ہے کہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی  
جانب سے ہود بن علی کی طرف سلام جو اس پر چھوڑ دی کہ  
ہدایت کی اور جان تو کر میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک کہ انگریز  
سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے ہیں اسلام لے آؤ سلامت رہو  
اور میں تیرے مقبوضات پر ستور تیرے قبضہ میں رکھوں گی -  
جب سلیمان رسول اللہ کا فرمان دیکر وہ مر گیا ہوا تھا وہاں پہنچے  
تو ہمانی کی دفعتی اور انکو غصت دیا اور نہ آیا اور نہ روان

ذکر فی المصابیح ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب  
الی صاحب الیمامة هود بن علی وارسل بہ  
مع سلیمان بن عمرو والعمری هکذا ذکرہ محمد  
ابن سیدتی فی الطبقات فی توجہ سلیمان فقال  
وشهد سلیمان احدوا للمشاهد کما مع لیس  
اللہ صلواتہ وکان صلواتہ وجمہ بکتابہ الی  
هود بن علی فزال فی الخمر سنة سبع من  
الھجرة - ونسختہ -  
یوسف اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی  
ھود بن علی سلام علی من اتبع الهدی وادعوا  
المن دینی لیظہر الی منہ فی الخمر فافتراسل  
اسلم اجعل لک ماتحت یدیاک -  
ذکر کیا ہے سلیمان بن علی کے ساتھ اور یہ تھا کہ اپنے اور کبار فرمان دیکر  
ہود بن علی کی طرف اور یہ قصہ غم شدہ چھری کا ہے اور انگریز  
اوس کا یہ ہے کہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی  
جانب سے ہود بن علی کی طرف سلام جو اس پر چھوڑ دی کہ  
ہدایت کی اور جان تو کر میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک کہ انگریز  
سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے ہیں اسلام لے آؤ سلامت رہو  
اور میں تیرے مقبوضات پر ستور تیرے قبضہ میں رکھوں گی -  
جب سلیمان رسول اللہ کا فرمان دیکر وہ مر گیا ہوا تھا وہاں پہنچے  
تو ہمانی کی دفعتی اور انکو غصت دیا اور نہ آیا اور نہ روان

رسول اللہ کا پس چاہا دیا اور سکا اور اس کو اٹھائیں کیا اور  
 وہاں سے رسول اللہ کو

کتنی عمدہ کاری کی جاتی ہے وہ بات جس کی طرف آپ جاتے  
 ہیں اور عرب میں ہر تہذیب جانتے ہیں میں کر دیکھ میرے  
 لیے بعض امر تو تابعداری کر دیکھیں آپ کی گواہی میں سے اور اس کا  
 شرکت غیبت کا اور خلافت کا آپ کے بعد اور خصمانہ  
 دیا سلیط کو اور ہجر کے پہنچنے کے پڑے دے میں لئے  
 وہ یہ لیکر رسول اللہ کے پاس اور آپ کو خبر دی اور پھر رسول اللہ  
 نے اس کو خط لکھا آپ کو لکھا کہ مجھے ایک بھلا زمین کا تو  
 نہیں دے گا اور اس کو ہلاک کر دیا اور اس کا ہوا چھوڑا کہ اس کے قبضہ  
 میں آپ کی جگہ کو لے رسول اللہ فرمایا کہ اس سے تو خبر دی آپ کو  
 جبریل علیہ السلام نے کہ ہر وہ مر گیا +

الکتاب فوردادون رد وکتب للنبی صلی اللہ علیہ  
 ما احسن ما تدعو الیہ اجملة العرب تحاب  
 مکانی فاجعل لی بعض الامراتبعك -  
 کانه اراد شرکتہ فی النبوة والخلافة  
 بعده واجاز سلیطاً وکساء اثواباً من  
 نسیم ہجر فقدم بذلک علی النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم واخبرہ وقرأ النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کتابہ قال لوسالنی سبابة  
 من الارض ما فعلت باذرباد ما فی  
 ید یدہ فلما انصرف النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم من الفتح جاکہ خبر ثیل عیان  
 ہودۃ قد مات -

## غرائب ما فی هذا الكتاب

وہ مقامات جو اس کتاب میں آئے ہیں

انھن اوش کے لیے اس عاقر گھوڑے اور پھر خیر کے  
 لیے آئے اور اس سے پہلے بھی گیسراویں مہینہ ہی اس جگہ  
 تک چلے کہ پہلے پہنچے ہیں یہ دونوں اور صبح میں پہنچ کر چلا جاتا  
 ہے انہی الامر میں پہنچ گیا اپنی نہایت پہاڑوں درجہ ہے کہ  
 جہاں تک پہنچے گا اس کا اس کا قول جیسا کہ نفع حار ہوا دیا  
 مودہ خفیہ یعنی دیا اور اس کو جیسے کہ نہیں ہے اور نہیں کر  
 ہوگا اس کے بعد قولہ اجازہ کیونکہ یہ سحری وقت کا ہے  
 اور جب وہاں پہنچنے کے وقت قولہ اقسرا اور یہ نعت  
 ہے یعنی پڑا اور اس کو یہ کیا اس کو یہی نے تہا تک فی مینی  
 پڑا جانتے اور عزت کرتے ہیں پھر تفتیش شہر ہے یہ  
 میں مذکور صرف اس کی مونس غیر منصرف ہی آتا ہے اور  
 یہ نام - - - - - ان بحرین کا جیسے کہ قاسوس میں ہے

الخف لابل والبال والخیل والبغال  
 وغیرھا والمراد انہ یصل الی اقصى  
 ما یصلان الیہ وفی المصباح  
 انتہی الامر الی بلغ النہایة وحی القدر یا مکن ان  
 یبلغہ - قولہ جباہ - بفتح جہاۃ وموحدا  
 خفیۃ ای اعطاء کافی النور ولا یتکرم مع  
 قولہ بعد اجازۃ لانما عند الشمر وهذا  
 المباح عند القدر - قولہ اقترأ - وولغۃ ای  
 تلاہ قالہ السہیل - تحاب مکانی تجلہ  
 وتعظمہ - ہجر - بفتح ھین بلد بالین مذکور  
 منصرف وقد یؤنک ویمنع وهو اسم یجمع  
 ارض البحرین کما فی القاموس



وهو الذي له هنا سيادة يفتح له الخزانة التي  
قالت فوحدة مفتوحة فتاء تأنيث اى  
ناحية وقطعة - باد - بوحدة فالف فمالة  
هناك مجيء ذمى وتلرق وهو خير اودعاء -

اور یہی مراد ہے بیانِ سببیت یعنی تین پہلو اور کیفیت یا ر  
ساکنہ، پیرائے پھر ارمود و مفتوحہ پھر تاریکات یعنی کھڑا ان  
قطعہ زمین یا دہلیز اور پھر انت پھر وال پہلو ہلاک ہو گیا یعنی  
جا تا رہا اس سے اور جدا ہو گیا اور یہ بات تو خبرست یا دعا ہے۔

هذا ما كتبته صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثي

یہ وہ خیرات ہے جو کھارہ رسول اللہ نے یزید بن غنیم حارثی کو

ذكر المصباح المضيئ نقل ابن سعد وكتب  
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلى زيد بن الخطاب  
أن له المقنة كلها إلا ما حقه فيها أحدا فقام  
الصلاة وأتى الزكاة وحارب المشركين  
وكتب جهم بن الصلت -

ذکر کیا ہے مصباح اُضحیٰ میں کہ کمال ابن سعد نے اور کمال  
رسول احمد نے یزید بن غنیم اور ثقیف کو کوفہ میں لے آئے اور  
یہ مقتدے سب کا سب نہ چھوڑ کر آئے اور اس میں کوئی عیب  
نہیں کہ وہ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دے اور اڑھ عشر کریں  
اور کمال ابن سعد نے ۴

هذا ما كتبته صلى الله عليه وسلم ليزيد بن عجل الحارثي

یہ وہ فرمان ہے جو کبارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کرام کے لئے

أنحور ابن عبد البر قال يزید بن محمد بن یزید بن  
عبد الملك الحارثي أن من بلغ أرث قد ما على  
رسول الله وقد بلغ الحارثي مع خالد بن الوليد قال  
وذلك في سنة عشر وفي المصباح أنه قال  
ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه  
وسلم ليزيد بن محمد الحارثي -

ختر تاج کی ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یزید بن مہمل اور یزید بن عبد الملک حاشی قیس بن ساریہ حارث کے لئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد بنی حلد میں خالد بن ولید کے ہمراہ ہیں اسلام لائے اور یہ سب کا قصد ہے اہل صلح میں ہے کہا کہ ابن سعد نے کہا کہ فرماں بکرا حل اللہ بن یزید بن مہمل طائی کے لئے کہ منافات ہے انکو نہ اور وہاں کی خبریں اور وہاں رجعت اس کی دونوں کہا میں نے کے دیان اور وہ اور افغانی املا و سرور بن یحیی قوم بنی مالک پر نہ لڑائی کیے جاویں اور نہ جس کیے جاویں لشکر کرنا نہ کو لکھا منیر و بن شعیب نے

هذا ما كتبني الله عليه وسلم ليحسنة بين رواقه

یہ دوسرا مان ہے جو کھاریسول اللہ نے یحییٰ بن ربیع کے لئے

ذکر فی المواہب کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
لیحیثین رویہ صاحب ہلہ لما آتاکہ بتیو  
وصلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
واعطاء الجزیة - ونسخة الکتاب ہکذا  
بسم اللہ الرحمن الرحیم - ہذا اہنہ من اللہ  
وعجل النبی رسول اللہ لیلو حنا بن مرید اہل  
ایلہ اساقفہ فی سائرہم البیہر لمودہ اللہ  
ودمہ النبی من کان معد من اہل الشاہر و اہل  
الین من اہل البیہر من احد منہم صفا فانه لا  
یحول مالہ دون نفسه انه طیب لمن اخذہ  
من الناس انه لا یحل ان ینعی مالہ یزید نہ  
ولا ینقیرید نہ من یرا وجر - ہذا کتاب  
یحیم بن الصلت مسرجیل بن حستہ باذن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لزرقانی لعل  
حکمة تعد الکتاب انہ بمنزلة تعد الشاہد  
وان کلامہما کتب لسخنة او ان احدہما کتب  
بمضوی الا نحو تسب الیہا - و ہذا الکتاب  
بجملہ اللفظ اور ذہن احسن و کتابہ النبی  
فی غزوة تبوک و کذا ذکرہ ابن سعد عن  
الواقدی رحمہ اللہ -

ذکر کیا ہے مواہب میں یاد رکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ  
روایت کا نام ایک کو جبکہ آیا وہ آپ کے پاس جب تک میرا دراصلت کی  
رسول اللہ سے اور دیا آپ کو چیز یہ کہ نسخہ اس فرمان کا ہے جو کہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ اہل نہ سہے اللہ اور محمد بنی  
رسول اللہ کی جانب سے جو حنا بن روید اور اہل اہل اور اہل  
کے ملہ اور اہل کے تمام آدمیوں کے لئے جو شکلی اللہ  
میں ہوں ذمہ سے اللہ کا اور ذمہ سے صلہ کا اور اہل  
لوگوں کے لئے جو اوس کے ساتھ ہوں اہل شام اور اہل  
بین اور اہل بحرین اور اہل میں سے کوئی نئی بات کرے گا  
تو نہیں آڑے آئے گا اور اسکا مال اوس کی جان کے اور وہ مال  
پاک جائز ہو گا اور اوس شخص کے لئے جو اوس سے ملے اور نہیں  
جائز نہ کیے جاویں اس پانی سے جو کا وہ ارادہ کریں اور نہ  
اوس راستہ سے جو کا وہ ارادہ کریں خواہ شکلی کا ہی تری کہ  
یہ تحریر ہے جو حیم بن صلت اور شرجیل بن حستہ کے رسول اللہ  
کے حکم سے کیا زرقانی نے کہ شاید کتب تعد و کتابہ یہ کہ  
بمنزلة تعد و گواہ کے ہے یا کہ دو دو نے ایک ایک نسخہ لکھا یا کہ  
ایک نے دوسرے کی موجودگی میں لکھا پس نسبت لگائی دو کتابیں  
اور یہ فرمان ابن ابی اسکلوس سے بیان کیا ہے ابن اسحق نے اور  
ابن سعد نے کہ ہے اکیلی میری سے غزوہ تبوک کے ذکر میں اور  
اسی طرح ذکر کیا ہے ابن سعد نے برہایت و اقدی رحمہ اللہ

## ہذا ما کتب صلی اللہ علیہ وسلم ایضا لیحیثین رویہ

یہ نہ مان ہی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیحیثین رویہ کو

ثم قال ذکر ابن سعد ایضا انہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کتب لیحیثین رویہ سوارت اہل ایلة  
سلمو ثم قال ایضا لیکم اللہ الذی لا الہ الا  
ہو وانی لہ ان لا تلتکم حتی اکتب لیکم فاسلم

پھر کہا اور ذکر کیا ابن سعد نے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
لیحیثین رویہ اور سرداران اہل ایک کہ کہ سلامت رہے تو ہم میں  
جو میان کتابوں طرف متاسے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی  
معبود و گمراہی اور میں نہیں لڑوں گا تم سے یہاں تک کہ مجھوں

واعط الجزية واطع الله ورسوله ورسلا  
واكرمهم اكرمهم كسوة حسنة فمما رضى  
رسلى فاني قد رضى وقد علم الجزية فان  
اردت ان يا امنوا البر والجر فاطع الله ورسوله  
ويمنع عنكم كل حق كان للعرب العجم الا حق  
الله وحق رسوله وانك ان ردتمهم ولم  
ترضهم لا اخذ منكم شيئا حتى اقاتلكم  
قاسبي الصغار وقاتل الكبير والى رسول  
الله بالحق او من بالله وكتبه ورسله  
والمسيح من مريوانه كلمة الله والى او من  
به انه رسول الله وانت قبل ان يمسكر  
الشرفانى قد اوصيت رسله بكرم واعط  
حرملة ثلثة اوسق من شعير وان  
حرملة شفع لكر والى لولا الله وذلك  
لما راسلكم شيئا حتى تروى الجيوش  
وانكم ان اطعتم رسلى فان الله لكرم جارك  
ومحمد ومن كان معه ورسلى شرجيل  
وابو حرملة وحريث بن زيد الطائى  
فانهم مما فاضوا عليه فقد رضى  
وان لكر ذمة الله وذمة محمد رسول الله  
والسلام عليكم ان اطعتم  
قال الزرقانى لعل هذا كما ترون  
ارسل الجينة قبل اتيانه اليه صلى الله  
عليه وسلم فانه لم يقم بضرب الرسل  
الجزية واتى هو بنفسه للمصطفى و  
اهدى له وصالحه فحينئذ كتب  
له الكتاب بمن كورا ولا فلا منافاة -

تم کو پس اسلام لے آ اور جزیہ دے اور اطاعت کرانہ  
اور رسول کے قاصدوں کی اور اکرام کروانکا اور انکو ہم سعادت  
دے پس جبکہ راضی ہو گئے تہہ سے میرے قاصد تو  
راضی ہوں گائیں اور تحقیق معلوم ہے جزیہ میں اگر ارادہ کرو  
تم یہ کہ بغیر رجم و بجر میں تو اطاعت کرو اور اس کے  
رسول کی اور رک جائے گا تم سے ہر وہ حق جو عرب و عجم کا  
تھا اگر حق اسد و حق رسول اور اگر حق نے انکو لوٹا دیا اور حق  
نہیں کہا تو انہیں لوں گا تہہ سے کچھ ہائیک کہ انہوں تم سے  
پس قید کرونگا بجز ان کو اور اڈالیں گا بڑوں کو اور میں رسول  
ہوں اشد کا سچا ایمان نہایتا ہوں اشد اور اسکی تمنا ہوں اور  
سب رسولوں الیسیح بن مریم کہ وہ کلمہ میں اشر کے ذین  
پیدا ہو گئے ہیں اس کے کلمہ سے اور میں ایمان رکھتا ہوں  
اسپر کہ وہ اشر کے رسول ہیں اور تجا میرے پاس پہنچاں  
سے کہ ہر پوچھے لگو شرس میں نے وصیت کر دی ہے تمہاری  
بابہ اپنے قاصدوں کو اور دی حرمہ کو تین دس جو اور حرمہ  
نے سفارش کی ہے تمہاری پس اگر نہ ہوتا حکم اشد کا اور یہ  
سفارش تو انہیں مراسلت کہ میں باطل پہنچاں کہ دیکھ تو بکر  
اور اگر تم نے طاعت کی میرے قاصدوں کی تو اشد بہت لاف  
ہے اور محمد مسلم اور چا آپ کے ساتھ ہیں اور میرے قاصد شرجیل  
اور ابو حرمہ اور حریث بن زید طائی ہیں پس یہ جو حکم کریں گے  
تہہ تو راضی ہونگا میں اور سپر اور تحقیق فاسطے تیرے ذمہ  
اشد اور فخر رسول اشد کا ہے اور سلام ہو تم پر اگر تم اطاعت  
کرو کہاں تانی نے یہ نہ مان جیسا کہ ظاہر ہے یہ سچا بتا ہے کہ  
اوس کے رسول اشد کی خدمت میں حاضر ہونے سے وہاں ہیں  
اوسنے قاصدوں کو یہ مقرر کرنے پر تیرے دوست کی اور خود چلا آیا  
رسول اشد کے تہہ میں اور یہی آپکا اور صل کی آپ سے اور دست کئی گئی  
اوس کے لئے وہ تحریر چا مرد مذکور ہوئی پس نہیں ہے کوئی منافات

## ہذا ما کتب صلے اللہ علیہ لہو دخیبر

یہ وہ فرمان ہے جو کما رسول اللہ نے پیوند خیبر کو

تخریج کی ہے ابو داؤد نے باب القسم بالعتما میں اس حدیث بیان کی کہ ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے کہا خبر دی ہم کو ابن دہب نے کہا خبر دی محمد بن ابی بکر بن ابی بکر بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن سہل سے روایت کر کے وہ روایت کہتے ہیں سہل بن ابی شیبہ سے کہ خبر دی اوگما بنو شیمان اور انکی قوم کے بڑے بوڑھوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور عیصہ بن خیبر کی طرف بوجہ اس تخلیف کے جہاد کو پہنچی تھی پس آیا عیصہ اور خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل اسے لگے اور اللہ نے لگے ایک مجلس میں پس انھوں نے کہا یہودی نے پس کہا عیصہ نے قسم اللہ کی تم نے تم ہی اس سے مارا ہے کہا یہودی نے قسم اللہ کی ہم نے نہیں قتل کیا پس کیا وہ اپنی قوم کے پاس اور لوگ کیا اور نے یہ پھر چلے اور عیصہ اور ان کے پہاڑی بھائی بڑے تھے اور عبد الرحمن بن سہل میں بھیجے کلام کہ چاہا اور انہوں نے یہی خبر دی تھی تو فرمایا رسول اللہ نے کہ یہ میرا آپ کی عمر سے قوی تر ہے بڑا خشک کرے پس کلام کیا عیصہ نے پھر عیصہ نے میں فرمایا تو وہ بت دیں کہ اسے ساتھی کے یا لڑائی کا اعلان دے چاہا چنگے پس کہا اوگما رسول اللہ نے انکی بابت تو انہوں نے جواب کہا کہ قسم اللہ کی ہم نے اسکو قتل نہیں کیا پس فرمایا رسول اللہ نے عیصہ اور عیصہ اور عبد الرحمن سے کہ یہ قسم کھاتے ہو تم اور حق ہو رہے ہو چاہے جانی کے خون کے تو کہا کہ نہیں فرمایا کہ یہ قسم کھائیں یہود تو کہا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں پس دیت دی اوگما رسول اللہ نے اپنے پاس سے پس پیچھے اوگما سو ادھ سہا تک کہ وہ ادھ کے گھر پہنچا دیے گئے اور انھوں نے ان کے جیسے کہ وہاں سے کیا ہے ابو داؤد نے

انحورج ابو داؤد فی باب القسم بالقسامة قال حدثنا احمد بن عمرو بن السرح قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني مالك عن ابی ایسے بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل عن سہل بن ابی خبیثۃ انه اخبرہ ہوا رجال من کبراء قومہ ان عبد اللہ بن سہل عیصۃ خرجا الی خیبر من ہمدان صابھ فالت عیصۃ فاکخبر ان عبد اللہ بن سہل قد قتل بطرح فی فقیذ او عین فاتی یحود فقال لہم اللہ قتلتوا قالوا واللہ ما قتلناہ فاقبل حتی قدم علی قومہ فذکر لہم ذلک شر قبل ہو واخوہ حویصۃ وهو اکبر منہ وعبدالرحمن بن سہل فذہب عیصۃ لیتکلم وهو الذی کان یخبر فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکبر کبریر بن السد فذہب عیصۃ لیتکلم عیصۃ فقال اما ان ید اصابکم اما ان ید فی ثوا الحرب فکتب الیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہذا لک فکتبوا واللہ ما قتلناہ فقال صلے اللہ علیہ وسلم عیصۃ وعیصۃ وعبدالرحمن التخلیف وتسقونہم صابھ قالوا قال فقتلناہ الیہم قالوا الیسوا مسلمین فوراہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن عبد اللہ بن سہل ما قتہ ناکتۃ حتی اخلت علیہم الدار ولفظ الکتاب کما رواہ ایضا ابو داؤد فی باب ترک الفیود

بالتسامة بطريق عبد العزيز بن يحيى  
الحواشي هكذا -

ہی باب ترک التذوق بالتسامة میں عبد العزیز بن یحییٰ  
حواشی کے طریقہ سے یہ ہیں کہ  
یہ لکھا ہے کہ میں مقتول پس دیت اذاکر دتم اؤس کی

انہ قد وجدنا بن اظہر کہ قتیل فداؤہ

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم في خيبر في عهده الاسلام  
في سنة من لم يكن في رسول الله في يوم خيبر في دعوت الاسلام في سنة

ذکر کر کے سیرت محمدیہ میں کہ مخزن کی ہے ابو اسحق اور  
ابو نعیم نے ابن عباس سے کہ کفار رسول اللہ نے  
فرمان یہود خیر کی طرف کہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم و فرمان ہے محمد رسول اللہ کی  
جانب سے جو ساقہ میں ہوئی کے رسالت میں اور ہر ہائی میں  
اوس کے اور تصدیق کر لیا لے میں اوس کی جن کو لائے  
موتی لے کر وہ یہود اور لے اہل قہرات کیا اصر نے تم سے  
نہیں کہا ہے اس پاد کے تم اسکو اپنی کتابوں میں کہ محمد اللہ کے  
رسول ہیں اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں بہت سخت میں کفار  
پر اور بہت رحم دالے ہیں آپس میں دیکھنے کا قہر و گور کا دلید  
تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور نہ نشانی اوس کی اور میں قسم  
دلا تا ہوں کہ کو اللہ اور اوس کی جس نے امدی سے تم پر قہر  
اور قسم دلا تا ہوں اوس ذات کی جس نے کھلایا تھا سے بزرگوں  
کو خون و سلوکے اور شک کیا اور یا تھا سے باپ دادا کیسے  
یہ سب کچھ نہجیات دی اؤ کو فرعون اور اوس کے کام کی کیا  
نہیں خبر دیتے تم چھوڑ کیا پائے جو تم اوس کتاب میں جو قہر  
کی اللہ نے تم پر کہ ایمان لاؤ غریب اور تحقیق ظاہر ہو گئی ہدایت  
گر ابی سے اور باہر ہوں میں تم کو اللہ اور اوس کے رسول

ذکر فی السیرۃ الحمداۃ انہ اخبر ابو اسحق  
وابو نعیم عن ابن عباس قال كتب  
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يهود خيبر  
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد  
رسول الله صاحب موسى واخيه  
والمصدق بما جاء به موسى الا ان  
الله قال لكم يا معشر يهود واهل التوراة  
واذكر ليجدون ذلك في كتابكم محمد  
رسول الله والذين آمنوا معه اشداء  
على الكفار من حياء بينهم تراهم ذكرا سجدا  
يبتغون فضلا من الله ورضوانا الى ان يشئ  
بالله وبألذي انزل عليكم وانشدكم  
بألذي اطلعهم من كان قبلكم المنة والسخوة  
وابين البحر لا بأكفكم حتى انجا هرون فرعون  
وعمله الا انخيرتوني هل تجدوني فيما انزل  
الله عليكم ان تؤمنوا بجمدا قلاتين للرشدا  
من النغي وادعوا كمال الله  
واني ونسوق له -

تمت بالخیر

کتبہ احقر ابو اسحق

## هذا ما كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ثمامة بن اثال في قولش تنه<sup>۱۶</sup>

یہ سہاں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ثمامہ بن اثال کو دہرا غار شریف کے

قال الحافظ ابن الاثير في الاسد اخبرنا  
ابو جعفر عبيد الله بن احمد بن علي باسناد  
الى بن نض بن بكير عن ابن اسحاق عن  
سعيد المقبري عن ابى هريرة قال  
كان اسلم ثمامة بن اثال الحنفي  
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا  
الله حين عرض لرسول الله صلى  
الله عليه وسلم مما عرض ان يمكنه  
منه وكان عرض لرسول الله صلى  
الله عليه وسلم وهو مشرك فاذا قتله  
فاقبل ثمامة معتقرا وهو على شركة  
حتى دخل المدينة فخير فيه باحتي  
اخذ فاتي به رسول الله صلى الله عليه  
وسلم فامر به فربط الي عن دمن  
عبد المسجد فخرج رسول الله صلى  
الله عليه وسلم عليه فقال مالك  
يا ثمامة هل امكنتي الله منك فقال  
قد كان ذلك يا محمد ان تقتل  
تقتل ذا دهر وان تعف تعف عن  
شاكر وان تسأل ما لا تعطه  
فمضى رسول الله صلى الله عليه  
وسلم وتركه حتى اذا كان  
من الغد مر به فقال مالك  
ما ثمامة قال خير يا محمد ان

حافظ ابن الاثير نے کتاب اسد الغابہ میں  
روایت کیا ہے اپنی سند سے بواسطہ  
عبید اللہ بن احمد بن علی بن ابی اسحاق  
وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے  
وہ روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے  
وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہا کہ تھنہ  
ثمامہ بن اثال حنفی کے اسلام کا یہ ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
انہوں سے دعا کی جبکہ وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے  
کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
اولیٰ پر قبضہ دیدے اور جبکہ وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے  
حالت شرک میں تھے پس ارادہ کر لیا تھا  
ان کے قتل کا پس آئے تھے ثمامہ عمرہ  
کی حالت میں کہ شرک کی حالت میں عمرہ  
کی نیت کی تھی پس دین میں داخل ہوئے  
اور پھر رہے یہاں تک کہ گرفتار  
کیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں لائے گئے پس آپ نے  
حکم فرمایا اور سجد کے ستون سے باندھے  
گئے پس تشریف لائے انکے پاس رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہوا تجھ کو

تقتل تقتل ذاد موان تعف تعف  
عن شاکروان تسأل ما لا تعطه  
ثرا انصرون رسول الله صلی الله  
علیه وسلم قال ابو هريرة فجعلنا  
المساكين نقول بیئنا ما نمنع  
بدام ثامة والله لا کلة من  
خبر ورسنية من فدا انا احب  
الینا من دم ثامة فلما کان  
من القدامر به رسول الله صلی  
الله علیہ وسلم فقال مالک یا ثامة  
قال عیر یا محمد ان تقتل تقتل  
ذاد موان تعف تعف عن شاکر  
وان تسأل ما لا تعطه فقال رسول  
الله صلی الله علیہ وسلم اطلقوه  
فقد اغفوت عنک یا ثامة فخرج  
ثامة حتی اقی حائطا من حیطان  
المدینة فاغتسل فیہ وتطهر وطهر  
شیابہ ثرجاء الی رسول الله صلی  
الله علیہ وسلم و هو جالس فی  
المسجد فقال یا محمد لقد كنت  
وما وجه ابغض الی وجهک ولا هی  
ابغض الی من دینک ولا بلدا  
ابغض الی من بلدک ثم لقد  
اصحبت وما وجه احب الی  
من وجهک ولا دین احب الی  
من دینک ولا بلد احب الی  
من بلدک وانی اشهد ان لا اله

ثامہ کیا اللہ تعالیٰ نے چکو تہر قدرت دی ہے ثامہ  
نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا  
ہے اگر تم قتل کرو گے تو مستحق قتل کو قتل کرو گے  
اور اگر معاف کرو گے تو شکر گزار شخص کو معاف  
کرو گے اور اگر مال چاہو گے تو مال نذر کیا جائے گا  
آپ واپس تشریف لے گئے اور ثامہ کو اسی طرح سے  
دوسرے دن تک رہنے دیا۔ پھر دوسرے روز نطن  
کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا ہوا انجکولے  
ثامہ عرض کیا اے محمد خیر ہے اگر تم قتل کرو گے تو  
مستحق قتل کو قتل کرو گے اور اگر معاف کرو گے تو شکر گزار  
شخص کو معاف کرو گے اور اگر مال چاہتے ہو تو مال نذر  
کیا جائے گا۔ پھر لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اون کے پاس سے حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ہم  
مساکین لوگوں نے کہا کہ کیا رسول اللہ آپ ثامہ کو  
قتل کر کے بھیالیں گے ایک لقمہ روٹی کا اور تھوڑا  
ساگھی قسم اللہ کی بہتر ہے اگر یہ قسم دیدے  
جب اوس سے دوسرا روز ہوا پھر اون کے پاس  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا  
کیا ہوا انجکولے ثامہ عرض کیا خیر ہے اے محمد اگر آپ  
قتل کرو گے تو مستحق قتل کو قتل کرو گے اور اگر معاف کرو گے  
تو شکر گزار شخص کو معاف کرو گے اور اگر مال چاہو گے تو  
مال نذر کیا جائے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کہ ثامہ کو کہو کہ وہ اس لئے کہ میں نے  
اس کا حضور معاف کر دیا میں نکلے ثامہ مسجد سے اور  
مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں آئے پھر غسل  
کیا اور پچھلے پچھلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئے۔ آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے ثامہ نے

الا الله واشهد ان محمدا عبده  
 ورسوله يا رسول الله اني كنت  
 خروجت معقرا وانا على دين قومي  
 فاسروني اصحابك في عسرة  
 فسير في صلى الله عليه وسلم  
 عليك في عسرة فسيرة رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم في عمرته  
 وعلمه فخرج معقرا فلما قدم  
 مكة وسمعت قريش يتكلم  
 بامر محمد قالوا صبأ ثمامة فقال  
 والله ما صبوت ولكنني اسلمت  
 وصدقت محمد او امنت به والذي  
 نفس ثمامة بيده لا يا تيمر عجة  
 من اليمامة وكنانة ريف  
 اهل مكة حتى ياذن فيها رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم وانصرف  
 الى بلده ومنع الحمل الى مكة  
 فجهدت قريش فكتبوا الى  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يسألون له بارحاً مهجراً ان اكتب  
 الى ثمامة يغني له من حبل الطعام  
 ففعل ذلك رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم واخرجه ابو عمرو  
 ابن عبد البر عن عبد الوزاق  
 عن عبد الله وعبد الله بن عمرو  
 عن سعيد المقبري عن ابى هريرة  
 ان ثمامة بن اثال الحنفي -

عرض کیا کہ اسے محمد کوئی منہ آپ کے منہ سے زیادہ مجھ کو  
 مبنوض نہ تھا اور کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجھ کو  
 مبنوض نہ تھا۔ اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مبنوض  
 نہ تھا پس ہو گیا میں ایسی حالت میں کہ کوئی منہ آپ کے  
 منہ سے زیادہ مجھ کو محبوب نہیں اور کوئی دین آپ کے دین  
 سے زیادہ مجھ کو محبوب نہیں اور کوئی شہر آپ کے شہر سے  
 زیادہ مجھ کو محبوب نہیں۔ اور گھبراہٹ دیتا ہوں کہ سوائے  
 اللہ سبحانہ کے کوئی معبود نہیں۔ اور محمد اوس کا بندہ  
 ہے اور اوس کا رسول ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم میں نیت عمرہ کی کہ اپنے گھر سے نکلتا ہوں اس  
 حالت میں کہ اپنے قوم کے دین پر تھا۔ پس آپ کے  
 اصحاب نے مجھ کو حالت عمرہ میں قید کر لیا ہے پس آپ  
 مجھ کو حکم دیجئے کہ میں عمرہ کی حالت میں چلا جاؤں۔ آپ نے  
 اوکو عمرہ کی حالت میں بھیجا اور عمرہ کے احکام کی اوکو  
 تعلیم فرمائی۔ ثمامہ نے بحالت عمرہ مدینہ سے سفر کیا اور  
 کہیں داخل ہوئے۔ جب قریش نے انکو ستا کر ثمامہ  
 محمد کی اطاعت کی باتیں کرتے ہیں تو قریش نے کہا کہ ثمامہ  
 بدوین ہو گئے ثمامہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں بدوین  
 نہیں ہوں۔ لیکن اسلام لایا ہوں اور محمد پر ایمان لایا ہوں  
 اور اوس کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور قسم ہے اوس  
 ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں ثمامہ کی جان ہے  
 نہیں لائیں گے ہم ایک دانہ لک یا اس سے زیادہ جس سے  
 کہ عظیم میں غلہ آیا کرتا تھا۔ جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے اور ثمامہ اپنے ملک کو لوٹ  
 آئے اور کہی جانب غلہ کی بار برداری کو روک دیا جس  
 سے تنگی میں پڑ گئے قریش پس قریش نے سوسینہ بھیجا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور اوس میں درخواست کی



وساق الحدیث الی ان  
قال وکانت  
مبدیة قریش ومانعهم  
من الیماة ثم خرج  
یحیی عنهم ما کان  
یا تیمهم من مبدیهم  
و منافعهم فلما اخرجوه  
کتبوا الی رسول  
الله صلی الله علیه وسلم  
ان عهدنا بک و انت  
تأمر بصلاة الوحده  
و تحض علیها و ان  
ثمامة قد قطع  
عتامیرهما و افتونا  
فان رأیت ان  
تکتب الیه  
ان یخلف بیننا و  
بین میں تنا  
فان فعل فکتب  
الیہ سوال الله  
صلی الله علیه وسلم  
ان خل  
بین قومی و بین  
میر تمہ  
الحدیث

+++

رحمہ الخلیل سے یہ کوفر مان ہیجے شامہ کو غلہ کی  
بار برداری کو ہماری طرف مانع نہو پس ایسا ہی کیا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس قصہ کو  
حافظ عبد البر نے بھی روایت کیا ہے حافظ  
عبد الرزاق نے اور انہوں نے مجید الدین عبد اللہ  
ابن عمر سے اور انہوں نے مجید مقبری سے اور انہوں  
نے ابو ہریرہ سے کہ شامہ بن اثال خنی کا طرح  
پر ایمان لائے اور اسلئے قصہ کا یہاں تک پہنچایا  
کہ کہا تھا ملک یامہ قریش کے لیے غلہ کی آمد کی  
جگہ اور تجارتی منافع بھی قریش کے لیے ملک مکہ  
سے بہت کچھ تھے۔ پس شامہ اپنے ملک  
گئے اور غلہ قریش کا روک لیا اور منافع تجارتی بھی  
جب قریش کو اس کا نقصان محسوس ہوا تو قریش  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
عرضہ کیا کہ ہماری آپ کے ساتھ صلہ ہے  
اور معاہدہ ہو چکا ہے اور آپ صلہ رحم کا حکم  
دیتے ہو اور اس پر ترغیب دلاتے ہو اور  
حال یہ ہے کہ شامہ نے ہم سے غلہ کو ترک  
کر دیا جس سے ہم کو بہت ضرر پہنچا۔  
پس اگر آپ کی رائے ہے کہ آپ  
اون کو فرما دیں جس سے غلہ کو ہماری جانب  
نہ روکیں تو ایسا کیجئے۔ اس بنا پر یہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان کیا کہ قریش  
کی جانب عہدہ لے کر اون کی قوم کو جانے  
دیں

+++

## متعلق بکتاب عجاۃ بن مزارۃ السلسی ۲۲ سلسلہ سطر ۱۱ صفحہ ۲۵

وقال في السيرة الشامية روى الطبراني في المعجم  
برجال ثقاة عن جماعة بن مزارۃ رضي الله عنه  
قال عظمي رسول الله صلى الله عليه وسلم جماعة بن مزارۃ ارضاً  
باليامة يقال له الغوث وكتب له بذلك كتاباً من  
تجرب رسول الله صلى الله عليه وسلم لجماعة بن مزارۃ من بني  
سلسی انی قد اعطيتك فن خالفني فيها فالتا وكتب  
يزيد - هذا ما قال وفيه اختلاف يسير -

سيرة شامیه میں کہا ہے کہ طبرانی نے بروایت رواة ثقاة  
مجاہد بن مزارۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد کو ملک یامہ  
میں معافی کی زمین جو غزوہ کے نام سے مشہور تھی عطا  
فرمائی اور فرمان میں سنڈایہ کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی جانب مجاہد بن مزارۃ کے نام جو بی سلی سے جو کہ شیخین  
تجربہ عطا فرمائی جو میں میری مخالفت کرے اس کی سزا دے دو اس میں

## کتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لجماعة بن سلمة اليماني رضي الله عنه ۲۳

قال في السيرة الشامية روى الحافظ ابو بكر  
احمد بن عمرو بن عاصم النبيل عن جماعة بن سلمة  
اليماني رضي الله عنه قال اثبت رسول  
الله صلى الله عليه وسلم فاقطعني  
انقادة واعوانة والجبل وكتب  
لي - بسم الله الرحمن الرحيم  
اني اقطعك العوارة واعوانة  
والجبل فمن حاجك فأتني -

احمد بن عمرو بن عاصم النبيل نے روایت کیا حضرت  
مجاہد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے اراضی  
غزوہ اور اعوانہ اور جبل عطا فرمائی اور اس کی  
سند میں یہ فرمان لکھا کہ میں نے تجھ کو غزوہ اور  
اعوانہ اور جبل اراضی معافی میں عطا کی۔ پھر میں حضرت  
ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حاضر ہوا تو انہوں نے

ثما اثبت ابابكر بعد رسول الله صلى  
الله عليه وسلم فاقطعني الحضرة  
ثما اثبت عمر بعد ابابكر فاقطعني  
وروى الحافظ النبيل ايضا عن  
سراج بن هلال بن سراج  
بن مجاعة قال وفدت  
الى عمر بن عبد العزيز فاخرجت  
اليه هذا الكتاب فقبله ووضع

مجھ کو حضرت سلمہ نام کی زمین اور عطا کی پھر میں حضرت  
ابوبکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں  
حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اور بھی زیادہ زمین عطا  
کی۔ اور حافظ نبیل نے سراج بن ہلال بن سراج  
بن مجاہد سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ میں عمر بن  
عبد العزیز کے پاس گیا اور ان کو یہ فرمان  
دکھایا تو انہوں نے اس کو بوسہ دیا اور کہہ کر  
لگایا

## ترجمہ عبارت صفحہ ۱۳۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان

سیرۃ نبویہ میں لکھا ہے کہ وہ دعا اور وہ منہ ان جو بنی ہند کے لئے فرمائی گئی اور کو نظر قائر سے دیکھنے کے کیا خوب مطالبتی ہے بنی ہند کے لغت سے اور پورا حصہ برابری کا لئے ہوئے ہے الفاظ کے نامہ ہونے میں۔ پھر اس پر مزید برآں غیبی نظم کلمات و حسن ترکیب بھی ہے یہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سے یہ خاصہ ہے کہ آپ ہر ایک اہل لغت سے اس کی زبان میں تمام فرماتے تھے باوجود اس کے کہ اہل عرب کی لغات میں بہت اختلاف ہے اور ترکیب الفاظ اور سلیقہ ہر اہل زبان کا عرب میں اختلاف ملکی کی حیثیت سے جدا جدا ہے اور چونکہ کلام بنی ہند کا اور فصاحت و بلاغت اور انکی اس سلیقہ کی تہی اور ان کے الفاظ مستعملہ بیشتر ان کے محاورات میں وہی تھے جو ان کے سابق کلام میں مذکور ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں الفاظ کو ان سے خطاب کرنے میں استعمال فرمایا۔ پس ان الفاظ کا استعمال کرنا ان کے ساتھ بات کرنے میں فصاحت میں غلغلہ انداز نہیں بلکہ بلاغت کا اعلیٰ درجہ ہے اگرچہ وہ الفاظ بہ نسبت دوسری قوم عرب کے اجنبی و غیر مستعمل ہوں۔ کیونکہ بدو کا کلام بہ نسبت شہری زبان کے بدو کے لئے زیادہ تر فصیح ہے کہ وہ اپنی زبان سے تجاؤ نہ کرے اگرچہ بدو شہری زبان بھی سن سکتا ہے اور سمجھتا ہے جیسے پارسی زبان کا شخص عربی سن سکتا ہے اور یہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قوت الہیہ اور مہیت دہانیہ کی وجہ سے تھا کہ رسالت آپ کی تمام مخلوق اور تمام بنی نوع انسان سیارہ و مشرق و سپید کی جانب سے اس لئے سبجائے تعالیٰ نے آپ کو تمام لغات اہل زمین کی تعلیم فرمائی تھی کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کیا رسول نہ بنایا اگر اس کی قوم کے لغت کا اور رسالت آپ کی جب عام ہے جمیع خلق کی جانب تو آپ کو لغات جمیع مخلوق کے تعلیم کیے گئے کہ ہر اہل زبان سے آپ اسی کی زبان میں بات کریں کہ وہ سمجھ جائے پس یہ مرتبہ آپ کی معجزات سے ہوا۔ اس لئے آپ نے اہل حبش سے اور انکی زبان میں بات کی ہے اور فارسی شخص سے فارسی زبان میں چنانچہ روایات حدیث و سیر سے یہ بات ثابت ہے انتہی اور واقعی عیاض نے آپ کے کلام کی فصاحت و بلاغت کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ فصاحت میں نہایت برتر محل پر ہے اور اس مقام پر ہے جسکی بلندی پوشیدہ نہیں طبیعت کی سلامتی میدان کلام کی فراخی قطع کلام کے ایجاز الفاظ کی فصاحت کلام کی ترکیب معانی کی فصاحت تکلف کی نہ ہونے میں ان سب امور میں جو ان حکم عطا فرمائے گئے تھے اور فوائد و کمالات سے خاص بہرہ مندی پائے ہوئے تھے اور سب عربوں کے مختلف زبان سے واقف فرمائے گئے تھے ہر ہر قوم سے اور انکی لغت میں خطاب فرماتے اور ان کے محاورات استعمال فرماتے اور میدان بلاغت میں جولانی



# غَلَطَانَا مَعَرَبِي رَسَالَاتِ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۳	عنه وعطط	عنه وعطط	۲۴	۱۳	فی التکفی	وفی التکفی
۱	۱۳	امیر المؤمنین	امیر المؤمنین	۳۵	۱۹	اعتق	اعتق
۲	۱۵	النساء اللتی	النساء غلطہ الزمرہ اللتی	۲۶	۶	بما تہ	بما تہ
۵	۸	واجبنا لہا	واجبنا لہا	۴	۱۶	بعض	بعض
۷	۱۱	شوکانی	الشوکانی	۲۷	۱	فاتینا شیخا	فاتینا شیخا
۸	۲۲	ایونا	ایونا	۲۸	۱۲	موسی بن سلیمان	موسی بن سلیمان
۸	۳	غیر المکاتیب	غیر المکاتیب	۳۹	۱۶	لا یقرأ	لا یقرأ
۹	۲	سمان	سیمان	۳۰	۱۵	حزار	ضراد
۷	۸	وقد علی النبی	وقد علی النبی	۳۷	۲	البختری	البختری
۷	۹	وسلموا نحوہ	وسلموا نحوہ	۳۸	۵	ما یجکون فقالوا یوم	ما یجکون فقالوا یوم
۱۰	۲۷	والغزری	والغزری	۷	۶	فخیرہم	فخیرہم
۸	۲	یا زہم	یا زہم	۳۹	۱۱	وازہدہ	وازہدہ
۷	۳	ان تقدما	ان تقدما	۲۰	۳	جازیہ	جاریہ
۱۲	۳	البندابی	البندابی	۴۱	۳	اوردہ	التقریر اوردہ
۱۳	۱۱	کثیرہم کتابا	کثیرہم کتابا	۲۳	۲	عن	علی
۱۴	۲۲	الجهنمی الی	الجهنمی وقدالی	۲۲	۱۶	وامام	وکامام
۱۵	۲	الحديث	الحديث	۴۵	۱۵	واين للیون	واين للیون
۷	۱۳	الهندی	الهندی	۷	۲۵	متفرق	متفرق
۱۸	۸	قال وقدما	قال وقدما	۴۶	۱۸	وجوب الجمع	الوجوب یتم الجمع
۷	۱۵	کتب بسم الله	کتب بسم الله	۴۷	۲۰	قالول	قالول
۷	۱۹	عن ابیہم عن محمد	عن ابیہم عن محمد	۵۱	۲	ابن سعد	ابن سعد
۱۹	۱	ابش	ربش	۷	۳۲	والتمیم	والتمیم
۷	۱۸	اردو الجیش	اردو الجیش	۵۲	۹	بیکرة	بیکرة
۲۰	۲	اقبل وحیة	اقبل وحیة	۵۳	۱۷-۱۷	الیمین کتبوا	الیمین وقال کتبوا
۷	۱۱	وحیة	وحیة	۵۶	۶	للافاقی	للافاقی
۷	۱۳	وحیة	وحیة	۷	۲۲	دینازا	دینازا
۲۱	۹	والشئبه	والشئبه	۵۸	۱۰	والی	والی
۲۲	۶	لعث	لعث	۷	۱۶	سدرات	سدرات
۷	۲۴	سبز	سبز	۵۹	۱۱	آذاهم	آذاهم
۲۳	۱۰	وقد فاسلم	وقد فاسلم	۶۰	۹	ماحسن	ماحسن
۷	۱۸	مالک فی نصر	مالک فی نصر	۶۲	۱۸	قد نزل الیہ	قد انزل الله

صفحہ	سطر	خط	مصنف	صفحہ	سطر	خط	مصنف
٤٢	٢٤	مغراء	مغراء	١٠١	٢٥	قبیة	قبیة
٤٣	٨	ورما	ورما	٢٤	٢٤	جلسيا	جلسيا
٩	٩	مذرة	مقدرة	١٠٢	٢	معاذ القبيلة حليمة	معاذ القبيلة حليمة
٢٤	٢٤	يا صوة	يا صوة	٨	٨	جلسيا	جلسيا
٢٥	٢٥	احبوا	احبوا	٢٤	٢٤	و	و
٢٦	٢٦	الي عمل	الي عمل	١٠٢	٢٣	خمسة	خمسة
٢٨	٢	وذاط	وذاط	١٠٥	١٠	وقد	وقد
١١	١١	يعتم	يعتم	١٢	١٢	فقال	فقال
٢٢	٢٢	الغلاية: قال الزبيدي	الغلاية: قال الزبيدي	١٤	١٤	ما لله	ما لله
١٤	١٤	نهيته	نهيته	١٩	١٩	الابوح	الابوح
٢١	٢١	وخولا	وخولا	١٠٦	١٣	حكم	حكم
٢٠	٢٠	فانتموا	فانتموا	١٥	١٥	الركوب القلو	الركوب القلو
٢٧	٢٧	ابدا	ابدا	١٠٤	٥	رابعث	رابعث
٢١	٢١	عن	عن	١٠٨	٢٢	لحضة	لحضة
٢٥	٢٥	حرمة حشر	حرمة حشر	١٠٩	١٩	الازل	الازل
٢٢	٢٢	الى	الى	٢٠	٢٠	الشربة	الشربة
٢٢	٢٢	ليشرب	ليشرب	١١٠	٨	مغضبة	مغضبة
٢٤	٢٤	طبخ	طبخ	١١١	١٨	فلما	فلما
١٠	١٠	المعدون في	المعدون في	١١٢	٢٤	وقتها	وقتها
١٣	١٣	والسلا	والسلا	١١٣	١٠	من فقهاء	من فقهاء
٢	٢	اعطك	اعطك	١٤	١٤	حاشية على كتاب بيان فصاحته	حاشية على كتاب بيان فصاحته
١٤	١٤	اكتنه	اكتنه	١٤	١٤	بن محمد بن فلاح	بن محمد بن فلاح
٨٩	١٤	طبيته	طبيته	١١٢	٥	لمر	لمر
٩١	٤	عنية	عنية	١١٥	٣	كما اقول	كما اقول
٩٢	٤	بيعت	بيعت	١٠	١٠	بمقتنه	بمقتنه
٩٣	٩٣	حاشية عومز	حاشية عومز	١١٤	١٣	المتبرع	المتبرع
٩٤	٤	سودان	سودان	١١٨	٤	مخرجه	مخرجه
٩٤	٢٤	ورقا بزر سودان	ورقا بزر سودان	١١٩	٣	بأمنهم	بأمنهم
٩٤	٤	عمر	عمر	٤	٤	الله اليه وذمة	الله اليه وذمة
٩٤	٢٢	بفقتنم	بفقتنم	٨	٨	رسوله متعلق بكتاب	رسوله متعلق بكتاب
٩٨	١	لتصرف	لتصرف	٨	٨	بن خزيمة واخرجه	بن خزيمة واخرجه
٩٩	٣	المسلم	المسلم	١٢٠	٤	مخرج	مخرج
١٠٠	١٣	الكفر الحبيشة	الكفر الحبيشة	١٤	١٤	ان صارت لاني	ان صارت لاني
١٠١	١٠	من	من	١٢١	٤	خزرج	خزرج

صفحة	سطر	فلمط	صحيح	صفحة	سطر	فلمط	صحيح
١٣١	١١	التشويل	التشويل	١٣٥	١٣	لا تخذوا	ولا تخذوا
١٣٢	٢٥	فيما	فيما	١٣٦	١٤	ابن سبيل	ابن السبيل
١٣٣	١١	الحوام	الحمر	١٣٧	١٩	العيب	الغب
١٣٤	١٢	وزير	وزيرا	١٣٨	٣	عقبة	عقبة
١٣٥	٩	الصالح	الصالح	١٣٩	١١	فيه	في
١٣٦	١٩	عن صا	عن صا	١٤٠	١٩	ربيه	ربيعه
١٣٧	٩٤	شيخ الدحلاني	الشيخ دحلان	١٤١	٣١	وقد	وقد
١٣٨	١٨	له	لنا	١٤٢	٤	افس سلسي	الفس السلسي
١٣٩	١٢	ابن عبيدة الجراح	ابن عبيدة بن الجراح	١٤٣	١٣	يا بل	يا بل
١٤٠	١٥	قوى	قوى	١٤٤	١٨	اثبت والنبى	اثبت النبى
١٤١	١٤	فليرعوها	فليرعوها	١٤٥	٩	لوزيل	لوزيل
١٤٢	١٣	اباحه	اباحته	١٤٦	١٣	في اسمه	في اسمه
١٤٣	١٢	الى النبى	الى النبى	١٤٧	١٣	الناس الاسلام	الناس الاسلام
١٤٤	٩	اموك الكرم	اموك الكرم	١٤٨	٢٥	محمداه اكاريه	محمداه اكاريه
١٤٥	١٢	ابن اجزم	ابن اجزم	١٤٩	٢٣	ساة	ساة
١٤٦	١٣	حرم	حزم	١٥٠	٢٣	ومائة ففها	ومائة ففها
١٤٧	٢٣	اليهقى	اليهقى	١٥١	٢	وفي سبيل	ولا ين سبيل
١٤٨	٣	يصور	يصور	١٥٢	١١	ولا عاها	ولا عاها
١٤٩	٣	احرقنا	احرقنا	١٥٣	١٩	ينو	ينو
١٥٠	٢٩	ونبتكا	وليتكا	١٥٤	٢٧	نفسه	نفسه
١٥١	٨	ينو	ينو	١٥٥	٢٧	اتوتة	اتوتة
١٥٢	٢٩	ابنا	ابنى	١٥٦	٢٣	تنكافا	تنكافا
١٥٣	٢٥	بنو	بنو	١٥٧	٩	اللقى	اللقى
١٥٤	٢	بنو	بنو	١٥٨	١٣	بعد الاسلام	بعد الاسلام
١٥٥	٢٢	العشرى	العشرى	١٥٩	١٥	نظامه	نظامه
١٥٦	٢٢	موسعين	موسعين	١٦٠	١٢	الشعبي	الشعبي
١٥٧	١٨	خاد	خاد	١٦١	٢٤	يوما	يوما
١٥٨	٤	وفي ومعدا	وفي ومعدا	١٦٢	١٣	خير	خير
١٥٩	٢١	الكل	الكل	١٦٣	١٥	عالمها	عالمها
١٦٠	٢٣	المثبرين	المثبرين	١٦٤	٢٤	من الفتيا عليه	من الفتيا عليه
١٦١	٨	بروايته	بروايته	١٦٥	١٢	وعرقوا	وعرقوا
١٦٢	٨	عبيد بن ابي اسحق	عبيد بن ابي اسحق	١٦٦	٢٥	املاة	املاة
١٦٣	٩	بنو	بنو	١٦٧	١٦	ارض تظلى	ارض تظلى
١٦٤	٤	ابلغوها	ابلغوها	١٦٨	٩	الحلس	الحلس

صفحة	سطر	غاط	صغير	سطر	غاط	صغير
١٤٣	٢٩	مسحوق	سحمت	٢١٨	٢٩	عقبة بن علقمة بن
١٤٣	٢٠	والله لا يقتل	والله لا يقتل	٢٤	٢٤	اصق
١٤٥	١٥	الاحابيش	الاحابيش	٢٢١	٢	وفرنه
٢٧	٢٧	جاؤا	جاء	٢٢٢	٢٥	حارثة وفن
١٤٤	١٨	بعض على	بعض وعلى	٢٢٣	٢١	مسقة
١٤٩	٢-١	ثيبة	ثيبة	٢٣	٢٣	الشورى
١٨٠	٤	عبتاز	عبتاز	٢٢٣	٢٢	يقتنا
١٧	١٧	يخيل	يخيل	٢٤٤	٢٤	عنداني داود
٢٢	٢٢	عروا مطلقا	عروا مطلقا	٢٤٤	٥	الوضامين
١٨٢	١	الشبه	اشبه	٤	٤	"
١٨٣	١٠	اختلفوا	اختلف	٢٤٩	٩	انه رب
١٨٥	٢	اليتيمية	اليتيمية	٢٥٠	١	بالجوني
٢٢	٢٢	جيان	حبان	٢٥١	٤	الحاديت
١٨٨	٤	جرج	جرج	٢٢	٢٢	الهداية
١٨٩	١٣	الصيفي	الصفي	٢٢٧	٢٢٧	لسبب
١٩٠	١١	عروقال	عروين خيرقال	٢٥	٢٥	لقبول
٢٠	٢٠	اسهم	السهل	٢٨٢	٢٠	قصاد
٢١	٢١	حتى	حتى	٢١	٢١	الكتاني
٢٢	٢٢	مكيد	حكيد	٢٨٩	١٠	لم يستهده
١٩٢	١٣	مجة الصفاة	مجر الصفاة	٢٨٨	١٢	تزعي
١٩٥	١	وبتجوا	واحتجوا	٣٠٤	٢٢	الشيز
١٩٤	١١	لا انتفاع	الانتفاع	٣١٠	٢٣	وزق
١٩٤	٩	سيرة	السيرة	٢٩	٢٩	البشر
١٩٩	٩	جامع الزهر	الجامع الزهر	٣١٥	٩	بادوباد
٢٠٢	١٩	العيب	الغيب	٣١٤	٢	اهلة
٢٠٣	١٢	اقاجاء	اذا جاء	٣١٨	٣٠	سراة
٢٠٥	٢٣	الانف اوغى	الانف انا اوغى	٣١٨	٣٠	فاضوك
٢١٠	٢١	تزيغ	تزيغ			
٢١٣	١٩	عجميها	عجميها			
٢١٤	١٥	هذا الكتب	هذا الكتب			
٢١٨	١٢	برويتته	برويتته			
٢١٩	١٩	فضيعوها	فضيعوها			
٢٢٣	٢٣	بادمر	يادر			



# غلط نامہ اردو کتاب سلاٹ نبویہ علیہ التحمیت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	قرآن ہے کہ میرے	قرآن ہے کہ میں امین	۳۰	۱۴	حسار	حسار
			جنگ کے دنوں کے سردار	۳۲	۱۸	سلمان	سلمان
			میں اور میرے	۷	۵	مرد باقی نے	مرز باقی نے
۳	۱	مرد ہیں ہے	مردی ہیں -	۶	۲۶	سے روایت	سے روایت
۴	۱۵	کتاب	کتابت	۳۵	۱۶	کے	کیا
۷	۱۶	والہ اس لیے	والہ اسی لیے	۳۸	۱۸	گرہ	گرہ
۸	۱۷	خارج لیکن	خارج ہے لیکن	۴۰	۳	کے لیے خبر کے قلم	کے غیر کے قلم
۹	۲۲	بھی شمار میں آئے	بھی اوس شمار میں آئے			کشیہ میں	میں سے
		ان کے سوار	جنگ لگتی اور پریاں لگتی	۴۴	۲۵	اور	وہ
			لیکن ان کے سوار	۴۵	۱۸	محو	محو
۷	۲۷	اوپر سرم	اوپر سرم	۵۰	۶	قولے	قولے
۹	۱۶	کی ہے شاہین	کی ہیں شاہین	۵۲	۱۲	گا	کا
۹	۱۷	عابس بخ	عابس بخ	۵۶	۱	پرت	پشت یعنی آغا
۱۰	۵	وہ عبری میں سادہ	وہ عبری میں سادہ	۵۸	۲۵	سقا	سقا
۱۱	۱۶	عسید نہیں تو	عسید ہیں تو	۵۹	۱۳	نظم	نظم
۱۲	۳	بند بچی	بند بچی	۶۲	۱	اسلام	اسلام
۱۳	۱۴	ذکر میں بڑا جاتا ہے	ذکر میں قرآن اتر چکا	۶۴	۵	اور احمد	اور وہ اصح
		وہ ایک	خاور ہے فی رن ٹشو	۶۹	۱۶	مشین اور دونو	شین اور تین دونو
			رق وہ ایک	۷۵	۱۷	اور	اور کو
۱۵	۶	ہیں	سے	۷۶	۱	عبدالمند	عبد الیر
۱۷	۱۱	ہندی	ہندی	۷۸	۲۶	گوپین	گوپین کے
۱۷	۲۶	ماکولا	ماکولائی	۸۳	۱۵	بنی	کھیتی
۲۲	۱۹	سبز لاشی	سبز لاشی	۸۸	۱۹	شیا	شیا
۲۴	۴	بالوں	بالوں	۹۲	۱۶	عمار کے	عمان کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۳	شکروں	لشکروں	۱۸۸	۹	صیٹی	صنی
۱۰۵	۱۴	پرے	ابرے	۱۲	۱۲	صیٹی	صنی
۱۰۶	۲۴	اس ہنڈے	اس کے مثل ہنڈے	۱۶	۱۶	مییب	مییب
۱۱۱	۴	مزاو	مزاو	۱۹۲	۱۴	مبھتہ	مبھم
۱۱۵	۱۴	اول اور سے	اوس چیز سے	۱۹۵	۱۴	دلخ	دیلاخ
۱۱۶	۱۱	لیا میں اور	لیا میں نے اور	۲۰۵	۳	مدگاری	مڈو
۱۲۳	۱۵	لیجا نب سے	لیجا نب سے	۲	۴	مدگاری	مڈو
۱۲۳	۱۹	کہا ہے کو کیا	کہا ہے کو کیا	۵	۱۰	ہو	ہوں
۱۲۳	۲	کو	کہ	۲۰۴	۶	جانے	جاتے
۱۲۴	۲۲	سیجے	سیجے	۲۱۰		فرد	فرد
۱۲۴	۲۵	نہ	کہ	۲۱۴	۷	خاہ	یا سوئے
۱۲۴	۲	بہنناہٹ	بہنناہٹ	۷	۷	کاہو	کے
۱۲۴	۶	چاؤ	چاؤ	۲۳۲	۱۹	حرفہ	حرفہ
۱۲۴	۹	ابرائی	براہی	۲۳۵	۱۹	عاقیم	عاقیم
۱۲۴	۱۵	کے	کے	۲۰	۲۰	مئے	مئے
۱۲۴	۳	کچے	کچے	۲۳۶	۱۱	سبب	سبب
۱۵۶	۲	اللہ	اللہ کے	۲۴۹	۲۱	اور مردویہ	اور ابن مردویہ
	۳	سیہ	سیہ	۲۵۴	۲۰	مڑ	مٹ
۱۵۴	۱۳	۰	۰	۲۵	۲۵	لفظ	لفظ
۱۶۱	۱۰	کوٹی	کوٹی	۲۵۵	۱۰	دین	عسزم
۱۶۹	۲۵	حکم یا ایسی	حکم سے یا ایسی	۲۵۴	۱۶	عیومن	عومن
۱۷۵	۱۲	ادنٹ	ادنٹ پر	۲۵۸	۴	عیومن	عومن
۱۷۹	۱	شیہ	شبہ	۷	۷	عیومن	عومن
۱۸۰	۲	شیہ	شبہ	۲۵۹	۲۵	قیافہ	قافیہ
۱۸۰	۳	قولوں	قولوں	۲۶۰	۱۳	عیومن	عومن
۱۸۰	۹	کے	کے	۲۶۵	۲	د	رو

صفحہ	سطر	عنوان	صفحہ	سطر	عنوان
۲۸۴	۲۵	میں اور کہا	۲۹۵	۱۶	میں اور کہا
			۳۰۲	۲۰	میں اور کہا
			۳۱۴	۶	میں اور کہا
۲۸۵	۱۲	میں اور کہا	۳۱۸	۱	میں اور کہا
۲۸۸	۱۸	میں اور کہا	۳۱۹	۵	میں اور کہا
۲۹۲	۱۴	میں اور کہا	۳۲۰	۵	میں اور کہا
۲۹۴	۱۳	میں اور کہا	۳۲۱	۱۸	میں اور کہا
۲۹۸	۵	میں اور کہا			

—————

۱۷۱۰۱	وارنٹ نمبر
۱۸	فرق نمبر
	کتاب نمبر



مجلد

بخیر مت جلم اہل طابع و تاجران کتب و غیرہ

التماس ہو کہ کوئی صاحب بغیر تحریری اجازت

مؤلف کتاب ہذا کے کل یا جزو چھاپنے یا چھپوانے

کا تصدیق ملے ورنہ بعض نفع نقصان اٹھانا

پڑے گا۔ ہاں حقدار کی جلدین مطلوب ہیں کہ کتب خانہ

ہو ممبیس صاحب مظفر جنگ ریاست ٹونک (راجپوتانہ)

میں درخواست ارسال فرما کر طلب فرمائیں۔

آملط

مہتمم کتب خانہ ہوم سب سبھا مظفر جنگ

مقام



ریاست ٹونک (راجپوتانہ)

